ہم شمع رسالت کے پروانے شعلوں سے محبت کرتے ہیں
اے زیست ہماری راہ سے ہٹ، ہم موت کی عزت کرتے ہیں

ناڑی جرمن میں شاتم رسول پر حملہ آور ہو کر سرخرو ہونے والے

عاشق رسول مقبول ﷺ

غازی

عامر عبد الرحمن چیمہ شہیدؒ

(احوال و خدمات)

تحریر و تحقیق

خالد محمود قادری

افکار انقلاب

ہم شمع رسالت کے پروانے شعلوں سے محبت کرتے ہیں

اے زیست ہماری راہ سے ہٹ، ہم موت کی عزت کرتے ہیں

نازی جرمن میں شاتم رسول پر حملہ آور ہو کر سرخرو ہونے والے عظیم مجاہد

عاشق رسول مقبول ﷺ

غازی

عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ

(احوال و خدمات)

تحریر و تحقیق

خالد محمود قادری

شعبہ نشر و اشاعت

جمعیت علماء پاکستان

شعبہ مسلم دنیا اسٹیڈیز

سلسلہ مطبوعات نمبر 19

نام کتاب............غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ

تحریر و تحقیق............خالد محمود قادری

کمپوزنگ............گیلانی گرافکس (چوک پاکستان گجرات)

سائز............4X7

صفحات............400

تاریخ اشاعت............ماہ جون 2006ء

ہدیہ............250/روپے

واحد تقسیم کار۔ دانش گاہ فکر اسلامی 1- کالج روڈ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

ملنے کے دیگر ایڈریس

۱۔ دفتر درسٹرا اسلامک مشن 602 یونی شاپنگ سنٹر چھٹی منزل شاہراہ عراق صدر کراچی

۲۔ بلال کریانہ سٹورز کوٹھی ظہور الٰہی سبزی منڈی روڈ گجرات

۳۔ مکتبہ فکر اسلامی، انارکلی بازار، گلیانہ روڈ کھاریاں ضلع گجرات

۴۔ رضا کلاتھ ہاؤس، پرانا مسافر خانہ بازار گوجرانوالہ

۵۔ جامعہ مسجد قاری صاحب محلہ نیکا پورہ سیالکوٹ

۶۔ مدرسہ خیر المعاد قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان

۷۔ مدرسہ غوثیہ پرانی بکری منڈی حیدر آباد (سندھ)

۸۔ محمد اعظم نورانی خطیب جامعہ مسجد مائی ریشماں، G-11/2 اسلام آباد

فہرست مضامین

شہید زندہ ہیں!

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیآء عند ربهم یرزقون (ال عمران۔۱۶۹)

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں

فرحین بمآ اتهم الله من فضله و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم الا خوف علیهم ولا هم یحزنون (ال عمران۔۱۷۰)

شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ ان پر کچھ اندیشہ ہے نہ غم

(ترجمہ: کنزالایمان شریف

از۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلویؒ)

راہ حق میں شہادت کا مرتبہ پانے والے سعید فطرت، بلند مرتبت، شہید تحفظ ناموس رسالت عامر عبدالرحمٰن چیمہؒ عظیم ہیں ان کا مقام و مرتبہ زیادہ ممتاز اور رفیع الشان ہے اس لئے کہ گستاخان رسول کو عبرتناک انجام سے دوچار کرنا زیادہ اہم، پیچیدہ اور مشکل فریضہ ہے اور یہ ایک ایسی سعادت ہے جسے بزور بازو حاصل نہیں کیا جا سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی عطاء اور توفیق سے ہی یہ سب ممکن ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

یہ رتبہ بلند ملا جسے مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دارو رسن کہاں

انتساب

ملت اسلامیہ کے عظیم محسن، مجسمہ صبرو رضا،
مرد صالح پروفیسر محمد نذیر چیمہ (والد ماجد
عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ) مدظلہ العالیٰ

اور

تحفظ ناموس رسالت ﷺ محاذ کے صدر،
صاحب عزم وعمل، پیکر عزیمت و استقامت
ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی سربراہ جامعہ نعیمیہ گڑھی
شاہو لاہور کے نام جو کہ حکومتی دباؤ، دھونس،
دھمکیوں، مقدمات اور گرفتاریوں کی پرواہ کئے
بغیر شیطانی کارٹون چھاپ کر توہین رسالت کا
ارتکاب کرنے والی سامراجی قوتوں اور ان کے
ایجنٹوں کے خلاف برسرپیکار ہیں

روندی ہوئی ہے کوکبہ شہر یار کی
اترائے کیوں نہ خاک سر راہ گزار کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

جمعیت علماء پاکستان کے پارلیمانی قائد

صاحبزادہ ابوالخیر ڈاکٹر محمد زبیر صاحب ایم این اے لکھتے ہیں

عشق مصطفیٰ ﷺ کسی کو میراث نہیں اس کے لئے امیر و کبیر یا وزیر و سفیر یا عالم و عابد اور زاہد و پارسا ہونا ضروری نہیں یہ صرف خدا کی دین ہے کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے علماء اس سے محروم رہ جاتے ہیں اور سب کچھ پڑھنے کے باوجود آداب رسالت مآب (ﷺ) سے نابلد اور ناآشنا ہوتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی نے بڑی تفسیر و حدیث و فقہ اور اصول فقہ کی کتابیں نہیں پڑھی ہوتیں لیکن اس کا سینہ عشق مصطفیٰ (ﷺ) کا گنجینہ ہوتا ہے۔ اس کا قلب و جگر عشق رسول (ﷺ) کی تابانیوں سے جگمگا رہے ہوتے ہیں اس دور میں بھی ایسا ایک عاشق رسول پیدا ہوا جسے عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جس نے نبی مکرم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے جرمن کے اخبار کے ایڈیٹر کو واصل جہنم کر دیا اور اس کی پاداش میں جرمنی کے ٹارچر سیلوں میں ان کے بہیمانہ تشدد کا شکار ہو کر مکہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں قریش مکہ کی طرف سے تشدد کا نشانہ بننے والے عاشق رسول حضرت بلال حبشیؓ کی یاد تازہ کر دی اس نے اپنے آقا و مولیٰ کے ناموس کی خاطر اپنے آقا و مولیٰ کے حضور جان کا نذرانہ پیش کر کے ہم جیسے گنہگاروں کے ایمان کو تازہ کر دیا اور اپنے خون سے مسلمانوں کو ایک تازہ ولولہ عطاء کر دیا۔ رشک آتا ہے اس کی موت پر کہ بعض لوگ علم و عبادت کی گھاٹیوں کو طے کرنے کے بعد بھی اس مقام پر نہیں پہنچ سکتے جہاں عشق مصطفیٰ (ﷺ) نے عامر شہید کو ایک آن میں پہنچا دیا تھا ہاں یہ عشق مصطفیٰ (ﷺ) کی جلوہ سامانیاں ہی تو تھیں کہ صرف پاکستان نہیں بلکہ دنیا کے کونہ کونہ میں بسنے والے مسلمانوں کے دل اس کی محبت اور اس کی عقیدت سے سرشار ہو گئے اور دور و نزدیک کے لوگ اس کے جنازہ میں شرکت کے لئے ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے جنازہ کے ٹائم کے بارے میں حکومت کی طرف سے پھیلائی گئی متضاد خبروں اور جنازے میں شرکت سے لوگوں کو

روکنے کے کام تو ہتھکنڈوں کے باوجود اس عاشق کے دور دراز گاؤں میں لاکھوں عاشقان مصطفیٰ کا جنازہ میں شرکت کے لئے پہنچ جانا اس کی شہادت کی مقبولیت کی سب سے بڑی دلیل ہے کاش ہمیں بھی ایسی موت نصیب ہو کہ جس آقا و مولیٰ کے نام پر ہمیں یہ جسم و جان نصیب ہوئے اسی آقا کے قدموں میں یہ جسم و جان نچھاور کر کے ہم بھی اپنی دنیا و آخرت سنوار سکیں اور گناہوں کے باعث اپنے آقا و مولیٰ کو جو ناراض ہم نے کر رکھا ہے کم از کم اس طرح سے ہی ان کی رضا حاصل کر لیں۔

محترم جناب خالد محمود قادری صاحب قابل مبارکباد ہیں جنہوں نے اس عاشق رسول (ﷺ) کے بارے میں یہ کتاب لکھ کر اس کے عشق کی خوشبوؤں سے ہمارے مشام جان کو معطر کرنے کا ایک اہتمام فرمایا۔ یہ صرف وقت کا تقاضا ہی نہیں بلکہ اس دور کی اشد ضرورت تھی کہ اس عاشق رسول ﷺ کے عشق کی داستانوں کو ہر مسلمان تک پہنچایا جائے تا کہ اسے سن کر ہر کلمہ پڑھنے والے کے دل میں عشق کی جو دبی چنگاری ہے وہ شعلہ کا روپ دھار لے اور قوم مسلم کو ان کی حقیقی منزل سے ہمکنار کر دے۔ مجھے یقین ہے کہ عاشق رسول ﷺ کا لہو رنگ لائیگا اور اسلام اور بانی اسلام (ﷺ) سے کدورت رکھنے والے ذلیل و خوار ہوں گے اور انشاء اللہ اسلام کا پرچم اپنی پوری رعنائیوں کے ساتھ چہار دانگ عالم میں لہرائے گا۔ میری دعا ہے کہ خالد محمود قادری صاحب کی اس کوشش کو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی بارگاہ میں شرف قبولیت سے ہمکنار فرمائے اور ان کو دنیا و آخرت میں اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔

امین بجاہ سید المرسلین ﷺ و اصحاب اجمعین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

جمعیت علماء پاکستان شعبہ خواتین کی سربراہ

ڈاکٹر فریدہ احمد صدیقی ممبر قومی اسمبلی لکھتی ہیں

جناب خالد محمود قادری صاحب ملک کے نامور صحافی ہیں ماہنامہ حجاب، احوال و آثار کے چیف ایڈیٹر بھی ہیں آپ نے عاشق رسول ﷺ عامر نذیر چیمہ شہید پر یہ خوبصورت کتاب لکھ کر ایک مومن کامل کا حق ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کے لئے اجر عظیم عطاء فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ احزاب میں فرماتا ہے:

"ان الذین یوذون اللہ ورسلہ نفسھم اللہ فی الدین والاخرۃ والعدلھم عذاباً عصینا"

ترجمہ: بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول ﷺ کو دنیا میں ان پر لعنت ہے اور آخرت میں دردناک عذاب تیار کیا ہوا ہے۔

حضور ﷺ کو ایذا دینے سے مراد حضور ﷺ کو گالی دینے والا، آپ کی شان میں گستاخی کرنے والا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ ایسا شخص واجب القتل ہے اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔

عامر نذیر چیمہ شہید نے اپنے ملک سے کوسوں دور شاتم رسول (ﷺ) ایک جرمن کارٹونسٹ کو انجام سے بے پرواہ ہو کر عشق رسول ﷺ میں ڈوب کر ایمانی سمندر میں غوطہ زن ہو کر اس کو مار ڈالا۔ بقول علامہ اقبالؒ

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

میں عامر نذیر چیمہ شہیدؒ کے گھر گئی اور عامر چیمہ کی والدہ سے ملی۔ نہ وہاں بین ہو رہا تھا اور نہ واویلا بس صبر و رضائے الٰہی کا ایک پیکر اپنے اکلوتے بیٹے کی یاد میں گھر کے ایک کونے میں بیٹھی وہ عظیم ماں مجھے ملی جس کی مبارک کوکھ سے اس عظیم بیٹے نے جنم لیا تھا جس کی پیشانی آج اللہ کے نور سے جگمگا رہی تھی اور میرا ایمان ہے کہ آخرت میں بھی وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب اپنے شہید بیٹے کی ماں کی حیثیت سے کھڑی ہوں گی تو نور مصطفوی ﷺ ان کی پیشانی کو جگمگا دے گا۔

بہنوں کا صبر و استقلال اور والد بزرگوار پروفیسر محمد نذیر صاحب کا چہرہ عشق رسول ﷺ سے تمتما رہا تھا یہ عظیم باپ ہیں جو آج نوجوانوں کو درس عشق رسول ﷺ دے رہے ہیں۔ میں تو یہی کہوں گی کہ کارواں عشاقان رسول ﷺ یونہی چلتا رہے اور عشق و محبت کے دیئے یونہی جلتے رہیں پروانہ عاشق رسول بن کر جلتے رہیں اور اسلام کے دشمن حیرت سے تکتے رہیں۔ ظلم کے پہاڑ ڈھاتے رہیں ایک دن وہ خس و خاشاک کی طرح مٹ جائیں گے اور یہ کاروان حشر کے جلوس میں اپنے رسول ﷺ کے جھنڈے تلے جنت کی طرف رواں دواں ہوگا

میری دعا ہے کہ اللہ اس خاندان کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ اپنے نور کی بارش ان پر نازل فرمائے۔ عامر!

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نو رستہ ترے گھر کی نگہبانی کرے

ناچیز ڈاکٹر فریدہ احمد صدیقی

ممبر قومی اسمبلی کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

جمعیت علماء پاکستان کے راہنما

صاحبزادہ سید محمد محفوظ مشہدی اور سردار محمد خاں لغاری

لکھتے ہیں

زیر نظر کتاب ''عامر چیمہ شہید حالات و واقعات اور تاریخ کی روشنی میں'' برادر عزیز محترم خالد محمود قادری صاحب کی تصنیف لطیف ہے آپ اہل سنت کے ممتاز قلمکار، مفکر اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ مختلف موضوعات پر اپنی کئی نگارشات پیش کر چکے ہیں رب العزت نے انہیں خوبیوں سے نوازا ہے۔ اہل سنت و جماعت کی تاریخ اور اپنے اکابر کے کارناموں کو جمع کر کے شائع کرنا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ جس کے لئے وہ ایک عرصہ سے کمر بستہ ہو کر مصروف عمل ہیں۔

گذشتہ دنوں جرمنی میں ایک عاشق رسول (ﷺ) عامر چیمہؒ نے مغربی اخبارات میں حضور اکرم ﷺ کے خاکوں کی اشاعت کے بعد وہ کام کر دکھایا جس نے تمام مسلمانوں کے سر فخر سے بلند کر دیئے۔ مغربی استعمار صرف مسلمانوں اور اسلام کے دشمن نہیں بلکہ ہر اس کام کے دشمن ہیں جو اسلام کی تقویت کا باعث ہو۔ یہ کوشش کرتے رہے کہ اہل سلام کو دبانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے لیکن انہیں کیا خبر کہ

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

مغربی استعمار عراق میں فوجی تسلط، افغانستان میں اپنی کٹھ پتلی حکومت کے قیام، مسلمانوں کو گوانتاناموبے میں غیر انسانی سلوک کرنے اور فلسطین میں مسلمانوں کی چھاتیاں چھلنی کرنے کے بعد سمجھ بیٹھے تھے کہ اب مسلمانوں میں عشق رسول (ﷺ) کا جذبہ شاید سرد ہو گیا یا نرم

پڑ گیا ہے۔شاید اب مسلمانوں میں غازی علم الدین شہیدؒ والی باتیں باقی نہیں رہیں اور اب ان کے نعرے نعرے ''عشق رسول (ﷺ) میں جان بھی قربان ہے صرف نعرے ہیں۔

نہ جب تک کٹ مروں خواجہ بطحا (ﷺ) کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

صرف شدیں ان میں حقیقت پنہاں ہیں لیکن عامر چیمہ شہیدؒ نے گستاخ رسول (ﷺ) کو فی النار کر کے ثابت کر دیا ہے۔

ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں
جگر کی آگ دبی ہے مگر بجھی تو نہیں
جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسر میدان مگر جھکی تو نہیں

ہمیں اس وقت ضرورت ہے کہ خدا ہمیں محمود غزنوی، شہاب الدین غوری جیسے جرنیل عطا فرمائے اور محمد شاہ رنگیلا جیسے حکمرانوں نے نجات عطا فرمائے۔

زیر نظر کتاب نوجوانوں کے قلوب کو عشق رسول ﷺ سے مزین کرے گی اور اسے پڑھ کر انشاءاللہ ایسے باعمل نوجوان پیدا ہوں گے جو عشق رسول (ﷺ) سے سرشار ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علامہ سید ریاض حسین شاہ

مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت پاکستان لکھتے ہیں

''حادثات اور واقعات'' زندگی کی علامت ہوتے ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ ہر دن اور ہر رات ہمیں نئی سوچوں اور تازہ احوال سے ہمکنار کرتے رہتے ہیں۔

البتہ یہ بات بہت غم ناک اور فکر انگیز ہوتی ہے کہ کاروان انسانیت مایوسیوں کے بھنور میں پھنس جائے۔ بدقسمتی سے ان ایام میں امہ کربناک مایوسیوں کا شکار ہے۔ حالات کے ان زلزلہ فگن لمحات میں اگر کوئی حادثہ ہمیں خود اعتمادی کی دولت سے مالا مال کر دے اور روحانی اعتبار سے بچی خوشیوں کی سوغات ہمارے نام کر دے تو یقیناً رحیم و کریم ذات کی یہ فیاضیانہ عطا ہوگی

اسے حقیقت مسلمہ جانئے کہ مسلمانوں کے لئے باطنی قوتوں کا احیاء کامیاب زندگی کی شاہ کلید ہے یہی وجہ ہے کہ امہ کا ہر فرد اس واقعہ و حادثہ کو نعمت تصور کرتا ہے جو باطنی جذبوں کو مہمیز کرنے والی تحریک بنے مسلمانوں کی زندگی میں یہ رزمیہ نغمے گونجتے رہتے ہیں

یونہی ہمیشہ الجھتی رہی ہے ظلم سے خلق
نہ اس کی رسم نئی ہے نہ اپنی ریت نئی
یونہی ہمیشہ کھلائے ہیں ہم نے آگ میں پھول
نہ ان کی ہار نئی ہے! نہ اپنی جیت نئی

یہ بات ستاروں کی روشنی سے بھی زیادہ صداقت رکھتی ہے کہ مسلمان محبت رسول ﷺ کو اپنی زندگی کا مقصد تصور کرتے ہیں اور عشق رسول ﷺ ان کی وہ روحانی منزل ہے جس کی خاطر وہ ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

ڈنمارک میں اہانت رسول ﷺ کے مسلسل واقعات نے اگرچہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے بدن میں جاں سوز آگ سلگا دی لیکن آسمان بے چین تھا کہ کوئی ایسی تصویر دیکھے جس کے ذریعے غازی علم دین شہیدؒ کے جذبہ عشق کی تاریخ پھر زندہ ہو۔ نقاش فطرت نے یہ سعادت پنجاب کے چیموں کے نام لکھ دی ان کا ایک فرزند دلبند عشق رسول ﷺ کی ردائے رحمت بن کر آگے بڑھا اور اس کے جذبوں نے اذان حق پڑھی

هزار برق گرے، لاکھ آندھیاں اٹھیں
وہ پھول کھل کے رہیں گے جو کھلنے والے ہیں

عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ فدائے رسول، عشق علم الدین کا وارث، دائمی حق صدق و صداقت کے علمبردار نے گستاخ رسول کو واصل جہنم کر کے پھر خود بھی جام شہادت نوش کر لیا اور اس کے خون نے یہ روشن حقائق بے نقاب کر دیئے موت اس زندگی کو کبھی اپنا شکار نہیں بنا سکتی جس میں محبت رسول ﷺ کی روشنی موجود ہو۔

''خالد محمود قادری'' نے عامر عبدالرحمٰن شہید کے عنوان پر پندرہ دنوں میں یہ عظیم القدر کتاب تیار کر کے تاریخ کا قرض تو چکا ہی دیا ہے لیکن سوچتا ہوں دنوں میں سالوں کا یہ کام عامر کی کرامت ہے یا عشق رسول ﷺ کا اعجاز۔ کچھ بھی ہو عامر کی طرح عامر کا سوانح نگار بھی ہمارے لئے تقدس رکھتا ہے، ہم ہر ایک کو سلام پیش کرتے ہیں

دعاؤں کا طالب

سید ریاض حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

جمعیت علماء پاکستان کے راہنما

پروفیسر محمد احمد صدیقی لکھتے ہیں

صلہ شہید کیا ہے تب وتاب جاودانہ

محترم خالد محمود قادری وطن عزیز کے نامور صحافی اور احوال وآثار کے ایڈیٹر جنہوں نے بڑی کاوش اور عرق ریزی سے ناموس رسالت (ﷺ) کے تحفظ کے سلسلہ میں شاتم رسول (ﷺ) جرمنی کے ایڈیٹر کو واصل جہنم کرنے والے شہید عامر عبدالرحمٰن چیمہ کے چھپے ہوئی گوشوں، رسول اللہ ﷺ سے ان کی بے پناہ محبت پر روشنی ڈالی ہے وہ قابل تحسین ہے۔ عامر عبدالرحمٰن چیمہ نے حادثاتی طور پر جرمنی کے ایڈیٹر پر حملہ نہیں کیا بلکہ حضور (ﷺ) کی محبت میں سرشار ہو کر اور سوچ سمجھ کر یہ قدم اٹھایا اور اقوام مغرب کو بتا دیا کہ ''محبت رسول (ﷺ) میں موت بھی قبول ہے'' عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کا یہ کارنامہ ان کے اہل خاندان سے حضور ﷺ کی محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے پروفیسر نذیر احمد چیمہ نے عبدالرحمٰن چیمہ شہید کو حضور ﷺ سے محبت کا جو درس دیا تھا اور ان کے دل میں حضور کی محبت کی جو چنگاری سلگ رہی تھی وہ جرمنی میں شعلہ بن کر ابھری اور یورپ کے گستاخان رسول ﷺ کے لئے ایک سبق دے گئی۔ عامر چیمہ تو شہید ہو گئے لیکن ان کا پیغام لافانی ہے۔ لازوال ہے اور بے مثال ہے۔ قابل ستائش ہے وہ خاندان جس نے اپنے نونہالوں کے دلوں کو حضور ﷺ کی محبت سے سرشار کر رکھا ہے۔ عامر عبدالرحمن چیمہ شہید نے حضور ﷺ کی محبت میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے ان نوجوانوں کے لئے ایک مشعل راہ قائم کی اور حضور ﷺ کی اس تعلیم پر عمل کیا کہ حضور ﷺ کی محبت مال، اموال، تجارت اور والدین سے زیادہ ہے اور جب حضور ﷺ کی محبت ان تمام چیزوں پر غالب ہوگی اسی وقت ایمان مکمل ہوگا۔ دیار غیر میں رہ کر والدین سے بچھڑ کر شہید عامر عبدالرحمٰن چیمہ نے تحفظ ناموس رسالت کا جو کارنامہ انجام دیا وہ تاریخ

کا بری باب ہے۔ جمیعت علماء پاکستان نے مولانا شاہ احمد درانی کی قیادت میں مقام مصطفیٰ ﷺ کا تحفظ کیا اور ہر وہ فرد جو ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ میں اپنا مال اور جان قربان کرتا ہے وہ خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ وتعالی عنہ کی سنت کو ادا کرتا ہے یہی کارنامہ شہید عامر عبدالرحمن چیمہ کا ہے بظاہر وہ اس دنیا میں نہیں ہیں بلکہ وہ شہید ہیں اور زندہ ہوتے ہیں عامر شہید کی ماں کی کوکھ قابل مبارکباد ہے جس نے ایسے نوجوان کو جنم دیا اور وہ والدین قابل تحسین ہیں جنہوں نے عامر چیمہ شہید کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت کا چراغ روشن کیا اللہ تعالی ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور شہید کو ہمیشہ زندہ وتابندہ رکھے۔ فقط والسلام:

محمد احمد صدیقی (کراچی)

سلام بہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ

اگر اے نسیم سحر ترا گذر ہو دیارِ حجاز میں
مری چشم تر کا سلام کہنا حضور بندہ نواز میں

تمہیں حد عقل نہ پا سکی، فقط حال اتنا بتا سکی
کہ تم ایک جلوہ راز تھے جو عیاں ہے رنگ مجاز میں

نہ جہاں میں راحت جاں ملی، نہ متاع امن و اماں ملی
جو ردائے درد نہاں ملی، تو ملی بہشت حجاز میں

عجب اک سرور سا چھا گیا، میری روح و دل میں سما گیا
تیرا نام آ گیا مرے لب پہ، جب بھی نماز میں

کروں، نذر نغمہ جانفزا میں کہاں سے اختر بے نوا
کہ سوائے ناطق دل نہیں ہے، مرے دل کے غمزدہ ساز میں

(اختر شیرانی)

عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ کا اعزاز

عامر چیمہ شہید جرمنی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا تھا نہ وطن اپنا، نہ لوگ اپنے، نہ زبان اپنی، نہ معاشرت اپنی، نہ مذہب اپنا، نہ حکومت اپنی، وہ یہود ونصاریٰ کے حصار میں تھا اور وہ جو کچھ کرنے جا رہا تھا اس کا انجام اور حال اس پر روزِ روشن کی طرح عیاں تھا۔ لیکن وہ اس انجام سے بے پرواہ تھا اس کے سامنے وہ حال تھا جو حضرت عمیرؓ بن عدی، حضرت سالم بن عمیرؓ، حضرت محمدؓ بن مسلمہ، حضرت محیصہؓ بن مسعود، حضرت خالدؓ بن ولید، حضرت زبیرؓ، حضرت عبداللہؓ بن عتیک، حضرت ابو برزہؓ اسلمی، حضرت سعدؓ بن حریث، حضرت علیؓ بن ابو طالب اور حضرت غازی علم دینؒ شہید، کو حاصل ہو چکا تھا۔ یہ سب وہ عاشقانِ رسول ﷺ ہیں جنہوں نے توہین رسالت مآب ﷺ کا ارتکاب کرنے والے یہود ونصاریٰ اور مشرکین کو جہنم واصل کیا تھا۔ لیکن یہ سب علم دین شہید کے علاوہ اپنے معرکوں میں غازی رہے۔ علم دین اور عامر چیمہ کو شہادت بھی نصیب ہوئی۔ شرار بولہبی، چراغ مصطفوی ﷺ سے ہمیشہ ستیزہ کار رہا ہے۔ لیکن چراغ مصطفوی ﷺ کے پروانے اپنی جانیں قربان کر کے اس چراغ کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ عامر شہید بھی شمع رسالت مآب ﷺ کا پروانہ تھا۔ وہ بالکل خوفزدہ نہیں تھا اس نے توہین رسالت مآب ﷺ کا ارتکاب کرنے والے صحافیوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور پھر اس نے ایک ایسے ہی بداصل جرمن صحافی پر وار کر دیا۔ اور اسے جہنم واصل کر دیا۔ اور دنیا کو اپنے عمل سے یہ پیغام دے دیا

بتلا دو گستاخ نبی ﷺ کو غیرت مسلم زندہ ہے
ان پر مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

اے فلک بخت مسافر

بے نور سی صبح ہے
ہر شام سسکتی ہے
بے ربط ہیں سانسیں بھی
پے در پے ہچکیوں سے
افسردہ ہوئی فضا
اشجار بھی روکھے سے
اب کے جو بہار آئی
پھر زرد خزاں لائی
جو پہلے بھلے ہو گئے
سب زخم ہرے ہو گئے
لالی سی ہے زردی میں
کی گئی ہے بے دردی میں
وہ کوئل جو گاتی تھی
نغمے ہر گلشن میں
اجڑا ہوا ہر گلشن
اور نوحہ کناں وہ ہے
بلبل بھی خفا بیٹھی
اور سب سے جدا بیٹھی
سب خوشیاں گنوا بیٹھی

اپنے کو بھلا بیٹھی
ویراں ہے جہاں یا پھر
اجڑا ہے چمن دل کا
یا حلق سے اترا ہے
کوئی قطرہ ہلال کا
بچھڑا ہے کوئی پنچھی
یا گل گیا کسی گلِ کا
تھا ہنس اک بے چارہ
پردیس پھرے مارا
نا منزل خاص اس کی
نا رستے کا کچھ یارا
اک بار ہوا یوں پھر
کسی سنگدل ظالم نے
اس پنچھی کو جا تاڑا
جذبات کو بھی پرکھا
غیرت کو بھی للکارا
پھر اس دل زندہ نے
جذبات کو یوں پلٹا
حالات کو یوں بدلہ

نفس نے روکی نا
خرد نے راہ اس کی
کہیں اور ہی جا پہنچی
پر نور نگاہ اس کی
حد سود و زیاں کی تو
بس سنگ میل بنی
یہ رستہ مستی کا
یہ منزل عشق کی تھی
یہ عشق نہ جادو ہے
نہ نشہ کہ ڈھل جائے
یہ نگر ہی ایسا ہے
جی جان مچل جائے
پھر عشق بھی دیکھو نا
یاں خواجہ بطحا ﷺ کا
کیا عشق نبھایا ہے
پردیسی پنچھی نے
لا ریب کہ عاشق نے
چشم حقیقی سے
دیکھا تھا پیاروں کو

سب دوستوں یاروں کو   اس عشق کے سودے میں   نا اس میں دکھلاوا
بہنوں کی محبت بھی   سب کچھ بیچ دیا   کوئی ڈر نا پچھتاوا
ممتا کی مودت بھی   محبوب کی خاطر وہ   جاں سے تو گزر گیا
والد کی شفقت بھی   بھول گیا خاطر کو   ہو عامر امر گیا
رکھتا تھا وہ سینے میں   لے کر اک جان کو وہ   میت پہ ماتم تو
قلب، اور قلب جواں   ان گنت ارمان کو وہ   ہے روگ خدائی کا
دھڑکن بھی تو تھی اس میں   درگاہ محمد ﷺ   پہ   پہ یہ جو اداکی ہے
کچھ خواہشیں، کچھ ارمان   قربان کیا سب کو   ہے سوگ جدائی کا
پہ چشم تصور نے   عشاق ہزاروں، پہ
کچھ اور ہی دیکھ لیا   حیران کیا سب کو

از۔ عبدالرحمٰن صدیق

غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ

فضائے جبر میں تکبیر خونچکاں لکھیے
میان اہل ہوس عشق کی اذاں لکھیے

نشاں کہیے اسے تازہ تر عزیمت کا
اور اپنے عہد کا سرخیل عاشقاں لکھیے

جواب میں صف باطل کی ژاژ خائی کے
بطون جہل اترتی ہوئی سناں لکھیے

اگرچہ مہر لگا دی اجل نے لب پہ تیرے
سکوت کو بھی مگر حاصل بیاں لکھیے

نثار ہو گیا حرمت پہ وہ رسالت ﷺ کی
نبی ﷺ کے ہاں اسے امت کا ترجماں لکھیے

سر نگاہ، پس جاں، درون خانہ دل
تیرے جنوں کی حکایت کہاں کہاں لکھیے

کمال رشک کا منظر ہے اس کا حسن عمل
اسے حبیب ﷺ واحباء کے درمیاں لکھیے

لہو سے اس کے اچھالے ہوئے اجالے سے
اس حوالے سے اب پوری داستاں لکھیے

جناب قدس وہ سرخرو گیا بہ شرف
نگین نعمہ بریں اس کو بے گماں لکھیے

شرف الدین شامی راولپنڈی

قصبہ سارو کی کا مختصر تعارف

ضلع گوجرانوالہ کا یہ ایک قدیمی قصبہ ہے جو وزیر آباد شہر سے رسول لنگر روڈ پر 14 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اس کی شمالی جانب ہیڈ خانکی، جنوبی جانب قصبہ احمد نگر واقع ہے مشرق کی جانب وزیر آباد جب کہ جانب مغرب جاکے چٹھہ، رسول نگر چٹھہ، منجر چٹھہ اور علی پور چٹھہ واقع ہے قصبہ کی آبادی تقریباً 6 ہزار نفوس سے زائد ہے۔ پرانے زمانے سے یہاں بابا جی حاجی عربؒ کی قدیمی یادگار پھر سکھ عہد کے پیر بلھے شاہ صاحبؒ کا مزار بھی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ قیام پاکستان کے بعد دیال گڑھ اور ہندوستان کے بعض دیگر علاقوں سے بھی کئی برادریاں یہاں آ کر آباد ہوئیں شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رضویؒ۔ بریلی سے ہجرت کر کے قیام پاکستان کے بعد وزیر آباد تشریف لائے تو سارو کی سے چوہدری غلام حیدر کی دعوت پر وہاں تشریف لے گئے۔ سارو کی میں آپ نے شمالی مسجد میں باقاعدہ درس و تدریس اور دعوت و ارشاد کا سلسلہ آغاز کیا تو ملک بھر سے آپ کے تلامذہ اور عقیدت مند پروانوں کی طرح چلے آتے تھے۔ یہ سلسلہ درس و تدریس تقریباً ایک سال تک قائم رہا پھر آپؒ اہالیان فیصل آباد کے اصرار پر جھنگ بازار تشریف لے گئے۔ یہاں راجپوت، چیمہ اور آرائیں برادریوں کی اکثریت ہے بوائز اور گرلز کے لئے پرائمری اور ہائی سکول ہیں۔ ڈاک خانہ، ہسپتال اور تمام ضروریات زندگی مہیا ہیں چار قبرستان ہیں۔ دس مساجد ہیں 7 مساجد اہل سنت و جماعت سے متعلق ہیں ایک اہلحدیث مکتبہ فکر اور 2 دیوبند مکتبہ فکر سے متعلق ہیں۔ لوگ پرامن طریقہ سے زندگی گزار رہے ہیں آبائی پیشہ کاشتکاری ہے۔ اب تعلیم کا تناسب کافی بہتر ہے قابل قدر حد تک لوگ بیرون ممالک میں بھی بسلسلہ روزگار مقیم ہیں۔ عامر چیمہ شہیدؒ کا خاندان صدیوں سے یہاں آباد چلا آ رہا ہے یہی وجہ ہے کہ عامر چیمہ شہیدؒ کی تدفین کا فیصلہ ان کے آبائی گاؤں میں والدین کو بحکم سرکار کرنا پڑا۔ اب عامر شہیدؒ کا مزار بھی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ قرآن خوانی کرنے والے۔ فاتحہ خوانی کرنے والے اور زیارت کرنے والے ملک بھر سے آتے رہتے ہیں اور خلق خدا کا ایک ہجوم لگا رہتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

حمد وثناء رب ذوالجلال کے واسطے جس نے مخلوق کی ہدایت کے لئے قرآن مجید نازل فرمایا اور درود وسلام نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ پر جس نے اس ہدایت کو چاردانگ عالم میں پھیلایا اور رب ذوالجلال کی لاکھوں رحمتیں نازل ہوں ان پاکباز جانثاروں کی قبور پر جنہوں نے ناموس رسالت ﷺ کے لئے اپنی جانیں قربان کر کے سرفروشی و جانبازی کی ایک نئی تاریخ رقم کی۔ ہم نے جب سے آنکھ کھولی ہے مسلم امہ کو سسکیوں، آہوں، ہچکیوں، پسپائیوں اور شکست و ریخت کے علاوہ کسی دوسری حالت میں نہیں دیکھا۔ مسلم دنیا کے افق پر چمکتے ہوئے ستارے اور آفتاب وماہتاب مسلسل غروب ہو رہے ہیں۔ جب کوئی ایسا واقعہ رونما ہوتا ہے تو ہم دل پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اسلامی دنیا صلیبی حملہ آوروں کی یلغاروں کا ہدف بنی ہوئی ہے۔ مسلم دنیا زوال اور انحطاط اور انتشار وافتراق کی اتھاہ گہرائیوں میں گری پڑی ہے۔ میرا خامہ عاجز امت کی اس حالت زار کی تصویر کشی کرنے سے قاصر ہے۔ تاہم امت مسلمہ کے اس روحانی اور اخلاقی زوال کی مہیب تاریکیوں میں بھی لے دے کے بس شہداء اسلام کا خون ہے کہ جو پیغام حیات دیتے ہوئے جادہ حق پر اپنے قافلوں کو استوار کرنے پر آمادہ عمل کرتا نظر آتا ہے۔ عامر چیمہ شہید بھی ان حدی خانوں کا سرخیل ہے۔ جو ظلم وجور اور ناانصافی کے ہر دور میں افق انسانیت پر تکبیر مسلسل بن کر گونجتے رہتے ہیں۔ امت مسلمہ بانجھ ہو چکی تھی، ظالموں کے خونخوار ہاتھ ہمارے معززین کے گریبانوں سے کھیلنے کے بعد سید الانبیا ﷺ کی عزت وآبرو اور ناموس کی طرف بڑھ رہے تھے کہ عامر چیمہ غیرت حق کی چنگاری بن کر خرمن باطل پر گرا اور اس کا وجود صفحہ دہر سے مٹا کر بے نشان کر دیا۔ عامر شہید کی اس اداء دلبرانہ سے امت کو ایک نیا حوصلہ ملا ہے وہ سرفروشی اور جانبازی کا مظاہرہ کر کے سب کو حیران کر گیا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ پروفیسر محمد نذیر چیمہ کا اکلوتا بیٹا عامر چیمہ جیت گیا وہ

سب پر بازی لے گیا۔ وہ سرخرو ہو گیا وہ جنت کا شہزادہ بن گیا وہ......ہاں وہ...... .. وہ عامر چیمہ........ اب ہمیشہ کے لئے امر ہو گیا ہے زندہ جاوید ہو گیا ہے، عامر چیمہ اب صرف پروفیسر محمد نذیر چیمہ کا بیٹا نہیں رہا وہ پوری ملت اسلامیہ کا بیٹا بن گیا ہے وہ امت کا اثاثہ ہے امت کی عظیم متاع ہے وہ فخر اسلام ہے وہ فرقہ بندی، این و آں، چنیں و چناں اور کون و مکاں کے دائروں سے بلند ہو کر ایمان اور عشق کے پیکر میں ڈھل گیا ہے وہ اب ایسا استعارہ بن گیا ہے جو گستاخانِ رسول ﷺ کے خلاف امت مسلمہ کو عزیمت کا راستہ دکھاتا رہے گا جو روشن چراغ بن کر ہمیشہ عاشقان رسول ﷺ کو جانثاری اور جانبازی کی حکمتوں سے آگاہ کرتا رہے گا اس نے اپنے عزیز و اقارب، حال و مستقبل، مادر، پدر، برادر، مال و جان، عیش و آرام حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر شاہ دو عالم ﷺ سے محبت کا مظاہرہ پیش کر کے بندہ مومن ہونے کا ثبوت فراہم کر دیا ہے۔ کیونکہ

نظر اللہ پر رکھتا ہے مسلمان غیور
موت کیا شے ہے؟ فقط عالم معنی کا سفر
ان شہیدوں کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خون جن کا حرم سے بڑھ کر
آہ! اے مرد مسلماں تجھے کیا یاد نہیں
حرف لاتدع مع اللہ الھا اخر

الحمدللہ! اب وہ فرزند اسلام ہے وہ اسلام کا ایسا فرزند ہے جس نے اپنے عمل سے اپنے رب کی توفیق سے اپنے ایمان کی گواہی پیش کر کے سچا، سُچا اور پکا عاشق رسول ﷺ ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ جس کی ضرب کاری نے باطل قوتوں کے ہجوم کو تتر بتر کر دیا ہے۔ وہ قابل، ذہین، لائق، فرض شناس، جینئس، جیالا، جیسور، جہور، نبی ﷺ کی محبت سے معمور، البیلا، بانکا اور بجیلا نوجوان تھا وہ اسلام کا دلیر پتر، مسلمانوں کا خوبرو بیٹا، امت مسلمہ کا گھبرو جوان، وطن کی مٹی کی لاج

رکھنے والا اس نے امت مسلمہ کی غیرت وحمیت کا نشان بن کر حیات ابدی کو پالیا ہے وہ شہادت کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے طلبگار اور حرمت رسول ﷺ پر نثار تھا 28 سال کی اٹھتی جوانی تھی وہ امنگوں، آرزوؤں، خواہشوں، حسرتوں، تمناؤں اور اغراض کا دامن جھٹک کر ناموس رسالت ﷺ پر نذرانہ جاں پیش کر گیا ہے اس کی عظمتوں کے کیا کہنے!

کائنات کی سب سے مکرم ومحترم ومحبوب ہستی کی خدمت کے لئے، کائنات کی سب سے زیادہ مطہر ومقدس اور منزہ ہستی کی آبرو بچانے کے لئے اپنا تن، من، دھن قربان کر کے موت کو گلے لگانے والا امت مسلمہ کی نگاہوں میں خود بھی محبوب ومحترم ہو گیا ہے تاریخ اسے خراج اور تحسین پیش کرتی رہے گی یہ چند الفاظ تو بس تاریخ کے ایک طالب علم کی طرف سے اس کی بارگاہ ناز میں حقیر سا ہدیہ ہیں۔

عامر چیمہ شہیدؒ تو دوستوں کا فخر، اسلامیوں کے سر کا تاج، اساتذہ کا انعام، اللہ کا مقبول، آقا دو جہاں حضرت محمد ﷺ کا غلام ہے۔ وہ شہیدانِ ناموس رسالت ﷺ کا امام اور پروانہ خیرالانام ﷺ ہے۔

اے عامر! تیرے والدین کی عظمت کو سلام۔ تیری عظیم شہادت کو سلام!

اے عامر چیمہ شہیدؒ! تو نے وقت کے فرعونوں کی رعونیت کو خاک میں ملا دیا ہے

تو نے گستاخوں، استہزاء کرنے والوں، خیانت کاروں اور شیطانی کارٹون چھاپنے والوں کے اخبار کے ایڈیٹر کے پیٹ میں خنجر کیا مارا ملت کفر کے پیٹ کو پھاڑ دیا ہے 45 دن کی کال کوٹھڑیوں میں یقیناً تو نے محبوب خدا ﷺ کے جلوؤں کا نظارہ بچشم خود کیا ہوگا اور چہرہ مصطفیٰ ﷺ پر نظر پڑتے ہی یقیناً تمام صعوبتیں، درد وغم، بھوک وپیاس، رنج والم، تشدد اور اذیتوں کو بھول گیا ہوگا!

اے عامر چیمہ شہیدؒ! ہم گفتار کے غازی بنے رہے اور تو کردار کا غازی بن گیا

اے عامر چیمہ شہیدؒ! تو معراج عشق پا چکا اور ہم لکھتے ہی رہے

اے عامر چیمہ شہیدؒ! ہم سڑکوں پر احتجاج کرتے رہے اور تو نے کفر کے سینے میں

شگاف ڈال دیا

اے عامر چیمہ شہیدؒ! تو نے دو جہاں کی نعمتوں سے جھولی بھر لی اور ہم بولتے ہی رہے

اے عامر چیمہ شہیدؒ! تو عمل کی دنیا میں اتر کر، کر گزرا اور ہم سوچتے ہی رہے

اے عامر چیمہ شہیدؒ! تو نے میدان مار لیا اور ہم دیکھتے ہی رہے

اے عامر چیمہ شہیدؒ! تو ایک لوک کہانی بن گیا ہے اور اب ابدالآباد تک ہماری یادوں کو منور کرتا رہے گا۔

واہ! اے شہید اسلام تیرے صدقے تیرے مقدر کے کیا کہنے......؟

خرد کر لے چراغاں جتنا چاہے
جنوں کی ایک چنگاری بہت ہے

میں وہاں گیا تھا شہید منزل کی زیارت کے لئے۔ راولپنڈی ڈھوک کشمیریاں گلی نمبر 18 میں۔ جن گلیوں میں شہید پلا بڑھا جوان ہوا۔ اس نے اپنی زندگی کی کئی بہاریں وہاں گزاریں۔ میں نے حشمت علی کالج میں شہید کی پرانی رہائش گاہ کی زیارت کی اور گلی نمبر 18 والی رہائش گاہ شہید منزل کی بھی زیارت کی۔ شہید کے والد سے نیاز مندی حاصل کی۔ میں شہید کی والدہ، شہید کی بہنوں سے ملا۔ میں ان کا سامنا نہیں کر سکا۔ میری نگاہیں جھکی رہیں میں ان کی خدمت میں رہا یہ مجموعہ اوراق انہوں نے اوّل تا آخر ملاحظہ فرمایا۔ مجھے بہت سے مشورے، تجاویز اور معلومات فراہم کیں۔ شہید کی والدہ محترمہ میری خالہ ہیں۔ میں ان کی خدمت میں گھنٹوں رہا کھانے کے وقفہ کے علاوہ رات 11 بجے تک بیٹھے رہے پیش نظر اوراق پڑھتے رہے۔ شہید کے اوصاف میں گفتگو ہوتی رہی۔ پھر گھر کی اوپر والی منزل پر سونے کے لئے چلا گیا اور خالہ جان وہاں بھی تشریف لے آئے، بیٹھے رہے شہید کا مشکبو تذکرہ چلتا رہا۔ ہزار ہا زاویوں سے گفتگو رہی۔ باجی صائمہ، کشور اور خالہ نے بہت وقت دیا۔ بہت ذمہ داری سے حالات و واقعات پر روشنی ڈالی۔ صبح اٹھا تو پھر نشست جمی۔ خالہ نے ناشتہ بنایا وہ رات کو فرما رہی تھیں عامر پراٹھے بہت شوق سے کھاتا

تھا۔ میرے لئے بھی پراٹھے بنائے۔ ساتھ لسی اور اچار ان کی آنکھیں آب رواں کے چشمے بن چکے ہیں وہ لوگوں کے سامنے ضبط کرتی ہیں۔ جب رونا آتا ہے تو منہ دوسری طرف کر لیتی ہیں۔ میں نے رات کو اور صبح بھی گھنٹوں ان کی آنکھوں سے بہتے ہوئے ان چشموں کو دیکھا۔ وہ صبر و رضا کا پیکر ہیں۔ خدا کا شکر ادا کرتے نہیں تھکتیں اور اپنے لخت جگر کی شہادت پر خوش ہیں۔ پھر بھی نجانے کیوں .... یہ آنسوؤں کی قطار در قطار بہتی سنہری اور نوری ندیاں کیوں نہیں رکتیں.........؟ میرا گمان ہے اور میں نے محسوس کیا ہے کہ انہیں ستایا گیا، دھمکایا گیا اور عامر شہید کی وصیت کے باوجود جسد مبارک کو زبردستی ساروکی دفنایا گیا۔ ماں سے جگر کا ٹکڑا دور کر دیا گیا۔ وہ آس پاس کہیں ہوتا تو ماں روزانہ آنسوؤں اور پھولوں کے ہار لے کر جاتی۔ روزانہ اس کے مزار پر پانی کا چھڑکاؤ کرتی۔ صبح و شام وہاں تلاوت کے لئے جاتی اور شہید کی قبر کے آس پاس ہی کہیں بسی رہتیں۔ ان کے مزار پر ایصال ثواب کرتیں مگر وقت کے ظالم ہاتھوں نے یہ سب نہیں ہونے دیا۔ میں نے خالہ کی آنکھوں سے اتنے آنسو دیکھے ہیں کہ خدا کی قسم میں لرز کر رہ گیا ہوں۔ ماں کے آنسو تو اللہ کے عرش تک کو ہلا دیتے ہیں کیا وہ ظالم حکمرانوں کے تخت کو نہیں ہلا پائیں گے .... آسمانوں پر برق چمک رہی ہے اور ایک پورا عہد خاکستر ہونے والا ہے۔ اللہ کی قسم! ابوالقاسم حضرت محمد ﷺ کی عزت و آبرو اور ناموس ایسی چیز نہیں کہ میرا اللہ اس کا ظالموں سے بدلہ نہ لے جنہوں نے توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب کیا۔ جنہوں نے اس صورتحال کو دیکھ کر خاموشی اختیار کی اور شیطانی کارٹون چھاپنے والے شیطانوں سے سفارت و تجارت کے معاملات طے کرتے رہے سب گنہگار ہیں سب مجرم ہیں سب اللہ کے غضب کو دعوت دیتے رہے ہیں۔ بارگاہ ایزدی میں التجا ہے کہ اے اللہ! اس عہد زیاں کار کی نحوستوں سے اور وقت کی نامہربانیوں سے حکمرانوں کی کج ادائیوں سے اور اہل اقتدار و اختیار کی سرکشیوں سے اس امت کو بچا لے۔ مزید عامر شہید اس امت کو عطا فرما۔ تاکہ امت کی آبرو بحال ہو۔ اس کا وقار قائم ہو۔ اس کی غیرت کافروں کے لئے تازیانہ الٰہی بن جائے۔ تاکہ محبوبانِ خدا ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کا پہرہ دینے والے سرخرو ہوں۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ کریم ہم سب کو گستاخان رسول (ﷺ) کو عبرتناک انجام سے دوچار کرنے کی ہمت، حکمت، قوت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب الشہداء والمجاہدین

والسلام!

ختم الکلام، نیاز نشان

خالد محمود قادری

(ایڈیٹر ماہنامہ احوال و آثار لاہور)

عامر چیمہ شہیدؒ کی شہادت کی بدولت سارو کی گمنامی کے پردوں سے نکل کر اب شہرت دوام حاصل کر چکا ہے۔

عاشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

غازی عامر چیمہ شہیدؒ کا حسب ونسب

عامر چیمہ شہیدؒ کے آباؤ اجداد کا تعلق وزیر آباد سے رسول نگر روڈ پر 14 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع قصبہ سارو کی سے ہے ان کے والد پروفیسر محمد نذیر چیمہ 1976ء میں راولپنڈی کے حشمت علی اسلامیہ کالج میں بطور مدرس تعینات ہوئے اور ایک سال بعد ان کے ہاں سسرالی گھر حافظ آباد میں ۲۱ دسمبر ۱۹۷۷ء کو ایک بچہ متولد ہوا وہ دن کتنا سہانا تھا جب خوش قسمت پروفیسر محمد نذیر چیمہ کے گھر ایک خوبصورت مبارک بچے نے جنم لیا اس سے پہلے پروفیسر محمد نذیر چیمہ کے گھر دو بیٹیاں پیدا ہوئیں اولاد نرینہ کے لئے دعائیں اور منتیں مانگی جانے لگیں بچے کی پیدائش کی خوشی میں حافظ آباد میں لڈو بانٹے جارہے تھے متعدد لوگوں نے اس بچے کو دیکھا، بے شمار لوگ مبارکباد کے لئے آئے مگر پروفیسر محمد نذیر چیمہ سمیت کوئی بھی اس بچے کی روشن پیشانی نہ پڑھ سکا۔ کسی کو بھی علم نہ تھا کہ ایک چھوٹے سے شہر کے گمنام محلّہ (گڑھی اعوان) کے گوشہ گمنام میں جنم لینے والا بچہ کل کلاں ملت اسلامیہ کی آنکھ کا تارا اور عالم اسلام کے ماتھے کا جھومر بنے گا والدین نے اپنے آنگن میں کھلنے والے اس پھول کے جنم لینے پر بارگاہ ایزدی میں سجدہ شکر ادا کیا اور اپنے اس چاند سے بیٹے کا نام والد نے عبدالرحمن رکھا جب کہ والدہ ثریا بیگم نے عامر رکھا یوں ان کا نام عامر عبدالرحمن بن گیا آپ کا پورا خاندان انتہائی دیندار اور علم وعمل کی پاکیزہ روایات کا حامل تھا عزت سے دن گزار رہے تھے ایسے نامور نہ تھے کہ علاقہ میں ان کی شہرت ہو محنت، شرافت اور دیانتداری کی بدولت اپنے جاننے والوں کے حلقے میں اچھی نظر سے دیکھے جاتے تھے اور زندگی اس ڈھب کی تھی

کہ

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

پروفیسر نذیر احمد چیمہ صاحب علم، انتہائی دیانتدار، علم وعمل کی پاکیزہ روایات کے حامل سفید ریش مرد بزرگ ہیں۔ راولپنڈی اسلام آباد شاہراہ پر انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم، بارانی زرعی یونیورسٹی اور نواز شریف پارک کے نزدیک سکستھ روڈ کی دوسری طرف مری روڈ پر گورنمنٹ ایچ آئی (حشمت علی) اسلامیہ کالج کا بورڈ نظر آتا ہے یہ کالج مسجد عباسیہ سے آگے سروس روڈ پر ڈھوک کشمیریاں میں واقع ہے اس کالج میں پروفیسر محمد نذیر چیمہ دسمبر 1976ء سے جنوری 2006ء تک بطور مدرس خدمات سرانجام دینے کے بعد سبکدوش ہوئے ہیں آپ فزیکل ایجوکیشن کے استاد تھے اور کالج کے نزدیک محلہ ڈھوک کشمیریاں راولپنڈی گلی نمبر 18 کے مکان نمبر DK-319-Z-45 میں رہائش پذیر ہیں۔ وہ پچھلے 23 برس تو ڈھوک کشمیریاں کے کالج حشمت علی کے وسیع وعریض کوارٹر میں رہائش پذیر رہے جب کہ اب پچھلے اڑھائی سال سے اسی مکان میں مقیم ہیں۔ دوران سروس جہاں بھی رہے اپنے اہل خانہ کے ساتھ امن و آشتی سے رہے بڑا بننے کی دل میں آرزو نہ تھی اس دور میں لوگ اپنی قسمت آپ بنانے، تقدیر کا منہ چڑانے یا حالات کا پھندا اپنی گردن سے اتارنے کے لئے راتوں رات بہت کچھ بننے کے آرزومند ہیں مگر پروفیسر محمد نذیر چیمہ کے ہاں یہ سب کچھ کہاں تھا وہ تو بس ایک شریف شہری کے طور پر آبرومندانہ، باوقار اور پاکیزہ زندگی گزارنے کے لئے فکر مند رہتے تھے وہ اپنی محدود، متعین اور شیڈولڈ زندگی پر قانع تھے اور اس میں ہلچل مچانے کا ارادہ نہ رکھتے تھے

ان کی آرزو بھی شاید یہی ہو کہ ان کا لخت جگر بڑا ہو کر انہی کی طرح یا انہی جیسا سعادت مند، عبادت گزار، متقی، نیک نیت ہو اچھا گھر بسائے، اچھا نام کمائے، خدا اسے برائی سے بچائے۔ (آمین)

پروفیسر محمد نذیر چیمہ کے والد کا نام غلام حیدر چیمہ ہے جو کہ مرحوم ہو چکے ہیں جب کہ والدہ کا نام سردار بی بی ہے اور وہ ابھی بقید حیات ہیں پروفیسر محمد نذیر چیمہ کے دو بھائی کراچی میں سرکاری ملازم تھے ایک بشیر احمد جو وہاں سے ریٹائر ہو کر آبائی گاؤں آ چکے ہیں دوسرے کا نام محمد اقبال تھا وہ ٹریفک پولیس میں ملازم تھے ہارٹ اٹیک ہوا اور کراچی میں ہی انتقال ہوا۔ اور تیسرا بھائی عصمت اللہ کراچی میں کاروبار کرتا ہے جب کہ چوتھا بھائی منظور احمد آبائی گاؤں ساروکی میں کھیتی باڑی کرتا ہے۔ شریف النفس اور نیک نام پروفیسر محمد نذیر چیمہ کی تین بیٹیاں صائمہ، کشور اور سائرہ ہیں جب کہ ان کا اکلوتا بیٹا عامر عبدالرحمٰن چیمہ تھا دو بیٹیاں بیاہ دی گئی ہیں دونوں کی شادی حافظ آباد میں ہی ہوئی جب کہ تیسری بیٹی سائرہ غیر شادی شدہ ہے اور شہید اپنی اسی بہن سے زیادہ مانوس تھا۔

کچھ پروفیسر محمد نذیر چیمہ کے اوصاف میں

سعید فطرت، نیک نفس، سفید ریش مرد بزرگ پروفیسر محمد نذیر چیمہ 2 فروری 1946ء کو چوہدری غلام حیدر چیمہ (م/ 67ء) کے گھر چک نمبر 307 ج ب ساروکی نزد گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ پیدا ہوئے پروفیسر محمد نذیر کا خاندانی شجرہ نسب مختصراً جو معلوم ہو سکا کچھ یوں ہے۔ پردادا کا نام کرم دین چیمہ تھا دادا کا نام نامی محمد حسین چیمہ تھا ان کے دو بھائی مزید تھے فتح محمد چیمہ اور قاسم چیمہ آبائی گاؤں ساروکی چیمہ نزد وزیر آباد ہے یہ خاندان آبادی کاری کے سلسلہ میں پاکستان بننے سے کافی پہلے گوجرہ کے نزدیک چک نمبر 307 ج ب ساروکی چلا گیا ایک دو نسلوں کی پیدائش اور پرورش وہیں ہوئی چوہدری محمد حسین چیمہ کے دو بیٹے غلام حیدر چیمہ (م/ 1967ء) غلام رسول چیمہ (م/2004ء) ہوئے غلام حیدر چیمہ کے گھر پانچ بیٹے ایک بیٹی پیدا ہوئی جن کے ناموں کی ترتیب کچھ یوں ہے۔ (۱) بشیر احمد چیمہ (۲) محمد نذیر چیمہ (۳) منظور احمد چیمہ (۴) محمد اقبال چیمہ (م/2003ء، 2 اگست جمعۃ المبارک (۵) عصمت اللہ چیمہ (۶) ارشاد

بی بی پروفیسر محمد نذیر چیمہ نے پرائمری چک نمبر 307 ج ب سارو کی نزد گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے کیا جب کہ میٹرک ایم بی ہائی سکول گوجرہ سے 1961ء میں کیا اس کے بعد آپ نے نیوی میں سروس اختیار کر لی وہاں سے 1967ء میں چھوڑ کر ایئر فورس میں سلیکٹ ہوئے لیکن 1968ء میں نوکری چھوڑ کر گھر واپس آ گئے اس دوران 1969ء میں ٹوبہ سے انٹر کیا پرائیویٹ تیاری کرتے رہے اور 1971ء میں بی اے کر لیا ریگولر قذانی سٹیڈیم گورنمنٹ کالج لاہور سے 1973ء میں ڈپلومہ کیا اور اسی کی بنیاد پر 1976ء میں ملازمت مل گئی اور 1982ء میں ماسٹر کر لیا اس طرح وہ فزیکل ایجوکیشن کے استاد حشمت علی کالج راولپنڈی میں تعینات ہوئے۔ پروفیسر محمد نذیر کی شادی خانہ آبادی 1972ء میں چوہدری فیض احمد بھون کی بیٹی ثریا بیگم سے گڑھی اعوان حافظ آباد کے ایک معزز، زمیندار اور دیندار گھرانے میں ہوئی۔ پروفیسر محمد نذیر چیمہ نے 29 مئی 2006 بروز سوموار بوقت تین بجے دوپہر اپنے گھر واقع سارو کی میں راقم عاجز کو ملاقات میں بتایا کہ ہمارے والد محترم غلام حیدر چیمہ (مرحوم 67ء) کی پیدائش اور پھر ہم سب بہن بھائیوں کی پیدائش بھی مذکورہ چک میں ہوئی امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ ایک وقت آیا کہ ہمارا خاندان 1978ء میں دوبارہ گوجرہ سے وزیر آباد سارو کی آ گیا یہاں تھوڑی بہت باپ دادا کے زمانے سے جو زمین خاندانی ملکیت تھی اس کا سینہ چیر کر روٹی روزگار کی فکر میں لگ گئے جب کہ میں ملازم پیشہ ہونے کی وجہ سے ادھر متوجہ نہ ہوا۔ اور راولپنڈی میں بوجہ ملازمت بس گیا۔

شہید کے ننھیالی خاندان کی مختصراً تفصیل کچھ یوں ہے

حافظ آباد میں بھون قبیلہ صدیوں سے آباد چلی آ رہی ہے شہر کے قلب میں ریلوے پھاٹک سے ذرا آگے شرقی غلہ منڈی سے متصل محلہ گڑھی اعوان مشہور ہے اس محلہ میں کسی زمانے میں عظیم خاں کے تین بیٹے نامور ہوئے (۱) حیات محمد (۲) نواب محمد (۳) فتح محمد، فتح محمد کے ہاں ایک بیٹا احمد اور بیٹی دولتے بیگم ہوئی۔ نواب محمد کا بیٹا فیض احمد ہوا آگے فیض احمد کے تین بیٹے نذر محمد، محمد اسلم، محمد اکرم اور تین بیٹیاں زینب بیگم، سرداراں بیگم، ثریا بیگم ہوئیں۔ جب کہ حیات محمد

کے تین بیٹے شیر محمد، فیروز احمد اور شریف احمد ہوئے۔ چوہدری فیض احمد بھون کی شادی بیگم بی بی سے ہوئی وہ بہت شریف اور نیک نفس تھے اور رزق حلال کما کر اپنے شب و روز عزت و وقار سے گزارتے رہے انہوں نے اپنی اولاد کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے باقاعدہ اہتمام کیا اور بھرپور توجہ فرمائی چوہدری فیض احمد مرحوم کی بیٹی ثریا بیگم عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ کی والدہ محترمہ اور پروفیسر چوہدری محمد نذیر چیمہ کی اہلیہ محترمہ ہیں۔

پروفیسر محمد نذیر چیمہ راسخ العقیدہ مسلمان ہیں صاحب فکر و نظر ہیں صاحب فہم و فراست ہیں عقیدہ اہل سنت و جماعت ہے راقم عاجز سے پروفیسر صاحب نے خود بیان کیا کہ میں باقاعدہ مرشد کامل کی تلاش میں جستجو کے دوران دعا کیا کرتا تھا کہ اے اللہ! کسی مرد کامل کے ہاتھ میں میرا ہاتھ دے تا کہ سلسلہ رشد و ہدایت میں درست درست راہنمائی میسر آئے اور تزکیہ و سلوک کے مراحل، اوراد و وظائف کی منزلیں باوسیلہ الٰہی طے ہو سکیں فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ میں نیت و ارادہ کے بعد میں نے باضابطہ طور پر اپریل 1979ء تا دسمبر 1979ء 9 ماہ تک روزے رکھے اس دوران میری ملاقات راولپنڈی حشمت علی کالج میں آ ڈٹ کے لئے آنے والے نسیم بٹ صاحب سے ہوئی میں نے ان سے اپنا مدعا بیان کیا تو وہ مجھے 549 ڈی سیٹلائٹ ٹاؤن میں اختر زمان خان صاحب کے ہاں لے گئے ابتدائی تعلیم اور لطائف کی تربیت کا اہتمام انہی کے ہاں تھا دو تین ہفتے گزرنے کے بعد جنوری میں پروفیسر الحاج عضد والدین تشریف لائے پھر آپ سے دوسری ملاقات جولائی 1980ء میں لاہور میں ہوئی۔ پیاس بہت تھی اضطراب تھا یہی اضطراب مجھے بے کل کئے ہوئے تھا سمن آباد لاہور میں ایک بزرگ سید کمال الدین صاحب ہوتے تھے حضرت موصوف سے دوبارہ نیازمندی حاصل کرنے کا موقع ملا۔

دست بوسی کے بعد خدمت اقدس میں بیٹھا۔ بیٹھا رہا اٹھنے کو دل نہیں چاہتا تھا روحانی کیف و سرور کا کچھ عجیب ماحول تھا دل گداز ہو گیا حضرت کی باتیں سنیں دل کو لگیں تو دل نے یہ فیصلہ دیدیا کہ جس مرد کامل کی تلاش و جستجو تھی وہ یہی ہستی شریف ہیں دل کا مدعا عرض کیا شرف قبولیت سے سرفراز ہوا ہاتھ حضرت کے ہاتھوں میں کیا دیا کہ دل بھی دے بیٹھا آپ نے اس گنہگار

کوسلسلہ عالیہ، چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، مجددیہ، شاذلیہ میں بیعت فرمایا۔ حضرت عضد والدین خان صاحب جب بھی پاکستان آتے تڑپ جاتا آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا فیوض و برکات اور انوار و تجلیات سلسلہ چشتیہ سے حصہ وافر پاتا میں نے سلسلہ چشتیہ میں منازل سلوک اپنے حضرت ہی کے زیر نگرانی طے کیں روزانہ بعد از نمازِ عشاء سلسلہ چشتیہ کی ہدایات کے مطابق دوزانو بیٹھ کر روضہ انور ﷺ کا تصور باندھ کر درود شریف اور آخر میں مناجات و دعا کا معاملہ ہوتا کامل 26 سال سے یہ سب جاری ہے کبھی ناغہ نہ ہوا میرے حضرت کی توجہ خاص مجھ عاجز پر رہی، میں نے سلسلہ چشتیہ کے وظائف مکمل کر لئے ہیں اور اب سلسلہ قادریہ کے وظائف جاری ہیں پروفیسر محمد نذیر چیمہ صاحب نے بتایا کہ ہمارے ہاں صرف سلسلہ عالیہ میں زبانی کلامی بیعت اور تعلیم کا معاملہ نہیں باقاعدہ تعلیم، تزکیہ اور منازل سلوک سے درجہ بدرجہ گزارا جاتا ہے انسان کے باطن کو نور حق کی روشنی سے سرشار کرنے کے لئے سلسلہ عالیہ کے وظائف اور دیگر ہدایات پر عمل کرنا پڑتا ہے بہت صاف ستھرا انداز ہے طریقہ تعلیم و تربیت سالکوں کے واسطے آسان اور عام فہم ہے راقم عاجز نے عرض کیا کہ عامر چیمہ شہید کا معاملہ اس حوالے سے کیا رہا تو فرمایا کہ وہ ابھی زیر تعلیم تھا میرے سارے مجاہدوں، ریاضتوں، دعاؤں اور وظائف کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس کو نوازا ہے اور بھرپور نوازا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑی عنایت اور رحمت تھی خدا تعالیٰ نے اس سے قابل قدر اور شاندار کام لیا ہے وہ تو سب گستاخوں کو واجب القتل قرار دیتا تھا 1994ء سے بے تاب تھا یہاں بھی ایک شخص تھا جس کو وہ قتل کرنا چاہتا تھا مگر وہ طبعی موت مر گیا۔ میرے استفسار پر فرمایا نام نہیں بتاؤں گا پھر خود ہی گویا ہوئے وہ تو برطانیہ جانا چاہتا تھا کیونکہ وہاں بھی ایک گستاخ شخص ہے۔ مرحوم شہیدؒ اس کافر کو بھی واجب القتل سمجھتا تھا اس کے لئے وہ بہت بے تاب تھا اور پھر ایک یہاں بھی کتا سامنے آیا اس نے حضور ﷺ کے توہین آمیز کارٹون شائع کئے۔ اتفاق یہ تھا کہ ان دنوں عامر وہاں ہی تھا اور اسے یونیورسٹی سے چھٹیاں بھی ہو گئی تھیں اس کے لئے اس نے کئی حیلے کئے، کئی فریب اختیار کئے بہت جستجو کی بڑی کوشش کرتا تھا اس نے داڑھی رکھی ہوئی تھی پھر کہا داڑھی والے کو کافر لوگ وہاں شک کی نظر سے دیکھتے ہیں ان کی توجہ کا زیادہ مرکز بن جاتا ہوں عامر نے

اس مشن کی خاطر داڑھی بھی منڈوا دی کئی دن وہ جاتا رہا آخر جب موقع ملا تو حملہ کر دیا کامیاب اور بھرپور حملہ کیا جس کی ہمک اور دھمک سے سارا عالم کفر لرزہ کر رہ گیا۔ ایسے ہی صف شکن سرفروشوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہرؒ نے کہا تھا کہ

ہے رشک اک خلق کو غازی کی موت پر
یہ اس کی دین ہے جسے پروردگار دے

عامر چیمہ کی نانی اماں کا خواب

"عامر چیمہ کی والدہ ثریا بیگم بتاتی ہیں کہ جب عامر پیدا ہوا تب میری والدہ یعنی عامر کی نانی اماں بیگم بی بی صاحبہ عمرہ ادا کرنے گئیں تو انہوں نے حرم پاک میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ایک خواب دیکھا کہ ان کی بیٹی یعنی عامر کی والدہ کو حوروں نے اپنے حصار میں لیا ہوا ہے اور بڑے پرنور عالم میں حوریں ان کی بیٹی کی خدمت میں مگن ہیں اچانک نانی اماں کی آنکھ کھلی تو جو پہلا خیال آیا وہ یہ تھا کہ ان کی بیٹی اللہ کو پیاری ہو گئی ہیں جب نانی اماں نے بیٹی کی خیریت دریافت کرنے کے لئے پاکستان رابطہ کیا تو بتایا گیا کہ اللہ نے انہیں نواسہ عطا کیا ہے یہی وجہ ہے کہ نانی اماں ہمیشہ کہا کرتی تھیں عامر بڑا کرموں والا ہے لیکن اب جا کر عامر کے اہل خانہ پر بھید کھلا ہے کہ نانی اماں کے خواب کی حقیقت کیا تھی"۔

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

غازی عامر عبدالرحمن چیمہ شہیدؒ کے تایا بتاتے ہیں کہ عامر ہمارے خاندان کا سب سے لاڈلا اور شرمیلا نوجوان تھا جس کو اس کے والدین نے بڑے شوق سے جرمنی میں اعلیٰ تعلیم پی ایچ ڈی کرنے کے لئے بھجوایا تھا جب کہ ہم کو ہرگز یہ معلوم نہیں تھا کہ عامر اس قدر عاشق رسول ﷺ ہو

سکتا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی خاطر دیار غیر میں بغیر کسی مدد کے شاتم رسول (ﷺ) کو قتل کرنے کی کوشش کے سلسلے میں خود جام شہادت نوش کر سکتا ہے انہوں نے بتایا کہ عامر ایک سچا اور بہادر مسلمان تھا جس نے ہمارے شعور سے بھی بڑھ کر کارنامہ انجام دیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے دنیا بھر میں اپنا اعلیٰ مقام بنا گیا اس موقع پر غازی عامر چیمہ شہیدؒ کے چچا منظور احمد نے اپنی آنسو بھری آنکھیں صاف کرتے ہوئے بتایا کہ عامر ہمارے لئے بہت بڑا محبت اور جدائی کا خلا پیدا کر کے چلا گیا ہے کہ جو کبھی پورا نہیں ہو سکتا کیونکہ ہمارے خاندان کی تمام پشتوں میں سب سے زیادہ شرمیلا اور کم گو نوجوان تھا مگر دین اسلام کا علم اس کے سینہ میں ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی مانند تھا جس کا وہ ذکر اکثر مذہبی محافل میں کیا کرتا تھا۔

غازی عامر چیمہ شہیدؒ کے تایا زاد اور سب سے اچھے دوست عرفان حیدر چیمہ تھے ان کے بھائی عمران حیدر چیمہ نے بتایا کہ عامر اکثر اوقات اپنی گفتگو کے دوران کہا کرتا تھا کہ عام آدمی کی موت بھی کوئی موت ہوتی ہے جب کہ میں کوئی ایسا کام کر جاؤں گا کہ قیامت تک لوگ مجھے یاد رکھیں گے اور اس نے ایسا ہی کیا عامر چیمہ ہم سے بچھڑ تو گیا مگر ہمارے سر فخر سے بلند کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بھی حاصل کر گیا انہوں نے بتایا کہ عامر میٹرک تک کم گو بچہ تھا مگر جونہی اس نے کالج میں داخلہ لیا تو اس کی زندگی یکسر بدل گئی اور اس کا مذہبی جوش اس کے سینہ میں ابل کر باہر آ گیا اور اس نے دین کی تعلیم گہرائی اور یکسوئی سے حاصل کی وہ اکثر ہماری راہنمائی کیا کرتا تھا اور ہمیں قوالی، نعت اور مذہبی محفلوں میں جانے کی ہمیشہ تلقین کیا کرتا تھا اس دوران عامر چیمہ شہیدؒ کے چچا زاد بھائی بلال حیدر چیمہ نے بتایا کہ کیسا عجیب النفس شخص تھا کہ جس نے پوری زندگی کسی قسم کی کوئی فلم نہیں دیکھی تھی البتہ فوٹو بنوانے کا اسے شوق تھا انہوں نے بتایا کہ عامر چیمہ نے بہت کم دوست بنائے تھے جب کہ عامر چیمہ فیصل آباد، راولپنڈی، کراچی اور حافظ آباد میں طویل عرصہ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے گزار چکا تھا انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا سے یہ اپیل کی کہ خدارا عامر کی شہادت کو غلط رنگ نہ دیا جائے وہ عامر اب امر ہو چکا ہے جو کہ قیامت تک زندہ وجاوید رہے گا۔

عامر چیمہ کے تعلیمی مراحل

عامر ابھی چار سال کا تھا کہ اس کے والدین اسے لے 1981ء کر راولپنڈی شفٹ ہو گئے وہ تین بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا اسے بہت توجہ، محبت، نگہداشت اور بھرپور راہنمائی شروع سے ہی حاصل رہی

محمد عامر چیمہ کی زندگی کا بیشتر حصہ ڈھوک کشمیریاں حشمت علی کالج کے علاقہ میں گزرا اور اس نے اپنے تعلیمی سفر کا آغاز بھی یہیں سے کیا۔

پروفیسر محمد نذیر چیمہ صاحب چونکہ خود مذہب سے گہری وابستگی رکھتے ہیں اور اسلامی تعلیمات سے انہیں گہرا لگاؤ ہے، اس لئے انہوں نے اپنے فرزند ارجمند کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں بھی اپنے مزاج کا پورا پورا اظہار کیا۔ چنانچہ محمد عامر کو مستقل طور پر ابتدائی دینی تعلیم دی گئی اور آپ نے حشمت علی کالج کی مسجد ہی میں ناظرہ قرآن مجید مکمل کیا۔اور ساتھ ہی عصری تعلیم حاصل کرنے کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔

وہ بچپن سے ہی شرمیلا اور دیندار تھا محمد عامر چیمہ نے سکول کی پڑھائی گھر سے قریب ہی واقع گورنمنٹ پرائمری سکول سے شروع کی۔ پھر جامعہ ہائی سکول میں داخلہ لیا اور میٹرک تک یہیں پڑھتے رہے۔ دوران تعلیم آپ کی قابلیت نمایاں رہی اور اساتذہ کرام کی نظروں میں لائق توجہ رہنے کے ساتھ ساتھ اپنے ہم سبق و ہم عصر طلبہ میں بھی آپ بوجوہ ممتاز رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے ساتھ گزرے وقت اور بیتی یادوں کو آپ کے دوست آج بھی اپنے دلوں میں محفوظ رکھے ہوئے ہیں اور عظیم شاگرد اور قابل فخر دوست کی ادائیں ان کی نگاہوں کے سامنے ہیں۔

راجہ ساجد نذیر ڈھوک کشمیریاں، راولپنڈی کے رہائشی ہیں اور محمد عامر چیمہ کو بچپن سے جانتے ہیں، آپ نے عامر چیمہ کے حوالے سے اپنی یادیں تازہ کرتے ہوئے کہا کہ

"میں عامر کو اس وقت سے جانتا ہوں جب یہ ننھا سا پھول گورنمنٹ پرائمری سکول میں پڑھتا تھا..... شروع سے ہی عامر چیمہ کم گو اور صاف گو تھا اور عام بچوں سے بالکل مختلف تھا۔ اس کی شہادت تک اہل محلہ کو اس پر فخر رہا اور اس فخر کی لاج رکھتے ہوئے اس نے پورے عالم

اسلام کے سر فخر سے بلند کر دیئے۔ آخری بار جرمنی جانے سے پہلے وہ مجھے ملے تھے اور پڑھائی پر بات چیت ہوئی۔ عامر ایک پرعزم اور باحوصلہ جوان تھا۔"

اہل علم کی صحبت میں وقت گزارنا پسند کرتا تھا جب اس نے پرائمری پاس کر لی تو اس کے بعد گورنمنٹ جامع ہائی سکول ڈھوک کشمیریاں راولپنڈی سے اس نے 1993ء میں میٹرک کیا اسے بچپن سے ہی انجینئر بننے کا شوق تھا وہ روزانہ صبح باقاعدہ ورزش کرتا اور اپنے گھر سے نواز شریف پارک تک پیدل چلتا چلتا چلا جاتا لہٰذا ۱۹۹۴ء میں اس نے فیڈرل گورنمنٹ سرسید کالج مال روڈ راولپنڈی سے پری انجینئرنگ میں ۸۰ فیصد نمبروں سے ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا۔

جناب محمد یحییٰ علوی صاحب نیک سیرت انسان ہیں اور گورنمنٹ جامع ہائی سکول فار بوائز میں عرصہ دراز تک تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں آپ کے تدریسی موضوعات عربی، اسلامیات اور اردو تھے۔ اسی سکول میں عامر چیمہ شہید نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

محمد یحییٰ صاحب نے عامر شہید کے اس دور کے حوالے سے بتایا کہ

"عامر بہت ذہین اور سمجھدار بچہ تھا۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی ایسا ہوا ہو کہ وہ سکول آیا ہو اور اس نے گھر کے لئے دیا جانے والا کام پورا نہ کیا ہو۔ وہ اکثر و بیشتر امتحانات میں اول یا دوم پوزیشن حاصل کرتا اور اسی تعلیمی قابلیت کی وجہ سے اسے باقی ہم جماعتوں پر نگران مقرر کیا گیا تھا۔ دسویں جماعت کا امتحان شاندار نمبروں سے پاس کر کے عامر نے وظیفہ بھی حاصل کیا۔"

۱۹۹۳ء میں دسویں جماعت نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کر کے عامر چیمہ شہید نے ایف جی سرسید کالج مالک روڈ راولپنڈی میں داخلہ لیا اور وہاں بھی اپنی قابلیت وصلاحیت کا لوہا منوایا۔ اپنے ہم جماعتوں میں علمی واخلاقی لحاظ سے فوقیت نے آپ کو ہمیشہ نمایاں اور ممتاز مقام دیا اور نہ صرف ہم عمر طلبہ بلکہ اساتذہ کرام بھی آپ کی صلاحیتوں کے جس طرح قائل رہے اس کا اندازہ آپ کے دو اساتذہ جناب پروفیسر عبداللہ خان نیازی اور جناب پروفیسر محمد صفدر (سابق پرنسپل ایف جی سرسید سکول راولپنڈی) کی طرف سے مشترکہ طور پر عامر شہید کو پیش کیے گئے خراج تحسین کے مندرجہ ذیل الفاظ سے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔

''عامر سرسید کالج میں ہمارا شاگرد تھا دو سال ہمارے پاس گذارے لیکن اس میں کوئی بری عادت نہیں دیکھی وہ خاموش طبیعت کا مالک تھا لیکن اس موقع پر اس نے جو کام کیا وہ ارب ہا مسلمانوں پر نمبر لے گیا۔ ہم کافی عرصہ سے اس بات کو ترس رہے تھے کہ دیکھیں کون علم دین شہیدؒ کی راہ پر چل کر اپنی عاقبت سنوارتا ہے عامر نے شہید ہو کر یہ بات ثابت کر دی ہے کہ امت مسلمہ ابھی بانجھ نہیں ہوئی ہے۔ عامر کی روح تو یقیناً جنت کے باغوں میں سیر کرتی ہوگی بہر حال اس نے مسلمانوں کو جگا دیا ہے۔''

ایف ایس سی کے بعد انہیں فوج میں جانے کا بہت شوق تھا اس کی وجہ بھی ان کا جذبہ شہادت تھا وہ آرمی انجینئرنگ کور میں سلیکٹ بھی ہوا مگر نجانے کیوں اس موقع کو مس کر کے وہ مانوالہ ٹیکسٹائل کالج میں ایڈمیشن کیلئے چلا گیا وہاں اسے داخلہ مل گیا تو اسی کو ترجیح دی جہاں اس نے نیشنل کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ یونیورسٹی سے بی ایس سی کیا

۱۹۹۵ء میں سرسید کالج راولپنڈی سے ایف ایس سی مکمل کرنے کے بعد عامر شہید بی ایس سی کے لئے نیشنل کالج اینڈ ٹیکسٹائل انجینئرنگ فیصل آباد چلے گئے۔ وہاں آپ نے بی ایس سی کا امتحان نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا۔ فیصل آباد میں قیام کے دوران آپ کا کردار مثالی رہا۔ آپ کے ایک ہم جماعت ہارون احمد خان ٹیکسٹائل انجینئر نے اپنے عظیم دوست کی یادیں تازہ کرتے ہوئے کہا کہ

''عامر انتہائی جی دار، محبت کرنے والا، مخلص اور صحیح معنوں میں یاروں کا یار تھا۔ عامر اللہ کے نبی پاک (ﷺ) سے سچی محبت کرنے والا اور نبی پاک (ﷺ) کے دشمنوں اور گستاخوں سے سخت نفرت کرنے والا تھا وہ وعدہ کا پکا اور دوستوں کے مسائل حل کرنے کے لئے اپنی ذات کو نظر انداز کر دینے والا تھا۔''

اور اب آپ کا ارادہ تھا کہ تدریسی شعبہ سے منسلک ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں آپ یونیورسٹی آف مینجمنٹ ٹیکسٹائل لاہور میں تدریس کے خواہش مند تھے تاہم اس کے لئے چونکہ ٹیکسٹائل انجینئرنگ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنا ضروری تھا لہٰذا آپ نے جرمنی کے شہر

گلاڈباخ میں قائم پندرین یونیورسٹی آف اپلائیڈ سائنسز مانشین میں داخلہ کے لئے درخواست بھیج دی۔ یہ درخواست کافی عرصہ تک تشنہ جواب رہی۔ اس لئے آپ نے وقت کو استعمال کرنے کی خاطر ٹیکسٹائل انجینئرنگ کے شعبہ میں ملازمت اختیار کرلی۔ اس کے بعد حب سے پہلے انہوں نے رائے ونڈ کی ماسٹر ٹیکسٹائل مل میں ملازمت اختیار کرلی وہاں کچھ عرصہ ملازمت کی اس دوران انہوں نے حضور ﷺ کا اسم گرامی لیبارٹری کی لیب میں ٹائل پر بنا ہوا دیکھا تو اضطراب میں مبتلا ہو گیا اس نے مل کے مالک سے پوچھا کہ یہ سب کس نے کیا اور یہ شخص کون ہے میں اسے نہیں چھوڑوں گا جب اسے نہیں بتایا گیا تو احتجاجاً استعفیٰ دے کر دوبارہ راولپنڈی آ گئے۔ جہاں شہید نے ایک پرائیویٹ کالج میں تدریس کا کام شروع کردیا لیکن یہاں سے بھی نوکری چھوڑ کر دوبارہ الکرم ٹیکسٹائل مل کراچی میں نوکری کرلی وہ مختصر عرصہ کے لئے کراچی قائد آباد میں واقع الکرم ٹیکسٹائل ملز میں بطور انجینئر ملازم رہے لیکن کچھ مہینوں بعد بے چین روح نے پھر یہاں سے بھی ملازمت چھوڑی اور لاہور چلے گئے جہاں انہوں نے (ILM) میں جاب کرلی ملازمت کا یہ کل عرصہ تقریباً 2 سال پر محیط رہا لاہور ملازمت کے دوران ہی جرمنی سے یونیورسٹی کا جواب موصول ہوا کہ عامر چیمہ کی درخواست منظور کر کے انہیں داخلہ دے دیا گیا ہے اس جواب کے موصول ہوتے ہی آپ نے جرمنی جانے کی تیاری شروع کردی اور وہ 26 نومبر بروز ہفتہ 2004ء کو ماسٹر آف ٹیکسٹائل مینجمنٹ کا کورس کرنے جرمنی چلا گیا۔ نومبر ۲۰۰۴ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے اس نے دیارِ غیر کی طرف رختِ سفر باندھا اور جرمنی میں منشین گلاڈباخ کی یونیورسٹی آف اپلائیڈ سائنسز کے شعبہ ٹیکسٹائل اینڈ کلودنگ مینجمنٹ میں داخلہ لے لیا۔

پروفیسر محمد نذیر چیمہ کہتے ہیں کہ عامر شہید اگرچہ اس وقت ملازمت کر رہا تھا لیکن وہ ان بکھیڑوں میں پڑنے کی بجائے تدریس کی لائن کو ترجیح دیتا تھا اور اس کا ارادہ یہی تھا کہ وہ تدریس کرے۔ چنانچہ درخواست کا جواب موصول ہوتے ہی عامر جرمنی روانہ ہو گیا۔ جرمنی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانے کے حوالے سے پروفیسر صاحب موصوف نے یہ بھی بتایا کہ میں عامر کو یورپ یا امریکہ نہیں بھیجنا چاہتا تھا کیونکہ مجھے اس کی جذباتی طبیعت اور یورپ کے ماحول کا

بخوبی اندازہ تھا لیکن چونکہ چین یا جاپان وغیرہ کی بجائے داخلہ جرمنی میں ملا اس لئے میں نے با دل نخواستہ عامر کو جرمنی بھیج دیا۔

عامر چیمہ شہید 2004ء میں جرمنی پہنچے اور ماسٹر آف ٹیکسٹائل اینڈ کلوڈنگ مینجمنٹ کے کورس کے لئے داخلہ لیا۔ یہ کورس چھ، چھ ماہ کے چار مرحلوں (سمیسٹرز) پر مشتمل ہے۔ عامر شہید نے کامیابی کے ساتھ دو سالہ کورس کے پہلے تین مراحل مکمل کئے اور اب چوتھا مرحلہ چل رہا تھا کہ آپ کی شہادت کا سانحہ پیش آ گیا۔ جولائی 2006ء میں آپ کی تعلیم مکمل ہونی تھی کہ اس سے پہلے ہی آپ دنیائے فانی کو چھوڑ کر حیات جاودانی پا گئے۔

خوب صورت، خوب سیرت

گورا رنگ، وجیہ چہرہ، باوقار شخصیت اور پاکیزہ فطرت کے حامل غازی عامر چیمہ شہیدؒ ظاہری حسن کے ساتھ ساتھ باطنی خوبیوں سے بھی مالا مال تھے۔ قدرت نے آپ کو بے پناہ اخلاق حسنہ سے نوازا اور اچھائیوں سے آراستہ و پیراستہ کیا تھا۔ یہ آپ کی بے شمار خوبیوں ہی کا نتیجہ ہے کہ گھر اور محلہ کا ہر فرد آپ کو بہتر سے بہترین الفاظ سے یاد کرتے نہیں تھکتا۔

آئیے......!

شہید ناموس رسالت (ﷺ) کی اخلاقی زندگی اور طور و اطوار کا ایک مختصر سا جائزہ لیں تا کہ اندازہ ہو سکے کہ قدرت اپنے منتخب بندوں کی ابتداء ہی سے کیسی بہترین پرورش کرتی ہے۔

عامر چیمہ شہیدؒ کی سب سے نمایاں خصوصیت نماز کے معاملہ میں آپ کا حد درجہ اہتمام تھا آپ پانچ وقت کی نمازیں باقاعدگی سے مسجد میں حاضر ہو کر باجماعت ادا کرتے اور سنت و نوافل کا بھی اہتمام کرتے۔ آپ کی عادت تھی کہ جونہی نماز کا وقت ہو جاتا آپ جہاں بھی ہوتے قریبی مسجد میں پہنچ جاتے اور پھر باجماعت نماز ادا کر کے ہی مسجد سے لوٹتے۔ بے شک نماز انسان کو ہیرا بنا دیتی ہے اور عامر شہیدؒ واقعی اس فریضے کا اہتمام کر کے ہیرا بن گئے۔ رب کے حضور

اہتمام اور باقاعدگی سے سر انجام دہونے ہی کا نتیجہ تھا کہ آپؒ کی زندگی کا ہر ہر گوشہ روشن اور تاباں ہو گیا۔ آپؒ کے اخلاق حسین تر اور آپ کی عادتیں پاکیزہ ترین ہو گئیں۔

خود نماز کے اہتمام کے ساتھ ساتھ آپ دوسروں کو بھی نماز پڑھنے کی بہت زیادہ تاکید کرتے۔ شہید کے تایازاد بھائی غلام مرتضیٰ چیمہ کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ کراچی میں ملازمت کے دوران عامر چیمہ جب بھی ان سے ملتے، انہیں نماز کی تلقین کرتے اور کہتے کہ کچھ بھی ہو جائے نماز ضرور پڑھا کرو، نماز پڑھا کرو۔

نماز کے بعد آپؒ کو سب سے زیادہ شغف کتابوں کے مطالعہ سے تھا۔ عربی کا ایک مقولہ ہے کہ ”اس دور میں کتاب بہترین ہم نشین ہے۔“ اور عامر شہیدؒ نے اس راز کو پالیا۔ نماز اور دیگر ضروری کاموں کے علاوہ آپ کا وقت نصابی اور غیر نصابی کتب کے مطالعہ میں گزرتا۔ پھر خاص طور پر دینی کتب کے مطالعہ کا آپ خاص شوق رکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ کسی مدرسہ میں باقاعدہ دینی تعلیم حاصل نہ کرنے کے باوجود بھی عامر شہیدؒ بہت سی دینی تعلیمات سے بخوبی واقف تھے اور اسی نوعیت کے مطالعہ نے آپ کے دل و دماغ کو دین کے نور سے روشن کر کے آپؒ کو عمل کا خوگر بنا دیا۔ آپ کے رشتہ دار کہتے ہیں کہ عامر کی دوستی کتابوں سے تھی، وہ ہمیشہ مطالعہ میں ہی منہمک پائے جاتے۔

کتابوں کو دوست بنا کر عامر شہیدؒ باقی سب دوستیاں بھول گئے۔ سکول سے لے کر یونیورسٹی تک آپ سینکڑوں ہم عمر نوجوانوں کے درمیان رہے، ان کے ساتھ رہن سہن اور رکھ رکھاؤ کا پورا پورا اہتمام رکھا۔ لیکن باقاعدہ طور پر کسی سے آپ کی دوستی نہ رہی۔ ہر چھوٹے بڑے ملنے والے کے ساتھ آپ بہترین انداز میں خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آتے لیکن کسی ہم عمر کے ساتھ بیٹھ کر فضول وقت ضائع کرنا یا بے معنی بات کرنا، گویا کہ آپ کو آتا ہی نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ان کے جانے کے بعد پورے محلہ میں کوئی ایک نوجوان بھی ایسا نہیں ہے جسے عامر شہیدؒ کا قریبی دوست کہا جا سکے۔ مگر کوئی ایسا فرد بھی نہیں جو یہ کہہ سکے کہ وہ کبھی میرے ساتھ روکھے سوکھے انداز میں پیش آئے۔

زیادہ وقت خاموش رہنا اور کم سے کم بولنا آپ کی طبیعت کا خاصہ تھا اور فضول بات کرنے سے تو آپ خاص طور پر احتراز کرتے۔ آپ کی عادت تھی کہ ہر بات کو اس کی تہہ تک پرکھتے اور اس میں خوب غور وخوض کرتے۔ لیکن اس کے لئے بے معنی یا فضول گفتگو کرنا انہیں قطعاً پسند نہیں تھا جب بھی کسی سے مخاطب ہوتے تو پہلے اس کی بات پوری طرح سنتے اور سمجھتے پھر جب وہ اپنی بات پوری کر لیتا تو آپ اس کو جواب دیتے یا ضرورت کے بقدر سوال کرتے۔ ایک حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ۔

''بہترین انداز میں سوال کرنا آدھا علم ہے''۔

عامر چیمہ شہیدؒ اس کے مکمل طور پر مصداق تھے کہ آپ کا ہر سوال مختصر الفاظ میں، جچا، تلا اور بھرپور ہوتا۔

پروفیسر محمد نذیر چیمہ فرماتے ہیں کہ یہ بات حیرت انگیز ضرور ہے مگر بالکل سچ ہے کہ میرے بیٹے کو اس دور میں جیتے ہوئے بھی گالی دینی آتی ہی نہ تھی۔ اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ گالی کن الفاظ میں دی جاتی ہے۔ حالانکہ وہ آزاد منش نوجوانوں کے درمیان عرصہ دراز تک رہا اور پھر دوران ملازمت بھی یہ ایک طرح سے لازمی سی بات تھی۔

عامر چیمہ شہیدؒ نے اپنی زندگی بالکل ایسے گزاری جیسے کسی آدمی کے پاس وقت بہت کم ہو اور کام بہت زیادہ...... یقیناً انہیں اندازہ تھا کہ وہ بہت تھوڑے وقت کے لئے اس دنیا میں آئے ہیں اور بہت بڑا کام کر گزرنا ان کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے کھیل کود میں کبھی بھی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔ محلہ میں گزارا ہوا بچپن ہو یا سکول کالج کا زمانہ، وہ ہمیشہ کھیل کود سے دور...... بہت دور رہے۔ محلہ کے نوجوان بتاتے ہیں کہ عامر سالہا سال ہمارے درمیان سے گزرتے رہے وہ ہمیں گلی ڈنڈا سے لے کر کرکٹ تک سب کچھ کھیلتے ہوئے دیکھتے ہم کھیل میں مدہوش رہتے اور وہ ایک طرف مسکراتے ہوئے سلام دعا کر کے خاموشی کے ساتھ گزر جاتے اور گھر میں داخل ہو جاتے، جہاں ان کی دوست کتابیں ان کی منتظر ہوتیں۔

عامر چیمہ شہیدؒ کا ایک خاص وصف یہ بھی تھا کہ وہ ہمیشہ اپنی نگاہیں پست رکھتے۔ جاننے

والے کہتے ہیں کہ عامر کوتو اوپر دیکھنا ہی نہیں آتا تھا۔شہید کے ایک عزیز نے ان کی ایک عادت کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ

"آپ یوں سمجھ لیجئے کہ عامر گلی کے ایک نکڑ پر کھڑے ہیں اور دوسری نکڑ پر لوگوں کا بہت زیادہ ہجوم ہے عامر کو اس ہجوم کا اس وقت تک پتہ نہ چلے گا جب تک وہ اس کے بالکل قریب نہیں پہنچ جاتے اور لوگوں کی آوازیں ان کی سماعت سے نہیں ٹکرا جاتیں۔

راہ میں چلتے انہیں چھوٹا ملے یا بڑا وہ ہمیشہ اپنی نگاہ نیچی رکھ کر ملتے۔ یہ عادت اس قدر پختہ تھی کہ لوگ کہتے ہیں کہ عامر شہیدؒ نے بہت کم ملنے والوں کے چہروں کو دیکھا ہوگا۔

عامر چیمہ شہیدؒ کے رشتہ دار اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ پروفیسر محمد نذیر چیمہ اور ان کا سعادت مند بیٹا عامر چیمہ خاندان بھر میں سب سے زیادہ علم دوست اور باوقار شخصیات کے مالک رہے ہیں۔

لیکن اس کے باوجود ان باپ بیٹا نے کبھی اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا سمجھا اور نہ ہی کسی کو تکبر کی نظر سے دیکھا۔

دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے کٹ کر رہنے کے یہ معنی نہیں کہ عامر چیمہ شہیدؒ نے اپنوں کو بھلا دیا، انہیں نظر انداز کیا۔ان کی حق تلفی کی یا حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی برتی۔ خدمت خلق کا جذبہ ان کی گھٹی میں شامل تھا وہ لوگوں کے کام آنے میں کبھی پیچھے نہ رہے۔ضرورتمندوں کے کام آتے، اگر کسی کی حاجت پوری کرنے کی استطاعت اپنے اندر نہ پاتے تو اس سے خیر سگالی کرنے اور اظہار ہمدردی سے قطعاً نہ چوکتے۔ کچھ نہ کر سکتے تو ضرور کرتے۔ خواہ اس کے لئے انہیں پیادہ پا دور دراز سفر کرنا پڑتا یا محنت مشقت اٹھانا پڑتی۔ جفاکشی ان کی طبیعت تھی اور سہولت میسر نہ ہونے کی صورت میں وہ مشقت کرنے سے کبھی نہیں اکتائے۔

والدین کی خدمت اور اطاعت اور بہنوں سے محبت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ والد محترم کی ہر ہدایت کو حرزِ جاں بنا کر رکھتے اور والدہ محترمہ کا خوب خوب خیال رکھتے۔

والدین کا بھی اپنے بیٹے سے اس قدر پیار تھا کہ آخری بار جب وہ جرمنی گئے تو گھر کے ایک کمرے

میں ان کو اپنے ہاتھوں سے لٹکائے ہوئے کپڑوں کا جوڑا آج بھی اسی طرح لٹک رہا ہے اور والدین نے اسے وہاں سے نہیں ہٹایا کہ یہ ان کے پیارے لخت جگر اور نور نظر کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

دور دیس کا مسافر

آپ جرمنی سے آخری بار جب والدین اور بہنوں سے ملنے کے لئے پاکستان آئے تو والدہ محترمہ نے ایک دن پیارے بیٹے سے کہا بیٹا اب ہم تمہاری شادی کا سوچ رہے ہیں یہ گھر تمہارے لئے ہی بنایا گیا ہے یہ سن کر عامر چیمہ شہیدؒ حسب معمول مسکرا دیئے اور والدہ کی خدمت میں عرض کی:

''امی جان! مجھے اس میں سے کچھ نہیں چاہئے میں نے اپنا سارا حصہ اپنی پیاری بہنوں کو دے دیا ہے۔''

عامر چیمہ پہلے سمیسٹر کے بعد ہونے والی ایک ماہ کی چھٹیوں میں اپنے گھر پاکستان آیا تھا وہ پہلی چھٹیوں پر جب گھر آئے تو ایک دن انہوں نے کھانے کی ٹیبل پر اپنے والد گرامی سے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے کون سا بڑا کام لینا چاہتے ہیں تو والد نے کہا کہ بیٹا تم زیادہ سوچا نہ کرو اپنی پڑھائی کی طرف توجہ دو تھوڑی دیر بعد عامر چیمہ نے والد گرامی سے سوال کیا کہ ابو جان کیا توہین رسالت ﷺ کا مرتکب شخص واجب القتل ہے تو پروفیسر محمد نذیر چیمہ نے کہا کہ بیٹا تم اپنی پڑھائی کی طرف توجہ دو۔ یہ سوچنا تمہارا کام نہیں یہ حکومتوں کا کام ہے وہ گویا ہوا لیکن توہین رسالت ﷺ کا مرتکب شخص تو واجب القتل ہے بالکل اسی طرح جس طرح غازی علم الدین شہیدؒ نے بھی ایک دن اپنے والد سے پوچھا کہ ابا جان توہین رسالت ﷺ کا مرتکب شخص واجب القتل ہے تو انہوں نے جواب دیا ہاں! کہ واجب القتل ہے جس کے بعد دل ہی دل میں غازی علم الدین شہیدؒ نے راج پال کو ختم کرنے کی ٹھان لی۔ اسی طرح غازی عامر چیمہ شہید نے بھی دل ہی دل میں گستاخ رسول (ﷺ) کو ہاویہ میں پہنچانے کی نیت باندھ لی اور وہ اسی فکر میں غلطاں رہنے لگا وہ ازل سے

ہی طلب حق اور تردید باطل کے لئے سرگرم کار چلا آتا تھا گویا عامر چیمہ کو خاندانی شرافت، دینی تعلیم اور نیک سیرت والدین کی تربیت نے اسلام کا سچا شیدائی بنا دیا تھا یہ مذہب سے گہرے لگاؤ کا ہی نتیجہ تھا کہ ذرا ذرا سی بات پر وہ بے قرار ہو جاتا تھا اور فوراً خدمت خلق کی طرف مائل ہو جاتا تھا دنیا کی بے ثباتی اور خدمت خلق کی اہمیت اس کے سامنے ہمیشہ واضح رہی۔

زندگی اس دارفانی کی مگر کچھ بھی نہیں
خدمت خلق خدا نہ کی اگر کچھ بھی نہیں

عامر چیمہ شہید کے والد بتاتے ہیں کہ عامر چیمہ شہید تیسری کلاس میں پڑھتے تھے تو انہوں نے ایک دن گھر آ کر مجھ سے پوچھا کہ عجیب وغریب کے کیا معنی ہیں؟

میں نے اگلے روز اردو کے پروفیسر ساتھی سید نظام الدین سے کہا کہ میرے تیسری جماعت کے طالب علم بیٹے نے عجیب وغریب کے معنی پوچھے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ حیران کر دینے والا مسافر ہے اس کے معنی آج مجھ پر عیاں ہوئے ہیں کہ واقعی وہ ایک حیران کر دینے والا مسافر تھا۔ اس لئے کے عجیب کے معانی حیران کے ہیں جب کہ غریب کے معانی مسافر کے ہیں عامر چیمہ شہید کا کام واقع ہی حیران کر دینے والا کام ہے اور عالمِ مسافرت میں سرانجام دیا گیا ہے۔

دوران تعلیم ایک بار صرف وہ والدین کو ملنے پاکستان آیا اور آخری بار 22 اکتوبر 2005ء کو وہ پاکستان سے چلا گیا۔ عیدالفطر گھر والوں کے ہمراہ گزارے بغیر ہی عامر جرمنی چلے گئے یہ ان کی اپنے والدین اور بہنوں سے آخری ملاقات تھی۔ عامر کی گفتگو سناتے ہوئے ان کی والدہ بتاتی ہیں کہ

”وہ بہت ہی نیک بچہ تھا جب کبھی بھی توہین رسالت ﷺ کے بارے میں کوئی خبر چھپتی وہ بہت بے کل ہو جایا کرتا تھا اب میں سوچتی ہوں کہ وہ اکثر غازی علم دین شہیدؒ کا ذکر کیوں کیا کرتا تھا جیسے وہ اس کی پسندیدہ شخصیت ہو پچھلے رمضان میں وہ آیا تو ستر ہویں، اٹھارہویں روزے

والے دن ہی واپس جرمنی جانے کا پروگرام بنالیا میں نے کہا کہ

''بیٹا عید تو کر جاؤ''

وہ کہنے لگا کہ ''میری حاضریاں کم ہو جائیں گی اور امی آپ کی تو اصل عید اس دن ہو گی تا جس دن میں اپنی تعلیم مکمل کر کے اور ڈگری لے کر واپس آؤں گا''۔

والدہ کو کیا خبر تھی کہ وہ اتنی بڑی عید بن کر آئے گا۔

وسط فروری 2006ء میں گھر والوں سے آخری تفصیلی بات چیت کی 5 مارچ 2006ء کو عامر نے کزن کیپٹن افضال کی شادی پر فون کیا اور گھر والوں سے بات چیت کی 8 مارچ 2006ء کو انہوں نے دوبارہ مبارکباد کے لئے فون کیا وہ پی ایچ ڈی کے بعد پاکستان واپس آنا چاہتے تھے عامر چیمہ کو ہر سمیسٹر کے بعد ایک ماہ کی چھٹیاں ہوتی تھیں پچھلی دفعہ وہ چھٹیوں پر گھر آئے تھے اب انہوں نے تیسرا سمیسٹر پاس کر لیا تھا اور گھر والے ان کی راہ دیکھ رہے تھے بوڑھے والدین اپنے بڑھاپے کے سہارے کے انتظار میں تھے جب کہ بہنیں اپنے بھائی کو دولہا بنانے کے خواب دیکھ رہی تھیں اور اس کے لئے رشتے کی تلاش میں تھیں ان کے والد محمد نذیر چیمہ راولپنڈی کے کالج میں فزیکل ایجوکیشن کے پروفیسر رہے اور وہ حال ہی میں یعنی ایک ماہ پہلے ریٹائر ہوئے ان کا آبائی گاؤں وزیرآباد شہر سے 14 کلومیٹر کے فاصلے پر جانب مغرب رسولنگر روڈ پر ہے یہاں ان کے عزیز و اقارب اور برادری کے لوگ، دوست و احباب بھی آنکھوں میں سپنے سجائے ہوئے تھے کہ وہ اس کی تعلیم کی تکمیل پر اس کے سر پر سہرے سجائیں گے مگر کسی کو یہ خبر نہ تھی کہ حوران جنت اور قدسیان عرش اس کے سر پر شہادت کا سہرہ سجانے کے لئے صف بہ صف کھڑے انتظار کر رہے ہیں۔

تاریخی کارنامہ

ستمبر ۲۰۰۵ء میں جب کہ غازی عامر چیمہ شہیدؒ جرمنی میں زیر تعلیم تھے، یورپی دنیا کی

طرف سے وہ ناپاک جسارت سامنے آئی جسے دنیا کے ہر شریف طبع شخص نے نفرت کی نظر سے دیکھا۔ ڈنمارک کے ایک اخبار کی طرف سے شائع ہونے والے نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی پر مشتمل خاکے پوری دنیا میں مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے، انہیں اشتعال دلانے اوران میں غم وغصہ کی لہر دوڑانے کا باعث بنے۔ ایسے میں عامر چیمہ شہیدؒ کا ان واقعات سے متاثر ہونا ایک یقینی امر تھا جب کہ آپؒ کی زندگی کے کئی مراحل اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپؒ عشق رسول ﷺ کے معاملے میں انتہائی سخت اور غیر لچکدار رہے۔ شہید کے والد محترم فرماتے ہیں کہ میں اپنے بیٹے کے ساتھ اکثر و بیشتر بیٹھ کر مختلف موضوعات پر گفتگو کیا کرتا تھا اور بات چیت کے دوران اکثر ایسے امور بھی زیر بحث آتے تھے جن کا تعلق نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس سے ہوتا تھا میں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا کہ باقی دینی معاملات میں، میں اس سے زیادہ سخت اور پابند تھا لیکن عامر عشق رسول ﷺ اور نبی اکرم ﷺ کی محبت کے سلسلہ میں مجھ سے کہیں زیادہ آگے بڑھا ہوا تھا بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ کسی بے دین یا گستاخ رسول (ﷺ) کی بات چلتی تو عامر سخت جذباتی ہو جاتا اور کہتا کہ فلاں واجب القتل ہے ایسے موقع پر میں اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتا اور کہتا کہ بیٹا یہ کام حکومت کا ہے تمہارا نہیں۔

ماسٹر ٹیکسٹائل مل رائے ونڈ سے ملازمت ترک کرنے کی وجہ بھی آپؒ کے یہی جذبات بنے۔ ہوا کچھ اس طرح کی مل میں ایک ایسے ڈیزائن کی ٹائیل تیار کی جا رہی تھی جسے دیکھ کر لفظ ''محمد'' لکھا ہونے کا شبہ ہوتا تھا عامر چیمہ شہیدؒ نے جب یہ صورتحال دیکھی تو مل ذمہ داران کی اس طرف توجہ دلائی اور اصرار کیا کہ وہ اس طرح کی ٹائیل بنانا بند کریں تاکہ توہین اور بے ادبی کی صورت پیدا نہ ہو۔ بار بار توجہ دلانے کے باوجود جب انتظامیہ نے کوئی عملی قدم نہ اٹھایا تو آپؒ بے چین ہو گئے اور اسی بے چینی کے عالم میں ملازمت سے استعفیٰ دے کر واپس گھر تشریف لے آئے۔ حالانکہ اس ادارے میں آپؒ کی شخصیت کو کافی اہمیت حاصل تھی اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ بلکہ عامر چیمہ شہیدؒ ملز کے ان انجینئرز میں سے تھے جنہیں خود انتظامیہ نے درخواست کر کے ان کی خدمات حاصل کی تھیں۔

کچھ ایسا بھی تھا کہ ان کے لاشعور میں یہ بات بس چکی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کوئی بہت بڑا کام لینا ہے۔ چنانچہ آخری بار جرمنی جانے سے پہلے آپ نے کئی بار اپنے والد محترم کی خدمت میں عرض کی:

''ابو جان! پتہ نہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے کیا کام لینا چاہتے ہیں؟''

پروفیسر محمد نذیر چیمہ صاحب فرماتے ہیں کہ یورپ میں جب توہین آمیز خاکوں کا سلسلہ شروع ہوا تو ہم نے جان بوجھ کر کبھی اپنے بیٹے سے اس کا تذکرہ نہیں کیا کہ کہیں وہ جذباتی ہو کر کوئی بڑا قدم نہ اٹھا ڈالے۔

لیکن عشق و محبت کی جو آگ عامر چیمہ شہیدؒ کے مبارک سینے میں سلگ رہی تھی اس سے اس کے سوا ہر کوئی شخص بے خبر تھا۔ عارف کھڑی میاں محمد بخشؒ نے شاید انہی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا تھا کہ

اکھیں ویکھن تاڑے لگیاں رستہ یار سجن دا
عاشق تے شہید محمد نئیں محتاج کفن دا

شہادت گہ الفت کا سفر

گلاڈباخ کی یونیورسٹی آف اپلائیڈ سائنسز کے شعبہ ٹیکسٹائل اینڈ کلودنگ مینجمنٹ سے جب تیسرا سمسٹر پاس کر لیا تو چوتھا سمسٹر شروع ہونے سے قبل فروری 2006ء کے وسط میں یونیورسٹی میں کوئی ایک ماہ کی چھٹیاں ہو گئیں وہ چھٹیاں گزارنے برلن چلا گیا جہاں اس کی ماموں زاد بہن فاخرہ اپنے میاں اور بچوں کے ساتھ قیام پذیر تھیں وہی یعنی عامر کی میزبان بہن بتاتی ہیں کہ ''ہمیں بالکل اندازہ نہیں ہوا کہ وہ اس طرح کا کوئی پروگرام بنا رہا ہے اس میں ہم نے بعض تبدیلیاں نوٹ کی تھیں نماز وہ پہلے بھی پڑھتا تھا لیکن اتنے اہتمام سے نہیں، بعض اوقات چھوٹ بھی جاتی تھی لیکن اس مرتبہ وہ نماز کی سخت پابندی کر رہا تھا اتنی کہ کھانا لگا ہوتا تو وہ کہتا باجی نماز کا

وقت ہوگیا ہے پہلے نماز پڑھ لوں جمعہ کے روز علاقہ کے مسلمانوں نے گستاخی کرنے والے اخبار کے دفتر کے سامنے مظاہرہ کیا لیکن عامر اس میں شریک نہیں ہوا وہ مسجد میں نمازِ جمعہ پڑھنے چلا گیا اور کافی وقت لائبریری میں گزارا، شام کو وہ میرے شوہر سے بڑے تجسس کے ساتھ پوچھتا رہا ''مظاہرہ کیسا تھا کتنے لوگ تھے اس کا کوئی اثر ہوگا''۔

میں میاں سے کہتی تھی کہ

''عامر کچھ بدلہ بدلہ سا لگتا ہے لیکن ہمیں کوئی وہم وگمان تک نہ تھا کہ اس کے دل میں کیا ہے؟''۔

11 مارچ 2006 کو یونیورسٹی کھل گئی مگر وہ واپس نہیں گیا اس نے اپنی منزل کا تعین کر لیا۔ اس نے پاکستان کی بجائے آخرت کے سفر کی منصوبہ بندی کر لی اس نے پاکستان میں چھٹیاں گزارنے کے بجائے عشق رسول ﷺ میں نذرانہ جان دینے کا فیصلہ کر لیا۔

عامر نے یہ سفر کیوں اختیار کیا......؟

امریکہ میں 9/11 اور لندن میں 7/7 کے بعد سے مسلمانوں کو انتقام کا نشانہ بنانے اور ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا کوئی موقع یہودی میڈیا نے ہاتھ سے نہیں جانے دیا اسے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کوئی بات مل جائے اسے وہاں کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں بھرپور کوریج ملتی رہی ہے یہود و نصاریٰ اور ہنود اس معاملے میں سب سے آگے آگے رہے حتیٰ کہ یورپ و امریکہ میں بسلسلہ روزگار یا بسلسلہ تعلیم مقیم مسلمانوں کے بارے میں بھی ذرا سی کوئی شکایت کر دے تو فوری کارروائی کر کے انہیں گرفتار کر لیا جاتا ہے اس پس منظر میں جب ہم دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ غیض و غضب میں مبتلا یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے خلاف ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ 2005ء کی آخری سہ ماہی میں مغربی شیطان متحرک ہو گئے اور انہوں نے اپنی اسلام دشمنی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے شاہ دو عالم، باعث تخلیق کائنات، تاجدار کون و مکاں، فخر الرسل، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے آپ ﷺ سے متعلق شیطانی

کارٹون شائع کر ڈالے حضرت محمد ﷺ کی شان میں سب سے پہلے ڈنمارک کے نامبارک اخبار یولانڈ پوسٹن نے گستاخانہ کارٹون چھاپے اس پر ردعمل کے جواب میں معذرت کرنے کی بجائے اخبار، اس کے ایڈیٹر، اس کے قلمکاروں، اس کے کارکنوں، اس کی انتظامیہ، ڈنمارک کے وزیراعظم، وہاں کے صدر اور دیگر اہل اقتدار نے اس کو اپنا حق سمجھتے ہوئے الٹا مسلمانوں کو للکارا اور انہیں دھمکی دی کہ یہ آزادی صحافت ہے تم ہمیں نہیں روک سکتے ہم یہ سب کرنے میں آزاد ہیں ہمیں کوئی نہیں روک سکتا یولانڈ پوسٹن اخبار کے ایڈیٹر فلیمنگ روز نے اپنے موقف کی تائید میں اخبار کے ساتھ اضافی صفحے چھاپنے شروع کر دیئے جس میں اس نے چھٹے ہوئے بدمعاشوں کے انٹرویو اپنی تائید میں شائع کئے جب ڈنمارک کے مسلمانوں نے وہاں کے عالم دین ابولبن عبدالرحمٰن کی قیادت میں احتجاج کیا۔ گستاخانہ کارٹوں چھاپنے والے اخبارات کو بیچ چوراہوں کے جلایا تو ڈنمارک کی عیسائی نما یہودی حکومت نے اخبار کے یہودی ایڈیٹر کی ایماء پر مسلمانوں کے نام دھمکی آمیز خطوط روانہ کئے اور انہیں زبان بند رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے تحکمانہ انداز میں ڈرایا امریکہ کے صدر بش اور فرانس کے صدر یارک شیراک وغیرہ نے شیطانی کارٹون چھاپنے پر حوصلہ افزائی کی اس ملعون شاتم اخبار اور اس کے ازلی جہنمی ایڈیٹر کے رویہ میں جارحیت اور تعصب کا پہلو بڑھتا چلا گیا ڈنمارک میں 11 مسلمان ممالک کے سفیروں نے ڈنمارک کے وزیراعظم راسموسین سے ملاقات کر کے اسے مسئلہ کی نزاکت سے آگاہ کرنا چاہا مگر اس نے فرعونیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلم ممالک کے 11 سفیروں سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ملاقات کئے بغیر ان کے نقطہ نظر کو رد کر دیا اور اپنے اخبار کی تائید کرتے ہوئے گستاخانہ جذبات و بیانات کا مظاہرہ بار بار کیا ہاں البتہ ملعون وزیراعظم ڈنمارک نے ہالینڈ کی رکن اسمبلی ہرسی علی کا استقبال ضرور کیا جو ایک ایسی فلم کی پروڈیوسر ہے جس میں توہین قرآن کا ارتکاب کرتے ہوئے فلم میں ایک برہنہ لڑکی کے جسم پر آیات قرآن لکھی گئیں اور ملعونہ کو پروٹوکول دیا گیا ٹی وی اسٹیشنوں اور ریڈیو اور اخبارات نے اسے کوریج دی مسلمانوں کا اضطراب بڑھتا چلا گیا اس دوران ناروے، جرمنی اور فرانس کے اخبارات نے ڈنمارک کے شیطانوں کی تائید میں رسول عربی فداک امی وابی حضرت محمد ﷺ کے

کارٹون چھاپ کر مسلمانوں کے سینے چھلنی کر دیئے پھر اس کے بعد تو جیسے سارا عالم کفر گٹھ جوڑ کر کے بیٹھا تھا ایک کے بعد دوسرا اخبار، ایک ملک کے بعد دوسرا ملک، ایک کالم نگار کے بعد دوسرا کالم نگار، ایک ایڈیٹر کے بعد دوسرا ایڈیٹر اپنی باطنی غلاظت اگلنے لگا کفار کی اس قبیح حرکت اور گھٹیا سوچ اور افسوسناک رویہ پر پورا عالم اسلام تڑپ اٹھا۔ ادھر کافروں کی ہٹ دھرمی میں اضافہ ہوتا گیا یہ ساری صورتحال عامر نوٹ کرتا جا رہا تھا بحیثیت مسلمان اس کے سینے میں لاوا پک رہا تھا وہ تو اسلام اور شعائر اسلام کی کسی ادنیٰ گستاخی کو برداشت نہ کر سکتا تھا یہ تو معاملہ ہی بہت سنگین تھا اب مسلمانوں کا احتجاج ڈنمارک کے علاوہ ناروے، سوئٹزرلینڈ، فرانس، جرمنی اور برطانیہ وغیرہ میں پھیلتا جا رہا تھا اس دوران کلیسا بھی میدان میں آ گیا تمام یورپ کے پادری اسلام کے خلاف اس جنگ میں سرگرم ہو گئے انہوں نے ساری دنیا عیسائیت و یہودیت اور اپنے حواریوں کو امت محمدیہ ﷺ کے مقابل صف آراء کرنے کی ٹھان لی نفرتوں کی چنگاری کو ایسی ہوا دی گئی کہ تمام یورپ، افریقہ، ایشیاء، آسٹریلیا کے کافر لنگر لنگوٹ کس کر میدان کارزار میں اتر آئے انہوں نے پوری امت مسلمہ کی محبوب ترین ہستی حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس کو ہدف پر رکھ لیا اور وہ شیطانی کارٹون چھاپ چھاپ کر دور جاہلیت کے تعصب کو ہوا دینے لگے ان میں ابوجہل، ابولہب، عتبہ، شیبہ، ولید، مرحب و عنتر وغیرہ کی روحیں حلول کر گئیں وہ جنون میں مبتلا ہو گئے انہوں نے دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے دل زخمی کر دیئے چرچ اور مغربی حکومتوں کے گٹھ جوڑ سے شہ پا کر جن گستاخ اخبارات نے شیطانی کارٹون شائع کر کے بانی اسلام، عظمت قرآن اور اہل اسلام کے خلاف یکبارگی حملہ آور ہو کر خاتمے کی ابتداء والی جنگ کا آغاز کیا ان کی فہرست اپنے قارئین کی معلومات کے لئے ہم ذیل میں پیش کر رہے ہیں۔

نمبر شمار	ملک	اخبار کا نام	شائع ہونے والے کارٹونز	کس تاریخ کو شائع ہوئے
1	ڈنمارک	جیلانہ پوسٹن	12 کارٹونز	30 ستمبر 2005ء
2	مصر	الفجر	6 کارٹونز	17 اکتوبر 2005ء

3	جرمنی	فرینکفرٹ الجیمائن	ایک کارٹون	7 نومبر 2005ء
4	رومانیہ	ایونمنطل	2 کارٹونز	9 نومبر 2005ء
5	ڈنمارک	ویکنڈ ایوسین	12 کارٹونز	11 نومبر 2005ء
6	ناروے	آفتن پوسٹن	ایک کارٹون	11 نومبر 2005ء
7	امریکہ	ڈیلی مرر	2 کارٹونز	12 نومبر 2005ء
8	سویڈن•	ایکسپریسن	2 کارٹونز	7 جنوری 2006ء
9	سویڈن	کیولس پوسٹن	2 کارٹونز	8 جنوری 2006ء
10	سویڈن	جی ٹی	12 کارٹونز	8 جنوری 2006ء
11	ناروے	ڈیمگبلڈٹ	12 کارٹونز	9 جنوری 2006ء
12	ناروے	میگرینٹ	12 کارٹونز	10 جنوری 2006ء
13	ناروے	ڈیمگبلڈٹ	12 کارٹونز	11 جنوری 2006ء
14	سوئٹزرلینڈ	ڈائی ولٹ ووچی	3 کارٹونز	12 جنوری 2006ء
15	امریکہ	سیلنیٹ بارورڈیونی	4 کارٹونز	26 جنوری 2006ء
16	آئس لینڈ	ڈی وی	6 کارٹونز	26 جنوری 2006ء
17	جرمنی	ڈائی ٹیگورنگ	2 کارٹونز	28 جنوری 2006ء
18	فرانس	فرانس سور	13 کارٹونز	یکم فوری 2006ء
19	جرمنی	لی مونڈ	ایک کارٹون	یکم فوری 2006ء
20	جرمنی	برلنرزیتونگ	12 کارٹونز	یکم فوری 2006ء
21	جرمنی	ڈائی واٹ	12 کارٹونز	یکم فوری 2006ء
22	جرمنی	ڈائی زیٹ	ایک کارٹون	یکم فوری 2006ء

23	ہنگری	میگا ابر لیپ	4 کارٹونز	یکم فوری 2006ء
24	نیدرلینڈ	ڈی والکس کرانٹ	12 کارٹونز	یکم فوری 2006ء
25	نیدرلینڈ	MRC' ہینڈ بسلیڈ	12 کارٹونز	یکم فوری 2006ء
26	نیدرلینڈ	ایلسی ویئر	12 کارٹونز	یکم فوری 2006ء
27	اٹلی	لاسیٹمپا	12 کارٹونز	یکم فوری 2006ء
28	پرتگال	پبکیو	4 کارٹونز	یکم فوری 2006ء
29	سپین	ایل پرڈ یکوڈے کٹسلیدیا	12 کارٹونز	یکم فوری 2006ء
30	سپین	ایل منڈو	12 کارٹونز	یکم فوری 2006ء
31	سوئٹزرلینڈ	بلک	4 کارٹونز	یکم فوری 2006ء
32	سوئٹزرلینڈ	ٹریبون دی جنیوا	4 کارٹونز	یکم فوری 2006ء
33	سوئٹزرلینڈ	لی کیمپس	نیا کارٹونز	یکم فوری 2006ء
34	بلجیم	لی سوئر	3 کارٹونز	2 فروری 2006ء
35	ارجنٹائن	پیگینا	نئے کارٹونز	2 فروری 2006ء
36	بلغاریہ	نو ینار	12 کارٹونز	2 فروری 2006ء
37	بلغاریہ	مانیٹر	6 کارٹونز	2 فروری 2006ء
38	فرانس	لبریشن	6 کارٹونز	2 فروری 2006ء
39	جرمنی	ٹیکس پیگل	4 کارٹونز	2 فروری 2006ء
40	آئرلینڈ	ڈیلی سٹار	ایک کارٹون	2 فروری 2006ء
41	اٹلی	کوریئر ڈیلا سیرا	2 کارٹونز	2 فروری 2006ء
42	اٹلی	لاریپبلکا	2 کارٹونز	2 فروری 2006ء

43	اردن	ایلشیمات	3 کارٹونز	2 فروری 2006ء
44	اردن	المہور	12 کارٹونز	2 فروری 2006ء
45	نیوزی لینڈ	بزنس ایویو	ایک کارٹون	2 فروری 2006ء
46	سپین	الی پیس	3 کارٹونز	2 فروری 2006ء
47	امریکہ	نیویارک سن	12 کارٹونز	2 فروری 2006ء
48	گرین لینڈ	سرمستساق	3 کارٹونز	2 فروری 2006ء
49	یمن	یمن آبزرور	کارٹونز کے حصے	2 فروری 2006ء
50	بلجیم	ڈی سٹینڈرڈ	12 کارٹونز	3 فروری 2006ء
51	بلجیم	ڈی مورگن	8 کارٹونز	3 فروری 2006ء
52	بلجیم	ہٹ وولک	نئے کارٹونز؟	3 فروری 2006ء
53	بلجیم	ہٹ نائیوسبلڈ	6 کارٹونز	3 فروری 2006ء
54	جنوبی افریقہ	میل اینڈ گارڈین	2 کارٹونز	3 فروری 2006ء
55	امریکہ	ایورسائیڈ بریس	ایک کارٹون	3 فروری 2006ء
56	اٹلی	لیبرو	12 کارٹونز	3 فروری 2006ء
57	اٹلی	لاپیڈینیا	12 کارٹونز	3 فروری 2006ء
58	سلواکیہ	ایس ایم ای	12 کارٹونز	3 فروری 2006ء
59	کینیڈا	لی ڈی ویرکیوبک	ایک کارٹون	3 فروری 2006ء
60	امریکہ	امریکن سیٹسمین	ایک کارٹون	3 فروری 2006ء
61	چیکوسلواکیہ	ملاڈا افرنٹاونس	12 کارٹونز	4 فروری 2006ء
62	ملائیشیا	سروک ٹریبون	ایک کارٹون	4 فروری 2006ء

63	نیوزی لینڈ	کرسچین چرچ پریس	2 کارٹونز	4فروری2006ء
64	نیوزی لینڈ	نیلسن میل	ایک کارٹون	4فروری2006ء
65	نیوزی لینڈ	دی ڈوسنین پوسٹ	12 کارٹونز	4فروری2006ء
66	پولینڈ	زیسپولیٹا	2 کارٹونز	4فروری2006ء
67	امریکہ	فلاڈیلفیاانکوائرر	ایک کارٹون	4فروری2006ء
68	آسٹریلیا	دی کوریر میل	ایک کارٹون	4فروری2006ء
69	چیکوسلواکیہ	بندین یسوبٹ	4 کارٹونز	5فروری2006ء
70	فجی	فجی ڈیلی پوسٹ	12 کارٹونز	5فروری2006ء
71	سوئزرلینڈ	نزایم سوننگ	ایک کارٹون	5فروری2006ء
72	امریکہ	ایکرون بیکن جرنل	ایک نیا کارٹون	5فروری2006ء
73	اسرائیل	یروشلم پوسٹ	12 کارٹونز	6فروری2006ء
74	وینزویلا	الٹیماس نوٹیکاس	8 کارٹونز	6فروری2006ء
75	کروشیا	نیکنسل	12 کارٹونز	6فروری2006ء
76	انڈونیشیا	پٹیا ٹیلبوڈ	10 کارٹونز	6فروری2006ء
77	یوکرائن	سیگوریا	4 کارٹونز	6فروری2006ء
78	یمن	الحریا	4 کارٹونز	6فروری2006ء
79	یمن	الرئی الم	12 کارٹونز	6فروری2006ء
80	الجریا	ایریسہلد	10 کارٹونز	6فروری2006ء
81	برازیل	ایلوستاویجا	12 کارٹونز	6فروری2006ء
82	لتھورنیا	ری پبلیکا	3 کارٹونز	7فروری2006ء

83	امریکہ	ڈینورارا کی ماؤنٹین نیوز	ایک کارٹون	7فروری2006ء
84	برطانیہ	گیئر ریاد	ایک کارٹون	7فروری2006ء
85	آسٹریلیا	مارنگ بلیٹن	ایک کاٹون	8فروری2006ء
86	فرانس	چارلی ہیڈو	13 کارٹونز	8فروری2006ء
87	کینیڈا	UPEI کیڈر	12 کارٹونز	8فروری2006ء
88	لتھونیا	ویکرو آئینوس	13 کارٹونز	8فروری2006ء
89	امریکہ	وکٹر ویلا ڈیلی پریس	ایک کارٹون	9فروری2006ء
90	امریکہ	ڈیلی سٹرینجر	4 کارٹونز	9فروری2006ء
91	امریکہ	ڈیلی لین	6 کارٹونز	9فروری2006ء
92	کینیڈا	ویسٹرن سٹینڈرڈ	12 کارٹونز	13فروری2006ء
93	کینیڈا	جیوش فری پریس	3 کارٹونز	13فروری2006ء
94	فرانس	لی پیراسین	12 کارٹونز	14فروری2006ء
95	ہنگری	Nepszabadsag	13 کارٹونز	14فروری2006ء
96	سوئٹزرلینڈ	24ہاور	8 کارٹونز	14فروری2006ء
97	الجیریا	ایزی سالا	Blurred کارٹونز	16فروری2006ء
98	الجیریا	ارکا	Blurred کارٹونز	16فروری2006ء
99	آسٹریلیا	برسبین کوریئر میل	ایک کارٹون	16فروری2006ء
100	آسٹریلیا	لاکھم چٹن مارننگ	ایک کارٹون	18فروری2006ء
101	آسٹریلیا	ڈرسٹینڈرڈ بلیٹین	3 کارٹونز	18فروری2006ء
102	یمن	یمن آبزرور	12 کارٹونز	20فروری2006ء

103	یمن	یمن ٹائمز	8 کارٹونز	22 فروری 2006ء
104	برازیل	الیوستاویجا	3 کارٹونز	17 فروری 2006ء
105	کینیڈا	UPEI کیڈر	12 کارٹونز	18 فروری 2006ء
106	کروشیا	نیشنل	12 کارٹونز	16 فروری 2006ء

گویا ساری دنیا کے ائمہ کفار نے مل کر جان ایمان، جان کائنات حضرت محمد ﷺ کی عزت و آبرو پر حملہ کر دیا عامر اس نئی جنگ کا پورا نقشہ دیکھ رہا تھا وہ حملہ آور ممالک اور ان کے اخبارات، اخبارات کے سرپرست حکمرانوں کے عزائم کو بھانپ رہا تھا وہ دیکھ رہا تھا کہ آسمانوں پر بجلی چمک رہی ہے اور ایک پورا عہد خاکستر ہونے والا ہے اس کے یہ صورتحال دیکھ کر اوسان خطا ہو گئے آنکھیں ابل پڑیں، رگیں تن گئیں، دل چھلنی ہو گیا، راتوں کی نیند اچاٹ ہو گئی اس کا پورا وجود لرزنے لگا، دن کے معمولات تبدیل ہو گئے اس نے رسول عربی ﷺ کی توہین کرنے والے مفتریوں، خاتیوں، دجالوں، گستاخوں، نافرمانوں اور سرکشوں کے انٹرویوز، بیانات، تبصرے اور چہ میگوئیاں پڑھیں، سنیں عامر کی کائنات ہی بدل کر رہ گئی وہ دل ہی دل میں کہنے لگا۔

خدا کی قسم! ابوالقاسم حضرت محمد ﷺ کی عزت و آبرو اور ناموس ایسی چیز نہیں کہ اس پر خاموشی اختیار کر لی جائے چپ کا روزہ رکھ لیا جائے وہ گم سم رہنے لگا اس نے دل ہی دل میں شاتمان رسول ﷺ کو جہنم پہنچانے کا فیصلہ کر لیا وہ بڑے رازدارانہ انداز میں مغربی کافروں کی اٹھائی ہوئی تحریک توہین رسالت کی جزئیات، واقعات، تسلسل اور شدت کا اندازہ لگاتا رہا ان کی دریدہ دہنی اور کوتاہ فکری پر ماتم کرتا رہا یہ وہ لمحات تھے جب 15 فروری 2006ء کے لگ بھگ دنیا بھر کا یہودی میڈیا بڑی بے باکی اور شرمناکی کے ساتھ ختم الرسل حضرت محمد ﷺ کے خلاف کیچڑ اچھال رہا تھا گالیاں چھاپ رہا تھا اور مسلمانوں کو زچ کرنے کے لئے اذیت ناک ہتھکنڈے استعمال کر رہا تھا۔ اس دوران عامر کا تیسرا سمیسٹر ختم ہو گیا اور اسے ایک ماہ کے لگ بھگ یونیورسٹی سے چھٹیاں ہو گئیں اب اس کے پاس وقت زیادہ تھا لہٰذا وہ پورے انہماک، توجہ، سنجیدگی اور

اخلاص کے ساتھ درپیش حالات میں دلچسپی لینے لگا اس صورتحال کا مجموعی پہلو یہ ہے کہ شیطانی کارٹونوں کی اتنے بڑے پیمانے پر اشاعت کے بعد دنیا بھر میں مسلمان توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر یورپی اور مغربی ممالک کے خلاف سراپا احتجاج بن گئے۔ وہ جلسے، جلوسوں، ناموس مصطفیٰ کانفرنسوں اور شان مصطفیٰ ریلیوں کے ذریعے اپنے غم و غصے کا اظہار کر رہے تھے 12 کارٹونز پر مبنی یہ توہین آمیز خاکے سب سے پہلے ڈنمارک کے اخبار نے 30 ستمبر 2005ء میں شائع کئے تھے اور پھر اس کے بعد سو کے قریب یہودی و عیسائی ممالک کے اخبارات و جرائد نے اور بعض مسلم ممالک میں ان کے حواری اخبارات نے کروڑوں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خاکے شائع کر دیئے تھے دنیا میں ایک آگ لگی ہوئی تھی نفرتوں اور تعصب کے شعلے ہر طرف لپک رہے تھے اس کے ردعمل میں احتجاجی جلوسوں اور پرتشدد و پرامن ہنگاموں کی ایک نئی عالمگیر لہر اٹھی مغربی ممالک بالخصوص یورپ اور امریکہ و کینیڈا اور دیگر خطوں کے مسلمانوں نے بھی بڑے پیمانے پر احتجاجی مظاہروں کا بندوبست کیا لاکھوں لوگ گھروں، گلیوں اور بازاروں سے نکل آئے تھے ایسے لگتا تھا جیسے دنیا میں شدید قسم کا بھونچال آ گیا ہو۔ انڈونیشیا، افغانستان، لبنان، مصر اور پاکستان وغیرہ میں ان ہنگاموں میں درجنوں عاشقان رسول ﷺ جام شہادت نوش کر گئے۔ اشتعال انگیز فضا پیدا ہوتی چلی گئی دراصل ایک طرف تو مسلمانوں کے ایمان کا مسئلہ تھا اگر وہ بے چینی و اضطراب نہ کرتے اور پرہنگام نہیں ہوتے تو ان کے ایمان جانے کا خطرہ درپیش تھا کیونکہ بقول مولانا ظفر علی خانؒ

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

اور دوسری طرف کفار کے پے در پے گستاخانہ حملوں کی شدت کو روکنے کے لئے مزاحمت کا پیدا ہونا ایک لازمی امر تھا اگر چہ یہ کارٹونز مغرب کے بعض ذلہ ربا، نمک خوار اور وفادار حواریوں نے مسلم ممالک میں بھی شائع کئے ان میں سے بعض نے معافی مانگ لی لیکن فتنے کی اصل جڑ ڈنمارک کے اخبار یولانڈ پوسٹن کے ایڈیٹر فلیمنگ روز اور اس کے سرپرست یہودیوں نے کسی بھی قسم کی لچک دکھانے یا معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے سے صاف انکار کر دیا بلکہ لحہ بہ لحہ یہود و نصاریٰ کی جارحیت اور شاتمین میں شدت آتی چلی گئی جس کی وجہ سے بحران پیدا ہوتا چلا گیا ایسے لگتا تھا جیسے تہذیب و شائستگی اور امن و آشتی کا درس دینے والے یہ مغربی درندے بھاولے ہو گئے ہیں اور ان پر جنون طاری ہو گیا ہے اب وہ جگہ جگہ غراتے پھرتے تھے وہ ٹیکنالوجی کی بالادستی بحری و بری اور ہوائی افواج کی بالاتری، اپنے جدید ترین میزائلوں، طیاروں، بحری آبدوزوں اور خلائی سیاروں کی بدولت اپنی فوقیت پر نازاں تھے اور ہیں انہوں نے عالم اسلام کو پہلے ہی اپنے محاصرے میں لے رکھا ہے مسلمانوں کے پاس سے تیل کی دولت لوٹنے کے لئے وہ مجنونانہ انداز سے اسلامی خطوں بالخصوص تیل والے ممالک پر حملہ آور ہو رہے ہیں وہ بڑی منصوبہ بندی اور تیز رفتاری سے آ رہے ہیں روئے زمین پر انہوں نے طبل جنگ بجا رکھا ہے وہ اپنے اتحادیوں کو بلا رہے ہیں وہ بہت جلدی میں ہیں، چیچنیا، کشمیر، بوسنیا، افغانستان، عراق، فلسطین، مشرقی تیمور اور ایران و شام پر انہوں نے اپنے خونی پنجے گاڑ رکھے ہیں وہ مسلمانوں کے لہو سے اپنی پیاس بجھا رہے ہیں اسلامی دنیا میں ان کی بمبارمنٹ سے ہر طرف وحشت ناک تباہی اور ناقابل بیان ہلاکتوں کے مناظر دکھائی پڑ رہے ہیں قلعہ جنگی، تورا بورا، ابوغریب، گوانتاناموبے اور دیگر بے شمار قید خانوں میں پڑے بے گناہ مسلمان گل سڑ رہے ہیں ظلم و ناانصافی نے ہر طرف ڈیرے ڈال رکھے ہیں سامراجی گماشتے اور ان کے جاسوسوں نے عالم اسلام میں قتل و غارت گری کا بازار گرم کر رکھا ہے وہ تاریخ کی ایک بدترین، ہلاکت خیز جنگ لڑ رہے ہیں مسلم دنیا کے شہر کھنڈرات کا منظر پیش کر رہے ہیں قطار اندر قطار شہداء کے مزار ترتیب پا رہے ہیں کفار نے ہر طرف مسلمانوں کے خلاف ایک نئی کروسیڈ کا آغاز کر رکھا ہے۔

دیکھئے! پہلے وہ مسلمان نوجوانوں کو ذبح کرتے، عورتوں کی عزتیں لوٹتے، بچوں کو تہہ تیغ کرتے اور بوڑھوں کو ذلیل و رسوا کرنے میں لگے تھے پھر انہوں نے جگہ جگہ توہین قرآن کا ارتکاب کرنا شروع کیا کیوبا کے جزیرے میں مسلمان قیدیوں کے سامنے قرآن کے اوراق کو قدموں تلے روندھا گیا، پھاڑا گیا، ٹھوکروں پر رکھا گیا۔ ابلتے ہوئے گٹروں میں پھینکا گیا اور قلب و جگر چھلنی کر دینے والے طریقوں سے قرآن کی توہین کی گئی جب کہ اب ان کی دیدہ دلیری یہاں تک بڑھ گئی ہے کہ وہ بانی اسلام، فرستادہ حق، داعی اعظم حضرت محمد ﷺ کی توہین و تنقیص پر اتر آئے ہیں عامر چیمہ کا فتویٰ یہ تھا کہ ایسے ناپاک شاتموں کے سر ان کے تن سے جدا کر ہی دینے چاہئیں ان کے پور پور، جوڑ جوڑ کو ٹکڑے کر کے قیمہ بنا دینا چاہئے کیونکہ

محمد ﷺ کی محبت کا رشتہ سب رشتوں سے اعلیٰ ہے
یہ رشتہ قانون کے سب رشتوں سے بالا ہے
محمد ﷺ متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، مال و جان، اولاد سے پیارا

ایک مسلمان کے نزدیک اللہ کے رسول ﷺ کی محبت عین ایمان ہے مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن اللہ کے رسول ﷺ کی شان اقدس میں ادنیٰ سی گستاخی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ حضور خاتم النبیین ﷺ اور امت مسلمہ کے مابین وہی ربط و تعلق ہے جو جسم و جان کا ہے آپ ﷺ کی ناموس ملت اسلامیہ کا اہم ترین فریضہ ہے مسلمان آپ ﷺ کی توہین، تنقیص، بے ادبی برداشت نہیں کر سکتا وہ اپنے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی عزت و ناموس پر مر مٹنے اور اس کی خاطر دنیا کی ہر چیز قربان کرنے کو زندگی کا ماحصل سمجھتا ہے اس پر تاریخ کی کسی جرح سے نہ ٹوٹنے والی ایسی شہادت موجود ہے جو مسلمہ حقیقت بن چکی ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو خواہ وہ ایشیا ہو یا یورپ، افریقہ ہو یا کوئی خطہ ارض جہاں بھی اقتدار رہا وہاں کی عدالتوں نے اسلامی قانون کی رو سے شاتمان رسول ﷺ کے لئے سزائے موت کا فیصلہ سنایا اس کے برعکس جب کبھی یا جہاں ان

کے پاس حکومت نہیں رہی وہاں جانثاران رسول ﷺ نے غیر مسلم حکومتوں کے رائج الوقت قانون کی پرواہ کیے بغیر گستاخانِ رسول ﷺ کو کیفر کردار تک پہنچایا اور خود ہنستے مسکراتے تختہ دار پر چڑھ گئے اور نسل نو کو یہ پیغام دے گئے۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ قرآن کریم نے اپنی سچی اور بے باک تعلیمات کی بناء پر ساری باطل اور مشرک دنیا سے جنگ مول لے لی سب سے پہلے توحید کے عقیدہ نے مشرکوں پر کاری ضرب لگائی پھر یہود کو زیر کیا، نصاریٰ بھی محکوم ہو گئے اور اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر سبھی تلملا اٹھے اور خفیہ ریشہ دوانیوں میں مصروف ہو گئے اگرچہ حضور ﷺ کی انقلابی دعوت اور ان کے فیضان صحبت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی سیرت و کردار میں نکھار پیدا ہو گیا تھا اور جانثاروں کی ایک جماعت وجود میں آ گئی تھی جو موت سے ڈرتی نہ جنگ کی آگ سے بلکہ ہر وقت شہادت کی طلبگار رہتی تھی قرآن مجید میں بھی اس جماعت کا ذکر ان الفاظ میں آیا ہے۔

ترجمہ:۔ نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ (تعالیٰ) اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے مخالفت مول لی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی، انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں (گے) اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی، یہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ تعالیٰ، ان کی ہی جماعت کامیاب ہے۔ (المجادلہ۔۲۲)

یہی وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے آپ ﷺ نے فرمایا

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین

اور اولاد اور سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری کتاب الایمان)

دراصل ایمان نام ہے محبت رسول ﷺ کا، حب رسول ﷺ کا، محبت رسول ﷺ اور حب رسول ﷺ کے بغیر ایمان کی تکمیل ناممکن ہے بلکہ مسلمان ہونے کی شرط اولین، محبت علیہ التحیۃ والثناء ہے۔

بخاری شریف ہی میں یہ روایت بھی موجود ہے کہ ایک روز حضرت عمر فاروقؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا بے شک آپ سوائے میری جان کے جو دونوں پہلوؤں میں ہے میرے نزدیک ہر شے سے زیادہ محبوب ہیں حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ہرگز مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں یہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی آپ ﷺ میرے نزدیک میری جان سے جو میرے دونوں پہلوؤں میں ہے زیادہ محبوب ہیں اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: اے عمرؓ! اب آپ کا ایمان کامل ہو گیا اس سے پتہ چلا کہ حضور سید المرسلین ﷺ کو جان سے زیادہ محبوب رکھے بغیر ہم مسلمان نہیں ہو سکتے اور جو ہستی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو اس کی شان میں دریدہ دہنی کیونکر برداشت کی جا سکتی ہے اس لئے عاشقان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے وقت آنے پر اپنی جانوں کی، عزیز و اقارب کی، مال و اموال کی، مستقبل و حال کی پرواہ نہیں کی اور اپنے آقا ﷺ کے خلاف بھونکنے والے کتوں کا خاتمہ کر کے دم لیا بیشک انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں انہیں تختہ دار پر لٹکنا پڑا لیکن انہوں نے کبھی اپنے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی توہین برداشت نہیں کی۔

شاتمانِ رسول ﷺ کا عبرتناک انجام

(تاریخی تناظر میں)

محبت محبوب خدا کا حق ہے اور ان کے امتیوں پر فرض ہے حضور ﷺ کی حقیقی محبت کا نام ہی اسلام ہے جس کے محبوب، خدا کے محبوب نہیں وہ مسلمان نہیں اور جو محبت میں جان عزیز کو عزیز از جان سمجھے وہی سچا محب ہے محبوب کی عظمت کو سلام کرنا، محبوب کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنا اور اس راہ میں جان لے لینا یا جان دے دینا ہی معراج محبت ہے تاریخ کی درخشاں تاریخ جابجا ایسی مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔ آیئے! ایسے تاریخی شواہد کی روشنی میں ہم ناموس رسالت ﷺ کے جانثاروں، پروانوں اور دیوانوں کی ولولہ انگیز، ایمان پرور اور غیرت ایمانی سے مزین سرشاریوں پر اچٹتی ہوئی نظر دوڑائیں تاریخ کے تناظر میں عاشقان رسول ﷺ کی غیرت وحمیت اور ایمانی جذبات کی فکر انگیز جدوجہد میں سے چند واقعات بطور نمونہ قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں تاکہ نسل نو ان سے راہنمائی لے کر فکر آخرت اور تحفظ ناموس رسالت کے جذبات لطیف سے معمور ہو کر سرخرو ہو (آمین)۔

گستاخ بیوی کا قتل

(۱) سنن ابوداؤد میں ہے کہ ایک نابینا صحابی نے اپنی بیوی کو اس لئے قتل کر دیا کہ وہ سرکار دو عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرتی تھی حضور اقدس ﷺ نے اس صحابی کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس عورت کا خون رائیگاں ہے۔

عبداللہ بن خطل کا قتل

(۲) یہ فتح مکہ سے پہلے مدینہ آیا اور مسلمان ہو گیا اس کے بعد حضور علیہ السلام نے اسے

زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بعض قبیلوں کی طرف بھیجا اس کے ساتھ ایک انصاری تھا اور اس کے ساتھ ایک خزاعی مسلمان خدمتگاری میں تھا وہ ایک منزل میں اترا اور خزاعی کو حکم دیا کہ ایک بکری زبح کر کے اس کے لئے کھانا تیار کرے اور وہ خود سو گیا اس خزاعی نے بھی خدمت میں کوتاہی کی وہ سو گیا اور کھانا تیار نہ کر سکا جب دیکھا کہ کھانا تیار نہیں ہوا تو غصہ میں آ کر خزاعی کو قتل کر دیا اور صدقہ کے جانور لے کر (اہل مکہ) کفار سے جاملا اور ان سے کہا کہ تمہارے دین کو میں نے محمد (ﷺ) کے دین سے بہتر پایا اور وہ اپنی باندیوں سے حضور ﷺ کی کفار کو ہجو سنا تا بڑا گستاخ اور زبان دراز تھا عبداللہ بن خطل حضور سرورکونین ﷺ کی ہجو میں اشعار کہتا تھا فرتنا اور قریبہ اس کی دو باندیاں تھیں جو اس کے اشعار گایا کرتی تھیں فتح مکہ کے دن حضور ﷺ کعبہ کا طوائف فرما رہے تھے تو اس نے مسجد حرام میں پناہ لے لی اور کعبہ کے پردوں سے چمٹ گیا کسی صحابی نے اسے دیکھ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ ابن خطل ہے اور غلاف کعبہ سے لپٹا ہوا ہے فرمایا جہاں ہو اسے قتل کرو چنانچہ اسے مسجد حرام ہی میں قتل کر دیا گیا اور اس کی ایک باندی قریبہ کو بھی اس جرم کی سزا میں لقمہ اجل بننا پڑا کہ وہ اہانت رسول ﷺ کا ارتکاب کرتی تھی۔

ولید بن مغیرہ کا قتل

(۳) ولید بن مغیرہ نے رحمت مجسم، محسن اعظم، رسول اکرم ﷺ کو ''مجنون'' کہہ دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ اے میرے محبوب! آپ ہرگز مجنون نہیں ''بعد ذلک زنیم'' کہہ کر اس کے ولد الزنا ہونے کا برملا اعلان کر دیا۔ یہ دشمن رسول ﷺ ابوجہل کا چچا تھا ولید بن مغیرہ حضرت خالد کا باپ اور خاندان قریش کا رئیس اعظم تھا اور مال دار بھی اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا کہ اگر تم میں سے کسی نے محمد ﷺ کا کلمہ پڑھا تو میں اسے اپنے مال میں سے کچھ نہیں دوں گا اور نبی کریم ﷺ کی شان میں کہتا یہ تو مجنون ہے اور جادوگر بھی اور قرآن کو اگلوں کی کہانیاں بتاتا جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس کے دس عیب گنوائے۔

ترجمہ:- اور ہر ایسے کی بات پر توجہ نہ دینا جو زیادہ قسمیں کھانے والا ہو۔ ذلیل، بہت طعنے دینے والا، بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا، بھلائی سے روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، گنہگار، درشت خو، اس پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ہے (القلم ۱۰ تا ۱۳)

جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے کہا کہ محمد (ﷺ) نے میرے حق میں دس باتیں بتائی ہیں نو کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا ماں مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ سچ بتا دے ورنہ تیری گردن مار دوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مر جائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلا لیا تو اس میں سے ہے

اس پر سورۃ مدثر کی آیات ۱۱ تا ۳۰ نازل ہوئیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

ترجمہ:- چھوڑ مجھ کو اور اس کو جس کو میں نے پیدا کیا اکیلا (۱۱) اور سب کو بخشا مال فراواں (۱۲) اور بیٹے دیئے حاضر باش (۱۳) اور اس کے لئے خوب راہ ہموار کی (۱۴) پر وہ یہ توقع رکھتا تھا کہ میں اس کے لئے اور زیادہ کروں گا (۱۵) ہر گز نہیں! تو وہ ہماری آیتوں کا دشمن نکلا (۱۶) میں عنقریب اس کو ایک سخت چڑھائی چڑھاؤں گا (۱۷) اس نے سوچا اور ایک بات بتائی (۱۸) پس ہلاک ہو! کیسی بات بتائی (۱۹) پھر ہلاک ہو! کتنی غلط بات بتائی (۲۰) پھر اس نے نظر دوڑائی (۲۱) پھر اس نے تیوری چڑھائی اور منہ بنایا (۲۲) پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا (۲۳) بولا! یہ تو محض ایک جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے (۲۴) یہ تو محض انسانی کلام ہے (۲۵) میں اس کو عنقریب دوزخ میں داخل کروں گا (۲۶) اور کیا سمجھے کہ دوزخ کیا ہے؟ (۲۷) نہ ترس کھائے گی اور نہ چھوڑے گی (۲۸) چمڑی کو جھلس دینے والی (۲۹) اور اس پر انیس فرشتے مقرر ہوں گے (۳۰)

ولید بن مغیرہ اپنی قوم میں وحید کے لقب سے ملقب تھا غزوہ بدر میں اس کی ناک کٹ گئی جسے شرم کے مارے چھپائے رکھتا تھا ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

ترجمہ:- قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی تھوتھنی پر داغ دیں گے (القلم ۔۱۶)

عاص بن وائل کا قتل

(۴) عاص بن وائل نے آپ ﷺ کو بہت دکھ دیئے اس کا حال بیان کرتے ہوئے مورخین نے لکھا ہے جس شخص نے اپنے قول یا فعل سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف دی اللہ تعالیٰ نے اس سے ضرور بدلہ لیا جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صاحبزادے حضرت قاسمؓ کا مکہ میں اور حضرت ابراہیمؓ کا مدینے میں انتقال ہو گیا تو عاصم بن وائل نے کہا کہ ان کی اولاد نرینہ زندہ نہیں رہی اس لئے آپ ﷺ کے بعد آپ کا نام ختم ہو جائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ کوثر نازل فرمائی اور عاص بن وائل کے ''ابتر'' ہونے کی خبر دی دیکھیے سید المرسلین رحمت للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو لاولد ہونے کا طعنہ دینے والے کو اللہ تعالیٰ جلہ مجدہ نے منقطع النسل بنا دیا۔

ابولہب کا عبرتناک انجام

(۵) یہ حضور ﷺ کا سگا چچا تھا اور آپ کا سخت دشمن تھا ابولہب آپ ﷺ سے بڑی عداوت رکھتا تھا جب حضور ختمی المرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوہ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو پکارا اور انہیں توحید باری تعالیٰ کا درس دیا تو ابولہب نے بگڑ کر کہا ''تو برباد ہو جائے کیا تو نے ہمیں یہی سنانے کے لئے جمع کیا تھا؟'' اس پر خالق ارض وسما نے اس کی تباہی و بربادی کا یوں اعلان فرمایا۔

تبت یدآ ابی لهب و تب (سورۃ لہب ۔۱)

ترجمہ:- ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ تباہ ہو ہی گیا دنیا میں تو اس کا حال یہ ہوا کہ اس کے زہریلی قسم کا ایک چھالہ (العدسہ) نکلا جو سارے جسم میں پھیل گیا ہر جگہ سے بدبودار پیپ بہنے

لگی گوشت گل گل کر گرنے لگا تو اس کے بیٹوں نے اسے گھر سے باہر پھینک دیا اور اس نے تڑپ تڑپ کر جان دے دی اس کی نعش تین دن تک یونہی پڑی رہی اور لوگ اس کے تعفن اور بدبو سے تنگ آ گئے اور اس کے بیٹوں کو لعنت ملامت کرنے لگے تو انہوں نے چند حبشی غلاموں سے گڑھا کھدوایا اور لکڑیوں سے اس کی لاش کو دھکیل کر اس گڑھے میں پھنکوا دیا اور اوپر مٹی ڈال دی اس کا یہ حشر اللہ کے غضب ہی کا نتیجہ تھا کہ مکہ کے چار رئیسوں میں سے ایک رئیس کا حشر ہوا اور قیامت کے روز "سیصلیٰ نارا ذات لھب O" عنقریب وہ جھونکا جائے گا شعلوں والی آگ میں۔

ابولہب کے خاندان کا انجام

(۲) ابولہب کی بیوی اروہ کنیت ام جمیل اور ابوسفیان کی بہن تھی جس کے دل میں حضور ﷺ کے عداوت کوٹ کوٹ کر بھری تھی دشمنی رسالت میں اپنے خاوند سے کم نہ تھی جنگل سے خاردار لکڑیاں چن کر رات کو اس راستہ پر بچھا دیتی جس سے حضور ﷺ کا گزر ہوتا ایک روز بوجھ اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام کے لئے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے بحکم الٰہی اس کے پیچھے سے اس کے گٹھے کو کھینچا وہ گری اور اس سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور مر گئی۔ دیکھئے قرآن ارشاد فرما رہا ہے۔

ترجمہ:۔ اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اور اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسہ اور قیامت کے روز بفرمانِ نبوی ﷺ اس کا یہ حشر ہوگا کہ جس آگ میں اس کا گستاخ خاوند جلایا جائے گا اسی آگ میں وہ بھی جھونکی جائے گی۔

ابولہب کے دو بیٹے عتبہ اور شیبہ کے ساتھ سرکار دو عالم ﷺ کی دو صاحبزادیوں رقیہ اور ام کلثوم کی شادی ہوئی تھی جب حضور ﷺ نے اسلام کی تبلیغ شروع کی تو ابولہب کے کہنے پر دونوں بیٹوں نے طلاق دے دی عتبہ نے اپنے خبث باطن کا کچھ زیادہ ہی مظاہرہ کیا کہ اس ناپاک نے رخ انور ﷺ پر تھوکنے کی جسارت کی جو لوٹ کر اس قبیح کے منہ پر آ پڑی حضور ﷺ کی زبان سے

نکلا" الٰہی! اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس ناہنجار پر مقرر فرمادے چنانچہ ایک سفر میں ایک شیر نے اسے پھاڑ ڈالا مگر نہ اس ناپاک کا گوشت کھایا نہ لہو پیا جب اس نے بے ادبی کی۔ نہایت گستاخی سے پیش آیا آپ ﷺ نے بددعا دی تو ابولہب باوجود ساری عداوت اور دشمنی کے کہنے لگا کہ مجھے محمد (ﷺ) کی بددعا کی فکر ہے قافلہ کے سب لوگ ہماری خبر رکھیں ایک منزل پر پہنچے وہاں زیادہ شیر تھے رات کو تمام قافلہ کا سامان ایک جگہ جمع کیا اور اس کا ٹیلہ بنا کر عتبہ کو سلایا اور قافلہ کے تمام آدمی چاروں طرف سو گئے رات کو شیر آیا اور سب کے منہ سونگھے اس کے بعد ایک جست لگائی اور اس ٹیلے پر پہنچ گیا اور عتبہ کا سر بدن سے جدا کر دیا اس نے ایک آواز لگائی مگر ساتھ ہی کام تمام ہو چکا تھا اس کے دوسرے بھائی شیبہ نے چونکہ حضور ﷺ کی توہین نہیں کی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے دولت اسلام سے نواز دیا۔

خسرو پرویز کا قتل

(۷) شہنشاہ ایران خسرو پرویز کو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ﷺ نے ایک مکتوب کے ذریعے اسلام کی دعوت دی وہ آپ (ﷺ) کا نامہ مبارک پڑھ کر برہم ہو گیا اور بے ادبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مکتوب گرامی کو پھاڑ ڈالا اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے ہی بیٹے شرویہ کے ہاتھوں قتل کروا کر رسوا کیا۔

بغیض بن عامر کا انجام

(۸) حضور اکرم ﷺ کے خاندان بنو ہاشم کو شعیب ابی طالب میں محصور کرنے کے لئے دستاویز بغیض بن عامر نے لکھی اس پر عتاب الٰہی نازل ہوا اور اس کے ہاتھ شل ہو گئے۔

کعب بن اشرف کا قتل

(۹) کعب بن اشرف کا قتل بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ کعب بن اشرف شاعر تھا جو رسول ﷺ اور مسلمانوں کی ہجو میں مشغول رہتا تھا اور کفار قریش کو جنگ کی ترغیب دیتا تھا حضور ﷺ نے دعا کی۔ یا اللہ! ابن اشرف کے شر سے ہمیں بچا۔ امام بخاری نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لئے تیار ہے اس لئے کہ وہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتا ہے چنانچہ حضرت محمد بن مسلم نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے ہلاک کروں؟۔ فرمایا ہاں! آپ کے ساتھ حضرت حارث بن اوس ﷺ بھی گئے جنہوں نے اسے قتل کیا اور اس کا سر کاٹ کر حضور علیہ السلام کے قدموں پر ذلت اور حقارت کے ساتھ ڈالا۔

ابورافع کا قتل

(۱۰) ابورافع کا قتل بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے یہ بھی حضور ﷺ اور مسلمانوں کو ایذا پہنچانے میں مشغول رہتا اور نبی کریم ﷺ کے خلاف جنگ میں مشرکوں کی اہانت کرتا تھا حضرت عبداللہ بن عتیکؓ نے حضور علیہ السلام کے فرمان پر رات کو اس کے قلعہ میں جا کر تلوار کی نوک اس کے پیٹ میں گھونپ دی جو اس کی پشت سے باہر نکل گئی اور ہڈیوں کے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی حضرت عبداللہ بن عتیکؓ نے قلعہ سے چلانگ لگائی جس سے آپؓ کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ساتھیوں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں پہنچایا آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک پھیرا جس سے ٹوٹی ٹانگ درست ہوگئی۔

ابی عفکہ کا قتل

(۱۱) ابی عفکہ کا قتل بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے یہ یہودی بہت بوڑھا تھا جس کی عمر ۱۲۰ سال کو پہنچ چکی تھی یہ حضور ﷺ کے خلاف لوگوں کو ورغلاتا اور ابھارتا تھا اور ایسے شعر پڑھتا تھا جس سے لوگوں کو حضور ﷺ سے نفرت ہو جانے کی ترغیب ہوتی تھی حضور ﷺ نے حضرت سالم بن عمیرؓ کو اس کے قتل کے لئے بھیجا حضرت سالم اس کی طرف گئے اور اپنی تلوار اس کے جگر کے نیچے گھونپی اور اسے چرخ کر دیا وہ دشمن خدا چیخا اور جان دے دی۔

عصماء بنت مروان کا قتل

(۱۲) عصماء بنت مروان (زوجہ یذید بن خطمی) یہودی بہت گستاخ تھی یہ بڑی زبان دراز تھی اسلام اور اہل اسلام کی برائیاں اور مذمت کرتی رہتی تھی رسول اللہ ﷺ کو برابر ایذاء پہنچاتی رہتی تھی آپ ﷺ نے حضرت عمیر بن عدی نابینا صحابی ﷺ کو اس کے قتل کے لئے بھیجا حضرت عمیر رات کو عصماء کے گھر پہنچے جو مدینہ سے باہر تھا وہ اپنے بچوں کو دودھ پلا رہی تھی حضرت عمیرؓ نے اپنی تلوار اس کے سینہ پر رکھ کر پشت سے گزار دی اور اسی رات لوٹ آئے۔

ام سعد کا قتل

(۱۳) ام سعد یہ عورت بھی قتل کی گئی۔ یہ بہت گستاخ اور ملعونہ تھی حضور ﷺ کی ہجو کہتی تھی اس لئے اسے قتل کیا گیا

نضر بن حارث کا قتل

(۱۴) ۷۰ اسیران بدر تھے ان میں سے نضر بن حارث چونکہ گستاخ تھا دشمن رسول تھا اس

لئے اس کو بحکم رسول ﷺ قتل کیا گیا۔

سارہ بن المطلب کا قتل

(۱۵) سارہ بن المطلب کی باندی گستاخی کی وجہ سے قتل ہوئی کہتے ہیں کہ یہ عمرو بن ہشام کی باندی تھی یہ وہ عورت تھی جس کے ہاتھ حاطب بن ابی بلتعہ نے قریش کیلئے خط لکھ بھیجا تھا یہ مرتد ہو کر مکہ میں آ گئی تھی اور روز فتح مکہ حضرت علیؓ کے ہاتھوں فی النار ہوئی تھی۔

حارث بن طلاطلا کا قتل

(۱۶) حارث بن طلاطلا کا قتل بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے یہ بھی حضور ﷺ کو ایذاء دینے والوں میں سے تھا فتح مکہ کے دن سیدنا علی مرتضیٰ کرم وجہہ نے اس پر قابو پا کر اسے قتل کر دیا۔

مقیس بن صیابہ کا قتل

(۱۷) مقیس بن صیابہ کا قتل بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ اس نے اپنے بھائی کی دیت لینے کے باوجود انصاری کو شہید کر دیا اور مرتد ہو کر مکہ چلا گیا روز فتح مکہ وہ مشرکوں کی ایک جماعت کے ساتھ کسی گوشہ میں شراب پینے میں مشغول تھا حضور ﷺ نے اس کے قتل کا حکم فرمایا اس پر تمیلہ بن عبداللہ نے اسے قتل کیا۔

حویرث بن نقید کا قتل

(۱۸) حویرث بن نقید کا قتل بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے یہ ایک شقی شاعر تھا اور بارگاہ رسالت ﷺ کی بڑی ہجو کیا کرتا تھا روز فتح مکہ جب اپنا مباح الدم ہونا سنا تو گھر میں بیٹھ گیا اور گھر کا دروازہ بند کر لیا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اس کے گھر آ کر اسے تلاش کیا، لوگوں نے کہا صحرا چلا گیا ہے حویرث نے جب جانا کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اس کی طلب میں آئے ہیں تو

ٹھہرا رہا یہاں تک کہ علی مرتضیٰؓ اس کے گھر سے دور چلے گئے تو وہ گھر سے نکلا اور چاہا کہ کسی دوسرے گھر میں جا چھپے حضرت علی المرتضیٰؓ کو وہ ایک جگہ مل گیا تو انہوں نے اس کی گردن اڑا دی۔

عقبہ بن ابی معیط کا قتل

(۱۹) عقبہ بن ابی معیط کا قتل بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے وہ جب کبھی سفر سے واپس آتا تو دعوت عام کرتا جس میں اہل مکہ شریک ہوتے یہ اکثر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا حضور ﷺ کی باتیں سنتا اور انہیں پسند کرتا ایک دفعہ وہ سفر سے واپس آیا تو اس نے حسب دستور دعوت عام کا اہتمام کیا اور حضور علیہ السلام کو بھی دعوت دی حضور ﷺ نے فرمایا جب تک تو مشرف باسلام نہ ہو میں تیری دعوت قبول نہیں کروں گا چنانچہ اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور اپنے اسلام کا اعلان کر دیا ابی بن خلف سے عقبہ کا بڑا یارانہ تھا اس نے سنا تو آ کر کہا اے عقبہ! سنا ہے تو مرتد ہو گیا ہے اس نے کہا ہرگز نہیں میں نے محض ایک غرض کے لئے اسلام کا اظہار کیا ہے ابی کہنے لگا میں تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک تو اس کے پاس جا کر ایسی ایسی گستاخیاں نہ کرے عقبہ اپنے یار کو خوش کرنے کیلئے حضور ﷺ کے پاس گیا اور وہ ساری گستاخیاں جن کی فرمائش اس کے یار نے کی تھی یہاں تک کہ اس نے رخ انور پر تھوک دیا (معاذ اللہ) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس تھوک کو آگ کا انگارا بنا کر لوٹایا اور اس کے منہ پر دے مارا جس سے اس کا منہ جل گیا اور مرتے دم تک گالوں پر داغ رہا حضور ﷺ نے فرمایا جب سرزمین مکہ سے باہر تیری ملاقات ہو گی تو علوت راسک بالصیف تیرا سر تلوار سے اڑا دوں گا یہ بات اس کے دل میں تیر کی طرح پیوست ہو گئی کئی سال بعد جب اہل مکہ، بدر کی طرف جانے لگے تو اس نے پہلوتہی کرنا چاہی اور کہا تم کو معلوم ہے اس شخص نے مجھے دھمکی دی تھی اور جو بات ان کے منہ سے نکلتی ہے پوری ہو کر رہتی ہے مجھے یہیں رہنے دو انہوں نے کہا کہ تم عجیب آدمی ہو پہلے تو اس کے غالب آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اگر بالفرض محال کوئی ایسی صورت پیش آ بھی گئی تو تمہارے پاس تیز ا تیز رفتار سرخ اونٹ ہے اور اس پر سوار ہو کر جانا۔ چنانچہ اسے اپنی بدبختی ... کفر کو شکست ہوئی یہ اپنے اونٹ کو لے کر بھاگا

لیکن وادیوں کے پیچ وخم میں الجھ کر رہ گیا اور گرفتار کر لیا گیا چنانچہ حضورﷺ کے حکم سے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے اس کا سر قلم کر دیا قیامت کے روز یہ جب قبر سے اٹھے گا تو اس کی حسرت و ندامت کی یہ حالت ہو گی جو اس آیت مذکورہ میں ہے

ترجمہ:- ہائے افسوس! کاش نہ بنایا ہوتا میں نے فلاں کو دوست اپنا (الفرقان ۔۲۸)

ابی بن خلف کا قتل

(۲۰) ابی بن خلف کا قتل بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے اس کا قصہ یہ ہے کہ اس کی گستاخیوں کو دیکھ کر حضورﷺ نے فرمایا تھا کہ تیرا قاتل میں ہوں گا یہ خوف اس کے دل میں یقین کے ساتھ بیٹھ گیا خروج کے وقت احد کی جانب میں آنا نہ چاہتا تھا کہ کہیں وہ مارا نہ جائے ابوسفیان اسے اصرار کر کے لایا تھا اس کا قصہ یوں بیان کرتے ہیں کہ وہ اسیران بدر میں شامل تھا جب اس کا فدیہ قبول کیا گیا تو اس نے مکہ جانے کی اجازت پائی تا کہ وہ فدیہ ادا کرے اس بے حیا نے لوٹتے وقت حضورﷺ کے روبرو بکواس کی کہ اے محمد (ﷺ) میرا ایک گھوڑا ہے میں اسے خوب دانہ پانی دوں گا تا کہ فربہ ہو جائے پھر اس گھوڑے پر سوار ہو کر آپ ﷺ سے جنگ کروں گا اور آپ کو (خاکم بدہن) قتل کروں گا حضورﷺ نے فرمایا بلکہ اس گھوڑے پر سوار ہونے کی حالت میں ہی میں تجھے قتل کروں گا علماء فرماتے ہیں بدترین خلق اور بدترین مخلوق وہ ہے جسے حضورﷺ قتل کریں۔

روز احد حضور اکرمﷺ نے فرمایا کہ "ابی بن خلف سے ہوشیار رہو کیونکہ نا خلف، بے خبری میں پیچھے سے نہ آ جائے اگر وہ تمہیں نظر آ جائے تو مجھے بتا دینا" اچانک جنگ کے آخر میں وہ اپنے گھوڑے پر سوار نمودار ہوا جب اس کی نظر حضورﷺ پر پڑی تو اس نے نالائقی کی باتیں کہنی شروع کر دیں اس نے کہا اے محمد (ﷺ) آپ ابی کے ہاتھ سے نہ بچ سکیں گے اگر آج آپ میرے ہاتھ سے بچ گئے تو۔۔۔" یہ کتنا بے حیا اور بے شرم تھا کہ باوجود اس اعتقاد کے کہ حضورﷺ

کے ہاتھ سے مارا جائے گا پھر بھی لاف زنی کرتا تھا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اشارہ فرمائیے ہم اس پر حملہ کریں اور اسے دوزخ میں پہنچائیں‘‘

جب یہ معلون قریب پہنچا حضرت زبیر بن العوام حضور ﷺ کے پاس قریب ہی کھڑے تھے حضور ﷺ نے ان سے نیزہ لیا ایک روایت میں ہے کہ اسی کا نیزہ اس کے ہاتھ سے لیکر اس پر پھینکا یہ اس شقی کی گردن پر پڑا اس وقت اس نے اپنے گھوڑے کی لگام پھیری اور اپنی قوم سے مل گیا اور خود کو گھوڑے سے گرا دیا اور گائے بیلوں کی مانند ڈاکرانے لگا‘‘۔

اس کی قوم نے اس سے کہا ’’تیرا زخم تو ایک معمولی سی خراش سے زیادہ نہیں اتنی چیخ و پکار اور واویلا کیوں کرتا ہے؟ اس نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ یہ زخم کس کی مار کا ہے؟ میں واقف ہوں کہ اس زخم سے میری جان نہ بچ سکے گی اگر یہ زخم جو مجھ اکیلے کو لگا ہے تمام حجاز والوں کو لگ جائے تو وہ یکبارگی سب کے سب مر جائیں اس لئے کہ محمد (ﷺ) میرے منہ پر کھجور کی گٹھلی بھی مار دیتے تو بھی میں مارا جاتا وہ یونہی چیختا چلاتا رہا پھر وہ معلون مشرکوں کے مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے مراطہران میں جو کہ مکہ سے ایک منزل پر ہے واصل جہنم ہوگیا۔

عتبہ بن ابی ربیعہ کا قتل

(۲۱) عتبہ بن ابی ربیعہ کا قتل بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے یہ حضرت امیر معاویہ کا نانا، نہایت شریف الطبع اور صاحب ریاست تھا غزوہ بدر میں فوج کا سپہ سالار تھا مگر اس کا ارادہ لڑائی کا نہ تھا کیونکہ وہ حکیم بن حزام کے مشورہ پر حضرمی کا خون بہا اس کے بھائی عامر کو دے دیتے ہیں جو وجہ جنگ ہے مگر ابوجہل نے اسے نامردی کا طعنہ دیا جس پر عتبہ غیظ و غضب سے برہم ہوا اور کہا میدان جنگ بتادے گا کہ نامردی کا داغ کون اٹھاتا ہے چنانچہ عتبہ جو سردار لشکر تھا ابوجہل کے طعنہ سے سخت برہم تھا سب سے پہلے وہی بھائی اور بیٹے کو لے کر میدان میں نکلا اور مبارزت طلب کی ادھر سے حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم نکلے چنانچہ عتبہ حضرت حمزہؓ اور ولید بن عتبہ حضرت علیؓ کے ہاتھوں قتل ہوئے اور عتبہ کا بھائی شیبہ بھی حضرت علیؓ کے ہاتھوں قتل ہوا جس

نے حضرت عبیدہ کو زخمی کر دیا تھا ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔

ترجمہ:- اور اس (پند و نصیحت) سے وہ بڑا بدبخت اور رہے گا جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا پھر نہ اس میں مرے اور نہ جئے (الغاشیہ ۱۲-۱۳)

امیہ بن خلف

(۲۲) امیہ بن خلف کا قتل بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے امیہ بن خلف بھی آنحضرت ﷺ کا سخت دشمن تھا تنقیص رسالت میں پیش پیش تھا اس نے حضرت بلالؓ کو سخت تکلیفیں پہنچائیں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت بلالؓ کو امیہ بن خلف سے خرید کر آزاد کر دیا تھا یہ بھی جنگ بدر میں شریک تھا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اس سے کسی زمانہ میں معاہدہ کیا تھا کہ وہ مدینہ میں آئے گا تو اس کی جان کا ضامن ہوگا بدر میں اس دشمن خدا سے اسے انتقام لینے کا خوب موقع تھا لیکن چونکہ عہد کی پابندی اسلام کا شعار ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے چاہا کہ وہ بچ کر نکل جائے چنانچہ آپؓ اس کو لے کر پہاڑ پر چلے گئے اتفاق یہ ہوا کہ حضرت بلالؓ نے اسے دیکھ لیا انصار کو خبر کر دی دفعتاً لوگ ٹوٹ پڑے انہوں نے امیہ کے بیٹے علی نامی کو آگے کر دیا جو قتل ہو گیا پھر امیہ کی طرف بڑھے حضرت عبدالرحمٰنؓ نے امیہ سے کہا تم زمین پر لیٹ جاؤ یہ لیٹ گیا تو حضرت عبدالرحمٰن اس پر چھا گئے کہ لوگ اس کو مار نہ دیں لیکن حضرت بلالؓ نے ان کی ٹانگوں کے اندر ہاتھ ڈال کر اسے قتل کر دیا اس کی لاش کو کوئی ہاتھ نہ لگاتا کیونکہ وہ تین دن وہیں پڑی رہی اور پھول گئی جس میں سخت بدبو پھیل گئی۔

عامر بن الحضرمی کا قتل

(۲۳) عامر بن الحضرمی کو حضرت عمر فاروقؓ کے غلام حضرت مہجعؓ نے واصل جہنم کیا یہ حضور ﷺ کے خلاف کفار مکہ سے مل کر سازشیں کرتا رہتا حضرت مہجعؓ نے اس غزوہ میں غیر معمولی

بہادری کا مظاہرہ کیا اور شہید ہوئے جس پر حضرت محمد ﷺ نے آپ کو سید الشہداء کے اعزاز سے نوازا اسی غزوہ میں ۷۰ دشمنان رسول قتل ہوئے جن میں ابوسفیان کا لڑکا حنظلہ، ابوجہل کا بھائی عاص اور چچیرا بھائی مسعود بن امیہ، ولید بن مغیرہ کا بھائی ابوقیس اور اسود کے تین بیٹے حارث، زمعہ اور عقیل وغیرہ شامل ہیں مزید فہرست ان مقولین کی تاریخ ابن خلدون میں ہے یہ تو تھی ان کی دنیا میں ذلت ورسوائی اور قیامت میں جو سلوک ان گستاخانِ رسول ﷺ سے کیا جائے گا وہ سورۃ الحاقہ کی آیات ۲۵ تا ۳۱ میں ملاحظہ فرمائیں۔

ترجمہ:- اور رہا وہ جس کو اس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کاش! میرا اعمال نامہ مجھے دیا ہی نہ گیا ہوتا (۲۵) اور میں جانتا ہی نہ کہ میرا حساب کیا ہے (۲۶) اے کاش کہ وہی (موت) فیصلہ کن ہوتی (۲۷) میرا مال میرے کیا کام آیا (۲۸) میرا اقتدار مجھ سے چھن گیا (۲۹) اس کو پکڑو! پھر اس کی گردن میں طوق ڈالو (۳۰) پھر اس کو جہنم میں جھونک دو (۳۱) پھر ایک زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے اس کو جکڑ دو (۳۲) یہ خدائے عظیم پر ایمان نہیں رکھتا تھا (۳۳) اور نہ مسکینوں کو کھلانے پر (لوگوں کو) ابھارتا تھا (۳۴) پس آج اس کا یہاں کوئی ہمدرد نہیں (۳۵) اور غسالہ کے سوا اس کے لئے کوئی کھانا نہیں ہے (۳۶) یہ کھانا صرف گنہگار ہی کھائیں گے (۳۶)

مسیلمہ کذاب کا قتل

(۲۴) مسیلمہ کذاب اور اس کے حواریوں کا قتل بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی رحلت کے بعد منافقین نے نبوت کے جھوٹے دعویداروں اور گستاخانِ رسول ﷺ کی صورت میں سر اٹھایا جانشین رسول امیر المومنین خلیفہ اوّل وبلافصل سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے ناموس رسالت ﷺ وآبروئے ختم نبوت کی پاسبانی کا حق ادا کرتے ہوئے حضرت عکرمہؓ اور حضرت شرجبیل بن حسنہؓ کے بعد حضرت خالد بن ولید سیف اللہ کو اس فتنے کی جڑیں کاٹنے اور ان

بے ایمانوں کے سرتن سے جدا کرنے پر مامور کیا۔ جنگ یمامہ کفر اور اسلام کے اسی معرکہ کی تاریخ ہے جس میں گستاخانِ رسول ﷺ کو انجام تک پہنچانے کیلئے بارہ سو کے قریب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جام شہادت نوش کیا ان شہداء میں تین سو ستر ایسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے جو قرآن کے حافظ تھے اور ان کا درجہ مسلمانوں میں بہت بلند تھا جنگ یمامہ کے جذبے اور ولولے شمع ختم نبوت کے پروانوں کے لئے رہتی دنیا تک نمونہ عمل رہیں گے۔

اے جان دینے والو! محمد ﷺ کے نام پر
ارفع بہشت سے بھی تمہارا مقام ہے

حبیب بن زیدؓ کی جان نثار

(۲۵) تاریخ اسلام میں ناموس رسالت ﷺ کے لئے سب سے پہلے اپنی جان کا نذرانہ رسول اللہ ﷺ کے نوجوان صحابی حضرت حبیب بن زید انصاریؓ نے پیش کیا وہ مسیلمہ کذاب کے ساتھیوں کے ہاتھ گرفتار ہوئے اور انہیں مسیلمہ ملعون کے دربار میں پیش کیا گیا مسیلمہ نے ان سے پوچھا کہ کیا تو حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا رسول مانتے ہو؟۔ انہوں نے جواب دیا ہاں مانتا ہوں مسیلمہ نے پھر پوچھا کہ کیا تم مجھے اللہ کا رسول تسلیم کرتے ہو؟ حضرت حبیب بن زیدؓ نے جواب میں فرمایا۔ میرے کان تمہاری یہ بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں مسیلمہ نے انہیں قتل کرنے کا حکم دیا اور تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت حبیب بن زیدؓ کو مسیلمہ کے دربار میں اس درندگی کے ساتھ شہید کیا گیا کہ پہلے ان کا ایک بازو کاٹا گیا پھر دوسرا بازو۔ پھر ایک ٹانگ پھر دوسری ٹانگ، اس دوران مسیلمہ مسلسل سوال کرتا جاتا تھا اور اس پروانہ ناموس رسالت کا ہر سوال پر یہی جواب تھا کہ میرے کان جناب نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی اور کے لئے نبوت کا لفظ سننے کے لئے تیار نہیں حتیٰ کہ حضرت حبیب بن زید انصاریؓ ناموس رسالت کے اس والہانہ اظہار کے ساتھ جام شہادت نوش کر گئے۔

زید بن خطاب القرشی العدویؓ کا عزم

(۲۶) حضرت زید بن خطاب القرشی العدویؓ یہ اس لشکر کے علمبردار تھے جو مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں حضرت صدیق اکبرؓ نے روانہ فرمایا تھا دشمن کے ایک حملہ میں ان کا لشکر متفرق ہو گیا تو انہوں نے کہا کہ اب مرد مرد نہیں رہے پھر بلند آواز سے کہا الٰہی! میں اپنے ساتھیوں کے فرار کا تیرے حضور عذر پیش کرتا ہوں مسیلمہ کذاب اور محکم بن طفیل کی سازشوں سے برات کا اظہار کرتا ہوں یہ کہہ کر آگے بڑھے اور شدت سے حملہ کیا اور مرتدین کو قتل کرتے ہوئے شہید ہو گئے یہ حضرت زیدؓ خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن الخطاب کے بھائی ہیں۔

عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ کا قتل

(۲۸) عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ کا قتل بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ عامر نے اربد بن ربیعہ سے کہا کہ محمد ﷺ کے پاس چلو میں انہیں باتوں میں لگاؤں گا تو پیچھے سے تلوار سے حملہ کرنا، یہ مشورہ کر کے وہ حضور ﷺ کے پاس آئے اور عامر نے آپ ﷺ سے گفتگو شروع کی۔ بہت طویل گفتگو کے بعد کہنے لگا اب ہم جاتے ہیں اور ایک لشکر جرار آپ (ﷺ) پر لائیں گے یہ کہہ کر چلا آیا باہر آ کر اربد سے کہنے لگا کہ تو نے تلوار کیوں نہیں ماری اس نے کہا جب میں تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تھا تو درمیان میں تو آ جاتا تھا سید عالم ﷺ نے ان لوگوں کے نکلتے وقت یہ دعا فرمائی "اللھم اکفھما" بما شئت جب سے یہ دونوں مدینہ شریف سے باہر آئے تو ان پر بجلی گری اربد جل گیا اور عامر راستہ میں بدتر حال میں مرا۔ اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سورہ اطور کی آیات ۳۸،۳۷ میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

ترجمہ:- وہ کڑک بھیجتا ہے تو اس پر ڈال دیتا ہے جس پر چاہے اور وہ اللہ (تعالیٰ) میں جھگڑتے ہیں اور اس کی پکڑ بڑی سخت ہے"

گستاخی رسول (ﷺ) کا ارتکاب کرنے کی بدولت نضر بن حارث مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوا اسی طرح عاص بن منبہ گستاخ تھا گدھے پر سوار تھا طائف کی راہ میں کانٹا لگا اس کے زہر سے ہلاک ہوا اس کے بعد منبہ بن حجاج نے گستاخی کی اندھا ہوا اور تڑپ تڑپ کر جان دی تا صرف یہ زبیر بن ابی آسیہ نے گستاخی کی تو وباء کا لقمہ ہوا اور چل بسا۔

ابوجہل کا قتل

(۲۹) ابوجہل کا قتل بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے یہ ولید بن مغیرہ کا بھتیجا تھا جو روسائے قریش میں شمار ہوتا تھا اس نے آپ ﷺ کی ایذاء رسانی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی یہی حضور علیہ السلام کے معجزات کو جادو کہتا اس نے ہی دارلندوہ میں مشورہ دیا تھا کہ محمد (ﷺ) پر سب ملکر یکبار حملہ کر کے قتل کر دیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہر قوم کا ایک فرعون ہوتا ہے میری امت کا فرعون ابوجہل ہے حضور ﷺ نے اسے دعوت اسلام میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی مگر وہ ایمان نہ لایا۔ اس کے حوالے قرآن پاک سورۃ القیامہ میں ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ:- پس اس نے نہ تو سچ مانا نہ نماز پڑھی (۳۱) بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑا (۳۲) پھر اکڑتا ہوا اپنے لوگوں میں چل دیا (۳۳) افسوس ہے تجھ پر افسوس ہے (۳۴) کیا انسان گمان رکھتا ہے کہ وہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا؟ (القیامتہ۔۳۶)۔

ابوجہل کی شرارت اور دشمنی کا چرچا عام تھا اس بناء پر انصار میں سے دو بھائیوں معاذ اور معوذ نے عہد کیا تھا کہ یہ شقی جہاں نظر آئے گا اس کو مٹا دیں گے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ غزوہ بدر میں صف میں تھا کہ دفعتاً مجھ کو دائیں بائیں دو نوجوان نظر آئے ایک نے مجھ سے کان میں پوچھا کہ (چچا جان) ابوجہل کہاں ہے؟ میں نے کہا کہ برادر زادہ! ابوجہل کو پوچھ کر کیا کرے گا؟ بولا میں نے خدا سے عہد کر رکھا ہے کہ ابوجہل کو جہاں دیکھ لوں گا اسے قتل کر کے چھوڑوں گا میں ابھی جواب نہیں دے پایا تھا کہ دوسرے نوجوان نے بھی مجھ سے کانوں میں یہی

باتیں کیں میں نے دونوں کو اشارے سے بتایا کہ ابوجہل وہ ہے یہ بتانا تھا کہ دونوں باز کی طرح جھپٹے اور ابوجہل خاک پر تھا یہ جوان عفرا کے بیٹے تھے غزوہ ختم ہونے پر حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ کوئی جا کر خبر لائے کہ ابوجہل کا کیا انجام ہوا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو قد میں چھوٹے تھے) نے جا کر لاشوں میں دیکھا تو زخمی پڑا ہوا دم توڑ رہا تھا بولے تو ابوجہل ہے؟ اس نے کہا ایک شخص کو اس کی قوم نے قتل کر دیا تو یہ خنجر کی کیا بات ہے یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ابن مسعودؓ نے ابوجہل کی گردن پر پاؤں رکھا اور چھلانگ لگا کر اس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھے ابوجہل نے کہا او بکری چرانے والے! دیکھ تو کہاں پاؤں رکھتا ہے؟ فرمایا! کیا تو وہ وقت بھول گیا جب میں فرمان نبوی ﷺ سے تیرے لئے وعید کی آیت لے کر تیرے پاس گیا تھا تو تو نے مجھے تھپڑ مارا تھا اور لاتوں سے خوب پیٹا تھا اب تیری ذلت کا سامان میرے ہاتھوں میں ہی ہوگا طبری میں لکھا ہے کہ ابوجہل نے پوچھا فتح کس کی ہوئی میں (ابن مسعود) نے کہا "اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی" ابوجہل کہنے لگا" اپنے نبی سے کہنا کہ میں اپنے مذہب پر ابھی تک قائم ہوں اور تجھ پر ایمان نہیں لایا اور کہا کہ میرا سر ذرا گردن کے نچلے حصہ سے کاٹنا تاکہ قریش کے بقیہ سروں سے میرا سرا اونچا دکھائی دے اور کہا کاش میرا سر کوئی ہاشمی جوان کاٹتا۔

حضرت ابن مسعودؓ نے ابوجہل کا سر کاٹ کر اس کی ناک میں رسی ڈال کر اور پیشانی کے بل گھسیٹے ہوئے حضور علیہ السلام کے قدموں میں ڈال دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی اس کیفیت کو پہلے ہی بیان فرمایا تھا۔

ترجمہ:- "ہاں، ہاں اگر باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بل پکڑ کر کھینچیں گے کیسی پیشانی جھوٹی، خطا کار"

یہ تو تھی اس دشمن رسول ﷺ کی ذلت و رسوائی اور آخرت میں جو اس کی حالت ہوگی اس کے علاوہ اس کے دوسرے ساتھیوں کا عذاب آخرت ملاحظہ فرمایئے سورۃ الدخان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ۔

ترجمہ:- بے شک زقوم کا درخت (۴۳) گنہگاروں کا کھانا ہوگا (۴۴) تیل کے تلچھٹ کے مانند پیٹ کھولے گا (۴۵) جس طرح گرم پانی کھولتا ہے (۴۶) اس کو پکڑو اور گھسیٹے ہوئے جہنم کے بیچ تک لے جاؤ (۴۷) پھر اس کے سر پر گرم پانی کا عذاب بہاؤ! (۴۸) چکھو اس کو! تم بڑے مقتدر اور باعزت بنے رہے! (۴۹) یہ وہی چیز ہے جس کے بارے میں تم شک میں پڑے رہے (۵۵)۔

حضرت قاضی عیاضؒ کا فتوی

(۳۰) شفا شریف میں قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ مدینہ طیبہ کی مٹی خراب ہے حضرت امام مالکؒ نے فتویٰ دیا کہ اسے تیس درے مارے جائیں اور قید کیا جائے اور فرمایا کہ ایسا شخص تو اس لائق ہے کہ اس کی گردن ماری جائے وہ زمین جس میں رسول اللہ ﷺ آرام فرما رہے تھے اس کی نسبت وہ گمان کرتا ہے کہ وہ خراب ہے۔

امام ابو یوسفؒ کا فتویٰ

(۳۱) اس طرح امام یوسفؒ کے سامنے ایک شخص نے کدو کے بارے میں کہا انا ما احبہ (میں اس کو پسند نہیں کرتا) یہ سن کر امام موصوف نے تلوار کھینچ لی اور فرمایا ''تجدید ایمان کرو ورنہ میں تمہیں ضرور قتل کردوں گا۔''

خود اللہ تعالیٰ جل مجدہ، اپنے محبوب بندوں سے عداوت رکھنے والوں کے لئے اعلان جنگ فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ تو رب ذوالجلال کو سب سے زیادہ محبوب ہیں ان سے عداوت رکھنے والے ان کی اہانت وتضحیک کرنے والے سے جنگ کرنا سنت اللہ ہے جس پر عمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے حضور سرور کونین ﷺ کی شان سے فروتر الفاظ کہنے یا لکھنے والے کو ہرگز معاف نہیں کرنا چاہئے لیکن افسوس کہ ہمارے ہاں ناموس رسالت کے لئے چلنی والی تحریکیں منظم اور

بھرپور نہیں ہوتیں اور نہ ہی واضح اور دوٹوک مقصد کے حصول کے لئے چلتی ہیں۔

منافقین کا قتل

(۳۲) تاریخ بتاتی ہے کہ مشرکین مکہ کے ساتھ مسلمانوں کے پانچ آدمی بھی بدر میں لڑنے آئے تھے جن کو مسلمانوں کی تلواروں نے موت کا مزہ چکھایا یہ مقتولین مشرکین میں شمار ہوئے بنو اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی سے حدث بن زمعہ، بنومخزوم سے ابوقیس ابن الفاکہ بن المغیرہ وابوقیس بن الولید بن مغیرہ، بنوجمع سے علی بن امیہ بن خلف، بنوسہم سے عاصی بن منبہ۔ یہ لوگ قبل ہجرت کے ایمان لاچکے تھے لیکن جب حکم ہجرت صادر ہوا اور آنحضورﷺ مدینہ ہجرت فرما گئے ان لوگوں کو ان کے اعزہ وخاص اقارب نے مکہ میں روک لیا آخر ان لوگوں نے ان لوگوں کے سمجھانے سے اسلام چھوڑ دیا۔ توہین رسالتﷺ کے جرم میں خود رسالت مآبﷺ کی زبان مبارک سے مستوجب قتل قرار دیئے جانے والے افراد کی تعداد کم وبیش ڈیڑھ درجن ہے جو کتب سیرت کے سرسری مطالعہ سے نظروں کے سامنے آجاتی ہے اگر اہل علم مزید گہرائی سے کتب سیرت و احادیث کا جائزہ لیں تو عین ممکن ہے ان مثالوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے تاہم جیسا کہ معلوم ہے کہ کسی قانون کے تائیدی نظائر کی تعداد اجرائے سزا کے معاملہ میں اضافہ اہمیت رکھتی ہے اصل اہمیت کسی قانون کے وجود اور آئین جواز کی ہے حضورﷺ کے بعد اہل ایمان کے نزدیک شرعی آئین وقوانین کا دوسرا مسلمہ ماخذ ہیں اگر حضورﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں توہین رسالتﷺ کے کسی ایک مجرم کو بھی سزائے موت دی ہوتی تب بھی یہ تنہا نظیر امت مسلمہ کے لئے ایک واجب التعمیل قانون کی حیثیت رکھتی تھی چہ جائیکہ اس معاملہ میں تقریباً ڈیڑھ درجن نظائر صفحہ تاریخ پر موجود ہیں ان نظائر کی موجودگی میں اگر کوئی شخص دعویٰ کرتا ہے کہ اپنی توہین کرنے والے کسی شخص کو حضورﷺ نے اپنی مبارک زندگی کے دوران کوئی سزا نہیں دی تو صاف ظاہر ہے کہ اس کا یہ دعویٰ یا تو سراسر لاعلمی پر مبنی ہے یا پھر دیگر محرکات پر، جس کا علم خدائے علیم وخبیر ہی کو ہو سکتا ہے۔ جہاں تک حضورﷺ کے ''رحمتہ اللعالمین'' ہونے کا تعلق ہے تو ہر شخص جانتا ہے کہ حضورﷺ کو یہ منفرد و

یگانہ خطاب، آنحضور ﷺ کے کسی عقیدت مند یا ان کی امت کے کسی عالم یا دانشور نے نہیں دیا بلکہ قرآن مجید کے مطابق یہ خطاب براہ راست خدائے بزرگ و برتر کا عطا کردہ ہے جس نے انہیں بطور خاتم النبیین معبوث فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خطاب مرحمت فرمانے کے بعد اگر حضور ﷺ کو اپنی قائم کردہ اسلامی ریاست کی خارجہ پالیسی میں فتنہ پرور کفار و مشرکین کے ساتھ مسلح جہاد و قتال کا حکم دیا اور اپنی داخلی پالیسی میں معاشرتی جرائم کی سزا میں حدود کی صورت میں سزائے موت اور تعزیر کی صورت میں قید و بند کے نفاذ کا فرمان جاری کیا تو ایسے تمام خدائی احکامات کو حضور ﷺ کی صفت رحمۃ اللعالمین کا ایک حصہ ہی قرار دیا جائے گا کسی بھی ہلاکت خیز مخلوق پر، خواہ وہ انسان کی نوع سے ہو یا درندں اور زہریلے کیڑے مکوڑوں کی صورت میں، ترس کھانا یا اس سے چشم پوشی کرنا، اس کی ہلاکت آفرینی کے عمل میں ممد و معاون بننے کے مترادف ہے جسے ظلم ہی کہا جا سکتا ہے اس کے برعکس جرم و سزا کا وہ نظام جو بنی نوع انسان کو خود اس کے مفسدہ پرداز ابنائے نوع کے ظلم و جور اور ایذا رسانی سے محفوظ کرنے کے لئے وجود میں آئے دراصل رحمت ہی کا دوسرا نام ہے یہی وجہ ہے کے انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کے جرائم کی سزا پر مبنی عدل کے تصور سے مہذب دنیا کا کوئی فلسفہ قانون خالی نظر نہیں آتا۔

حضور ﷺ کی توہین کا ارتکاب اس قبیل کا کوئی سنگین جرم ہے جو معاشرہ میں زبردست فتنہ و فساد پیدا کرنے کی نوبت لا سکتا ہے یہ جرم صریحاً امن و سلامتی کے اس نظام کو منہدم کرنے کی کوشش کے مترادف ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے نام سے بواسطہ حضور ﷺ بنی نوع انسان کے لئے پسند فرمایا ہے اسی لئے قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:- قتل اگرچہ بڑا ہے مگر فتنہ اس سے زیادہ بڑا ہے (البقرہ۔۹)

حضور ﷺ کی رسالت سے اگر کوئی شخص انکار کرے تو ایسے منکر سے کوئی شرعی قانون تعرض نہیں کرتا لیکن اگر کوئی شخص آنحضور ﷺ کی توہین کا مرتکب ہوا تو اس کا واضح مقصد حضور ﷺ کے منصب نبوت اور اس منصب پر انہیں مامور کرنے والے رب عزوجل کی توہین ہوگا

یہ توہین منکر کی بجائے ایسے شخص کو باغی کے مقام تک پہنچا دیتی ہے ظاہر ہے کہ دنیا کے کسی معاشرہ یا ریاست کو کسی باغی کا وجود گوارا نہیں ہو سکتا جو اس کی سلامتی اور عافیت کے درپے ہو ایسی صورت میں معاشرہ یا ریاست کی سلامتی و عافیت کا تقاضا یہی ہوگا کہ اس کے وجود پر حملہ آور ہونے والے شخص کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے اس بناء پر حضور ﷺ نے اپنی اہانت کے مرتکب اشخاص کو قتل کرنے کا حکم دیا اور پھر اس جرم کی سزا کے متعدد نظاہر عملی طور پر قائم کر کے اپنی امت کو تا قیامت اس جرم کے کماحقہ استحصال پر مامور کر دیا اکابر کا فتویٰ یہ ہے کہ ''اگر شاتم رسول ﷺ کے قتل کے جواز کے باوجود اسے قتل نہ کیا جائے تو یہ صریحاً حد درجہ کی رسوائی اور تحقیر و تذلیل کی بات ہے''

ادھر امام مالک کا یہ قول اس موضوع پر صرف آخر ہے کہ ''امت کو زندہ رہنے کا کیا حق ہے جب اس کے رسول ﷺ کو گالیاں دی جائیں''

گویا قرآن حکیم کے مقدس متن کے پیش منظر میں جھانکتے ہی محبوب رب لم یزل کا نوری سراپا نگاہ باطن کو خیرہ کرنے لگتا ہے دراصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات باطنی اور آپ کی بے عیب شخصیت کا تصور ہی وہ قوت ہے جو چاہنے والوں کے دلوں میں ہر آن موجزن رہتی ہے یہی قوت کبھی عشق و عقیدت کا روپ اختیار کرتی ہے اور کبھی محبت و دارفتگی کے نام پر جاں سپردگی کے آداب سکھاتی ہے کبھی مردہ رگوں میں خون زندگی بن کر دوڑتی ہے اور کبھی بنجر دلوں کی کھیتوں کو شہید الفت مولانا کفایت علی کافیؒ کے جذبات شہادت کے نام پر احساسات عشق حضور ﷺ کے اس گلاب کی تازگی عطا کرتی ہے کہ

کوئی گل باقی رہے گا، نے چمن رہ جائے گا
پر رسول ﷺ اللہ کا دین حسن رہ جائے گا

سچ تو یہ ہے کہ ساڑھے چودہ سو سال کے ایمان افروز افق پر تواتر سے بکھری ہوئی داستان تحفظ ناموس رسالت کو تمام تر جزئیات کے ساتھ ترتیب دینا اور عشق و عقیدت کے ان ایمان افروز نظائر کو اپنی اپنی اولیت اور زمانی و مکانی فوقیت کے ساتھ پیش کرنا میرے خامہ عاجز اور

محدود مطالعہ کی بناء پر ممکن نہیں البتہ قارئین کے ذوق کو انگیخت دینے کے لئے چیدہ چیدہ واقعات کو نہایت اختصار کے ساتھ پیش کر رہا ہوں تا کہ یہ تحریر میرے جیسے نابکار کے لئے بھی توشۂ آخرت اور ذریعہ نجات ہو تاریخ کے اوراق پر بکھرے ہوئے واقعات کو دیکھنے اور پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ صفحہ دہر پر تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لئے تو قدم قدم پر جان کی بازی لگتی رہی ہے دل و جان کا نذرانہ پیش کیا جاتا رہا ہے خرد کی تیرہ شبی سے جان چھڑا کر جنوں کی فدا کاری کو شعار بنایا جاتا رہا ہے اس راہ میں لفظوں کی مناجات نہیں بلکہ عمل کی سوغات پیش کی جاتی رہی ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی ناموس پر اشعار کے گجرے نہیں بلکہ شہادت کے لہو رنگ گلدستے باریاب ہوتے رہے ہیں۔

شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

میں تخیل کو خضر راہ بناتا ہوں تو کہیں سیدنا زیدؓ اور کہیں سیدنا خبیبؓ نرغہ کفر میں معرکہ آراء نظر آتے ہیں اور کہیں جواں ہمت، بلند بخت اور سعید قسمت خواتین ناموس سرکا ﷺ کے لئے کٹ مرنے کا ایک نیا عنوان رقم کرتی نظر آتی ہیں گویا تحفظ ناموس رسالت مآب ﷺ کا احساس دل کی خلوتوں سے ابھرتا، آنکھوں سے عقیدت کے آنسوؤں کا خراج لیتا جذبات کو ناموس مصطفیٰ ﷺ پر مر مٹنے کے لئے آمادہ کرتا اور سر کو درگاہ رسول ﷺ پر فدا کاری کے آداب سکھاتا ہے ماضی ہو یا حال یا حال کی کوکھ سے ابھرنے والا مستقبل، ہر لحظہ، ہر آن امت مصطفوی ﷺ کے پیش نظر اپنے آقا و مولا (علیہ التحیۃ والثناء) کی عزت و ناموس پر کٹ مرنے کا جذبہ موجود رہا ہے اور یہ بات ایک حقیقت ہے کہ عشق و عقیدت کی کٹھن راہوں پر وہی چل سکتا ہے جس کے دل میں مقام مصطفیٰ ﷺ کی شمع پوری ایمانی تب و تاب کے ساتھ جل رہی ہو ہم شاہ دو عالم ﷺ کی عقیدت و احترام کے حوالے سے عشاق رسول ﷺ کے کارواں کے سالار سیدنا امام مالکؒ کے حوالے سے ایک تاریخی حقیقت کا جائزہ لیتے ہیں۔

امام مالکؒ کا فتویٰ

(۳۳) ''ایک مرتبہ خلیفہ ابوجعفر منصور عباسی نے رسول (ﷺ) کی مسجد میں امام مالکؒ سے مناظر کیا آثنائے مناظرہ میں آواز بلند کی تو حضرت امام مالک نے فرمایا اے امیر المومنین اس مسجد میں اپنی آوازوں کو بلند مت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یوں ادب سکھایا ہے کہ اپنی آواز حضور نبی کریم ﷺ کی آواز سے پست رکھا کرو حضور ﷺ کا احترام وصال شریف کے بعد بھی ویسا ہی ضروری ہے جیسا حالت حیات میں تھا یہ سن کر ابوجعفر دھیما پڑ گیا اور کہنے لگا امام مالک! کیا میں قبلہ رو ہو کر دعا مانگوں یا رسول اللہ (ﷺ) کی جانب منہ کروں امام مالکؒ نے فرمایا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اپنا منہ کیوں پھیرتے ہو حالانکہ وہ قیامت کے دن تمہارے اور تمہارے باپ آدم کے وسیلہ ہیں بلکہ تم حضور (ﷺ) ہی کی طرف منہ کرو اور آپ ہی کے وسیلہ سے دعا مانگو اللہ تعالیٰ قبول کرے گا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے''اور اگر یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اور آپ ﷺ کے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور پیغمبر ﷺ ان کے لئے بخش مانگتے ہیں تو وہ ضرور اللہ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے ہیں۔'' (سورۃ النساء۔ ۶۴)

تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی شاتم نے رسول مکرم، نبی معظم، نور مجسم، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی شان اقدس میں سر مو گستاخی کا ارتکاب کیا۔ عشاق مصطفیٰ ﷺ کے قلوب میں ایسی آتش غضب بھڑکی جس نے توہین و تضحیک کے مرتکب لعنتی کو بھسم کر دیا اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے جہاد بالقلم، جہاد باللسان اور جہاد بالسیف کا عملی مظاہرہ کیا انہوں نے منبر و محراب، جلسہ و جلوس اور اسٹیجوں پر اشتعال انگیز تقاریر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بے عیب محبوب (ﷺ) کی تنقیص کرنے والوں کو واصل جہنم کر کے دم لیا انہوں نے سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بھونکنے والے کتوں کے گلے کاٹ دیئے اور ہر بدبخت قلم کار، زبان دراز کو فی النار کر کے دم لیا۔ شاتت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریک صرف عالم عرب یا ہندوستان میں نہیں بلکہ اس فتنے نے اندلس میں بھی سر اٹھایا۔ ہاں برصغیر پاک وہند کا یہ تخصص ہے کہ یہاں

شاتمت کے بھوتوں کا قلع قمع کرنے والوں نے خود بھی جام شہادت نوش کیا جب کہ بلاد اسلامیہ میں جب بھی کسی بدبخت نے آنحضرت ﷺ کی توہین وتضحیک کی یا ان کی حیات طیبہ کو غلط رنگ دے کر استہزاء کیا تمسخر اڑایا تو مسلم حکمرانوں نے ایسے اشخاص کو قتل کروا کر اپنے بندہ مومن ہونے کا ثبوت دیا ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے مسلمان خلفاء وفقہا سبھی کا یہ موقف رہا ہے کہ جب کسی نے حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ واکمل التحیات کی شان میں گستاخی کی تو فوراً اس کے قتل کا حکم صادر کیا گیا خود حضور نبی کریم ﷺ کے عہد سعید میں گستاخی رسول (ﷺ) کا ارتکاب کرنے والے کئی افراد کو قتل کیا گیا اسی طرح تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے سرکار مدینہ ﷺ کی توہین وتضحیک کی یا آپ ﷺ پر سب وشتم کیا تو انہوں نے فوراً ایسے شخص کو قتل کر دیا۔ حضرت سیف اللہ خالد بن ولیدؓ نے مالک بن نویرہ کو اس لئے قتل کر دیا کہ اس نے گفتگو میں سرکار دو عالم ﷺ کے لئے صاحبکم (تمہارے ساتھی) کا لفظ استعمال کر کے توہین کی تھی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نزدیک گستاخ کی سزا

(۳۴) ابن وہب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک قول نقل کیا ہے کہ ایک راہب نے سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں گستاخی کی جب ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ سامعین نے اس کو قتل کیوں نہیں کیا خلیفہ اول ابوبکر صدیقؓ کو اپنی خلافت کے زمانے میں اطلاع ملی کہ آپ کے ماتحت ایک والی نے ایک عورت کے دانت اکھیڑ دیئے ہیں چونکہ اس عورت نے حضور ﷺ کی شان میں ناروا کلمات بکے تھے اس لئے آپ نے فرمایا ”اب سزا دی جا چکی ہے ورنہ میں حکم دیتا کہ عورت کو قتل کر دیا جائے“ اس لئے کہ حضور ﷺ کی شان اقدس میں ذرا بھی گستاخی کا ارتکاب کرنے والے کی سزا ”قتل ہے“۔

تاریخ کے واقعات سے مترشح ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہمیشہ گستاخ رسول ﷺ کو واجب القتل سمجھا اور اپنے پیارے آقا ومولا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان

اقدس میں ذراسی گستاخی کرنے والے کو بھی سزا ضرور دی۔

عمر بن عبدالعزیزؒ کے نزدیک شاتم رسول (ﷺ) کی سزا

(۳۵) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے نزدیک شاتم رسول ﷺ کی سزا بھی قتل تھی ان کا مختصر دور خلافت بنوامیہ کی تاریخ کا ایک زریں باب ہے۔ انہوں نے اپنے پیش رو حکمرانوں کی طرز عمل سے ہٹ کر حکومت اور ملوکیت کو ایک بار پھر خلافت میں بدل دیا اس لئے بعض مورخین انہیں پانچویں خلیفہ راشد کے لقب سے موسوم کرتے ہیں آپ سرکار مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں گستاخی کا ارتکاب کرنے والوں کو واجب القتل سمجھتے تھے ایک مرتبہ کوفہ کے عامل کے استفسار پر آپ نے تحریر فرمایا کہ سوائے اس شخص کے جو سرور دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں گستاخی کا مرتکب ہو کسی دوسرے کو گالی دینے کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا۔

موسیٰ بن مہدی عباسی اور گستاخانِ رسول (ﷺ)

(۳۶) عباسی خلیفہ موسیٰ بن مہدی الملقب بہ ہادی کے عہد میں ایک شخص نے قبیلہ قریش کو برا بھلا کہا اس سلسلہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی ذات پاک کے متعلق بھی گستاخی کی وہ ہادی کے سامنے لایا گیا اس نے علماء وفقہا کو جمع کر کے اس کے متعلق فتویٰ لیا انہوں نے اس کے قتل کا فتویٰ صادر کیا اس پر خلیفہ نے کہا کہ اس کی سزا کے لئے قریش ہی کی اہانت کافی تھی (کیونکہ یہ سرکار مدینہ ﷺ کا خاندان ہے) اس دشمن خدا نے رسول اللہ ﷺ کو بھی شامل کر لیا چنانچہ اس کا سر قلم کر دیا گیا۔

خلیفہ ہارون الرشید اور امام مالکؒ

(۳۷) خلیفہ ہارون الرشید نے امام مالکؒ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جو سرکار ﷺ کی بارگاہ میں گستاخی کرتا ہو ہارون الرشید نے لکھا تھا کہ علماء نے شاتم رسول ﷺ کے

لئے کوڑوں کی سزا تجویز کی ہے آپ کا اس سلسلہ میں کیا فتویٰ ہے؟ امام مالکؒ نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا جو شخص حضور نبی ﷺ کو گالی دے وہ ملت اسلامیہ کا فرد نہیں رہتا ایسا شخص واجب القتل ہے امام مالکؒ کا موقف یہ تھا کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کی ذرا سی بھی اہانت کرے اس کی گردن اڑا دی جائے ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ دو آدمی آپس میں جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا کہ تم امی (ان پڑھ) ہو اس نے کہا ''امی تو حضور اکرم ﷺ بھی تھے'' اس پر امام صاحب نے اس کے قتل کا فتویٰ صادر فرما دیا۔

شاتم رسول (ﷺ) ریجی نالڈ اور صلاح دین ایوبیؒ

(۳۸) شیطان صفت پرنس ارطاۃ والی کرک ریجی نالڈ نے جزیرہ نمائے عرب پر لشکر کشی کا قصد کیا تاکہ مدینہ منورہ میں آنحضرت ﷺ کے مزار کو منہدم اور مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کو مسمار کر دے جب وہ سمندری راستے سے حملہ آور ہوا تو مسلمان مقابلہ کیلئے مدینہ پاک سے روانہ ہوئے اس کی فوج اسلامی لشکر کو دیکھ کر گھبرا گئی وہ اپنے جہازوں کو چھوڑ کر پہاڑوں کی جانب بھاگی مسلم سپاہ کے جیالوں نے انہیں پہاڑوں اور باغوں سے پکڑ کر ان کے ٹکڑے کر دیئے۔ ریجی نالڈ جیسا شاتم رسول (ﷺ) خود بھاگ کر جان بچانے میں کامیاب ہو گیا لیکن ابلیس کا یہ فرزند اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا اور مسلمانوں کو دکھ پہنچانا اور حضور ﷺ کی توہین کا ارتکاب کرنا اس کی فطرت کا جزو لاینفک بن گیا لین پول کا بیان ہے کہ ریجی نالڈ نے 1179ء میں مسلمانوں کا ایک کارواں لوٹ لیا اور اس کے تمام آدمی گرفتار کر لئے بادشاہ یروشلم نے اس پر اعتراض کیا اور کارواں کے لوگوں کی رہائی اور لوٹے ہوئے مال کی واپسی کے لئے سفیر بھیجے ریجی نالڈ نے ان کا مذاق اڑایا۔ 1183ء میں مسلمان تاجروں کے ایک قافلے کو لوٹ کر اہل قافلہ کو گرفتار کر لیا جب ان لوگوں نے اس سے رہائی کیلئے کہا تو اس نے یہ طعن آمیز جواب دیا ''تم محمد (ﷺ) پر ایمان رکھتے ہو اس سے کیوں نہیں کہتے کہ وہ آ کر تم کو چھڑائے'' جس وقت سلطان صلاح الدین ایوبی کو ریجی نالڈ کی اس گستاخانہ گفتگو کی خبر ملی تو اس نے قسم کھا کر کہا ''اس صلح شکن کافر کو خدا نے چاہا تو میں اپنے

ہاتھوں سے قتل کروں گا"۔

صلیبی لڑائیوں کے موقع پر ایک دفعہ فرنگیوں کو شکست ہوگئی فرنگی شہنشاہ اور شہزادے قید کر کے سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے سامنے لائے گئے ان میں ریجی نالڈ بھی تھا سلطان کو دیکھ کر اسے اپنی بداعمالیاں یاد آ گئیں اور ساتھ ہی سلطان کی قسم بھی یاد آ گئی جس نے ریجی نالڈ کا خون خشک کر دیا سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے اس کی تمام بداعمالیاں گنائیں اور یہ بھی کہا کہ اس وقت میں محمد ﷺ سے مدد چاہتا ہوں اور یہ کہہ کر اپنے ہاتھوں سے اس موذی کا سر قلم کر دیا اس کے بعد فرمایا کہ ہم مسلمانوں کا یہ دستور نہیں ہے کہ لوگوں کو خواہ مخواہ قتل کرتے رہیں ریجی نالڈ تو صرف حد سے بڑھی ہوئی بداعمالیوں اور حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ گستاخی کی پاداش میں قتل کیا گیا ہے اس طرح سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے قبلہ اول بیت المقدس کو عیسائیوں کے قبضہ سے آزاد کرایا تھا وہ اسلام کا عظیم سپوت تھا اور اس کا دل عشق مصطفیٰ ﷺ کی دولت سے مالا مال تھا اس نے اس عیسائی حکمران کو جس نے اہانت رسول (ﷺ) کا ارتکاب کیا تھا اپنے ہاتھوں سے جہنم رسید کیا

نورالدین زنگیؒ کے ہاتھوں بدبخت نصرانیوں کا قتل

(۳۹) 577ھ میں سلطان نورالدین زنگیؒ کے زمانے میں روضہ پاک میں نقب زنی کی ناپاک جسارت کی گئی مگر اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے شرپسندوں کا منصوبہ خاک میں ملا دیا سلطان کو خواب میں حضور سرور کونین ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی آپ ﷺ نے دو نیلی آنکھوں والے آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان سے میری حفاظت کرو سلطان کو سخت تشویش ہوئی اٹھ کر وضو کیا نفل ادا کئے مگر یونہی لیٹے پھر وہی خواب دیکھا غرضیکہ تین دفعہ ایسا ہوا تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اپنے وزیر جمال الدین کے مشورے پر فوراً مدینہ کی طرف تیاری شروع کر دی سولہویں دن مدینہ طیبہ پہنچے ریاض الجنہ میں تحیۃ المسجد ادا کرنے کے بعد سوچنے لگے کہ حصول مقصد کے لئے کیا تدبیر اختیار کرنی چاہئے آخر وزیر نے اعلان کیا کہ بادشاہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے ہیں وہ اہل مدینہ کو انعامات سے نوازیں گے ہر شخص حاضر کو اپنا حصہ لینے کے لئے ایک ایک آدمی آتا گیا

بادشاہ انعامات تقسیم کرتا رہا وہ ہر شخص کو بغور دیکھتا اور خواب میں نظر آنے والی شکلوں کو تلاش کرتا رہا حتیٰ کہ مدینہ کے تمام لوگ گذر گئے مگر مجرمین کا کھوج نہ لگایا جا سکا بادشاہ نے استفسار کیا کہ کوئی رہ گیا ہو تو حاضر کیا جائے بڑی سوچ بچار کے بعد شاہ کو بتایا گیا کہ صرف دو مغربی باشندے ہیں جو نہایت متقی ہیں اور انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کر رکھی ہے ہر وقت عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے ہیں بادشاہ نے انہیں بھی طلب کر لیا اور انہیں ایک نظر دیکھتے ہی پہچان لیا"۔

پوچھا! کون ہو؟ اور یہاں کیوں پڑے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم مغرب کے رہنے والے ہیں حج کے لئے آئے تھے روضہ انور کی زیارت کے لئے مدینہ آئے تو حضور ﷺ کے پڑوس میں رہنے کے شوق میں یہیں کے ہو کر رہ گئے بادشاہ ان دونوں کو وہیں چھوڑ کر ان کی رہائش گاہ پر پہنچا جو ایک قریبی سرائے میں تھی مگر وہاں کوئی مشکوک چیز نظر نہ آئی جس کی وجہ سے بادشاہ اور پریشان ہو گیا مدینہ پاک کے لوگوں نے ان کی صفائی میں بہت کچھ کہا کہ یہ تو بہت پرہیزگار لوگ ہیں ریاض الجنہ میں نماز پڑھتے ہیں روزانہ جنت البقیع کی زیارت کرتے ہیں اور ہر شبینہ کو قباء میں نفل ادا کرتے ہیں یہ قائم اللیل اور صائم النہار ہیں اس سے بادشاہ کی تشویش میں اضافہ ہو گیا دفعتاً بادشاہ کے دل میں کچھ خیال آیا اور اس نے آدمیوں کے مصلیٰ کو الٹ دیا بوریہ کا مصلیٰ ایک پتھر کے اوپر تھا پتھر اٹھایا گیا تو نیچے سرنگ نمودار ہوئی جو دور تک روضہ انور کے قریب پہنچ چکی تھی۔ بادشاہ نے اس کمینہ حرکت کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ نصرانی ہیں اور عیسائی بادشاہوں نے انہیں بیش بہا دولت دے کر اس کام پر مامور کیا ہے کہ کسی طرح وہ حضور نبی کریم ﷺ کے حجرہ مقدسہ میں داخل ہو کر آپ ﷺ کا جسم عنبریں یہاں سے نکال کرلے جائیں ان کا طریقہ واردات یہ تھا کہ رات بھر سرنگ کی کھدائی کرتے اور مشکوں میں مٹی بھر کر بقیع کے مضافات میں ڈال آتے۔

سلطان نورالدین زنگیؒ یہ باتیں سن کر آتش غضب سے بھڑک اٹھے ساتھ ہی رقت بھی طاری ہو گئی کہ اسے اس کام پر مامور کیا گیا ہے چنانچہ ان دو عیسائیوں کو صبح کے وقت قتل کرا دیا اور شام کے وقت ان کی ناپاک نعشوں کو نذر آتش کر کے خاکستر کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس

بیدار بخت بادشاہ نے حجرہ پاک کے چاروں طرف اتنی گہری بنیادوں کو سطح زمین تک بھر دیا تا کہ آئندہ کسی ملعون کو نبی پاک ﷺ کی لحد مبارک کے قصد کا موقع نہ مل سکے۔

فقہائے اندلس اور گستاخان رسول (ﷺ)

(۴۰) ابراہیم فرازی ماہر علوم اور اپنے زمانے کا مشہور شاعر تھا وہ قاضی ابوالعباس بن طالب کی علمی مجلس میں شریک ہوا کرتا تھا جب اس کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ وہ خداوند تعالیٰ، انبیاء علیہم السلام اور خاتم الانبیاء ﷺ کی بارگاہ میں گستاخیاں کرتا ہے اور استخفاف اور استہزاء کے کلمات استعمال کرتا ہے تو قاضی بن عمرو اور دیگر فقہاء نے اس کو عدالت میں طلب کیا اور اس کی کوتاہیوں کے ثبوت کے بعد اس کے قتل اور پھانسی کا حکم دیا چنانچہ پہلے اس کے پیٹ میں چھری ماری گئی اور اس کے بعد اس کو اٹھا کر سولی پر لٹکایا گیا بعد میں اس کی نعش سولی سے اتار کر جلا دی گئی۔

سپین تحریک شماتت رسول (ﷺ)

(۴۱) جہاں بھی دو مختلف مذاہب کے پیروکار رہوں اور ایک کا مذہب دوسرے کی مکمل طور پر نفی کرتا ہو وہاں باہمی چپقلش ناگزیر ہو جاتی ہے اگر ایک گروہ اصنام پرست اور دوسرا بت شکن ہو اور وہ ایک ہی خطے کے مکین ہوں تو ان کا برسر پیکار رہنا لازمی امر ہے چنانچہ توحید کے پرچارک تثلیث یا ثنویت کے حامیوں کے ساتھ اپنی کوشش کے باوجود صلح و آشتی سے نہیں رہ سکتے اس لئے جب مسلمان مشرق کو زیر نگیں بنا لینے کے بعد مغرب میں وارد ہوئے اور وہاں کے عیسائیوں کے ساتھ ایک ہی وطن میں رہنے لگے تو دونوں اقوام کے متصادم نظریات نے ایک چپقلش کو جنم دیا مسلمان اندلس میں حکمران تھے تو انہوں نے عیسائیوں سے رواداری کا سلوک کیا عبدالرحمٰن الاوسط انتہائی رحم دل حکمران تھا اس کے عہد میں سپین میں بہت سے نصرانی حلقہ بگوش اسلام ہو گئے مسلمانوں کے عمدہ اخلاق نے عیسائیوں کو بہت متاثرہ کیا اور وہ عربی زبان اور اسلامی تمدن کی طرف مائل ہو گئے

نصرانی پادریوں کو اس پر سخت غصہ اور رنج ہوا اس زمانے کا ایک متعصب عیسائی الوار و اقمطراز ہے
''میرے ہم مذہب عیسائی عربوں کی شاعری اور افسانوں سے حظ اٹھاتے ہیں اور مسلمان فقہیوں اور فلسفیوں کی کتابیں مطالعہ کرتے ہیں اس غرض سے نہیں کہ اس کی تردید کریں بلکہ اس لئے کہ صحیح اور نفیس عربی لکھنی آ جائے پادریوں کو چھوڑ کر آج کون سا عیسائی ہے جو کتب مقدسہ کی تفسیریں لاطینی زبان میں مطالعہ کرتا ہو کون سا عیسائی ہے جو انجیل یا انبیاء اور حواریوں کے حالات پڑھتا ہو افسوس کہ ایسے نوجوان عیسائی جو ذہانت اور لیاقت میں اونچا درجہ رکھتے ہیں ان کو سوائے عربی کے کسی اور زبان سے واقفیت نہیں''۔

''اندلس میں عیسائیوں کو اپنے مذہبی مراسم آزادی سے انجام دینے کی جو رعایتیں حاصل تھیں ان کی طبائع کی کم روی سے اس کا عجیب برعکس قسم کا نتیجہ ظاہر ہوا اندلس کے پادری کلیساؤں کے پیچھے اقتدار کو بحال کرنے کے خواہاں تھے لیکن اسلامی حکومت کی اس روادارانہ روش سے ان کو عیسائیوں کے جذبات برانگیختہ کرنے کا موقع نہ مل سکتا تھا اس لئے انہوں نے چند غالی مسیحیوں میں یہ خیالات پیدا کئے کہ مذہب کی اصل روح تکلیفیں اٹھانے سے پیدا ہوتی ہے اس لئے حکمرانوں کو مشتعل کر کے انسانی جسم اور گوشت پوست کو تکلیفیں پہنچائی جائیں تا کہ روح کا تزکیہ و تقدیس ہو سکے اس تحریک کا بانی قرطبہ کا ایک راہب یولوجیس تھا وہ مجاہدہ کی راہبانہ زندگی کی وجہ سے عیسائیوں میں عقیدت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اس نے چند نوجوانوں میں فدائیت کا جذبہ پیدا کیا کہ اپنی روح کو پاک کرنے کے لئے اب نئے دین اسلام اور اس کے داعی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر سب وشتم کریں اسلامی قانون کی روح سے اسلامی حکومت میں شاتم رسول (ﷺ) کی سزا قتل ہے گویا یہ نوجوان حضرت مسیح (علیہ السلام) کی پیروی کریں گے اور اپنی جانوں کو قربان کر کے جام ''شہادت'' نوش کریں گے۔

حضور نبی کریم ﷺ پر سب وشتم کی اس تحریک کے متعلق مورخین نے لکھا ہے کہ۔
''امیر (عبدالرحمٰن) کے عہد دولت کے آخری آیام عیسائیوں پر سختی اور تشدد کے سبب بہت برے گزرے عیسائی مذہبی دیوانے بیہودہ شہرت اور لغو شہادت کی خاطر مسجدوں کو ناپاک بنا

دیتے اور نبی اکرم (ﷺ) کی شان عالی میں بے ہودہ باتیں کہتے سختی سے کام لیا گیا اور نرمی سے بھی لیکن یہ سلسلہ بند نہ ہوا ان واقعات نے امیر کی صحت پر برا اثر ڈالا اور وہ مرض سکتہ کے سبب 852ھ میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔''

شاتت رسول (ﷺ) کی یہ تحریک امیر عبدالرحمٰن الاوسط کے دور میں شروع ہوئی اور اس کے فرزند ارجمند امیر محمد بن عبدالرحمٰن کے عہد میں اپنے انجام کو پہنچی دونوں باپ بیٹوں نے توہین رسول (ﷺ) کا ارتکاب کرنے والوں کو موت کے گھاٹ اتار دینے کا حکم دیا یہ تحریک 234ھ (850ء) میں شروع ہوئی اور 246ھ (860ء) میں ختم ہوئی۔

اس دوران سپین میں بہت سے شاتمان مصطفیٰ (ﷺ) کو واصل جہنم کیا گیا سٹینلے لین پول کے بقول 851ء کے موسم گرما کے دو مہینے سے کم عرصے کے اندر گیارہ گستاخوں کو موت کی نیند سلا دیا گیا ہیرلڈ لیور مور تعداد بتائے بغیر بہت سے عیسائی ظالموں کے قتل کیے جانے کا ذکر کرتا ہے انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں 53 افراد کے شاتت رسول (ﷺ) کی پاداش میں قتل کیے جانے کا تذکرہ ملتا ہے این میری شمل بھی عیسائی گستاخوں کی دانستہ طور پر پیغمبر اسلام ﷺ کی بے ادبی کرنے کی سزا میں قتل ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

اب مختصراً ان بدبختوں کا ذکر کیا جاتا ہے جنہوں نے جھوٹی شہرت کے لئے اپنی آخرت برباد کر لی۔

یولوجینس کا قتل

(۴۴) یولوجینس اندلس میں چلائی جانے والی تحریک شاتت رسول (ﷺ) کا بانی تھا وہ قرطبی خاندان کا آدمی تھا یہ خاندان جس قدر عیسائی مذہب سے شغف رکھتا تھا اس قدر اسلام سے عداوت رکھنے میں مشہور تھا یولوجینس کا دادا (اس کا نام بھی یولوجینس ہی تھا) جس وقت مسجد کے مینار سے موذن کی آواز سنتا تھا تو اپنے جسم پر نشان صلیب بناتا تھا اور داؤد نبی کا یہ زبور گانے لگتا تھا ''اے خدا چپ نہ ہو، اے خدا، چین نہ لے، کیونکہ دیکھ تیرے دشمن اودھم مچاتے ہیں اور ان لوگوں

نے جو تجھ سے کینہ رکھتے ہیں سر اٹھایا ہے" یولوجیکس کی تعلیم شروع ہی سے اس غرض سے ہوئی تھی کہ پادری بنے خانقاہ سینٹ زولوس کے پادریوں کی شاگردی میں اس نے رات دن اس قدر محنت کی کہ اپنے ہم مکتبوں میں ہی نہیں بلکہ استادوں میں بھی (مسلم دشمنی میں) بڑھ گیا اس کے بعد وہ پوشیدہ طور پر قرطبہ کے مشہور و معروف علمائے مسیحی بالخصوص رئیس راہبان اسپرا کے درس میں شریک ہونے لگا جو انتہائی متعصب اور اسلام کا بدترین دشمن تھا اس نے یولوجیکس پر اپنا اثر دکھایا اور اسی رئیس راہبان نے اس کے دل میں اسلام کی طرف سے وہ عداوت پیدا کر دی جو بعد میں یولوجیکس کی طبیعت کا خاصہ ہوگئی۔

یولوجیکس شروع میں سینٹ زولوس کے گرجا میں شماس کے عہدہ پر مقرر ہوا پھر وہاں کا پادری ہوگیا عیسائی اس کی نیکیوں کی تعریف کرنے لگے یہ بدبخت جہاں پیغمبر اسلام ﷺ سے عداوت رکھتا تھا وہاں جب بھی کوئی مہوش اور پری جمال چہرہ دیکھتا اس کی زلف پر پیچ کا اسیر ہو کر رہ جاتا پروفیسر رائن ہارٹ ڈوزی نے کئی موقعوں پر اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یولوجیکس دل کے ہاتھوں مجبور تھا لکھتا ہے" راہبات کی خانقاہوں کا جا کر معائنہ کرنے میں اس کو خاص لطف حاصل ہوتا تھا" ایک اور مقام پر لکھتا ہے" باوجود اس سخت اور افسردہ زندگی کے عشق مجازی کی ایک نازک شعاع نے اس کے دل کو روشن کر دیا"۔

قرطبہ کے اس پادری نے 850ء میں سرعام پیغمبر اسلام ﷺ کی گستاخی اور بے ادبی کرنے کی تحریک کا آغاز کیا یہ امیر عبدالرحمٰن کا دورہ تھا یولوجیکس نے لاطینی زبان میں کسی عیسائی کی لکھی ہوئی پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت کی کتاب کا مطالعہ کیا جس میں معجزات مصطفیٰ ﷺ کو غلط رنگ میں پیش کیا گیا تھا اس سے اس کے دل میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے خلاف نفرت میں اضافہ ہوتا چلا گیا اتفاق سے اس کی ملاقات رسول اکرم ﷺ پر سب وشتم کرنے کی سزا میں کوڑے کھانے والی فلورا سے ہوگئی پہلی ملاقات ہی میں اس نے یولوجیکس کو اپنے دام محبت میں اسیر کر لیا ایک خط میں پہلی ملاقات اور کوڑوں کے زخموں کا ذکر کرتے ہوئے یولوجیکس اپنی محبوبہ فلورا کو لکھتا ہے۔

"ایک زمانہ تھا کہ تم نے اپنی مجروح گردن جس پر تازیانے کے نشان تھے مجھے دکھانے کی عزت بخشی تھی افسوس اس وقت وہ خوبصورت لمبے لمبے بال جن میں حسین گردن چھپی رہتی تھی موجود نہ تھے۔۔نرمی سے میں نے اپنا ہاتھ تمہارے زخموں پر رکھا، اے کاش مجھ کو یہ مسرت نصیب ہوئی ہوتی کہ ایک بوسے سے ان زخموں کو اچھا کر دیتا مگر ہمت نہ پڑی۔ جس وقت تم سے رخصت ہوا تو زمین پر میرے قدم اسی طرح پڑتے تھے جیسے کوئی خواب میں چلتا ہو اور میری آہوں کا یہ حال تھا کہ بند ہونا نہ جانتی تھیں"۔

یہ ہے اس رسوائے زمانہ شخص کا ذاتی کردار جو خلاصہ موجودات اور دیباچہ کائنات حضرت محمد ﷺ جیسی ہستی کے متعلق نازیبا باتیں گھڑتا اور عیسائیوں کو ان کی توہین وتضحیک پر اکساتا تھا امیر عبدالرحمٰن نے تحریک شاتت رسول (ﷺ) کے سرگرم ارکان کو قید خانہ میں ڈال دیا ان میں یولوجیکس بھی تھا جب فلورا کو بھی زنداں میں ڈالا گیا تو یہاں بچھڑے دلوں کو ایک بار پھر وصل کی گھڑیاں میسر آئیں جس کا یولوجیکس بے چینی سے منتظر تھا یہاں اس نے اپنا رسالہ "یادگار شہداء" مکمل کیا اور 24 نومبر 851ء کو اپنی محبوبہ فلورا کے قتل پر ایک پردرد گیت لکھا اس کے بعد عبدالرحمٰن کی وفات سے ایک سال قبل اسے رہا کیا گیا لیکن یہ اپنی مجنونانہ حرکتوں سے باز نہ آیا اور عبدالرحمٰن کے فرزند ارجمند کے ہاتھوں کیفر کردار تک پہنچا اس کے قتل کے بعد اس کی چلائی ہوئی تحریک خود بخود ختم ہوگئی لیور مور نے لکھا ہے کہ 859ء میں یولوجیکس کا سر قلم کیا گیا۔

گستاخ فلورا کا قتل

(۴۳) فلورا قرطبہ کی ایک نوجوان اور حسین دوشیزہ تھی اس نے تحریک شاتت رسول (ﷺ) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا وار خود کو جہنم کا ایندھن بنا کر اپنی جوانی کی خواہشات کو دل میں بسائے یولیوجیکس کی آنکھوں سے ہمیشہ کے لئے اوجھل ہوگئی فلورا کا باپ مسلمان اور ماں عیسائی تھی باپ کا سایہ بچپن ہی میں سر سے اٹھ گیا ماں نے اسے عیسائیت کی تعلیم دی بائبل کی عبارت سے کہ "وہ شخص جو لوگوں کے سامنے میرا انکار کرے گا میں اس کے باپ کے سامنے، جو آسمان میں ہے اس

سے انکار کر دوں گا'' اس کے جذبات برانگیختہ ہوئے وہ بھائی کے گھر سے نکل بھاگی اور عیسائیوں میں جا کر پناہ گزین ہوگئی جب اس کے فرار ہونے کی ذمہ داری عیسائی پادریوں کے سر ڈالی گئی تو وہ گھر واپس آئی اور دین مسیحی قبول کرنے کا اعلان کیا بھائی نے اس کو سمجھایا مگر وہ عیسائیت پر قائم رہی اس کا معاملہ شرعی عدالت میں لایا گیا اس کے بھائی نے قاضی سے کہا'' یہ میری بہن ہے ہمیشہ اسلام کی عزت کرتی تھی اور میرے ساتھ نماز روزہ کرتی تھی مگر عیسائیوں نے اسے گمراہ کر دیا ہمارے رسول مقبول ﷺ کی طرف اس کے دل میں نفرت پیدا کی اور اسے اس بات کا یقین دلایا کہ عیسیٰ خدا ہے''۔

قاضی نے فلورا سے پوچھا'' تمہارا بھائی جو کچھ کہتا ہے کیا یہ سچ ہے؟ فلورا نے جواب دیا'' قاضی! کیا تو اس بے دین کو میرا بھائی سمجھتا ہے یہ میرا بھائی نہیں ہے میں اس کو اپنا بھائی نہیں سمجھتی جو کچھ وہ کہتا ہے سب جھوٹ ہے میں کبھی مسلمان نہ تھی میں نے بچپن سے ہمیشہ مسیح پر ایمان رکھا اور مسیح ہی میرا خدا ہے۔''

قاضی نے فلورا کی کم سنی کے باعث اس کے قتل کا حکم جاری کرنے کی بجائے اس کی گردن پر کوڑے لگوائے اور اسے بھائی کے حوالے کر کے کہا'' اس کو دین برحق کی تعلیم دو اگر پھر بھی وہ اس حالت کو نہ بدلے تو اسے میرے پاس لاؤ'' اسے گھر میں نظر بند کر دیا گیا چند دن بعد وہ چھت پر چڑھ کر گلی میں کود گئی اور ایک عیسائی کے گھر روپوش ہوگئی یہیں اس کی ملاقات یولوجیکس پادری سے ہوگئی جو اس کے عشق میں پھنس گیا کافی عرصہ کے بعد ایک دن کلیسا گئی اور وہاں میری نامی عیسائی لڑکی سے ملی وہ بھی اس کی طرح آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخانہ کلمات پے در پے کہتی تھی چنانچہ دونوں قاضی کے پاس آئیں اور آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں نازیبا کلمات کہے قاضی نے ان کو باز رہنے کی تلقین کی پھر گرفتار کر کے قید خانہ میں بھیج دیا جہاں یولوجیکس پہلے ہی قید تھا یہ دونوں لڑکیاں گستاخی کا ارتکاب کرتی رہیں چنانچہ 24 نومبر 851ء کو انہیں قتل کر دیا گیا لین پول ان کے قتل پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ'' فلورا اگر کسی جائز مقصد پر اپنی جان قربان کرتی تو اس سے زیادہ ناموری کی مستحق ہوتی''۔

پادری پرفیکٹس کا قتل

(۴۴) پرفیکٹس سینٹ ایکس کلوس کے گرجا کا ایک پادری تھا عربی زبان پر مہارت رکھتا تھا ایک دن بازار میں کچھ خریدنے نکلا وہاں چند مسلمانوں سے گفتگو کرنے لگا معمولی بات چیت کے بعد مذہب کا ذکر چھڑا مسلمانوں نے پادری سے کہا ''تم ہمارے رسول ﷺ اور مسیح علیہ السلام کے متعلق کیا رائے رکھتے ہو'' پادری نے کہا ''مسیح میرا خدا ہے تم اپنے پیغمبر کی نسبت نہ پوچھو کہ ہم عیسائی ان کے بارے میں کیا خیالات رکھتے ہیں'' جب مسلمانوں نے قاضی کو اس کی گفتگو نہ بتانے کا یقین دلایا تو اس نے آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات کہے اور ان پر سب وشتم کیا ایک دن جب وہ سڑک پر جا رہا تھا تو ان لوگوں نے جن کے سامنے اس نے بیہودہ الفاظ کہے تھے مسلمانوں کو اس کی نازیبا حرکت کی اطلاع دیدی لوگ اسے پکڑ کر قاضی کے پاس لے گئے اور قاضی سے فریاد کی کہ اس پادری نے ہمارے نبی کریم ﷺ کی شان میں نہایت بے ادبی کے الفاظ کہے ہیں قاضی نے پادری سے پوچھا تو اس نے کانپتے ہوئے قطعی انکار کر دیا لیکن قاضی نے شرع کے مطابق اس کے قتل کا حکم سنایا اور اسے بیڑیاں پہنا کر جیل بھیج دیا جہاں تک کہ شاتم رسول (ﷺ) نے پھر اپنی سابقہ روش کا اعادہ کیا چنانچہ مقررہ دن پر اس کا سر قلم کر دیا گیا۔

گستاخ عیسائی سوداگر کا انجام

(۴۵) یوحنا ایک عیسائی سوداگر تھا وہ اپنا مال بیچنے کے لئے یہ صدا لگایا کرتا تھا ''قسم ہے محمد ﷺ کی میرے مال سے بہتر کہیں مال نہ ملے گا چاہے کتنا ہی ڈھونڈو گے'' اس کے ہم پیشہ مسلمان تاجروں نے اس سے کہا ''یوحنا! تو ہمارے پیغمبر خدا ﷺ کا نام ہر وقت لیتا رہتا ہے کہ جو لوگ تجھ سے ناواقف ہیں وہ تجھے مسلمان سمجھیں ہم ہرگز اس بات کو برداشت نہیں کرتے کہ جھوٹی باتوں پر تو ہمارے رسول مقبول ﷺ کا نام لے کر ان کی قسمیں کھائے''۔ یوحنا نے معذرت کی کہ اس کی

نیت یہ نہ تھی کہ مسلمانوں کے دل کو کسی طرح تکلیف پہنچے، جھگڑا زیادہ بڑھا تو اس نے کہا "اچھا اب میں تمہارے پیغمبر (ﷺ) کا نام کبھی نہ لوں گا اور لعنت ہے اس پر جو نام لے"۔

لوگ یوحنا کو پکڑ کر قاضی کے پاس لائے جس نے اسے چار سو درے لگانے کا حکم دیا اس سزا کے بعد یوحنا کو گدھے کی دم کی طرف منہ کر کے سوار کرایا گیا اور اس صدا کے ساتھ اس کی تشہیر کی گئی کہ "دیکھو! یہ ہے سزا اس کی جو ہمارے پیغمبر ﷺ کی جناب میں بے ادبی کرتا ہے"۔ اس کے بعد اس کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر زنداں میں ڈال دیا گیا۔

راہب اسحٰق کا قتل

(۴۶) اسحٰق قرطبہ کے عیسائی ماں باپ کا بیٹا تھا عربی زبان خوب جانتا تھا ابھی نوعمر ہی تھا کہ امیر عبدالرحمٰن کے دربار میں اس کو کاتب کی جگہ مل گئی لیکن 24 برس کی عمر میں دنیا سے کنارہ کش ہو کر حبانوس کی مسیحی خانقاہ میں گوشہ نشین ہو گیا جہاں متعصب پادریوں کی تصانیف کا مطالعہ کرنے کی وجہ سے اس کے دل میں جوش پیدا ہوا کہ وہ اپنی جان دے کر بزرگی حاصل کرے ایک دن وہ خانقاہ سے نکل کر قرطبہ پہنچا اور قاضی کے سامنے آ کر کہا "میں آپ کا دین قبول کرنا چاہتا ہوں مہربانی کر کے آپ مجھے اس کی ہدایات دیں" قاضی اس سے خوش ہو کر اسے دین اسلام کے متعلق بتانے لگا تو اس نے برملا حضور نبی کریم ﷺ پر سب وشتم کیا جب قاضی نے سمجھایا تو اس کو بھی برا بھلا کہا قاضی نے اسے جیل بھیج دیا امیر عبدالرحمٰن نے اس گستاخ رسول (ﷺ) کی بابت حکم جاری کیا کہ انسے پھانسی دی جائے اور اس کی لاش کو کئی دن تک اسی طرح پھانسی پر لٹکا رہنے دیا جائے کہ سر نیچے ہو اور پاؤں اوپر ہوں اس کے بعد لاش جلا کر اس کی راکھ دریا میں بہا دی جائے چنانچہ جون 851ء میں ان احکام کی تعمیل ہوئی۔

عیسائی سانکو کا قتل

(۴۷) اسحٰق کے قتل کے دو دن بعد ایک افرنجی عیسائی نے جس کا نام سانکو تھا اور امیر عبدالرحمٰن کی محافظ فوج کا ایک سپاہی تھا اور پادری یولوجیس کا شاگرد تھا پیغمبر اسلام (ﷺ) کو گالیاں دیں اور قتل ہو کر واصل جہنم ہوا رائن ہارٹ ڈوزی کے علاوہ لین پول کی کتاب کے ترجمے میں اس کا نام سانچو لکھا ہے شاید اصل نام سینکو تھا۔

چھ گستاخوں کا قتل

(۴۸) سانچو کے قتل کے بعد اتوار کے دن 7 جون 851ء چھ راہب جن میں سے ایک اسحٰق کا چچا جرمیاس اور دوسرا راہب جانثوس تھا جو اپنے حجرے میں ہمیشہ تنہا رہتا تھا قاضی کے سامنے آئے اور کہا "ہم بھی اپنے دینی بھائیوں سانکو اور اسحٰق کے الفاظ کا اعادہ کرتے ہیں اور پھر پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سب وشتم کرنے لگے یہ چھ کے چھ قتل کر دیئے گئے لین پول نے بھی ان کے نام بتائے بغیر ان کے توہین رسول (ﷺ) کے ارتکاب کرنے اور قتل کر دیئے جانے کا ذکر کیا ہے۔

پادری سیسی نند کا قتل

(۴۹) سینٹ ایکس کلوس کے گرجا کا ایک پادری جس کا سیسی نند تھا نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا مرتکب ہو کر واصل جہنم ہوا۔

پولوس گستاخ کا قتل

(۵۰) پولوس سینٹ ایکس کلوس کے گرجا میں شماس تھا سیس نند نے قتل ہوتے وقت اسے اس

ذلت کی موت مرنے کی وصیت کی تھی چنانچہ یہ لعین بھی سیس نند کے قتل کے چار دن بعد 20 جولائی 851ء کو حضور سید عالم ﷺ کے خلاف نازیبا کلمات کہنے کے باعث قتل کر دیا گیا۔

راہب کا قتل

(۵۱) ہودو میر شہر قرمونہ کا ایک جوان راہب تھا توہین رسول (ﷺ) کا مرتکب ہو کر مسلم حکومت کے حکم سے قتل ہوا۔

گستاخ آئیزک کا قتل

(۵۲) پرفیکٹس کی طرح آئیزک بھی قاضی کی عدالت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کرنے کا ارادہ ظاہر کیا جیسے ہی اس کو مسلمان کرنے کے لئے اپنے عقائد اس کے سامنے بیان کئے گئے اس نے بھی سب وشتم شروع کر دیا قاضی کے لئے برداشت کرنا دشوار ہو گیا اس نے اس ذلیل کو ایک طمانچہ رسید کر کے کہا کہ جانتا ہے کہ اس کی سزا قتل ہے اس نے کہا کہ وہ جان بوجھ کر یہاں آیا اس لئے کہ خدا فرماتا ہے کہ مبارک ہیں وہ لوگ جو دین داری کے لئے ستائے گئے آسمان کی بادشاہت انہی کے لئے ہے اس شاتم رسول (ﷺ) کو بھی قتل کر دیا گیا شائد آئیزک جرمیاس اور جانتیوس کا ساتھی تھا کیونکہ پروفیسر رائن ہارٹ ڈوزی نے میری کے ذکر میں آئیزک کو مذکورہ بالا چھ راہبوں میں شمار کیا ہے۔

گستاخ میری کا قتل

(۵۳) میری، آئیزک کی بہن تھی جو بھائی کے قتل کے بعد رات دن رویا کرتی تھی وہ بھی قرطبہ کی ایک مسیحی خانقاہ کی راہبہ تھی اتفاقاً اس کی ملاقات فلورا سے ہو گئی دونوں نے قاضی کے سامنے پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں بے ادبی کی میری نے قاضی سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں ان

چھ ''شہیدوں'' میں سے ایک کی بہن ہوں جو تیرے پیغمبر (ﷺ) کو دشنام دے کر قتل ہوا ہے پھر وہ انتہائی گھٹیا الفاظ زبان پر لائی چنانچہ اسے بھی فلورا کے ساتھ ۲۴ نومبر 851ء کو قتل کر دیا گیا۔

یہ بدنصیب، معلون، خاطی اور ازلی جہنمی مردوں اور عورتوں کا ذکر تھا جنہوں نے حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کیا اور ان کو امیر عبدالرحمٰن اور اسکے بیٹے محمد بن عبدالرحمٰن کے عہد میں قتل کیا گیا شاید ان کے علاوہ بھی کچھ اور لوگوں کو پیغمبر اسلام ﷺ کی گستاخی کے جرم میں مصلوب کیا گیا ہو مجھے صرف مذکورہ بالا نام مل سکے جن کا مختصراً تذکرہ لکھا ہے تاہم مسیحی مورخین نے خوب بڑھا چڑھا کر ان گستاخوں کا تذکرہ لکھا ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اس تحریک کو اندلس میں بھی خاطر خواہ کوئی کامیابی نہ ہو سکی اور زیادہ تر پادری ہی لقمہ اجل بنے کیونکہ عیسائی امراء امیر عبدالرحمٰن کے اس قدر گرویدہ اور جاں نثار تھے کہ انہوں نے اپنی متحدہ کوشش سے عوام الناس کو پادریوں کے زہریلے اثر سے محفوظ رکھا سب ان خودغرض پادریوں کو یہ جواب دیتے تھے کہ عربوں کی حکومت سے ہم کو کیا نقصان پہنچا ہے جو ہم بلاوجہ تمہارا ساتھ دیں اور اپنی جانوں اور آزادی کو کھو دیں ہم ہر طرح آزاد اور ہماری جان اور مال ہر طرح محفوظ ہے عرب ہمارے مذہب میں بالکل دخل نہیں دیتے ہم بالکل مطلق العنان اور خوش حال ہیں ان فوائد کے عوض محض حکومت کی تمنا میں (جیسا کہ پادری چاہتے تھے) اپنی جان اور مال تلف کر دینا عقل و دانش سے بالکل بعید ہے لین پول لکھتا ہے۔

''ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یہ مسیحی ''شہداء'' راہ راست سے بھٹکے ہوئے تھے بے شک انہوں نے اپنی عزیز جانوں کو مفت ضائع کیا اور انہوں نے جو کچھ کیا فی الجملہ برا کیا''۔

امیر عبدالرحمٰن نے اس تحریک کو ختم کرنے کے لئے ایک کلیسائی کونسل بٹھانے کا فیصلہ کیا جو عیسائیوں کو پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی سے روکے۔ چنانچہ تمام اساقفہ کو ایک مجلس میں جمع کیا گیا اور بادشاہ کی طرف سے ایک عیسائی سرکاری عہدیدار نے اس مجلس میں شرکت کی جس کا نام قومس بن انطونیاں تھا لین پول اس کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے ''تمام مجتہدین کی ایک کونسل جس کا صدر نشین اشبیلیہ کا مجتہد اعظم تھا منعقد ہوئی اور اس میں یہ فیصلہ ہوا

کہ اس وقت تک جس قدر لوگ ''شہید'' ہو چکے ہیں چونکہ تمام کلیساؤں نے بالاتفاق ان کو ''شاہ ولایت'' تسلیم کیا ہے لہٰذا وہ ہر قسم کے جرم وسزا سے بری کئے جائیں مگر آئندہ جو شخص ان کا اتباع کرے گا وہ مجرم اور خارج از مذہب سمجھا جائے گا۔ لیکن مفسد و مجنون طبقوں نے اس فقہ کے اس حکم سے سرتابی کی اور پادری جن کا سرغنہ یولوجیکس تھا اپنی روش سے نہ ہٹے امیر عبدالرحمٰن کی وفات کے بعد ان کے جانشین محمد بن عبدالرحمٰن کے عہد میں پادری یولوجیکس کے قتل کے ساتھ یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو گیا۔

ہر دریدہ دہن کو اس کی دریدہ ذہنی اور ہر کذاب ولعین مصنف کو جو ایک جملہ بھی حضور اکرم ﷺ کے خلاف لکھا اسے تحریر کا مزہ چکھانا صرف حکومتوں کا ہی نہیں ہر مسلمان کا فرض ہے اور جب بھی کوئی بدبخت ایسی گستاخی کا ارتکاب کرے مسلمان کو اپنے دل سے فتویٰ لینا چاہئے اور جب مفتی اعظم یعنی حضرت دل فتویٰ دے دیں تو پھر اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر توہین رسالت ﷺ کے مرتکب کو جہنم رسید کر دینا چاہئے خواہ انہیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی جان اس کے پیارے محبوب ﷺ کے لئے قربان ہی کیوں نہ کرنی پڑے جو آدمی اللہ تعالیٰ کے مکرم ومحترم حبیب ﷺ سے وفا کرنا سیکھ لے اسے اپنے خون سے محبت کی داستان رقم کرنی پڑتی ہے اور جو ایسا کر لیتا ہے وہ صرف قرب الٰہی سے سرفراز ہوتا ہے بلکہ لوح وقلم تک رسائی حاصل کر لیتا ہے بقول اقبالؒ

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح وقلم تیرے ہیں

ہندوستان میں تحریک شتم رسول (ﷺ)

یہ سچ ہے کہ حضور خاتم النبیین علیہ التحیۃ والثناء سے لامحدود اور غیر مشروط محبت واحترام

ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد ہے جب کوئی بد بخت حضور ﷺ کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کرتا ہے توہین کا مرتکب ہوتا ہے تو غیرت وحمیت سے سرشار ہر مسلمان کا خون کھول اٹھتا ہے اور اس کے رگ و پے میں لاوا سا دوڑنے لگتا ہے دیکھتی آنکھوں اس کا وجود غیظ وغضب کی کڑکتی بجلیوں کا روپ دھار لیتا ہے اور اسے اس وقت تک کسی پہلو قرار نہیں آتا جب تک وہ شاتم رسول کے ناپاک اور غلیظ وجود سے اس دھرتی کو پاک نہیں کر لیتا اس ہدف تک رسائی کے لئے وہ دن رات بے تاب رہتا ہے اس جان گسل مہم کو سر کرنے کے لئے چاہے اسے لاکھ چٹانیں اور خون کے سمندر ہی کیوں نہ عبور کرنا پڑیں اس کے لئے بے قابو جذبوں، ناقابل تسخیر جنوں اور کہسار صفت اخلاص وفا کے سامنے کفر کی ہر طاقت گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتی ہے راہ محبت کا یہ راہی اور لشکر عشق کا یہ سپاہی جانتا ہے کہ اس کی یہ جدوجہد ہی حاصل زندگی ہے ان میں ہی اس کی بقاء ہے حیات ابدی ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ۔

فنا فی اللہ میں بقا باللہ کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

شہیدان ناموس رسالت ﷺ کی عظمت یہ ہے کہ وہ نہ صرف ہر عہد میں شاتمان رسول (ﷺ) کو فی النار کرتے رہے ہیں بلکہ وارثان منبر ومحراب اور خداوندان مکتب سے کوئی توقع وابستہ کئے بغیر ہی شاتموں کو عبرتناک سزا دیکر ہنستے مسکراتے دارورسن سے گزرتے رہے ہیں اس داستان دل گداز اور ایمان افروز کی ایک جھلک ہمیں برصغیر پاک و ہند میں بھی نظر آتی ہے مغلیہ سلطنت کے خاتمے کے بعد لحم خنزیر کھانے اور ام الخبائث پینے والے فرنگی، مکار ہندو بنیا اور انگریز کی ناجائز اولاد قادیانی سمجھ بیٹھے تھے کہ پیہم غلامی اور فرنگی تہذیب کے مسلسل کاری حملوں سے ہندوستان کے مسلمان پر موت کا سکوت طاری ہے اس کی ایمانی نبضیں ڈوب چکی ہیں اور اس کے قلب کی دھڑکنیں خاموش ہو چکی ہیں اس کے ماتھے کی حدت، ٹھنڈک میں بدل گئی ہے لہٰذا انہوں نے چاہا کہ اب انہیں سپردِ خاک کر دیا جائے انہوں نے باقاعدہ پلاننگ کر کے یہاں تحریک

شتم رسول چلا دی مختلف شہروں میں عیسائی، ہندو، سکھ اور قادیاتی کتے بھونکنے لگے اور ہذیاں بکنے لگے ان کے بدبودار منہ سے نکلنے والی زہریلی آواز سے ہندوستان کی فضائیں زہر آلود ہو گئیں ہر طرف ذلیل ورزیل کتے اپنے اندر کی غلاظت باہر پھینکنے لگے تو ایسے لمحات میں ایک بار پھر خاک ہند سے مسلمانوں کی راکھ کے ڈھیر سے ایمان کی چنگاری سلگی اور اس نے ان کتوں کے وجود کو ادھیڑ کر رکھ دیا سویا ہوا شیر انگڑائی لے کر اٹھا، سنبھلا اور شیروں کی طرح ان کتوں پر پل پڑا پھر ان کے وجود کا ایسا حشر کیا کہ ہر ایک شاتم کو عبرت کی مثال بنا کر رکھ دیا اور ہر طرح کی قانونی رکاوٹوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے انہیں جوتے کی نوک تلے مسل دیا اور دنیاوی قانون کی دفعات کے پرخچے اڑا کر اعلان کیا۔

پڑا فلک کو دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے رکھ نہ کردوں تو داغ نام نہیں

گستاخ راج پال پر پہلا حملہ

(۵۴) توہین رسالت (ﷺ) کی تحریک کا آغاز دلی میں شردھانند نے اور لاہور میں راجپال نے شدھی اور سنگھٹن کی تحریک کی آڑ میں کیا تو ردعمل کے طور پر راجپال کو جہنم واصل کرنے کے لئے غازی عبدالعزیز خاں کوہاٹ سے لاہور 19 اکتوبر 1927ء کو آیا اور سوامی دیانند کو راج پال سمجھا ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر کے تھانے میں حاضر ہو گیا اور خود ہی کہا کہ میں نے موذی کا خاتمہ کر دیا ہے۔

گستاخ راج پال پر دوسرا حملہ

(۵۵) 24 ستمبر 1927ء کی صبح جہنمی راجپال اپنی دکان پر بیٹھا کاروبار میں مصروف تھا کہ غازی خدا بخش اکو جہا آئے اور اس پر تیز دھار چاقو سے حملہ کر کے اسے مضروب کر دیا وہ بدبخت

تیزی سے اٹھا اور جان بچانے کے لئے بھاگ کھڑا ہوا اور قتل ہونے سے بچ گیا۔

گستاخ راج پال کا قتل

(۵۶) علم الدین شہیدؒ 4 دسمبر 1908ء بروز جمعرات کو گویا آج سے 102 سال پہلے محلہ سرفروشاں (کوچہ چابک سواراں) رنگ محل لاہور میں میاں طالع مند کے ہاں پیدا ہوئے تھے انہوں نے ابتدائی تعلیم مکتبہ سادھواں بازار نوہریاں اکبری منڈی بابا کالو کے مکتب سے حاصل کی۔ ہندو اس وقت عیار اور چالاک تھے اور انگریز کے قریب تھے جب کہ مسلمان سادہ اور پسماندہ تھے اس وقت بھی آج کی طرح مسلمانوں پر مشکل وقت تھا ہندوؤں کی چالاکیوں، سازشوں اور تخریب کاروں کے ہاتھوں مسلمان بے بس تھے۔ اس وقت کی داستان بھی آج کی توہین آمیز کارٹون مہم سے بہت مشابہ ہے اس صورتحال میں اپریل 1929ء کو غازی علم الدین شہیدؒ نے ایک تیز دھار چھرا لیا اور دوپہر کے بعد جب گستاخ رسول ناشر کتاب ''رنگیلا رسول'' اپنی دکان واقع ہسپتال روڈ نزد مزار قطب الدین ایبک پر موذی راجپال بیٹھا تھا تو اسے قتل کر دیا اور اس کی پاداش میں ہنستے مسکراتے خود بھی 31 اکتوبر 1929ء کو تختہ دار پر جھول گئے۔ انہیں عوامی ردعمل کے خوف سے فرنگی حکومت نے میانوالی میں دفن کر دیا بعد ازاں اکابرین ملت کی کوششوں سے آپ کے جسد مبارک کو میانوالی سے لاہور لا کر 14 نومبر 1929ء کو 5 بج کر 35 منٹ پر صندوق لاہور وصول کیا اور اسی دن تاریخی جنازے کے بعد قبرستان میانی صاحب میں آپ کو دفن کر دیا گیا۔ اور جنازہ سید دیدار علی شاہ آلوری نے پڑھایا۔

گستاخ نتھو رام کا قتل

(۵۷) مسلمانوں کے خلاف شردھانند کی شدھی تحریک زوروں پر تھی بدزبان اور گستاخ ہندو ذات رسالت مآب ﷺ پر رکیک حملے کر رہے تھے کہ 1933ء کے اوائل میں آریہ سماج حیدر

آباد سندھ کے سیکرٹری نتھو رام نے ایک کتابچہ بعنوان ''ہسٹری آف اسلام'' شائع کیا یہ پمفلٹ ''رنگیلا رسول'' اور اس جیسی دیگر کتابوں سے ماخوذ مواد پر مشتمل تھا اس میں ناموس رسالت پر ناپاک حملے کئے گئے تھے اس کے خلاف عبدالمجید سندھی، حاتم علوی اور کئی دیگر مسلمان لیڈر اٹھ کھڑے ہوئے لیکن ان کی آواز غیر موثر رہی یہ ستمبر 1934ء کا واقعہ ہے کہ مقدمہ اہانت رسول ﷺ کے ملزم نتھو رام کی اپیل کراچی کی عدالت میں سنی جا رہی تھی کہ سماعت کے دوران ہزارہ کے رہائشی غازی عبدالقیوم نے اپنا تیز دھار چاقو لے کر نتھو رام پر ٹوٹ پڑا اور اس کی گردن پر دو بھرپور وار کئے نتھو رام چاقو کے زخم کھا کر زور سے چیخا اور لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑا اس جرم کی پاداش میں غازی عبدالقیوم کو موت کی سزا ہوئی۔ (آمین)

گستاخ رام گوپال کا قتل

(۵۸) ہندوستان کے شفاخانہ حیوانات پلول ضلع گوڑگانواں کے انچارج ڈاکٹر رام گوپال لعین نے محسن انسانیت ﷺ کی شان میں شرمناک دریدہ دہنی و گستاخی کرتے ہوئے اپنے شفاخانے کے گدھے کا نام (معاذ اللہ) سرور کونین ﷺ کے نام نامی اسم گرامی پر رکھنے کی جسارت کر رکھی تھی یہ خبر زمیندار اخبار میں چھپی مسلمانوں کا خون کھول اٹھا احتجاجی بیانات کا سلسلہ اتنا بڑھا کہ متاثر ہو کر گورنمنٹ برطانیہ نے اس گستاخ ڈاکٹر کو پلول سے ہندوستان کے قصبہ نارنوند ضلع حصار تبدیل کر دیا غازی مرید حسین بھلہ شریف تحصیل چکوال کے معزز کھوٹ گھرانے سے روانہ ہوئے وہاں پہنچ کر اگست 1936ء کو للکارا اور کہا ''او موذی اٹھ! اج محمد دا پروانہ آ گیا ای'' یہ کہتے ہوئے خنجر کے ایک وار سے ہی محبوب خدا کے دشمن کو ہاویہ میں پہنچا دیا اور مسکراتے ہوئے 18 رجب المرجب بمطابق 24 ستمبر 1937ء جمعۃ المبارک صبح نو بجے تختہ دار پر نمودار ہو کر ناموس رسالت پر قربان ہو گئے گویا یہ اعلان کر رہے ہوں کہ۔

یا الٰہی اس اسیر خستہ جان کو دار پر
خواہش دیدار احمد ﷺ کے دگر کچھ بھی نہیں

گستاخ چرن داس کا قتل

(۵۹) چکوال کی تحصیل تلہ گنگ کے رہائشی غازی میاں محمد شہیدؒ نے ایک گستاخ ہندو ڈوگرہ چرن داس کو گستاخی رسول ﷺ کے جرم میں مدارس چھاونی میں دوران سروس 17 مئی 1937ء کو صبح فجر کی نماز کے بعد للکارا اور رائفل کی ایک ہی گولی سے ڈھیر کر دیا 23 ستمبر 1937ء کو پلٹن میں غازی میاں محمد کو سزائے موت کا حکم سنایا جس کا جواب غازی نے مسکرا کر دیا۔

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

۱۰ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ بمطابق 12 اپریل 1938ء کی صبح پانچ بج کر پینتالیس منٹ پر ساقی کوثر کا دیوانہ حوض کوثر کے کنارے اپنی پیاس بجھا رہا تھا۔

غازی محمد میاں شہید نے خدا اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی محبت میں ایک اعلیٰ ترین مقصد حیات اور دین کی خاطر اپنی دنیا، دنیا کے علائق اور نقد جاں ناموس رسالت پر وار دی اس لئے انہیں دنیا سے اٹھ جانے کا ذرا بھی ملال نہیں تھا کسی نے انہیں مخاطب کر کے کیا خوب کہا ہے۔

اے یادگار عزت ناموس مصطفیٰ ﷺ
کیا خوب انتخاب تھا تیری حیات کا
بدلہ لیا ہے دشمن احمد ﷺ کا تو نے خوب
منظور کر چکا ہے شہادت تری خدا

گستاخ سوامی شردھانند کا قتل

(۶۰) جمعرات 23 دسمبر 1926ء کو دلی کے ایک خوشنویس قاضی عبدالرشید نے غیرت اسلامی کے جذبے سے سرشار ہو کر فتنہ ارتداد (شدھی) کے بانی اور غلامان بارگاہ رسالت کے شاتم سوامی شردھانند کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا اور اس سعادت عظمیٰ کے صلے میں جولائی 1927ء کے آخری ہفتے غازی عبدالرشید نے دلی سنٹر جیل میں پھانسی کے تختے پر جام شہادت نوش کیا۔

گستاخ چنچل سنگھ کا قتل

(۶۱) موضع پٹی تحصیل وضلع قصور کا رہنے والا غازی عبداللہ 1942ء میں خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ کے قریب موضع ہرنالہ کے رہائشی شاتم رسول چنچل سنگھ کو چھری سے ذبح کرنے میں کامیاب ہو گیا اور نتیجتاً عدالت نے موت کی سزا سنا دی تختہ دار پر جاتے ہوئے غازی کا چہرہ بشاشت سے چمک اٹھا ادھر آپ کی حالت یہ تھی کہ بقول ولی دکنی۔

اے نور جان و دیدہ تیرے انتظار میں
مدت ہوئی پلک سوں پلک آشنا نہیں!

یوں آپ اس دار فانی سے دار آخرت کی طرف پرواز کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

گستاخ پالا مل سنار کا قتل

(۶۲) یہ 1935ء کا سال ہے جب ''قصور'' کی فضائیں پالا مل سنار کے غلیظ وجود سے متعفن ہو رہی تھیں پالا مل نے 1934ء سے بے ادبیوں کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا مردود مذکور نہ صرف نماز کا مضحکہ اڑاتا بلکہ سرکار مدینہ ﷺ کی ذات اقدس کے متعلق نازیبا کلمات بکنے کے ردعمل کے طور پر شہر میں غم وغصے کی لہر دوڑ گئی، فیروز پور چھاونی نزد قصور کے رہائشی غازی محمد صدیق

نے 17 ستمبر 1934ء کو اس شاتم کو چھریوں کے پے در پے وار کر کے منطقی انجام سے دوچار کر دیا اور نتیجتاً عدالتی فیصلے کے تحت وہ تختہ دار پر بزم دار و رسن سجاتے، چراغ محبت جلاتے حضور حق جا پہنچے۔ فروری 1935ء کو آپ نے شہادت کا جام نوش کیا اور قربان گاہ کو خون دل کی حدت سے زینت بخش کر مشعل وفا کو فروزاں رکھتے ہوئے منصب شہادت پر فائز ہو گئے اور یہ اعلان کر گئے کہ

موت کو غافل سمجھتے ہیں اختتام زندگی
ہے یہ شام زندگی، صبح دوام زندگی

(اقبالؒ)

گویا خطہ ہند و پاک پر آزادی سے پہلے کچھ آزاد سخن زمانے کی تلخیوں سے بے نیاز، جانباز مجاہد، قبیلہ عشاق کے مقتداء اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر عشق کے میدان میں ایسے ایسے معرکے سر کر گئے کہ آج بھی تاریخ کی پیشانی ان کے اسمائے گرامی کے جھومر سے چمک رہی ہے جن کا ذوق نظر یہ تھا

اس شرط پہ کھیلوں گا صنم پیار کی بازی
جیتوں تو تجھے پاؤں ہاروں تو صنم تیرا

غازی محمد صدیق کی جرات و مردانگی نے قحط الرجال کے تصور ماتم کو مٹا دیا

گستاخ دیال سنگھ کا قتل

(۶۳) بابو معراج دین 1921ء میں اندرون لوہاری گیٹ لاہور کے محلہ چڑی ماراں میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم و تربیت کے بعد 1940ء میں فوج میں ملازمت اختیار کر لی آپ کو لکھنو چھاؤنی میں تعینات کیا گیا وہاں پر دیال سنگھ (میجر) نے قربانی کے گوشت اور مذہبی تہوار کا

مذاق اڑایا اسلام اور اہل اسلام پر سب وشتم کیا وہ بار بار مسلمانوں کا دل دکھاتا بابو معراج دین نے اس کی گستاخی اور بدتمیزی برداشت نہ کرتے ہوئے اس گستاخ سکھ کو کیفر کردار تک پہنچایا یہ لکھنو چھاونی کا واقعہ 1942ء میں پیش آیا یہ خبر آگ کی طرح گردنواح میں پھیل گئی چھاونی میں فتنہ فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے انگریز فوجی حکومت نے سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا اس کے بعد آپ کو منٹگمری جیل (ساہیوال) منتقل کر دیا گیا۔ 1943ء میں آپ کو سنٹرل جیل لاہور بھیج دیا گیا جب کہ آزادی کے فوراً بعد آپ کو رہا کر دیا گیا۔

گستاخ ہندو ناشر کا قتل

(۶۴) غازی امیر احمد اور غازی عبداللہ دونوں پشاور کے قرب و جوار سے اٹھے اور کلکتہ کے ایک شاتم رسول (ﷺ) ناشر کتاب کو چیت روڈ موسیٰ سیٹھ کے مسافر خانہ کے قریب اس کے گھر جا کر خنجر اس کے پیٹ میں اتار کر کلیجہ پھاڑ دیا اور خود بھی راہ حق میں شہادت پا کر کلکتہ کے گورا قبرستان میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔

گستاخ قادیانی کا قتل

(۶۷) حاجی محمد مانک مرحومؒ نے بستی کرونڈی تحصیل فیض گنج سندھ کے کمینہ فطرت و شعبدہ باز عبدالحق قادیانی کو 21 ستمبر 1966ء کو عبرتناک انجام سے دوچار کر کے دم لیا آپ سے چاقو کی برآمدگی کر کے تھانے پہنچا دیا گیا مگر پگلی دنیا نہیں جانتی کہ جسے جرم عشق پہ ناز ہو بھلا اس کا نشہ بھی کبھی اترا ہے

جنت کا تصور اب کیا آئے مرے دل میں
تصویر مدینے کی آنکھوں میں سجائی ہے

دوران قید آپ جلوہ جاناں ﷺ سے سرشار رہے درست انداز سے تمام احوال

عدالت کے روبرو پیش کیے اور اپنے فعل کا متواتر اقرار کیا گویا

عزت ملت بیضا کی حفاظت کے لئے

دوش پر لاکھوں سر ہوں تو کٹاتے جاؤ

آپ نے اس مقدمہ میں باعزت رہائی پائی اور معرکہ کارزار میں سرخرو ٹھہرے

گستاخ بھیشو کا قتل

(۶۶) جولائی 1937ء میں تھانہ حضرو ضلع اٹک کے قریبی گاؤں برہ زئی کے ہندو بھیشو کو شان رسالت میں گستاخی کرنے کے جرم میں غازی عبدالمنان نے چلچلاتی دھوپ میں اس کافر کا خون کردیا اور جیل کاٹ کر باعزت رہائی پائی۔

گستاخ کھیم چند کا قتل

(۶۷) ضلع چکوال کی بستی ''بھین'' کے غازی منظور حسین نے ایک گستاخ اور متعصب ہندو کھیم چند کو 1941ء کے دوران برچھیاں مار کر فی النار کردیا۔

گستاخ عیسائی کا قتل

(۶۷) 1994ء میں ایک بار پھر فیصل آباد میں تاریخ دہرائی گئی فیصل آباد کے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کے دفتر میں عارضی طور پر تعینات ایک سینئر عیسائی ٹیچر نعمت احمر نے سرکار دوعالم ﷺ کی گستاخی کرنے اور شعائر اسلام کا مذاق اڑانے کا سلسلہ شروع کررکھا تھا اسے ایک مسلمان نوجوان غازی فاروق احمد نے چھری کے پے در پے وار کر کے ہلاک کر دیا 4 جون 1994ء کو فیض احمد بھٹہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے گستاخ رسول نعمت احمر کے قاتل

غازی فاروق احمد کو 14 سال قید بامشقت کی سزا کا حکم سنایا۔

گستاخ سکھ کا قتل

(۶۹) غازی محمد اسحٰق شہیدؒ نے قضیہ مسجد شہید گنج کے دوران اپنے چمکدار خنجر کے پے در پے وار کر کے ایک گستاخ سکھ پولیس آفیسر کو پلک جھپکنے میں جہنم رسید کر دیا اور بارخداوندی میں سجدہ شکر بجالائے 9 مہینے جیل میں عدالتی کارروائی کے بعد یکم محرم 25 مارچ 1936ء کو تختہ دار پر جھول گئے۔

ملعون ویدا سنگھ کا قتل

(۷۰) غازی احمد دین شہید نے ملعون ویدا سنگھ کو قتل کر کے فروری 1938ء میں فی النار کیا اس کیس میں سزا کے طور پر کالا پانی کی سزا کاٹی اور رہا ہوئے۔

عیسائی مبلغ کا قتل

(۷۱) غازی زاہد حسین نے 1961ء میں ایک عیسائی مبلغ پادری سیموئیل کو سزا دینے کے لئے حملہ کیا اور سزا پائی۔

ملعون سلیمان رشدی کا قتل واجب ہے

(۷۲) 1988ء میں آبرو باختہ، ضمیر فروش اور رسوائے زمانہ شیطان ملعون سلیمان رشدی خبیث نے شیطانی آیات نامی کتاب لکھی جو عفونت میں سنڈاس سے بدتر تھی یہ کتاب وائی کنگ پبلی کیشنز نامی یہودی ادارے نے شائع کی اس کتاب کو ناول کی شکل دے کر اس میں امام الانبیاء حضرت ابراہیم، ازواج مطہرات اور اصحاب رسول ﷺ کی شان اقدس میں زبان درازی کی گئی

اور ذوات قدسی پر بڑے فحش انداز میں حملے کیے گئے اس شیطانی کتاب اور اس کے شیطان مصنف کے خلاف غم وغصہ اور نفرت کا لاوا ابلنے لگا اور ہولناک حالات پیدا ہوتے چلے گئے شیطان خرافات کے خلاف بزرگ عالم دین مولانا عبدالستار خان نیازی، بزرگ سیاستدان نوابزادہ نصر اللہ خان، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا کوثر نیازی، میجر (ر) محمد امین منہاس وغیرہ کی راہنمائی میں اسلام آباد میں احتجاجی مظاہرہ ہوا 12 فروری 1989ء کو جب جلوس امریکن سنٹر بلیو ایریا کے قریب پہنچا تو اندھا دھند فائرنگ کے نتیجہ میں 7 نونہال خون شہادت سے رنگین قبا ہوئے۔ ظفر اقبال، حافظ نوید عالم، نورالہدیٰ، محمد شاہد، حق نواز، محمد ارشد، محمد فاروق شہید ہوئے اس کے علاوہ بے شمار نوجوان اس وحشیانہ فائرنگ کے نتیجہ میں زخمی اور مضروب ہوئے ساری دنیا میں احتجاج ہوا کہ برطانیہ نے سلیمان رشدی کو حفاظتی سیکورٹی فراہم کی اور آج تک اس کی حفاظت کے لئے عیسائی حکومتیں سرگرم ہیں یقیناً ایک دن آئے گا جب یہ ملعون کسی عاشق رسول ﷺ کے ہاتھوں فی النار ہوگا اور عبرتناک انجام سے دوچار ہو کر ذلیل و رسوا ہوگا۔ (انشاء اللہ)

تسلیمہ نسرین کا قتل واجب ہے

(۴۷) بنگلہ دیش کی ایک ملعونہ رائٹر، ناول نگار اور نام نہاد دانشور تسلیمہ نسرین نے بھی اسلام اور اصحاب اسلام کا مذاق اڑایا اسکے خلاف دنیا بھر کے مسلمانوں نے احتجاج کیا بالخصوص بنگلہ دیش اور ہندوستان و پاکستان میں بڑے زوردار مظاہرے ہوئے اسے بھی دنیا بھر کی عیسائی حکومتوں نے تحفظ دینے کے لئے واویلا مچایا، سیکورٹی فراہم کی اور ہر طرح کے وسائل فراہم کرنے کے ساتھ اپنے ہاں پناہ دی اس کا قتل بھی مسلمانوں پر واجب ہے وہ دن ضرور آئے گا جب یہ ملعونہ کسی عاشق رسول ﷺ کے ہاتھوں فی النار ہوگی مذکورہ واقعات جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس پر قربان ہو جانے والوں کی مشکبو یادوں کو تازہ کرتے ہیں اور شمع رسالت ﷺ پر نثار ہونے والوں کی صف میں جن کا نام نامی اسم گرامی جلی حروف میں کندہ ہے اور تا قیامت ان غیور مسلمانوں کی اولاد شمنان رسول (ﷺ) کے لئے عبرت کا نشان بنتی رہے گی۔

اسلام میں توہین رسالت (ﷺ) کی سزاء

اسلام میں عقیدہ توحید کے بعد دوسرے نمبر پر عقیدہ رسالت (ﷺ) پر ایمان لانا بہت ضروری ہے مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ تمام پیغمبروں پر ایمان لائیں ان کا ادب واحترام کریں اور پھر نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے کے بعد ان کی اطاعت کریں اور آپ ﷺ کی جملہ امور حیات میں پیروی بھی کریں اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

ترجمہ:- ہر وہ شخص جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے اللہ کے رسول ﷺ کی حیات طیبہ میں بہترین نمونہ موجود ہے (آل عمران۔۳۱)۔

ایک دوسری مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ۔

ترجمہ:- اے پیغمبر ﷺ آپ ﷺ فرمادیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو پھر میری اتباع کرو پھر اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا

ایک تیسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

ترجمہ:- جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی ہی اطاعت کی

قرآن کریم کی مذکورہ آیات سے واضح ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کے لئے نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی کا بہترین نمونہ موجود ہے آپ ﷺ کی اتباع کرنے سے ہی مسلمان اللہ کو راضی کر سکتے ہیں اور اس کی رضا ورحمت ومحبت بھی حاصل کر سکتے ہیں اس سے مسلمانوں کے گناہ کی بخشش ہوگی تیسری آیت میں تو اللہ نے اطاعت رسول (ﷺ) کو عین اپنی اطاعت قرار دیا ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نمائندہ ہیں تمام الٰہی تعلیمات نہ صرف اللہ کے بندوں تک پہنچانے والے ہیں قرآن وسنت، آثار صحابہ اور مذاہب اربعہ کی روشنی میں رسول اکرم ﷺ کی نصرت واہانت اور احترام واکرام واجب ہے اور آپ ﷺ کے خلاف تحقیر آمیز الفاظ کہنے، گالیاں دینے اور برا بھلا کہنے والے شخص کو قتل کرنا واجب ہے اندلس کے قاضی القضاۃ قاضی

عیاض نے اپنی معروف تصنیف ''الشفاء'' میں توہین رسالت کے موضوع پر کئی ابواب قلمبند کیے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ''تمام علماء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شاتم رسول ﷺ یا وہ شخص جو آپ ﷺ کی ذات میں نقص نکالے کافر ہے اور مستحق وعید عذاب ہے اور پوری امت کے نزدیک واجب القتل ہے اس طرح امام مالکؒ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''جو شخص حضور اکرم ﷺ کو یا کسی اور نبی کو گالی دے اسے قتل کیا جائے اسے قتل کیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر''۔

ناموس رسالت ﷺ کے بارے میں غیرت الٰہی اس قدر حساس ہے کہ قرآن نے گستاخانِ رسول ﷺ کو ہمیشہ سخت لہجے میں جواب دیا ان پر لعنتیں برسائیں اور ان کو عذاب الیم کی وعیدیں سنائیں مثلاً ابولہب کے بارے میں سورۃ لہب نازل ہوئی امیہ بن خلف کے بارے میں سورۃ ہمزۃ اور ابی بن خلف کے بارے میں سورۃ یٰسین ۷۸ تا ۸۳، عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں سورۃ فرقان آیات ۲۳ تا ۳۱ ولید بن مغیرہ کے بارے میں سورۃ زخرف آیت ۳۱، ۳۲ اور القلم آیات ۸ سے ۱۲، نفر بن الحارث کے بارے میں سورۃ لقمان آیت ۶، ۷ اور عاص بن وائل سہمی کے بارے میں مکمل سورۃ کوثر نازل ہوئیں یہ تو رب ذوالجلال کا توہین رسالت کرنے والوں کے بارے میں سخت ردعمل تھا ان سب دشمنوں کا خوفناک انجام کسے معلوم نہیں خصوصاً ابولہب اس کے بیٹے عقبہ، ولید بن مغیرہ اور عاصم بن وائل سہمی کی موتیں بڑی عبرتناک تھیں پھر خود رسول مقبول ﷺ کے حکم پر اس طرح کے پندرہ کے لگ بھگ گستاخوں کا قتل اور عبرتناک انجام سب کے سامنے ہے جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع مسلمانوں پر واجب قرار دی تو اس کے لئے دلوں میں حب رسول ﷺ کا جذبہ پیدا کیا اور توہین رسالت ﷺ سے خود اللہ کریم نے حضرت محمد ﷺ کا دفاع کیا اور مسلمانوں پر بھی رسول اکرم ﷺ کی عزت و ناموس اور آبرو کا احترام کرنا اور اس کی حفاظت کرنا واجب قرار دیا جب تک آپ ﷺ کی سچی محبت دل میں موجود نہیں کوئی آپ ﷺ کی پیروی کیسے کرسکتا ہے اور اللہ کی خوشنودی ومحبت کیسے حاصل کرسکتا ہے۔

توہین رسالت ایکٹ

برصغیر پاک و ہند میں دور سلاطین ہو یا ان کے عدالتی مقدمات میں فیصلے، وہ قرآن و سنت اور فقہ کی روشنی میں کیے جاتے رہے ہیں مغلوں کے زوال کے بعد 1860ء میں انڈین پینل کوڈ نافذ کیا گیا تھا خود انگلینڈ کے مجموعہ قوانین میں BLASPHEMY ACT شامل ہے۔ 1898ء میں (دفعہ 24-A) تعزیرات ہند میں شامل کی گئی جس کے تحت حکومت برطانیہ کے خلاف منافرت پھیلانے یا توہین حکومت کے جرم کی سزا عمر قید میں مقرر کی گئی 1898ء میں (53-A) کا بھی اضافہ کیا گیا جس کا متن حسب ذیل ہے۔

جو الفاظ یا بذریعہ تحریر، تقریر یا اشارات یا کسی دوسرے طریقے سے ہز میجسٹی کی رعایا کسی مختلف جماعتوں میں دشمنی یا منافرت کے جذبات ابھارنے یا انہیں بھڑکانے کی کوشش کرے اسے دو سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

راج پال اور نتھو رام کے خلاف کیس اس جرم کے ارتکاب میں رجسٹر ہوا سیشن جج کی عدالت سے راجپال کو سزا دی گئی مگر لاہور ہائی کورٹ نے اسے ختم کر دیا جس کے خلاف مسلمانان ہند میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی اور ہر پلیٹ فارم سے سخت احتجاج ہوا جب قانون یا عدلیہ نے مسلمانوں کے زخمی جذبات پر پھاہا نہ رکھا تو غازی علم دین شہیدؒ نے راجپال کو جہنم واصل کر کے پھانسی کی سزا پائی اور زندہ جاوید ہو گیا جب برطانوی حکومت نے مسلمانوں کے جذبات کو دیکھا کہ اس دفعہ (53-A) سے وہ مجروح ہو رہے ہیں تو ان کی اشک شوئی کے لئے (2015-A) کو قانون فوجداری کے ترمیمی ایکٹ میں 1927ء کے دوران اضافہ کیا گیا جس کے تحت دو سال تک قید جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد 23 مارچ 1956ء کو ''ہز میجسٹی کی رعایا'' کے الفاظ کو ''پاکستان کے شہریوں'' کے الفاظ میں تبدیل کر دیا گیا۔

1961ء میں ایک ترمیمی آرڈیننس کے ذریعے (298-A) میں یہ اضافہ کیا گیا

''جوکوئی تحریری، تقریری، اعلانیہ، اشارتاً یا کنایتاً بالواسطہ یا بلاواسطہ امہات المومنینؓ یا کسی اہل بیتؓ یا خلفائے راشدین میں سے کسی کی بے حرمتی کرے اسے تین سال تک سزا یا سزائے تازیانہ دی جائے گی یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اس دفعہ امہات المومنینؓ اور اصحاب رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کو تو قابل تعزیر گردانا گیا مگر خود اس مقدس ہستی ﷺ جن سے نسبت کی وجہ سے ان کو یہ رتبہ حاصل ہوا ان کی شان میں گستاخی کی کوئی سزا مقرر نہیں کی گئی تھی اس قانونی سقم کے خلاف جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ کی جانب سے 1984ء میں فیڈرل شریعت کورٹ میں پٹیشن دائر کی گئی ابھی شریعت کورٹ میں فیصلہ نہ ہوا تھا کہ محترمہ نثار فاطمہ زہرا ممبر قومی اسمبلی نے ملک کے سینئر علماء اور وکلاء کے توسط سے قومی اسمبلی میں توہین رسالت ﷺ کے مجرم کے لئے سزائے موت تجویز کرنے کا بل پیش کیا جسے فوجداری قانون ترمیمی ایکٹ 1986ء کی صورت میں منظور کر کے تعزیرات پاکستان دفعہ 295-C کی صورت میں نافذ کیا گیا جس کا متن یہ ہے جوکوئی عملاً، زبانی یا تحریری طور پر یا بطور طعنہ زنی یا بہتان تراشی بالواسطہ یا بلاواسطہ اشارتاً یا کنایتاً محمد ﷺ کی توہین یا تنقیص یا بے حرمتی کرے وہ سزائے موت یا سزائے عمر قید کا مستوجب ہوگا اور اسے سزائے جرمانہ بھی دی جا سکتی ہے۔

توہین رسالت کے متذکرہ بالا بل میں اہانت رسول ﷺ کی سزا بطور سزائے موت کا مطالبہ کیا گیا تھا لیکن اس میں متبادل کے طور پر عمر قید بھی رکھی گئی تھی جو کہ قرآن وسنت کے منافی ہے فیڈرل شریعت کورٹ نے 30 اکتوبر 1990ء کو اس قانونی سقم کا ازالہ کرتے ہوئے 295-C میں ترمیم کر کے عمر قید کے الفاظ حذف کردیئے یہ فیصلہ پی ایل ڈی میں شائع ہوا ہے۔

اس وقت پاکستان میں جو قانون توہین رسالت رائج ہے وہ درحقیقت فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے مورخہ 30 اکتوبر 1990ء کی روشنی میں ہے اور اس اعلیٰ عدالت کی ہدایت کے مطابق ترمیم کر کے نافذ کیا گیا فیڈرل شریعت کورٹ کا یہ فیصلہ عدالت کے جن پانچ جج صاحبان نے دیا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ جناب چیف جسٹس گل محمد خان (سابق جج لاہور ہائی کورٹ)

۲۔ جناب جسٹس عبدالکریم خان (سابق جج پشاور ہائی کورٹ)

۳۔ جناب جسٹس عبدالرزاق تھیم (سابق جج کراچی ہائی کورٹ)

۴۔ جناب جسٹس فدا محمد خان (پی ایچ ڈی اسلامی قانون)

۵۔ جناب جسٹس عبادت یار خان (سابق جج کراچی ہائی کورٹ)

مختلف مکاتب فکر کے چھ جید علماء کرام، فقہاء عظام نے بنچ میں شامل ان جج صاحبان کی معاونت کی ملک کی اعلیٰ عدالت نے لاہور، کراچی اور اسلام آباد میں متعدد تاریخوں پر اس کی سماعت کی تھی اور معاملے کا قرآن وسنت کی روشنی میں جائزہ لے کر ٹھنڈے دل ودماغ سے یہ فیصلہ صادر کیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ اور دوسرے تمام پیغمبران اسلام کی شان میں گستاخی کے کلمات ادا کرنے والے بدقسمت شخص کی سزا سزائے موت سے کم نہیں ہے جو کوئی عملاً زبانی یا تحریری طور پر بطور طعنہ زنی یا بہتان تراشی بالواسطہ یا بلاواسطہ، اشارتاً یا کنایتاً حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین یا تنقیص یا بے حرمتی کا ارتکاب کرے وہ سزائے موت کا مستوجب ہوگا اور اسے سزائے جرمانہ بھی دی جائے گی اگر وہی اعمال یا چیزیں دوسرے پیغمبروں کے متعلق کہی جائیں تو وہ بھی اسی سزا کا مستوجب ہوگا۔

قرآن وسنت نے حد اور تعزیری سزاؤں کے لئے چند شرائط مقرر کی ہیں

نیت، ارادے اور قصد یعنی INTENTION کو جرم کا بنیادی رکن قرار دیا اس اصول کی نشاندہی کرتی ہے

اس دفعہ 295-C کو قرآن وسنت سے ہم آہنگ کرنے کے لئے دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اگر قصداً گستاخی کی ہو تو سزائے موت کا مستحق ہے مگر بلا ارادہ یا غلطی سے کوئی بات منہ سے نکل جائے تو اس صورت میں سزائے موت کی بجائے تعزیر لاگو کی جائے گی جس میں کروڑوں کی سزا اور جرمانہ شامل ہو سکتے ہیں۔

مختصراً تبصرہ

باعث تخلیق کائنات حضرت محمد ﷺ کے گستاخ سے دنیا کو پاک کر دینا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر غلام کا اولین فریضہ ہے اس کے لئے ریاست کے قانون کو نافذ کرنے والے اداروں کا انتظار کرنا اور ان کا سہارا لینا غیرت ایمانی کے منافی ہے اپنی جان اور اپنے مال کے تحفظ کی خاطر ایک شہری خود اقدام کر سکتا ہے اس کے لئے ضروری نہیں کہ ریاستی مشینری کی قانونی کارروائی کا انتظار کرے۔ ناموس رسالت ﷺ تو اپنی جان اور مال سے لاکھوں کروڑوں درجہ عزیز ہے۔ لہٰذا اس کو قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ذمہ داری قرار دے کر اپنے ہاتھ باندھ لینا ایمان مستقیم اور عقل سلیم کے خلاف ہے تاریخ اسلام کے ابتدائی دور کا بغور مطالعہ کرنے سے ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ کسی نے حکومت کے اعلیٰ یا ادنیٰ افسر کے پاس جا کر رپورٹ کی ہو کہ فلاں شخص نے میری موجودگی میں میرے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے لہٰذا آپ اس کے خلاف قانونی کارروائی کریں عہد رسالت ﷺ میں توہین رسالت ﷺ کے ارتکاب کی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ صحابہ نے اگر گستاخ کو پایا تو اسے خود ہی قتل کیا اور بعد میں حضور ﷺ کو اطلاع دی دیکھئے صحیح نسائی میں ہے ایک صحابی کی بیوی گستاخ رسول تھی ایک دن اس نے توہین کا ارتکاب کیا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں جا کر عرض کیا کہ میری بیوی میرے دو بیٹوں کی ماں تھی میری خدمت گزار تھی مگر آپ ﷺ کی گستاخ تھی اس نے میرے سامنے آپ کے خلاف بدزبانی کی جس پر میں نے اسے قتل کر دیا آپ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ اس آدمی پر میرا حق ہے اور اس نے اپنا حق ادا کر دیا ہے نیز آپ نے فرمایا گواہ رہیو اس عورت کا خون ساقط ہے اس طرح حضرت خالد بن ولیدؓ نے ایک ایسی عورت کو قتل کر دیا جو نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیتی تھی ایک صحابی نے اپنی گستاخ رسول بہن کو قتل کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا قصہ سنایا تو آپ ﷺ نے اس عورت کا خون ساقط کر دیا اسی طرح حضرت عمر بن خطابؓ نے اس شخص کو قتل کر دیا جس نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا فیصلہ کروایا اور

اس کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس آ کر حضور ﷺ کے فیصلہ پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور اپنے معاملے کا فیصلہ حضرت عمر رضیؓ سے کروانا چاہا صحیح ابوداؤد شریف میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ یہودی عورت حضور پاک ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی ایک صحابیؓ نے گلا گھونٹ کر اسے مار دیا حضور ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے اس کا خون ساقط قرار دیدیا۔

یہ بات قوم موسیٰ کے فضائل سے ہے کہ مشکل وقت میں وہ کہہ دیتے تھے کہ اے موسیٰ آپ جائیں اور آپ کا رب! یہ کام ہمارے بس سے باہر ہے اس طرح یہ بات ہے کہ اپنی جان و مال کا تحفظ تو خود کریں اور بعد میں قانون نافذ کرنے والوں کو اطلاع کر دیں مگر جب رسول پاک ﷺ کی عزت کے تحفظ کا معاملہ ہو تو پولیس کو رپورٹ کر دیں اور بس! پولیس جانے اور اس کا کام! اسی طرح خالی خولی نام نہاد عاشق رسول ﷺ بھی کہلوائے اور ممکنہ مشکل صورتحال سے دوچار ہونے سے بھی بچ جائے! وہ یہ کہ توہین رسالت ﷺ کے اصل قانون پر خود عملدرآمد کرنے کی صورت میں قتل کے الزام میں گرفتار ہوتی، مقدمہ چلتا، موقف عدالت تسلیم کر لیتی تو بری ہو جاتے ورنہ غازی علم دین کی طرح شہادت سے سرفراز ہوتے۔

پاکستان میں رائج قانون توہین رسالت ﷺ (یعنی تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-C) تو ملزموں کو تحفظ فراہم کرتا ہے اس طرح وہ حضور پاک ﷺ کے غیرت مند غلاموں کے اقدام سے محفوظ ہو جاتے ہیں اور بالآخر شک کا فائدہ اٹھا کر عدالت سے بھی عموماً بری ہونے کا اہتمام کر لیتے ہیں مجھے 295-C تعزیرات پاکستان پر سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ اس طرح توہین رسالت کے قبیح فعل کو کئی ہندسوں سے ضرب دینا پڑتی ہے پولیس کے ہاں رپورٹ درج کرانیوالا توہین رسالت (ﷺ) پر مبنی ناقابل بیان الفاظ کو دہرائے گا پھر پولیس محرران الفاظ کو لکھ کر دہرائے گا پھر پولیس کا تفتیشی افسر اپنی تفتیش میں ضمنیاں لکھتے وقت اور گواہوں کے بیانات زیر دفعہ 161 ضابطہ فوجداری لکھتے وقت اور چالان کی آخری رپورٹ مرتب کرتے وقت توہین آمیز الفاظ دہرائے گا اس کے بعد عدالت اپنی کارروائی کے دوران گواہوں کے بیانات ریکارڈ کرتے وقت اور ملزم پر چارج فریم کرتے ہوئے غرض بے شمار مرتبہ توہین رسالت ﷺ پر مبنی الفاظ

دہرائے گی یہ صورتحال کسی بھی صاحب ایمان حضور پاک ﷺ کے کلمہ گو کے لئے قابل برداشت نہیں ہوسکتی خصوصاً جب کہ نتیجہ بھی غیر یقینی ہو! توہین رسالت ﷺ کے قانون پر سیخ پا ہونے والے وہ لوگ ہیں جو بنی نوع انسان کے عظیم محسنوں یعنی اللہ کے برگزیدہ پیغمبروں کے خلاف بغض رکھتے ہیں اور ان کی بے ادبی اور گستاخی کا ارتکاب کرتے ہیں اس لئے وہ توہین رسالت کے قبیح اور گھناؤنے فعل کے مجرموں کے ساتھ ہمدردی کے جوش میں احترام انسانیت اور احترام قانون جیسی اعلیٰ اقدار کو پامال کر دیتے ہیں جب ایک عام انسان کی توہین قانوناً جرم ہے تو کیا مسلمانوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے دل و جان سے عزیز پیغمبر ﷺ کی توہین کو سنگین جرم قرار دیں!

قادیانی مذہب کی غرض و غایت یہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں سے عشق مصطفیٰ ﷺ کا جذبہ محو کر دیا جائے کیونکہ جذبہ جہاد کی اصل قوت محرکہ یہی ہے جب کوئی شخص قادیانی مذہب قبول کر لیتا ہے تو اسے حضور پاک ﷺ کے ساتھ محبت نہیں رہتی بلکہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ ایک گونا بغض رکھتا ہے پنڈت جواہر لال نہرو کے نام علامہ اقبالؒ کا ایک خط ہے اس خط میں وہ لکھتے ہیں کہ قادیانیوں کے حضور پاک ﷺ کے خلاف بغض رکھنے پر میں نے اس وقت تک یقین نہیں کیا جب تک میں نے اپنے کانوں سے ایک قادیانی کو حضور ﷺ کے بارے میں ان کی شان کے منافی گفتگو کرتے ہوئے نہیں سن لیا غازی علم دین نے راجپال کو جہنم واصل کر دیا تو مولانا سید دیدار علی شاہ آلوریؒ نے فرمایا کہ ہم باتیں ہی کرتے رہے اور ترکھان کا بیٹا بازی لے گیا اس کے برعکس قادیانی سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے اخبار ''الفضل'' میں بیان دیا کہ ''غازی علم الدین نے جہالت کا کام کیا ہے ہم اس کے اس فعل سے اعلان برائت کرتے ہیں''۔

سچ تو یہ ہے کہ مسلمان دنیا کی ہر حقیقت کے بارے مصالحانہ رویہ اختیار کر سکتا ہے اپنے ہر مفاد اور وابستگی کو قربان کر سکتا ہے لیکن وہ سرکار دو جہاں حضرت محمد ﷺ کی عزت و ناموس پر کوئی مصالحت اختیار نہیں کر سکتا اور یہ وابستگی محض کسی جذباتی نوعیت کی نہیں ہے بلکہ اس کا مسلمانوں کے عقیدہ، ثقافت، قانون اور تہذیب و تمدن سے بھی بڑا گہرا تعلق ہے اسلام میں ہر چیز کا آخری اور حتمی حوالہ حضور ﷺ کی ذات گرامی ہے یہ بات قرآن نے بھی واضح اور غیر مبہم انداز میں بار بار

بیان کی ہے سنت رسول ﷺ اور احادیث میں بھی یہی بات ذہن نشین کرائی گئی ہے اور فقہاء کرام، متکلمین، مفسرین، محدثین بلکہ عامتہ الناس کا بھی اس پر روز اوّل سے اتفاق کامل رہا ہے ہر ایسا قول یا فعل جو سرکار دو عالم ﷺ کی اس حیثیت کو مجروح یا متاثر کرنے کی کوشش کرے اسلام کے خلاف بغاوت یعنی High Treason کے مترادف ہے جس کی کم از کم سزا موت ہے اس لئے تو عاشق مدینہ امام عاشقاں امام احمد رضا خاں بریلویؒ نے کہا ہے کہ

کروں تیرے نام پر جاں فدا،
نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا
کروں کیا کروڑوں جہاں!

(ماخوذ۔حدائق بخشش)

شہید فی سبیل اللہ کون ہے؟

ظلمت دہر میں ہر سمت اجالا کر دوں
کاش! مل جائیں مجھے کوچہ جاناں ﷺ کے دیئے

ہر مسلمان کے دل میں ایمان کی چنگاری دبی ہوئی ہے جب کوئی گستاخ، لعین رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ ناز میں بھونکتا ہے گالی بکتا ہے یا تحقیر آمیز الفاظ ادا کرتا ہے تو مسلمانوں کی غیرت وحمیت بیدار ہو جاتی ہے وہ غم والم سے نڈھال ہو جاتے ہیں مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگتے ہیں ان کے قلب پر چوٹ لگتی ہے صدمہ سے دل ودماغ کا سکون چھن جاتا ہے اور ہونٹوں سے مسکراہٹ سلب ہو جاتی ہے کلیجہ کباب ہو جاتا ہے وہ شدت درد سے چیخ اٹھتے ہیں ان کیلئے یہ تکلیف ناقابل برداشت ہو جاتی ہے ان کی روح اس ناقابل برداشت زخم سے بلبلا اٹھتی ہے پیمانہ صبر چھوٹ جاتا

ہے ہمت جواب دے جاتی ہے تو ایسے میں اچانک ایمان کی چنگاری نہاں خانہ دل سے سلگ کر بھڑک اٹھتی ہے اور شعلہ جوالہ بن جاتی ہے دماغ معاوف ہو جاتا ہے آنکھیں ابلنے لگتی ہیں رگیں تن جاتی ہیں اور اس اشتعال انگیز صورتحال میں جذبات کا دھارا بہہ پڑتا ہے چہروں پر اضطراب کی لہر اور غم کی گھٹا چھا جاتی ہے ایسے عالم میں سرفروشان اسلام، اسلام اور بانی اسلام کی عزت و آبرو پر مرمٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں یہ سلسلہ روز اول سے جاری ہے اور تا ابد جاری رہے گا راہ حق میں سر کٹانے کے لئے میدان جنگ میں اترنا، اسلام کی تبلیغ و ہدایت کے لئے دیارِ غیر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے راہ حق میں نثار ہونا، اور اپنے رسول ﷺ کی عزت و ناموس پر کٹنا اور اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرتے ہوئے جان دینا یہ سب شہداء کے مراتب ہیں اللہ نے سب کو عزت دی سب کو سرفراز فرمایا یہ سب لوگ شہید فی سبیل اللہ تھے ان کے درجات خدا کے ہاں بہت اعلیٰ و ارفع ہیں خود حضور ﷺ کی زبان سے سنئے کہ شہید فی سبیل اللہ کون ہے؟ رحمت دو جہاں ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے غزوہ تبوک میں رسول کریم ﷺ اپنے اصحاب کی موجودگی میں فرمایا۔ ''شہید فقط وہی نہیں جو معرکہ میں تیر، تلوار اور نیزے سے جان قربان کرتا ہے بلکہ شہید کا مرتبہ ہر وہ شخص حاصل کرتا ہے جو جنگ کی حالت میں زندگی کو خیر باد کہے خواہ اس کی موت کا سبب کوئی بھی ہو''۔

مورخین نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہؓ ذوالبجادین المزنی (جن کا جاہلیت کا نام عبدالعزیٰ تھا) نے کہا ''یارسول اللہ ﷺ میرے لئے شہادت کی دعا کیجئے''۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے کیکر کی چھال دو! پس انہوں نے کیکر کی چھال آنحضور ﷺ کو لا کر دی رسول اللہ ﷺ نے اسے ان کے بازو پر باندھ دیا اور فرمایا میں اس کے خون کو کفار پر حرام کرتا ہوں'' انہوں نے کہا ''یارسول اللہ ﷺ! میرا مقصد یہ نہیں تھا'' فرمایا ''تو جب راہ اللہ میں جنگ کرتا ہوا نکلے گا تو اگر تجھے بخار ہوگا اور وہ تجھے مار دے گا تو تو شہید ہوگا اور اگر تیری سواری تیری گردن (نیچے گرا کر) توڑ دے گی تو تو شہید ہوگا تو پروانہ کر کہ کیا ہوتا ہے۔''

پس جب وہ غزوہ تبوک میں اترے اور وہاں کئی روز قیام کیا اور حضرت عبداللہؓ بخار میں

مبتلا ہو کر فوت ہو گئے تو حضرت بلال بن حارثؓ بیان کیا کرتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا اور حضرت بلال موذن کے پاس آگ کا ایک شعلہ (روشنی کیلئے) تھا اور آنحضرت ﷺ اس کے ساتھ قبر پر کھڑے تھے کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ قبر میں اترے ہیں اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروق اعظمؓ انہیں نبی کریم ﷺ کی طرف لے جا رہے ہیں اور آنحضور ﷺ فرما رہے ہیں "اپنے بھائی کو میرے قریب کرو" پس جب آنحضور ﷺ نے انہیں اچھی طرح پہلو کے بل درست کر دیا تو فرمایا۔ اے اللہ! میں شام کو اس سے راضی تھا تو بھی اس سے راضی ہو جا۔"

واقدی نے بیان کیا ہے کہ یہ عبداللہ ذوالبجادین مزنیہ قبیلے سے تھے ان کا باپ بچپن میں فوت ہو گیا یتیم ہونے پر چچا نے پرورش کی۔ چچا کی کفالت میں محنت کر کے آپؓ آسودہ ہو گئے جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپؓ اسلام کی طرف مائل ہوئے چچا سے ذکر کیا تو اس نے سخت زجر و توبیخ کی اور کہا کہ اگر تمہارا یہ ارادہ ہے تو میں تم سے سب مال چھین لوں گا اور تمہیں تن کے کپڑے بھی نہیں لے جانے دوں گا۔ آپؓ نے اپنا ارادہ نہ بدلہ تو اس ظالم نے واقعی آپ کو ننگا کر کے گھر سے نکال دیا آپ اسی حالت میں اپنی ماں کے پاس گئے تو اس نے اپنی موٹی چادر کے دو ٹکڑے کیے تو آپ نے ایک کو تہبند بنایا اور دوسرا ٹکڑا اوڑھ لیا پھر آنحضور ﷺ کے پاس آ گئے اور آپ ﷺ کے قدموں میں ہی زندگی بسر کی تا آنکہ شہادت نصیب ہوئی آنحضرت ﷺ نے ہی آپ کا نام عبدالعزیٰ سے عبداللہ ذوالبجادین میں تبدیل فرمایا تھا۔"

امام بخاریؒ نے دور نبوی کا ایک واقعہ مختلف مقامات پر روایت فرمایا ہے عجیب اتفاق ہے کہ اس واقعہ کا ہیرو بھی ایک عامر نامی نوجوان صحابی تھا جس نے خود اپنی تلوار کے وار سے شہادت پائی اور اس کے بارے میں مشہور کر دیا گیا کہ اس نے خودکشی کی ہے مگر جناب نبی اکرم ﷺ نے خود اس افواہ کی تردید فرما کر اس کے شہید ہونے کا اعلان فرمایا۔ یہ نوجوان صحابی عامر بن الاکوع تھے جو اپنے بڑے بھائی حضرت سلمہ بن الاکوع کے ہمراہ معرکہ خیبر میں شریک تھے بڑے بہادر نوجوان تھے اور اچھے رجز گو شاعر اور حدی خواں تھے بخاری شریف کی روایت کے

مطابق لشکر خیبر کی طرف بڑھ رہا تھا خود جناب نبی اکرم ﷺ لشکر کی کمان فرما رہے تھے کہ دوران سفر کسی صحابیؓ نے عامرؓ سے فرمائش کی کہ وہ انہیں جنگی ترانہ (جسے اس دور میں رجز کہا جاتا تھا یہ ترانہ حدی خوانی سے تعبیر کیا جاتا تھا)۔سنائے عامرؓ نے اس کی فرمائش پر حدی خوانی شروع کر دی جو رجزیہ اشعار پر مشتمل تھی جناب نبی اکرم ﷺ تک آواز پہنچی تو دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے؟ ساتھیوں نے بتایا کہ عامرؓ ہے جو لوگوں کی فرمائش پر حدی گا رہا ہے جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے روایت میں ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ اگر اپنے کسی ساتھی کے بارے میں یہ جملہ فرماتے تھے تو اس کا عام طور پر یہ مطلب سمجھا جاتا تھا کہ یہ شخص اب شہادت سے ہمکنار ہوگا اور سیدھا جنت میں جائے گا چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے عامرؓ کے بارے میں یہ جملہ سن کر حسرت بھرے لہجے میں فرمایا "یارسول اللہ ﷺ اس کے لئے شہادت اور جنت تو واجب ہو گئی اگر یہ کچھ دیر اور زندہ رہ جاتا تو ہم اس سے مزید فائدہ اٹھا سکتے تھے"

خیبر کے معرکے میں جب لشکر آمنے سامنے ہوئے تو عامرؓ کا سامنا ایک یہودی سے ہوا عامرؓ نے اس پر تلوار کا وار کیا تلوار چھوٹی تھی وہ یہودی تھوڑا پیچھے ہٹا تو وہی تلوار واپس پلٹ کر عامرؓ کے گھٹنے پر آ لگی زخم کاری ثابت ہوا اور اس زخم سے عامرؓ کی شہادت واقع ہو گئی۔ عامر کے بڑے بھائی حضرت سلمہ بن الاکوع فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ اس پر یہ کہتے تھے کہ عامرؓ نے خودکشی کی ہے اس لئے اس کی ساری نیکیاں برباد ہو گئی ہیں مسلم فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر سے واپسی پر مجھے جناب نبی اکرم ﷺ نے پریشان حالت میں دیکھا تو اس کی وجہ دریافت کی میں نے عرض کیا کہ لوگوں کی ان باتوں کی وجہ سے پریشان ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کہنے والے غلط کہتے ہیں عامرؓ کو تو اللہ تعالیٰ کے ہاں دوہرا اجر ملے گا اور اس جیسا مجاہد نوجوان عرب دنیا میں اور کون پیدا ہوا ہوگا سلمہ کو جناب نبی اکرم ﷺ کی زبان سے اپنے بھائی کے بارے میں یہ جملے سن کر تسلی ہوئی اور ان کی پریشانی دور ہوئی۔"

گویا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی شہرت و ناموری کیلئے لڑتا ہے اپنی بہادری اور جوانمردی

کے جو ہر دکھانے کے لئے لڑتا ہے ذاتی نام ونمود کی راہ میں مارا جاتا ہے تو وہ ہرگز شہید نہیں کہلائے گا لیکن اگر وہ اس لئے لڑتا ہے کہ مظلوموں، بے نواؤں اور بے آسراؤں کی مدد کی جائے، ظلم کے شکنجے میں پھنسے ہوئے بے یارومددگار مظلوم بچے، بوڑھے اور عورتیں پکارتے ہیں تو ان کی مدد کو پہنچنا، اسلامی شوکت واقتدار اور وقار ودبدبہ میں اضافہ کے لئے، ناموس انبیاء، شعائر اسلامی کی حفاظت اور اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے لڑنا، مسلمانوں کے مال واموال کی حفاظت کے لئے لڑنا اپنی غیرت اور عزت وآبرو کو بچانے کے لئے لڑنا عین شہادت ہے عبادت ہے ثواب ہے کار حسنہ ہے واجب ہے فرض ہے اور بہت اہم بلکہ لازمی اور ضروری فریضہ ہے اس سے اللہ راضی ہوتا ہے اور تابع فرمان بندے کو خدا کی خوشنودی نصیب ہوتی ہے جب کہ ظالم حکمران کے سامنے کلمۃ الحق بلند کرنا بھی جہاد اکبر ہے اس عظیم جہاد میں شہید ہونیوالے مجاہدوں کا اعزاز واکرام اور مرتبہ و مقام باقی شہداء کی نسبت زیادہ بلند و بالا ہے دعا ہے کہ اللہ کریم ہمارے بھائی محمد عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ کو ان تمام اعزازات اور نسبتوں سے سرفراز فرمائے اور مسلم مورخین کو چاہئے کہ وہ سرفروشان اسلام کے تذکرے اور جانثاران ناموس مصطفیٰ ﷺ کے مشکبو احوال و واقعات اور کارناموں کو آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے کا باقاعدہ اہتمام کریں کیونکہ ایسے جانثاروں کی قربانیوں سے ہی مسلمانوں میں نیا ولولہ اور ایمانی جوش وخروش پیدا ہوتا ہے ورنہ عام لوگوں کو کیا معلوم ہے کہ

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زمان از غیب جانے دیگر است

یہود ونصاریٰ کی منظّم سازش

ہم نے پیش نظر تحریر کے آغاز میں قدرے عیاں کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ کیا حالات تھے کہ جن کے ردعمل میں عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ نے شدید ایکشن لینے کا فیصلہ کیا یہاں

یہ عرض کرتا چلوں کہ عامتہ الناس اس حقیقت سے تقریباً بے خبر ہیں کہ یہودی اور عیسائی انسانیت کے بہت بڑے دشمن ہیں یہ اخلاقیات عالم کا جنازہ نکالنے والے ہیں الہامی ہدایات پر مبنی سچائیوں کی شناخت کو داغدار کرنے والے ہیں ان کی بغاوتوں، سرکشیوں اور بدفعلیوں کی وجہ سے امن عالم بارہا تہہ و بالا ہو کر رہا ہے یہ اپنے حسد، کینہ، سازشوں، شرارتوں اور تخریب کاریوں کی وجہ سے انسانیت کو بارہا خوفناک، ہولناک اور تباہ کن جنگ کے شعلوں کی طرف دھکیل چکے ہیں یہ ایک بہت ہی دکھ بھری داستان ہے کہ عیسائیت اور یہودیت کے دعویداروں نے انسانیت کو جتنا عذاب دیا اور مذہب کے نام پر جتنا ناحق خون بہایا ہے اس سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کی برپا کردہ برائیوں کا ان کی پیدا کردہ اچھائیوں سے مقابلہ کیا جائے تو برائیوں کا پلڑا بہت بھاری نکلے گا مغربی اور مشرقی عیسائیوں اور یہودیوں کا معاملہ ایک جیسا ہی ہے دیکھئے 1492ء میں سقوط غرناطہ کے بعد پاپائے روم کے فتویٰ کے تحت ہسپانیہ میں بطور سزا مسلمانوں کو من حیث القوم زندہ جلا دینے کی سفاک تاریخ مرتب کی گئی خود عیسائی مفکر اور دانشور جین پلاڈی لکھتی ہے کہ INQUISITION کی بدنام زمانہ عیسائی مذہبی کچہریاں مسلمانوں پر منافق ہونے کا الزام لگا کر زندہ جلا دینے کے بعد ان کی تمام دولت کلیسا کے حق میں ضبط کر لیتیں واضح رہے کہ 1492ء کے بعد ملکہ ایزابیلا نے حکم دیا تھا کہ تمام مسلمان یا تو اپنا مال و متاع چھوڑ کر خالی ہاتھ ہسپانیہ بدر ہو جائیں یا عیسائی بن جائیں چنانچہ بعض بدبخت مسلمان مال و متاع اور جائیداد کی لالچ میں عیسائی ہو گئے اس کے بعد ہسپانیہ بھر میں مسلمانوں کے محلات اور کوٹھیوں، حویلیوں کی خانہ شماری کر کے ان کے تمام مکینوں کو پادریوں نے منافق قرار دیا اور INQUISTION یعنی کلیسائی کچہریوں کے ذریعے زندہ جلانے کی سزا دے کر ان کی ساری جائیداد اور دولت گرجاؤں اور پادریوں کے حوالے کر دی البتہ نوجوان لڑکیوں اور کام کے قابل مردوں کو نو دریافت شدہ امریکہ بدر کر دیا جاتا چنانچہ ان مرتد بدبخت مظلومین کی نسلیں صدیوں تک غلامی کی چکی میں پستی رہیں۔

ہسپانیہ بھر میں مسلمانوں کے مکانوں کے صدر دروازے پر پہلے INQUISTION کورٹ کی مہر لگا دی جاتی تھی اور زندہ جلانے کی کارروائی مکمل کرنے کے

بعد متعلقہ پادری جج کی مہر لگادی جاتی تھی جس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ اس گھر کی تفتیش اور ٹرائل مکمل ہو چکی ہے اور اگر کوئی شخص جعلی مہر لگا کر بچنے کی جرات کرتا تو اس کی فوری سزا موت تھی۔

بعض وقائع نگاروں کے مطابق اشبیلیہ موجودہ میں ایک عرب رئیس کی 500 سال قدیم مگر عالیشان حویلی موجود ہے یہ بدبخت عرب امیر دولت بچانے کے لالچ میں مرتد ہو گیا تھا لیکن عیسائیوں نے اسے پھر بھی نہیں بخشا بلکہ سارے خاندان کو چتا چڑھا کر حویلی کسی پادری کے حوالے کردی جو ہوتے ہوتے ماسٹر مصور EL-MURILLO کی رہائشگاہ بنی جس کی وجہ سے اسے قومی ورثہ قرار دے کر محفوظ کرلیا گیا چنانچہ اس طرح زمانے کی دستبرد سے محفوظ یہ حویلی اپنی پانچ سوسالہ پرانی صورت میں آج بھی موجود ہے نشان عبرت ہے اس کے چوبی صدر دروازے پر دو مہریں اصلی حالت میں ثبت کردہ موجود ہیں پہلی SEAL کلیسائی کورٹ کی مہر اس طرح ہے /جس کا مطلب یہ ہے کہ کلیسائی کچہری نے اس گھر کی تفتیش مکمل کرلی ہے دوسری مہر پادری جج کی اس طرح ہے /جس کا مطلب یہ ہے کہ فیصلہ سنا کر مکینوں کو سر بازار جلا کر تمام مال و متاع کلیسا کے سپرد کر دیا گیا ہے یہ غالباً تاریخ میں واحد موقع ہے جب کہ مرتدین کو غیر مسلموں کے ہاتھوں شرعی سزائے موت دی جاتی رہی ہے پھر جیسا کہ جنگ کی آگ کا دستور ہے کہ ایک چھوٹی سی جلتی جھاڑی سے شروع ہو کر یہ آگ پورے جنگل کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے چنانچہ اسی طرح ہسپانوی مسلمانوں کو جلانے کے بعد یہ خوفناک آگ پورے یورپ میں پھیل گئی جہاں حکومتی مخالفین کو بدروحوں کے الزام میں صدیوں تک زندہ جلایا جاتا رہا چنانچہ تین صدیوں میں لاکھوں انسانوں کو زندہ جلا دینے کے بعد 1835ء میں کرسٹینا کے حکم پر ان عیسائی مذہبی کچہریوں کا خاتمہ کر دیا گیا تین صدیوں کے اس لمبے عرصہ میں انسانیت پر دردناک عذاب ڈھائے گئے اور لوگوں کو ایسے ایسے اذیت ناک عذاب دیئے جاتے رہے جو کسی کی سوچ میں بھی نہیں آسکتے تھے مثلاً لوہے کے زنبور آگ میں سرخ کر کے مظلوموں کا گوشت نوچا جاتا، زخموں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جاتا، درد ناک عذاب دینے کے لئے آہستہ آہستہ ذبح کیا جاتا، سیخ پر چڑھا کر آہستہ آہستہ آگ پر کباب بنایا جاتا جب کہ پرتگال کے شہر لزبن میں اسی دوران برطانیہ کے ملاحوں کو ردعمل کے طور پر سرعام

کباب بنایا گیا تھا الغرض انسانی بدن پر اور جان پر عذاب دینے کے ذلیل سے ذلیل تر طریقے اختیار کئے جاتے اور یہ سب مظالم اس یسوع مسیح کے نام پر کئے جاتے جس کا حکم تھا کہ "ایک دوسرے سے محبت کی جائے"۔

اسی طرح قرون وسطیٰ کی صلیبی جنگوں کے دوران مغربی عیسائیوں نے لاکھوں سویلین مسلمان مرد، عورتوں اور بچوں کا جو قتل عام کیا اس کا ذکر کرنا بھی ضروری اور اہم ہے اسی طرح مغربی عیسائیوں نے شمالی امریکہ میں آباد لاکھوں "ریڈ انڈین" قبائل کا قتل عام کر کے بقیۃ السیف کو INDIAN RESERVATIONS کے نام سے انسانی چڑیا گھروں میں بند کر دیا جہاں وہ آج تک TOURISTS کو باقاعدہ داخلہ ٹکٹ وصول کر کے دکھائے جاتے ہیں۔ پندرھویں، سولھویں صدیوں میں ہسپانوی عیسائیوں نے جنوبی امریکہ میں قتل عام کر کے میکسیکو، چلی، پیرو وغیرہ میں مایا، ایزٹک، انکا تہذیبوں اور سلطنتوں کا نام ونشان مٹا دیا اور اٹھارھویں صدی تک مصر و شام وغیرہ سے ہزاروں ٹن سونا لوٹ کر سپین لے جایا گیا مثلاً اسی دوران انکا کے شہنشاہ کو دھوکہ سے قید کر کے ڈیڑھ لاکھ اونس سونا بطور تاوان اینٹھ لیا۔

یہاں قارئین کے ذہنوں میں بجا طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہوگا کہ موجودہ امریکی حکمرانوں کا جنوبی امریکی داستان سے کیا جوڑ بنتا ہے تو گزارش ہے کہ موجودہ صدر جارج بش ریاست ٹیکساس کے رہنے والے ہیں جس کے ہسپانوی سفید فام لوگوں نے سولھویں صدی میں ہسپانوی مسلمانوں کو جبری غلام بنائی گئی لیبر سے آباد کیا تھا اور اس طرح تین صدیوں تک ریاست ٹیکساس جنوبی امریکہ میں ہسپانوی نو آبادی کا حصہ رہی ہے جسے 1836ء میں شمالی امریکیوں نے میکسیکو کے خلاف بغاوت برپا کر کے موجودہ یو ایس اے میں شامل کر لیا تھا یہی وجہ ہے کہ بش خاندان کی بو باس میں صدیوں پرانی اسلام دشمنی رچی بسی ہوئی ہے مسلمانوں کے ووٹ لینے کے باوجود روایتی امریکی طوطا چشمی کی بناء پر جارج بش نے کمزور اسلامی ممالک افغانستان اور عراق پر ننگی جارحیت کے ذریعے قبضے کر کے مسلمانوں کے اس احسان کا بدلہ فوراً ہی چکا دیا اور اپنی دوسری سٹیٹ آف دی یونین ہائی پالیسی تقریر میں عالم اسلام کا مکمل قلع قمع کرنے کا واضح پروگرام دے

دیا ہے اس سلسلہ میں مغربی اقوام کے لئے اور بالخصوص امریکہ کے پیش نظر غیر مغربی لوگوں کے نہ کوئی انسانی حقوق ہیں اور نہ کوئی ضابطہ اخلاق ہے اور نہ کوئی قائدہ قانون ہے۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ افغانستان پر امریکی حملہ کے دوران شمالی افغانستان میں جو پاکستانی طالبان امریکی قبضے میں آ گئے تھے ان کے بارے میں امریکی وزیر خارجہ رمزفیلڈ نے ٹیلیویژن پر بیان دیا کہ یہ لوگ بیشک لڑائی میں ہمارا مقابلہ کرتے رہے ہیں لیکن ہم ان کو جنگی قیدیوں کی رعایت نہیں دیں گے اور پھر چونکہ ہمارے پاس دشمن کے قیدی رکھنے کا کوئی انتظام نہیں اس لئے ان کو ختم کر دینا ہی بہتر ہے چنانچہ پہلے تو ان طالبان قیدیوں کو کنٹینروں میں بند کر کے اکثر کو ہلاک کرنے کے بعد جو کئی ہزار زندہ رہ گئے ان کو مزار شریف کے قریب بند دیواروں کے اندر مشین گن کے فائر سے بھون دیا اور جو پھر بھی بچ گئے ان کو پابند سلاسل گوانتا ناموبے کے قیدی کیمپ میں بھیج دیا جہاں نہ کوئی جج ہے نہ وکیل نہ دفتر نہ عدالت، کیمپ میں یہ بھی قیدی جانوروں کے آہنی پنجروں میں بند ہیں ان کے بارے میں کوئی انسانی حقوق نہیں ہیں اس ظلم اور درندگی کے خلاف مغربی ملکوں نے تو کیا اسلامی دنیا نے بھی کوئی موثر احتجاج نہیں کیا بلکہ ہماری خاموشی سے شہ پا کر تھائی لینڈ نے بھی اپنے شہری مسلمانوں کو کنٹینروں میں بند کر کے ہلاک کر دیا لیکن اسلامی برادری پھر بھی سکوت مرگ میں مبتلا رہی۔

یہاں پاکستان میں بدقسمتی سے امریکی و بھارتی لابی برسر اقتدار ہے اس لئے سرکاری میڈیا نے بیان کیا کہ ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ یہ وہاں شمالی افغانستان کیا لینے گئے تھے مغربی عیسائیوں کے مظالم کی اس تشہیر کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں میں احساس زیاں بلکہ اسلامی اخوت کا احساس ہی ختم کر دیا جائے اور دوسری طرف مسلمانوں کے دلوں میں امریکی قاہرانہ قوت کی دہشت بٹھادی جائے جیسا کہ سینئر بش کی حکومت نے عراق پر پہلے حملے کے دوران بغداد میں ایک مخصوص بنکر کو تلاش کر کے ٹارگٹ بنایا تھا جس میں بغداد کے اعیان حکومت کے 250 کے قریب بیوی بچے پناہ لئے ہوئے تھے امریکی حکومت نے اپنی اس ظالمانہ کارروائی کا اپنے ٹیلیویژن پر یہ جواز پیش کیا کہ لڑائی بند کرنے کے لئے بغداد حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لئے ان کی فیملیز کو ہلاک

کرنا ضروری ہو گیا تھا تا کہ لڑائی طول نہ پکڑے گویا یہ کارروائی دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر ہیروشیما اور ناگاساکی پر امریکی ایٹمی حملہ کی بازگشت تھی جس کے لئے امریکہ کی طرف سے جواز پیش کیا گیا تھا کہ جنگ ختم کرانے کے لئے لاکھوں جاپانی معصوم سویلین مرد و زن اور بچوں کو ہلاک کرنا ضروری ہو گیا تھا اسی طرح عراق میں پہلے حملے کے دوران لاکھوں سویلین افراد کو بسوں اور کاروں پر کویت سے بھاگتے ہوئے ہوائی حملوں سے ہلاک کیا گیا تھا اور اس درندگی کی تصاویر امریکی میڈیا میں چھاپی گئیں اس دوران ایک امریکی جرنیل نے بیان دیا کہ اس طرح مسلمانوں کو ہلاک کرتے دیکھ کر مجھے بڑا مزہ آتا ہے"۔

بہر حال عیسائیت کی پوری تاریخ اسلام دشمنی پر مبنی ہے بغداد کی ابوغریب جیل میں ظلم کی داستان اور فلوجہ کی تباہی کے مناظر ہماری آنے والی نسلیں بھی شائد بھلا نہ پائیں مغربی عیسائیوں نے ہمارے زمانہ میں امریکی قیادت کے تحت اپنی فوجی دھاک بٹھانے کے بعد یہ معلوم کرنے کے لئے کہ مسلمان کس حد تک نفسیاتی دباؤ برداشت کر سکتے ہیں اور کس نقطہ پر پہنچا کر ان کی مزاحمت کی ہمت و ارادہ کو ختم کیا جا سکتا ہے یہی جانچنے کے لئے اب مغربی عیسائی صیہونی لابی نے اسلام کی مقدس ہستیوں اور شعائر اللہ کی توہین شروع کر دی ہے اور اس سلسلہ میں پہلے رسوائے زمانہ کتاب "شیطانی آیات" کو شائع کیا گیا اور اسے اتنے بڑے پیمانے پر شائع کیا گیا کہ لندن کی ہر چھوٹی بڑی دکان اور کھوکھا حتیٰ کہ سبزی کی دکان اور جوتے مرمت کرنے والے موچی کے تھڑے پر بھی یہ رسوائے زمانہ کتاب 1988ء میں برائے فروخت رکھ دی گئی اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کی اشاعت پر یہودی لابی کتنا سرمایہ خرچ کر سکتی ہے پھر اس کتاب کے مردود زمانہ مصنف سلیمان رشدی کا تعلق اسلام کے قلعہ پاکستان سے جوڑا گیا اور بیان کیا گیا کہ یہ شخص پاکستان آرمی کے جنرل شاہد حامد کا رشتہ دار ہے اور وفاقی شہر راولپنڈی میں ان کے پاس قیام کرتا رہا ہے لیکن ہم لوگ جنرل صاحب کو راسخ العقیدہ سمجھتے ہیں اس لئے یہودی میڈیا کا پاکستان آرمی کے خلاف یہ حملہ خطا ہو گیا۔ مغربی عیسائی صیہونی لابی کی طرف سے ناول Holy of Holie کے نام سے شائع کیا گیا کتاب میں امریکی بش اور

برطانیہ کے ٹونی بلیئر کی زبان استعمال کرتے ہوئے بیان کیا گیا کہ عالم اسلام اب مغربی تہذیب کے لئے ایک مہلک خطرہ بن گیا ہے اس لئے اسلام کو بیخ و بن سے اکھیڑنے کے لئے برطانیہ اور فرانس نے مشترکہ محاذ بنا کر مکہ مکرمہ میں حج کے دوران جمعہ کے اجتماع پر ایٹم بم گرا دیا اور (نعوذ اللہ خاکم بدہن) کعبہ شریف، مکہ مکرمہ اور لاکھوں حاجیوں کو نیست و نابود کر دیا گیا، مغربی صیہونی عیسائی لابی کا طریقہ کار یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے خلاف مہلک اور توہین آمیز پلان ناول اور دیگر میڈیا ذرائع سے FICTION کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں اور اگر کوئی موثر احتجاج یا مزاحمت نظر نہ آئے تو پھر ایسے پلان کو روبعمل لانے کے لئے اقدامات کئے جاتے ہیں یہ بات ریکارڈ پر ہے 1977ء میں The Crash Of 79 ناول چھاپا گیا جس میں شط العرب کے تنازع پر ایران اور عراق کے مابین جنگ چھڑنے کے ساتھ مشرق وسطی کے تمام عرب ممالک کو ملوث کیا گیا پھر عین اس پلان کے مطابق 1980ء میں عراق، ایران جنگ شروع کرا دی گئی لیکن عالم اسلام کو خواب غفلت سے جگانے والا کوئی نہیں پھر ایک مشہور امریکی رسالہ میں جو دنیا بھر میں پڑھا جاتا ہے واضح طور پر جلی حروف میں عنوان باندھا گیا" .... دہشت گرد تھا" اور ساتھ ہی ایک عیسائی پادری کا بیان عنوان کے ساتھ نتھی کیا گیا کہ وقت آ گیا ہے کہ مکہ و مدینہ کو ایٹم بم سے ختم کیا جائے مگر اس پر کسی اسلامی حکومت نے کوئی احتجاج نہ کیا ہماری مسلسل غفلت کا نتیجہ یہ ہے کہ اب آم کی گٹھلی کے برابر ملک ڈنمارک نے جس کی کل آبادی ہمارے ایک ڈسٹرکٹ کے برابر بھی نہیں وہی بات دہرائی جو اوپر امریکی رسالے نے لکھی تھی اور جب دنیا بھر میں مسلم عوام نے احتجاج کیا تو امریکی بش کی قیادت میں سارے مغربی عیسائی ممالک، ڈنمارک کی پشت پناہی کے لئے کھڑے ہو گئے۔

واضح رہے کہ تاریخی طور پر ماضی میں بھی توہین رسالت کی منظم تحریک انھی بش صاحب کے آباؤ اجداد نے ہی مسلم ہسپانیہ سے شروع کی تھی جب کہ قرطبہ کے خلیفہ (جن کا ذکر پچھلے صفحات میں آ چکا ہے) عبدالرحمٰن الاوسط کی حکومت کے دوران 850ء میں قرطبہ کے ایک متعصب پادری نے توہین رسالت کی ایک منظم تحریک چلائی جس کا مقصد عیسائیوں کو اسلامی

زہریلے کالموں سے تو کبھی اذیت دینے والے کارٹونوں سے لیا جا رہا ہے اس **طرح مغربی عیسائی** اور یہودی مل کر مسلمانوں کو ہولناک حالات کی طرف دھکیل رہے ہیں وہ **مسلمانوں پر جنگیں مسلط** کر رہے ہیں ان کے نصاب تعلیم کو تبدیل کر رہے ہیں اسلامی دنیا میں بے حیائی **کا طوفان اٹھانے** کے لئے انٹرنیٹ، سی ڈیز، کیبل نیٹ ورک اور دیگر ذرائع سے اس فتنے کو ہوا دی جا رہی ہے ناموس رسالت کے خلاف یہود و نصاریٰ کے ناپاک عزائم اور زہر آلود جذبات و خیالات کا تقاضا ہے کہ عالم اسلام کا بچہ بچہ عامر چیمہ شہید کا روپ دھار لے اور اپنی زندگی نثار کر کے **کافروں کو فی النار** کر دے عالمی حالات کے پیش نظر تجزیہ کی روشنی میں آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عامر چیمہ شہیدؒ نے برلن کے DIE WELT اخبار کے ایڈیٹر پر حملہ کیوں کیا......؟

مذکورہ پس منظر آپ نے ملاحظہ فرمایا اسی کے تناظر میں ممتاز کالم نگار حامد میر ہمیں بتاتے ہیں کہ عامر چیمہ شہیدؒ نے گستاخ ایڈیٹر ایکسل سپرنگل پر ہتھیار کیوں اٹھایا۔

عامر چیمہ نے ہتھیار کیوں اٹھایا؟

یہ تو سب جانتے ہیں کہ غازی علم دین شہید کون تھے؟ انہوں نے 1929ء میں پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے ایک پبلشر راج پال کو لاہور میں قتل کر دیا تھا۔ غازی علم دین شہید کے حالات زندگی ہماری نصابی کتب میں زیادہ تفصیل سے درج نہیں اس لئے بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ قتل کے اس مقدمے میں غازی علم دین کے وکیل بنے لیکن وہ موکل کو پھانسی کی سزا سے نہ بچا سکے کیونکہ غازی علم دین پھانسی کی سزا کو اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے اور انہوں نے عدالت میں بار بار اعتراف جرم کیا یہ حقیقت بھی بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ 31 اکتوبر 1929ء کو میانوالی جیل میں پھانسی کے بعد غازی علم دین شہید کے جسد خاکی کو میانوالی کے ایک قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ برطانوی سرکار کے اس فیصلے سے ہندوستان کے مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی اور مسلمانوں نے علامہ اقبالؒ کی قیادت میں غازی علم دین کے جسد خاکی کو لاہور لانے کے لئے تحریک شروع کر دی اس وقت کے

حکومت کے خلاف بغاوت پر اکسا کر پرانے کلیسائی اقتدار کو بحال کرنا تھا مسلمان مورخین نے اس بغاوت کو محض اشارتاً رقم کیا ہے جب کہ عیسائی مورخین نے توہین رسالت کی اس تحریک کو اپنے ریکارڈ کے مطابق بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں عصر حاضر کا ایک عیسائی مورخ لین پول لکھتا ہے کہ اسلامی اندلس میں عیسائیوں کو جو مذہبی آزادی حاصل تھی اس کی وجہ سے پادریوں کے دل سے اسلامی حکومت کا خوف نکل گیا تھا تو انہی میں سے بعض متعصب پادریوں نے کلیساؤں کا گذشتہ حکومتی اقتدار بحال کرنے کی کوشش شروع کردی اور اس سلسلہ میں ترغیب و تحریص کے ذریعے چند غالی نوجوان عیسائیوں میں یہ خیالات و جذبات انگیخت کیے کہ مذہب کی اصل تسکین جسمانی اذیتیں اٹھانے سے ہوتی ہے اور اس طرح روح کو تزکیہ کے ذریعے تقدس کی معراج تک پہنچا کر آسمانی بادشاہت میں شامل کیا جاسکتا ہے چنانچہ ایسے نوجوانوں کو تیار کیا گیا جو مسلمان حکمرانوں کو اشتعال دلا کر جسمانی تکلیفیں اٹھاتے حکومت ان پر مقدمہ چلا کر انہیں سزائے موت دیتی کیونکہ وہ شتم رسول (ﷺ) کا ارتکاب کر چکے ہوتے تھے تو پادری ان کو مذہبی شہیدوں کا درجہ دے کر عیسائی قوم کو اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت پر اکساتے۔ یہاں معمولی تجزیہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اگر نویں صدی میں مغربی عیسائیوں کی برپا کردہ تحریک توہین رسالت کو منظم کرنے کا مقصد ہسپانیہ میں اسلامی حکومت کا خاتمہ تھا تو آج پندرھویں صدی میں انہی کی باقیات کی برپا کردہ موجودہ تحریک توہین رسالت کی منظم سازش اسلامی امہ کے وجود کو پارہ پارہ کر کے مٹانے کے لئے ہے جب کہ امریکی صدر ریگن، نکسن، بش سینئر، کلنٹن اور بش جونیئر تک ہر حکومت تواتر سے یہ دہراتی رہی ہے کہ اب صرف اسلام ہی مغربی تہذیب کے لئے مہلک خطرہ رہ گیا ہے جب کہ صدر بش نے اپنے حالیہ خطاب آف سٹیٹ یونین میں عالم اسلام کی بیخ کنی کے لئے اپنا پروگرام واضح کردیا ہے اور اس پروگرام کی تکمیل کے لئے بش، شیراک، ٹونی بلیئر اور دیگر تمام ائمہ کفر نے یہودی میڈیا کی پشت پناہی شروع کر رکھی ہے تاکہ وہ مختلف فلموں، ناولوں، ڈراموں اور کارٹونوں کے ذریعے تحریک توہین رسالت کو دنیا میں منظم کریں اور یہ کام کبھی سلیمان رشدی سے تو کبھی تسلیمہ نسرین سے لیا جاتا ہے کبھی ناولوں سے تو کبھی فلموں سے لیا جارہا ہے کبھی

چیف سیکرٹری پنجاب مسٹر ایمرسن نے علامہ اقبالؒ کو ایک ملاقات میں کہا کہ وہ غازی علم دین کا جسد خاکی لاہور لانے کا خیال دل سے نکال دیں۔

5 نومبر 1929ء کو برطانوی حکومت کے خلاف لاہور میں ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا اسی شام گورنر پنجاب جیفری ڈی مونٹ نے علامہ اقبالؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، سر فضل حسین، خلیفہ شجاع الدین اور دیگر مسلم زعماء کو ملنے پر آمادگی ظاہر کردی۔ گورنر کا خیال تھا کہ غازی علم دین شہید کا جسد خاکی لاہور آ گیا تو لاکھوں لوگ اکٹھے ہو جائیں گے اور ہنگامے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ علامہ اقبالؒ نے ضمانت دی کہ ہنگامہ ہوا تو میری گردن اڑا دیجئے گا۔ اگلے روز گورنر پنجاب نے غازی علم دین شہید کا جسد خاکی لاہور لانے کی اجازت دیدی۔ 13 نومبر 1929ء کو میانوالی میں قبر کشائی ہوئی۔ ڈپٹی کمشنر راجہ مہدی زمان خان سمیت درجنوں افراد نے دیکھا کہ پھانسی کے 13 روز بعد بھی غازی علم دین شہید کے جسم میں تعفن پیدا نہ ہوا تھا۔ اس موقع پر موجود میانوالی کے ہسپتال کا ایک سکھ سول سرجن واقعہ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ شہید کا جسد خاکی اگلے روز لاہور پہنچا تو جنازے میں شرکت کے لئے لاکھوں افراد اکٹھے ہو چکے تھے ڈاکٹر ایم ڈی تاثیر نے میت کے لئے چارپائی از راہ عقیدت پیش کی پھر شہید کے والد میاں طالع مند سے پوچھا گیا کہ نماز جنازہ کون پڑھائے گا انہوں نے یہ حق علامہ اقبالؒ کو دیا۔ شاعر مشرق نے علماء سے مشورہ کے بعد مولانا سید محمد دیدار علی الوری کا انتخاب کیا اور انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں لاکھوں افراد شریک تھے۔ علامہ اقبالؒ نے بار بار میت کو قبرستان میانی صاحب تک کندھا دیا اور پھر اپنے ہاتھوں سے میت کو قبر میں بھی اتارا۔ اس موقع پر انہوں نے غازی علم دین شہید پر رشک کرتے ہوئے کہا کہ "ترکھان کا لڑکا بازی لے گیا اور ہم منہ دیکھتے رہ گئے"۔

اس پس منظر کو بیان کرنے کا مقصد یہ عرض کرنا ہے کہ نہ تو غازی علم دین شہید کوئی انتہا پسند مسلمان تھے اور نہ ہی ایک گستاخ رسول (ﷺ) کے خلاف اقدام کی تائید کرنے والے قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ انتہا پسند تھے۔ گستاخ رسول (ﷺ) پبلشر راج پال کی کتاب 1927ء میں شائع ہوئی تھی مسلمانوں کے احتجاج پر راج پال کے خلاف مقدمہ قائم ہوا۔ لاہور

کے ایک سٹی مجسٹریٹ نے راج پال کو چھ ماہ قید کی سزا سنائی لیکن ہائی کورٹ کے جج کنور دلیپ سنگھ نے ملزم کو رہا کر دیا۔ کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کے باوجود راج پال سزا کا مستحق نہ ٹھہرا تو پھر غازی علم دین شہید نے اسے خود سزا دینے کا فیصلہ کیا۔ اس واقع سے مسلمانوں اور ہندوؤں میں بہت فاصلے پیدا ہوئے اور 1947ء میں ان فاصلوں نے مستقل جغرافیائی حیثیت اختیار کر لی۔ اگر 1929ء میں برطانوی سرکار کا قانون ظالم کی بجائے مظلوموں کی مدد کرتا تو شاید 1930ء میں علامہ اقبالؒ الہ آباد میں خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں کے لئے علیحدہ مملکت کا تصور پیش نہ کرتے لہٰذا یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ راج پال کی طرف سے شان رسالت ﷺ میں گستاخی کے واقعے نے برصغیر کی سیاست پر بہت گہرے اثرات مرتب کئے۔ قیام پاکستان کے بعد توہین رسالت کی سزا موت قرار پائی۔ بہت سے دیگر قوانین کی طرح اس قانون کے غلط استعمال کے واقعات بھی رونما ہوتے رہے اور انہی واقعات کی بنیاد پر کئی مغربی حکومتیں توہین رسالت (ﷺ) کے قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتی رہیں۔ 1994ء میں اس قانون میں ترمیم کا فیصلہ ہو گیا تھا۔ جس کے تحت توہین رسالت (ﷺ) کی سزا پھانسی سے کم کر کے دس سال قید کرنے کی تجویز تھی لیکن شدید عوامی ردعمل کے بعد یہ فیصلہ موخر ہو گیا۔ کچھ عرصہ قبل ڈنمارک کے ایک اخبار میں پیغمبر اسلام ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے بعد توہین رسالت کے قانون کی افادیت خود بخود سامنے آ گئی۔ ان توہین آمیز خاکوں نے مسلمانوں کی نئی نسل اور مغربی تہذیب کے مابین جن غلط فہمیوں کو جنم دیا ہے انہیں دور کرنے کے لئے کئی سال درکار ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی حوصلہ شکنی کرنے کے بجائے ناروے، فرانس، جرمنی اور ہالینڈ سمیت کئی مغربی ممالک کے اخبارات و جرائد نے ان خاکوں کو بڑے فخر سے دوبارہ شائع کیا۔ مغربی ذرائع ابلاغ کے اس احساس تفاخر نے نفرت اور انتقام کے کئی الاؤ روشن کئے اور اسی الاؤ کی شدت سے جرمنی میں ایک پاکستانی طالب علم عامر چیمہ ایک اخبار کے ایڈیٹر پر حملہ آور ہوا اگر ڈنمارک سے جرمنی تک انبیاء کرام کی ناموس کے تحفظ کا کوئی قانون ہوتا تو شاید عامر چیمہ یہ قدم نہ اٹھاتا۔ گرفتار بھی نہ ہوتا اور دوران تفتیش پراسرار موت کا شکار بھی نہ ہوتا۔ عامر چیمہ کی شہادت نے

مسلمانوں کو غازی علم دین شہید کی یاد دلادی ہے۔

مغربی حکومتیں اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے موثر قوانین بنانے کی بجائے پاکستان جیسے ممالک میں پہلے سے موجود قوانین ختم کرنے کے درپے ہیں جب پاکستان جیسے ملک میں کوئی حکومت توہین رسالت (ﷺ) کے قانون میں تبدیلی سے قاصر نظر آتی ہے تو پھر ایسے علماء تلاش کئے جاتے ہیں جو توہین رسالت (ﷺ) کے قانون کو ظالمانہ قرار دے سکیں۔

گستاخ بیورو چیف پر عامر کا حملے کا فیصلہ

عامر جرمنی کے شہر گلاڈباخ میں قائم ہندرین یونیورسٹی آف اپلائیڈ سائنسز مانشین میں ماسٹر آف ٹیکسٹائل اینڈ کلوذنگ مینجمنٹ میں دو سالہ کورس کا تیسرا سمیسٹر ختم کر چکا تھا اور اسے فروری کے وسط میں ایک ماہ کی چھٹیاں ہوگئی تھیں وہ چھٹیاں گزارنے کے لئے برلن چلا گیا یہی وہ موقع تھا جس کا وہ انتظار کر رہا تھا اس نے اپنی چھٹیوں کو قیمتی بنانے کے لئے اخبار کے شیطان ایڈیٹر کو انجام تک پہنچانے کی ٹھان لی برلن میں عامر کی ماموں زاد بہن اپنے کنبے میاں اور بچوں کے ساتھ رہتی تھی برلن میں عامر کی میزبان بہن بتاتی ہیں ''ہمیں بالکل بھی اندازہ نہیں ہوا کہ وہ اس طرح کا کوئی پروگرام بنا رہا ہے ہاں اس میں ہم نے بعض تبدیلیاں نوٹ کی تھیں نماز وہ پہلے بھی پڑتا تھا لیکن اتنے اہتمام سے نہیں بعض اوقات چھوٹ بھی جاتی تھی لیکن اس مرتبہ وہ نماز کی سخت پابندی کر رہا تھا اتنی کہ کھانا لگا ہوتا تو وہ کہتا باجی نماز کا وقت ہوگیا ہے پہلے نماز پڑھ لوں جمعہ کے روز علاقہ کے مسلمانوں نے گستاخی کرنے والے اخبار کے دفتر کے سامنے مظاہرہ کیا لیکن عامر اس میں شریک نہیں ہوا وہ مسجد میں نمازِ جمعہ پڑھنے چلا گیا اور کافی وقت لائبریری میں گذارا شام کو وہ میرے شوہر سے بڑے تجسس کے ساتھ پوچھتا رہا'' مظاہرہ کیسا تھا کتنے لوگ تھے اس کا کوئی اثر ہوگا''۔ میں میاں سے کہتی تھی کہ'' عامر کچھ بدلہ بدلہ سا لگتا ہے لیکن ہمیں کوئی وہم وگمان تک نہ تھا کہ اس کے دل میں کیا ہے؟''۔

میرا گمان ہے کہ عامر درپیش صورتحال کو جاننے کے بعد دل ہی دل میں سوچتا ہوگا کہ

مغرب ہم مسلمانوں کو سمجھ نہیں سکتا شائد وہ ہمیں سمجھنا چاہتا ہی نہیں صرف برتنا اور پامال کرنا چاہتا ہے وہ ہمیں ہمارے ایمان، اس ایمان سے پھوٹنے والی امنگوں اور ایقان سے مرحوم کرنا چاہتا ہے اس ایمان، ایقان اور امنگوں کے بغیر ہم کیا ہوں گے؟

کیا اس زندگی سے موت اچھی نہیں جو ہمیں قرآن اور صاحب قرآن کی محبت سے محروم کر دے۔ عامر نے صیہونیت کے پالتو عیسائی بش کی قیادت میں پورے یورپ میں چلائی جانے والی تحریک توہین رسالت (ﷺ) کی شدت کو سمجھ لیا تھا ان کی اذیت ناک تحریروں اور زہر اگلتی شہ سرخیوں کو بھی دیکھ لیا تھا وہ دیکھ رہا تھا کہ مسلمانوں کے احتجاج کا دائرہ پھیلنے کے ساتھ ساتھ دشمنان رسول ﷺ کی ضد اور ہٹ دھرمی میں بھی اضافہ ہو رہا تھا عامر کی دینی وملی اور ایمانی غیرت وحمیت جاگ اٹھی اس کا خون کھول اٹھا اور وہ ماہی بے آب کی طرح بے تاب رہنے لگا کہ کب دشمنان رسول ﷺ کے وجود کو ادھیڑ کر رکھ دے میرا گمان غالب ہے کہ وہ رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہرؒ کے اشعار دل ہی دل میں گنگناتا ہوگا۔

میرے ہزار دل ہوں تصدق حضور ﷺ پر
میری ہزار جان ہوں قربان مصطفیٰ ﷺ
رشتہ میرا خدا کی خدائی سے ٹوٹ جائے
چھٹے مگر نہ ہاتھ سے دامان مصطفیٰ ﷺ

وہ عشق مصطفیٰ ﷺ میں دیوانگی کی حدوں سے گزر کر وارفتگی اور جان سپردگی کے جنون میں مبتلا ہو رہا تھا کیونکہ مسلمان نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کبھی برداشت نہیں کرتا جب رسول خدا ﷺ کی شان میں گستاخی ہو اور مسلمان خاموش ہو جائے یہ ناممکنات میں سے ہے گستاخ رسول دنیا کے کسی خطے میں ہو اور کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو شمع رسالت کا کوئی نہ کوئی پروانہ اسے اس کے منطقی انجام تک پہنچا دیتا ہے اور اگر اس مقصد کے لئے عاشق رسول ﷺ کو جان کا

نذرانہ دینا پڑے تو اسے بھی وہ اپنے لئے سعادت اور اعزاز سمجھتا ہے اس لئے کہ اسے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ۔

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں مصطفیٰ ﷺ کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

اور یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ ایک بندہ مومن کے نزدیک

محمد ﷺ کی محبت خون کے رشتوں سے اعلیٰ ہے
یہ رشتہ دینوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے
محمد ﷺ متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، مال، جان، اولاد سے پیارا

گویا مسلمان کی محبت وعقیدت کا مرکز ہی فخر موجودات اور رحمت اللعالمین ﷺ کی ذات اطہر ہے گستاخی تو کجا سرکار ﷺ کی جانب آواز کو اونچا کرنا سوئے ادب اور اعمال صالح کی غارت گری ہے۔ نبی اکرم ﷺ جن کی اخلاقی رعنائی اور عملی زیبائی کا چاردانگ عالم میر شہرہ ہے ان کی ذات بابرکات، حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر خاکے شائع کرنا عذاب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف تھا آقائے دوجہاں، سرکار دو عالم ﷺ کی شان اقدس میں سخت دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا گیا تھا اس سبب سے مسلمانوں میں بڑا اضطراب پایا جاتا تھا عامر اس کی کھوج میں نکل پڑا آخر کار اس نے ملعون کو ڈھونڈ نکالا وہ روزانہ ملعون اخبار DIE WELT کے دفتر کی طرف جاتا اسے معلوم تھا کہ یہ منزل بڑی کٹھن، طویل اور دشوار گزار ہے مگر عاشقان رسول ﷺ اسے کھیل سمجھ کر شہادت کے عظیم مرتبہ کو پانے کی غرض سے بے خطر آتش نمرود میں کود پڑتے ہیں خدا تعالیٰ کے نزدیک شہادت کا مقام نبیین اور صدیقین کے بعد تیسرے درجے پر آتا ہے اولیاء، صلحاء اس کے بعد آتے ہیں۔ عامر نے بھی شمع رسالت ﷺ پر قربان ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا وہ روزانہ

Akel Springer Pultishing Building چلا جاتا وہاں وہ اخبار کے بیورو چیف کی نقل وحرکت کو واچ کرتا اور یہ دیکھتا کہ کب، کیسے، کہاں وہ اپنے ہدف پر حملہ کر سکتا ہے 15 دن وہ اسی دھن میں رہا 11 مارچ کو یونیورسٹی میں نئے سمسٹر کا آغاز ہو گیا مگر عامر نہ پہنچا اس دوران اس نے 5 مارچ کو پاکستان میں فون کر کے اپنے کزن کیپٹن افضال کو شادی کی مبارکباد دی 8 مارچ کو اس نے دوبارہ فون کیا والدین سے، بہنوں سے بات کی اور کیپٹن افضال کو دوبارہ شادی کی مبارکباد دی۔ 20 مارچ کی صبح وہ حسب معمول اٹھا نماز اور دعا سے فراغت پر ناشتہ کیا بازار گیا اس نے برلن میں کسی شاپ سے شکاری خنجر خریدا اور خدا خدا کر کے گستاخ ملعون اخبار Die Welt کے بیورو چیف کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا گھر سے نکلتے ہوئے کسی نے خدا حافظ کہا اور بولا کہ ”آج میں ایک ضروری کام کے لئے جا رہا ہوں“۔

عامر کی سوئے مقتل روانگی

شاتمان رسول ﷺ کو سزا دینا بہت ضروری تھا کیونکہ بین المذاہب ہم آہنگی، تہذیبی تصادم روکنے کی کوششیں اور متفقہ ضابطہ اخلاق کی تشکیل کی فریادیں صدا بہ صحرا ثابت ہوئیں گستاخوں کی ہٹ دھرمی دراصل توہین در توہین تھی امت مسلمہ اس۔لئے مجبور اور مصلحتوں کی قیدی بن بیٹھی تھی اور ”جوش“ کی بجائے ”ہوش“ سے کام لے رہی تھی ”جنون“ کے بجائے ”عقل“ سے کام لے رہی تھی کہ کہیں ”بنیاد پرستی“ اور ”دہشت گردی“ کا لیبل نہ لگ جائے لہٰذا کسی غازی علم دین شہیدؒ کی راہ دیکھی جا رہی تھی چنانچہ یہ سعادت فرزانوں کی بستی کے ایک دیوانے کا مقدر بنی نازی مقتل سے ایک نوائے عاشقانہ بلند ہوئی اور آوائے فرض کا اعلان کرتی کائنات کی پہنائیوں میں گم ہو گئی یہ عامر چیمہ کی آواز تھی جس نے اہل اسلام کو حوصلہ دیتے ہوئے اپنی طرف متوجہ کیا

سر مقتل صدا کس کی یہ گونجی
کہ دیکھو فرض ادا ہونے لگا ہے

اللہ کریم جل مجدہ نے اس عظیم فریضہ کی ادائیگی کے لئے عامر چیمہ کا انتخاب فرمایا۔ اسے رحمت بلا رہی تھی وہ سعید فطرت نوجوان تھا اسے فطرت نے اسی مقصد کے لئے پال پوس کر جوان رعنا بنایا تھا بقول مظفر وارثی

محمد مصطفیٰ ﷺ کی رحمت بلا رہی ہے
ضمیر کو ذہن کو فضیلت بلا رہی ہے
سنبھال کر لے کے ساتھ چلنا ساعتوں کو
خدا نے آواز دی ہے فطرت بلا رہی ہے

وہ گئے انہوں نے ڈنمارک کے اخبار Die Welt کے برلن میں آفس میں ایڈیٹر کی موجودگی کا علم ہونے پر اخبار کے دفتر میں داخل ہونے کی کوشش کی تو سیکورٹی گارڈز نے انہیں روک لیا لیکن عامر چیمہ کو اپنی منزل پانے کی جستجو تھی انہوں نے کہا کہ میرے جسم کے ساتھ بم بندھا ہے میں ساری بلڈنگ کو اڑا دوں گا مجھے اندر جانے دو جس پر موت کے خوف سے وہ ایک طرف ہو گئے۔ وہ بہت دلیر اور بہادر تھا اس نے چیف ایڈیٹر کے آفس میں داخل ہوتے ہوئے گرج گرج کر کہا کہ میں حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ عامر چیمہ بھاگم بھاگ ایڈیٹر کے پاس پہنچے اور پہنچتے ہی اس پر خنجر سے حملہ کر دیا پے در پے وار کر کے اس کا پیٹ چاک کر دیا اسی دوران وہاں کے عملہ نے انہیں قابو کر لیا اور مضروب کو فوراً ہسپتال پہنچا دیا گستاخ رسول واصل جہنم ہونے سے اس وقت بچ گیا لیکن ڈاکٹروں کی بھاگ دوڑ کے باوجود جانبر نہ ہو سکا لیکن عامر چیمہ نے اپنی کوشش کر کے اسلام کا پرچم سربلند کر دیا اس نے اپنے عمل و کردار سے اہل اسلام کو خوشخبری سنا دی کہ فرض ادا ہو گیا قرض اتر گیا یہ خبر جرمنی میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔

عارف کھڑی میاں محمد بخش صاحبؒ نے شائد اسی تناظر میں ہے کہ

حکم تیرے بن لکھ نہ ہلدا جو چاوئیں سو ہوندا
جس نوں آپ دلیری بخشیں او میدان کھلوندا

مگر اصل حقیقت یہ ہے!

مذکورہ حقائق کے برعکس عامر چیمہ شہیدؒ اپنی طے شدہ پلاننگ کے مطابق کئی دن تک اپنے منصوبہ کی جزئیات پر غور و فکر کرتا رہا اس نے گستاخ اخبار کے ایڈیٹر سے رابطہ کیا اور اس سے ملاقات کے لئے باقاعدہ وقت لیا۔ وقت طے ہو جانے کے بعد اس نے اپنے منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو یکجا کیا عامر کے والد محترم کے مطابق عامر نے 20 مارچ 2006ء کو جرمنی کے شہر برلن سے شائع ہونے والے اخبار ڈائی ویلٹ کی ساتویں منزل میں قائم چیف ایڈیٹر کے دفتر میں پہنچنے کا فیصلہ کیا تو ایک بیگ اس کے ہمراہ تھا جس میں نصاب کی کتب، موبائل فون اور خنجر بھی رکھا ہوا تھا۔ یہ اخبار ان شر پسند ذرائع ابلاغ میں سے ایک تھا جس نے کچھ ہی دن پہلے مضموم ترین خاکے شائع کر کے مسلمانوں کے دل چھلنی کر دیئے تھے۔ اس کے خلاف احتجاج بھی ہوا لیکن وہ اپنے موقف پر بضد رہا اس نے دیگر عیسائی اخبارات کی بے جا حمایت کرنے کی نہ صرف ناپاک جسارت کی بلکہ مسلمانوں کو للکارا بھی عامر جب طے شدہ وقت کے مطابق مذکورہ دفتر پہنچا تو اس کا ایڈیٹر وہاں موجود تھا ملاقات کے دوران عامر نے اس سے تصدیق کی کہ اسی نے شیطانی کارٹون شائع کرنے کی جسارت کی ہے جب اس نے اعتراف کیا تو اس نوجوان نے گرج کر اسے للکارا اور اپنے بیگ میں رکھا ہوا خنجر نکالا اس بدبخت پر پے در پے کئی وار کر ڈالے۔ اسے فی النار کرنے کے بعد جب عامر دفتر سے واپس پلٹ رہا تھا تو اس کے کپڑوں پر لگے ہوئے خون کے نشانات کی بدولت سیکیورٹی گارڈز نے اسے روکنا چاہا تو اس نے کہا کہ

میرے جسم کے ساتھ بارود بندھا ہوا ہے اگر تم میرے قریب آئے تو میں سب کچھ اڑادوں گا۔ وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے ایمرجنسی کال دے دی تو ہر طرف سیکیورٹی اہلکار عامر چیمہ شہیدؒ کو پکڑنے کے لئے دوڑ پڑے۔ انہوں نے اسے پکڑ لیا اور پولیس کے حوالے کر دیا۔

عامر چیمہ شہیدؒ اور ہٹلر کے جانشین

برلن پولیس نے مسلم امہ کے اس قابلِ فخر سپوت کو حراست میں لے لیا اور اس واقعہ کو دنیا سے مخفی رکھنے کے لئے عامر کو نامعلوم مقام پر پہنچا دیا گیا دوسری طرف برلن میں مقیم عامر کی ماموں زاد بہن فاخرہ کے گھر کو جرمن پولیس نے حصار میں لے لیا۔ گھر بھر کی تلاشی کے دوران اس کمرے کی انتہائی سختی سے جانچ پڑتال کی گئی جس میں عامر عارضی طور پر ٹھہرا ہوا تھا۔ بعدازاں گھر پر پولیس کا کڑا پہرہ بٹھا دیا گیا اور ٹیلیفون پر ریکارڈنگ لگا دی گئی۔ یہ سب اقدامات آناً فاناً اٹھائے گئے۔ لیکن تمام معاملات کو قانون سے ماوراء رکھنے کی خاطر میڈیا کو کانوں کان خبر نہ ہونے دی گئی۔ یورپی معاشرے میں یہ واقعہ یقیناً غیر معمولی تھا، لیکن الیکٹرانک میڈیا یا پرنٹیڈ میڈیا میں سے کوئی ایک ذریعہ ابلاغ اس سلسلہ میں لب کشا نہ ہوا۔

ادھر پاکستان میں عامر کے والدین کو 18 دن تک کوئی اطلاع نہ تھی کہ عامر کہاں ہے اور کس حالت میں ہے اور نہ ہی ان کے نوٹس میں تھا کہ عامر نے ایسا کوئی اقدام کیا ہے عامر کی ماموں زاد بہن فاخرہ اور ان کے میاں آصف کو علم تھا کہ 20 مارچ کو عامر گرفتار ہو گیا ہے۔ انہوں نے 23 مارچ کو اپنے بیٹے کی سالگرہ منائی اور 29 مارچ کو عامر کی بہن صائمہ سے ٹیلیفون پر بات بھی ہوئی لیکن اس معاملہ کا ذکر تک نہیں کیا جب عامر کے والدین نے ذاتی تشویش کے بعد عامر کی خیریت دریافت کرنے کے لئے نمبر ملایا تو عامر کا نام آتے ہی ٹیلیفون بند کر دیا گیا 20 مارچ سے لے کر 8 اپریل تک کئی بار فاخرہ اور اس کے میاں آصف نے پاکستان ٹیلیفون کئے لیکن اس واقعہ کی بھنک نہ پڑنے دی وہ جرمن پولیس سے خوفزدہ تھے یا کسی دوسری مصلحت کا شکار تھے یا پھر جرمن تہذیب کے اندر اتنے جذب ہو چکے ہیں کہ انہیں ایک عاشقِ رسول (ﷺ) کے اس

مجاہدانہ کارنامے پر کوئی خوشی نہیں ہوئی بلکہ وہ الٹا عامر کے اس اقدام کو اپنے تئیں احمقانہ اقدام قرار دیتے رہے۔ 7اور 8اپریل کی درمیانی شب جناب محمد نذیر چیمہ کا برلن میں رابطہ ہوا۔ انہوں نے اپنے رشتہ داروں یعنی فاخرہ اور آصف سے حال احوال پوچھا لیکن جب دورانِ گفتگو انہوں نے اپنے بیٹے عامر کا نام لیا تو دوسری طرف سے یکدم فون بند کر دیا گیا۔ تب والد محترم کا ماتھا ٹھنکا اور وہ متفکر ہو گئے۔ اس کے آدھے گھنٹے بعد عامر کے ننھیال حافظ آباد میں جرمنی سے ایک کال موصول ہوئی۔ جرمنی سے موصول ہونے والی کال عامر کے رشتہ دار کے گھر کی بجائے باہر بازار میں لگے کسی ٹیلیفون بوتھ سے کی گئی تھی۔ اس رابطے پر سرسری انداز میں ۲۰ مارچ کے وقوعہ کی خبر دی گئی، عامر کی گرفتاری اور گھر کی تلاشی اور پہرے کے بارے میں بتایا گیا۔ تب کہیں جا کر پہلی مرتبہ دنیا کو یہ خبر پہنچی کہ برلن میں کیا ہوا اور عامر چیمہ نامی پاکستانی نوجوان نے کیا کارنامہ سرانجام دیا۔ بعض پاکستانی اخبارات میں یہ خبر چھپتے ہی مسلم عوام میں ایک طرف تو خوشی کی لہر دوڑ گئی کہ "ابھی مسلمان زندہ ہیں" جب کہ دوسری جانب یہ تشویش سر اٹھانے لگی کہ عامر اب کہاں ہے اور جرمن پولیس اپنے اس "مجرم" کے ساتھ کیا سلوک کر رہی ہے؟

عوامی حلقوں تک یہ خبر پہنچنے کے بعد جرمنی میں قائم پاکستانی سفارتخانے نے عامر کے والد محترم سے رابطہ کیا اور انہیں یقین دہانی کرائی کہ آپ لوگ بے فکر رہیں، ہم عامر کے مقدمے کو انصاف کی عدالت تک پہنچانے کے حتیٰ المقدور بندوبست کر رہے ہیں۔ بعدازاں سفارتخانے کی طرف سے یہ بھی بتایا گیا کہ عامر کے لئے ایک ماہر وکیل کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں اور یہ بھی پیغام ملا کہ آپ اگر عامر کے لئے کچھ بھجوانا چاہیں تو سفارتخانے کے توسط سے بھجوا سکتے ہیں سفارتخانے کی طرف سے رابطے کے یہ فرائض خالد عثمان قیصر سرانجام دے رہے تھے جو جرمنی میں پاکستانی سفارتخانے کے عہدیدار ہیں۔ عامر کے مقدمہ میں پاکستانی سفارتخانہ کے کردار کے حوالے سے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ ہمارے سفارت کار ہمیں طفل تسلیاں دیتے رہے تاکہ ہم شور نہ مچائیں اور معاملہ آگے بڑھ کر عوامی اشتعال کا باعث نہ بنے۔ حتیٰ کہ ایک دن سفارتکار نے فون پر پروفیسر محمد نذیر چیمہ سے یہ بھی کہا کہ آپ لوگ بالکل بے فکر رہیں اور کسی قسم کا جارحانہ قدم نہ

اٹھائیں میری کل ہی عامر سے بات ہوئی ہے وہ بالکل خیریت سے ہے اور اس کے چہرے پر خوف اور پریشانی کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔

عامر چیمہ نازی مقتل گاہ میں

جرمن پولیس نے عامر کی ماموں زاد بہن کے گھر اور اس کی یونیورسٹی میں اقامت گاہ پر چھاپہ مارنے کے لئے 23 مارچ کو عدالت سے اجازت چاہنے کے لئے جو ''عرضی'' پیش کی اس میں کہا گیا کہ ''عامر نذیر نے ایک روزنامہ ''Die Welt'' کے دفتر میں داخل ہونے کی کوشش کی سیکورٹی گارڈ نے روکا تو اس نے شکاری چاقو نکال لیا اور بم چلانے کی دھمکی دی تاکہ بیورو چیف کے دفتر میں داخل ہو سکے بعد کی خبروں میں بتایا گیا کہ عامر نے توہین رسالت (ﷺ) کے مرتکب اخبار کے ایڈیٹر پر حملہ کیا جس سے ایڈیٹر کو گہرے زخم آئے اس دوران گارڈز نے عامر پر قابو پالیا۔''

اس کے بعد برلن پولیس نے عامر کی کزن کے گھر اور ہاسٹل کی رہائشگاہ میں اس کے کمرے کی تلاشی بھی لی اس کے بعد عامر کو برلن Moalit Prison میں بند کر دیا گیا اس پر 240 اور 113 دفعات لگائی گئیں۔ عامر کے گھر والوں کو پہلے تو کانوں کان خبر نہ ہوئی لیکن حقیقت تو اپنی جگہ موجود تھی مارچ کے آخری ہفتے پروفیسر نذیر احمد نے برلن اپنے عزیزوں سے بات کی لیکن عامر کا نام آتے ہی فون بند ہو گیا ایک طرف مطمئن عامر چیمہ پولیس کی حراست میں نازیوں کی بربریت برداشت کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ اپنے عزم کو دہرا رہا تھا کہ اگر گستاخ رسول ﷺ بچ جائے اور مجھے دوبارہ موقع ملا تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا اس پر دوبارہ حملہ کروں گا تو دوسری جانب اس کے جرمن میں مقیم رشتہ داروں کے گھروں کی تلاشیاں لی جا رہی تھیں اس کا کلاس فیلو، ہوسٹل ورکر کی تلاشی لی گئی پوچھ گچھ کی جاتی رہی اور سرتوڑ کوشش کی گئی کہ کسی طرح عامر چیمہ کا تعلق دہشت گرد تنظیموں کے ساتھ ملایا جائے لیکن عشق رسول ﷺ میں مبتلا عامر چیمہ کا ماضی روز روشن کی طرح عیاں تھا اس کا ماضی ایسا سفید کاغذ تھا جس پر تلاش کرنے سے

کوئی دھبہ نہ مل سکا خفیہ ایجنسیاں معلومات جمع کر رہی ہیں کہ عامر چیمہ کس مدرسہ میں پڑھتا رہا عامر چیمہ کے والدین کو واقعہ کا علم ۷ اور ۸ اپریل کی درمیانی رات کو ہوا۔ عامر تو اس کام کے لئے ازل سے بھیجا گیا تھا اس کی تقدیر میں یہ سب لکھا تھا اسی لئے عارف کھڑی میاں محمد بخش صاحبؒ ارشاد فرماتے ہیں۔

کد کس دی مٹدی آہی متھے دی لکھوائی
حق میرے وچ اینویں آئی لکھی قلم خدائی

جناح اخبار کا اعزاز

روزنامہ جناح لاہور پاکستان کا وہ واحد اخبار ہے جس نے اس واقعہ کی تفصیل سب سے پہلے 10 اپریل 2006ء بروز پیر 11 ربیع الاوّل 1427ھ شائع کی خبر کا متن حسب ذیل تھا "لاہور (محمد رحمٰن بھٹہ سے) پاکستانی طالب علم نے جرمنی کے شہر برلن میں توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے اخبار کے بیورو چیف کو قاتلانہ حملے میں زخمی کر ڈالا جرمن پولیس نے گرفتار کرلیا ذرائع کے مطابق راولپنڈی کے ریٹائرڈ پروفیسر محمد نذیر چیمہ کا اکلوتا بیٹا عامر چیمہ ایک برس قبل ٹیکسٹائل اینڈ مینجمنٹ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے جرمنی گیا جہاں وہ جرمن کے شہر مونشن گلاڈ باغ (Munion Glad Bagh) میں اوخشوے فیڈر پائن یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھا اور ڈنمارک کے اخبار میں توہین آمیز خاکے شائع ہونے کے بعد عامر چیمہ مارچ کے آغاز میں برلن اپنے عزیزوں کے پاس آیا اور ڈنمارک کے اخبار کے بیورو آفس کی پندرہ دن تک نگرانی کرتا رہا ذرائع کے مطابق عامر چیمہ نے برلن میں ایک خنجر خریدا جس سے اس نے توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے اخبار کے برلن میں موجود بیورو چیف پر قاتلانہ حملہ کیا خنجر کے کئی وار کئے جس سے وہ زخمی ہو گیا تاہم موقع پر موجود گارڈوں نے اسے پکڑ لیا اور پولیس کے حوالے کر دیا جبکہ زخمی بیورو چیف کو بھی منظر سے ہٹا دیا گیا اور جرمن کے قانون نافذ کرنے والے ادارے بیورو چیف کے نام

اور کوائف کو خفیہ رکھ رہے ہیں ذرائع کے مطابق عامر چیمہ کو جرمنی کی ایک عدالت میں پیش کیا گیا جہاں اس نے قاتلانہ حملے کا جرم قبول کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ رہائی کے بعد نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر دوبارہ حملہ کرے گا ذرائع کے مطابق جرمن حکام کی جانب سے پاکستانی طالب علم کو کسی وکیل کی خدمات حاصل کرنے کی تاحال اجازت نہیں دی جارہی (بحوالہ روزنامہ جناح لاہور 10 اپریل 2006ء)

عامر چیمہ کے رشتہ داروں سے پوچھ گچھ

جرمنی میں ڈینش اخبار کے بیورو چیف کو قاتلانہ حملے میں زخمی کرنے والے پاکستانی طالب علم عامر چیمہ کے جرمنی میں مقیم عزیزوں سے جرمن خفیہ اداروں نے تحقیقات شروع کر دی ہیں ذرائع کے مطابق طالب علم کے عزیزوں سے کسی کو رابطہ کرنے کی اجازت نہیں علاوہ ازیں پاکستان میں عامر چیمہ کے اہل خانہ سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے (بحوالہ روزنامہ جناح لاہور 10 اپریل 2006ء)

جب جرمن پولیس عامر چیمہ کی ماموں زاد بہن فاخرہ اور اس کے میاں آصف سے پوچھ گچھ کرنے آئی تو انہوں نے یہ کہہ کر کہ عامر ہمارا دور کا رشتہ دار ہے اپنی جان چھڑا لی حالانکہ انہیں اخلاقی، ایمانی، خونی اور قومی رشتوں کا لحاظ کرتے ہوئے ایسا ہرگز نہیں کہنا چاہئے تھا۔ عامر کے والدین کو اسی بات کا رنج ہے کہ انہیں عامر کی گرفتاری کا علم تھا اس کے باوجود اطلاع کیوں نہ دی گئی۔ اور بعد میں بھی یہ طفل تسلیاں دی جاتی رہیں کہ خاموش رہیں یہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ پریس میں اس ایشو کو اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ انا للہ و انا علیہ راجعون

عامر کے والدین کا ایمان افروز ردعمل

عامر کے والدین، عزیز و اقارب کو جب اس واقعہ کی تفصیل سے متعلق پوچھا گیا تو ان

کارِ عمل بہت روح پرور، ایمان افروز، حوصلہ افزاء اور قابل اطمینان تھا یہ اعزاز بھی روزنامہ جناح لاہور کے حصہ میں جاتا ہے کہ عامر چیمہ شہیدؒ کے والدین کا پہلا انٹرویو قوم تک پہنچانے میں اس نے اہم کردار ادا کیا۔ روزنامہ جناح لاہور لکھتا ہے کہ

لاہور: جرمنی میں توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے اخبار کے بیورو چیف پر حملہ کرنے والے پاکستان طالب علم عامر چیمہ کے والد پروفیسر نذیر چیمہ نے کہا ہے کہ ان کے بیٹے نے حب رسول ﷺ میں ایسا کیا ہے اس کی کوئی دشمنی نہ تھی وہ اپنے بیٹے کی رہائی کے لئے مقدمہ لڑیں گے انہوں نے ''جناح'' سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے بیٹے نے غازی علم دین شہید کی یاد تازہ کر دی ہے لیکن ہم کسی کو اس معاملے میں سیاسی دکانداری چمکانے کی اجازت نہیں دیں گے ہماری خواہش ہوگی کہ اسے سیاسی ایشو نہ بنایا جائے جس سے حکومت کے لئے کوئی مسئلہ پیدا ہو البتہ حکومت یا انصار برنی سمیت کوئی ٹرسٹ ہماری مدد کرے اور جرمنی میں ہمارے بیٹے کا مقدمہ لڑے انہوں نے کہا کہ ابھی تک حکومت سمیت کسی نے ہم سے رابطہ نہیں کیا عامر چیمہ نے آخری بار 5 مارچ کو فون کیا اور اپنے دوست کی شادی پر اسے مبارکباد دینے کے لئے کہا اس نے کبھی بھی کارٹونوں کی اشاعت کے بارے میں یا اس قسم کے اقدام کے بارے میں کوئی بات نہیں کی جرمنی میں مقیم ہمارے عزیز نے 22 مارچ کو فون کیا لیکن فون کٹ گیا پھر انہوں نے ہمارے ایک اور عزیز کو فون کر کے واقعہ کے بارے میں بتایا جس نے ہمیں مطلع کیا۔

عظیم والدہ کا عظیم موقف

عامر چیمہ کی والدہ ثریا بیگم نے کہا کہ میں خوش قسمت ہوں کہ اللہ نے مجھے ایسا بیٹا دیا جس نے سرکار دو عالم ﷺ کے نام پر اپنی زندگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے انتہائی اقدام سے بھی گریز نہیں کیا عامر چیمہ میرا واحد بیٹا ہے اگر میرے اور بھی بیٹے ہوتے تو میں انہیں اس راستے پر بھیجتی مجھے اپنے بیٹے کی گرفتاری کا کوئی دکھ نہیں مجھے فخر ہے کہ میرے بیٹے نے نبی کریم ﷺ کی محبت میں ایسا کیا ہے ہم نے بیٹے کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک بھیجا تھا کہ وہ دنیاوی طور پر کامیاب انسان

عامر کی والدہ نے درود شریف کا ورد شروع کر دیا

لاہور (خصوصی رپورٹر) عامر چیمہ کی والدہ ثریا بیگم نے بیٹے کی گرفتاری کے بعد درود شریف کا ورد شروع کر دیا ہے وہ بہت کم بولتی ہیں البتہ خاندان کے افراد اور عزیز و اقارب کا ان کے گھر تانتا باندھا ہوا ہے (بحوالہ روزنامہ جناح لاہور 11 اپریل 2006ء)

عامر چیمہ، جیل کے دن، جیل کی راتیں

عامر چیمہ پاکستانی طالب علم تھا وہ جرمنی میں زیر تعلیم تھا اس نے اچانک گستاخ رسول بیورو چیف کو ٹھکانے لگانے کے لئے خنجر بدست ہو کر قاتلانہ حملہ کیا اس پر کئی وار کئے اسے زخموں سے نڈھال کر دیا وہ گرفتار ہوا عدالت میں لایا گیا اس نے جراتمندانہ انداز سے قومی وملی غیرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ بقول میاں محمد بخش صاحبؒ

راہ عشق دے چلن والے سچے مرد سپاہی
جانن نہ کوہ قاف سمندر جتول ہوون راہی

وہ اب جرمنی کے بدنام ترین قید خانے موآہٹ جیل میں رکھا گیا تھا ایک رپورٹ کے مطابق ایمبسی یا فارن آفیسر نے اس کی رہائی کے لئے یا اس کے مقدمہ کی پیروی کے لئے دلچسپی ظاہر نہ کی جرمن اخبار یا پولیس نے عامر چیمہ کے مقدمے کے بارے میں تفصیلات بھی فراہم نہیں کی تھیں اور یہ معاملہ سرد خانے میں چلا گیا بعد میں جب اس مسئلے

نے پوری شدت اختیار کرلی تو تحقیقات ضروری ہو گئیں 8 اپریل 2006ء کو اس معاملے سے باقاعدہ آگاہ کیا گیا اور پھر ایمبسی کے اہلکار نے 21 اپریل کو عامر چیمہ سے جیل میں ملاقات بھی کی عامر چیمہ نے اس سے درخواست کی کہ وہ پاکستان میں میرے والدین کو میری خیریت کے بارے ضرور بتائے اور وہ بڑا پراعتماد تھا چنانچہ اس کے والدین کو بتایا گیا کہ عامر وہاں مکمل طور پر ٹھیک ہے لہٰذا پریشانی کی ضرورت نہیں پاکستانی سفارتکار نے بتایا کہ پولیس اور نہ ہی متعلقہ اخبار نے عامر چیمہ کی گرفتاری کے وقت ہمیں کوئی تفصیلات مہیا کیں معاملہ کے حساس ہونے کی وجہ سے انہوں نے انٹیلی جنس ذرائع سے انکوائری کی 45 دن تک ان کا چالان عدالت میں پیش نہ کیا اس رویہ سے جرمن حکومت کی مجرمانہ ذہنیت کی عکاسی ہوتی ہے۔ جرمنی میں موجود مسلمان تنظیموں کو چاہئے تھا کہ وہ انصاف کے لئے جرمن عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹاتیں اور واقعہ میں ملوث جرمن حکومت، اخبار، پولیس اور خفیہ اداروں کے اہلکاروں کے چہروں سے نقاب اٹھاتیں اور رسول اکرم ﷺ کے شیطانی کارٹون چھاپنے والے اذہان کی سازش کا پتہ چلاتیں نوجوان عامر چیمہ شہید چاہتے تو باقی لوگوں کی طرح وہ خود کو بھی جرمن کے مخصوص ماحول میں ڈھال لیتے لیکن ان کے اندر غیرت ایمانی اور عشق رسول ﷺ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا اس نے بظاہر ایک مشکل اور کٹھن راستہ اختیار کیا اس نے شہادت سے قبل ہی شہادت کا اندازہ لگا لیا تھا اور لواحقین کو وصیت کر دی تھی شہید کے سفید ریش والد پروفیسر محمد نذیر چیمہ بتاتے ہیں کہ "وہ 1994ء سے عامر کے اندر تڑپ دیکھ رہے تھے یورپ کا تو ایک بہانہ تھا شاید اللہ تعالیٰ نے اس سے یہ عظیم کام لینا تھا ورنہ وہ تو انہیں جاپان یا چین بھیجنے کے متمنی تھے مگر وہاں کے لئے اسباب پیدا ہو گئے انہیں بڑی مشکل سے وہاں جانے کے لئے آمادہ کیا گیا وہ خود بھی وہاں نہیں جانا چاہتے تھے" میں نے سمجھایا کہ تعلیم کے لئے جانا تو بہر حال ہے"۔

شہید کے عزیز واقارب کا بیان ہے کہ شہید کو فضول وقت ضائع کرنا، لغو باتیں پسند نہ تھیں وہ ہر بات کو غور سے سننے اور اس پر غور وخوض کرتے عامر چیمہ نے اپنی زندگی ایسی گزاری جیسے کسی آدمی کے پاس وقت کم ہو اور کام بہت زیادہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے ان سے بہت بڑا کام لے لیا ان کی والدہ کا کہنا ہے کہ ''میرے بیٹے نے گستاخ رسول (ﷺ) پر حملہ کر کے میرا دودھ حلال کر دیا ہے''

جرمن پولیس نے جب عامر چیمہ کو گرفتار کیا تو اس کی جیب سے چار صفحات پر مشتمل ایک خط بھی برآمد ہوا اس نے مشن پر روانہ ہوتے وقت خط لکھ کر اپنی جیب میں رکھ لیا تھا جرمن حکومت نے یہ خط ان کی شہادت کے بعد پاکستانی سفارتخانے کے سپرد کر دیا جس کے پہلے دو صفحات تو حکومت نے روک لئے اور آخری دو صفحات عامر کے والدین کو دیدیئے اس خط میں عامر نے والدین سے کہا کہ ''اگر میں راہ حق میں شہید ہو گیا تو مجھے راولپنڈی دفن کرنا یا کسی ایسے قبرستان میں دفنانا جہاں نیک لوگوں کی قبریں زیادہ ہوں یا جنت البقیع میں دفن کرنا اور کہا کہ میرا جنازہ بڑا کرایا جائے اور کوئی مسلمان میرے لئے درجات کی بلندی کے لئے خانہ کعبہ اور مسجد نبوی ﷺ میں دعا کرائے کہ میرے حساب کتاب میں آسانی ہو عامر چیمہ نے خط میں واضح لکھا ہے کہ ''انشاء اللہ میری موت خودکشی ہرگز نہیں ہوگی''۔

عشق رسول ﷺ ایمان کی وہ حرارت ہے جو جب بیدار ہوتی ہے تو دلوں میں تلاطم پیدا کر دیتی ہے یہ انسانی فطرت ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے اس کا احترام بھی دل میں پیوست ہوتا ہے اور انسان اس کے خلاف کوئی بات سننے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ بقول عارف کھڑی میاں محمد بخشؒ

وچوں آتش باہروں خاکی وسدے حالوں خستوں

جے ہک نعرہ کرن محمد ڈھین پہاڑ شکستوں

جیل میں عامر چیمہ کا بیان بدلوانے کے لئے تشدد کیا جا رہا تھا دوران تفتیش جب ایک پولیس اہلکار نے عامر چیمہ سے سوال کیا کہ تم مسلمان اپنے نبی ﷺ کے بارے میں اتنے حساس

کیوں ہو؟ جب کہ ہم تو اپنے پیغمبر کے بارے میں ہر طرح کی بات کر لیتے ہیں شہید عامرؒ نے اس سوال کے جواب میں تمام انبیاء کے احترام اور مرتبت کی بات کی جرمن پولیس اہلکار نے حضور پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو عامر شہید نے اس کے منہ پر تھوک دیا کہ ان کے ہاتھ بندھے تھے پولیس اہلکار نے اس سے اشتعال میں آ کر عامر پر جان لیوا تشدد کیا مگر وہ اس سجیلے، بانکے، البیلے گھبرو پتر کو جھکا سکا، منوا سکا، نہ دبا سکا اس جرمن پولیس اہلکار کے سوال کا جواب ہم سارے اہل مغرب کو (جن میں اکثریت یہودیوں اور عیسائیوں کی ہے) دینا چاہتے ہیں یہ ایک ذرا سی بات ہے اگر وہ سمجھ جائیں تو تہذیبوں کی کشمکش میں بہت سدھار آ سکتا ہے یورپ اور امریکہ نے مادی ترقی کی معراج کو پالیا انسانی حقوق کے منشور تیار کیے جانوروں کے تحفظ کے لئے بھی قانون وضع کیے گئے ماحولیات کے تحفظ کے لئے بھی قوانین مرتب کیے گئے لیکن جس طرح خاندانی اقدار کو ترک کر کے انہوں نے بوڑھے والدین کو متروک قرار دیتے ہوئے اولڈ ہاؤسز کی زینت بنا دیا اسی طرح دنیا کے لئے سب سے زیادہ واجب الاحترام ہستیوں یعنی پیغمبروں کی عصمت، عظمت اور مقام کو یکسر بھلا بیٹھے آج اگر یہود و نصاریٰ کسی کو اپنے والدین کی قدم بوسی کرتے ہوئے دیکھیں تو حیرت زدہ رہ جاتے ہیں اس طرح انہیں اس بات سے بھی حیرت ہوتی ہے کہ کوئی شخص اپنے نبی ﷺ کی ناموس کی خاطر ہر خوف کو دل سے مٹا کر اپنی جان اس پر قربان کر دینے، اپنی جوانی، اپنا کیریئر لٹانے پر آمادہ ہو جائے عامر چیمہ شہیدؒ نے ایسا ہی کیا تھا اس کے دل میں عشق رسالت ﷺ کی شمع لو دے رہی تھی یقیناً اس نے اپنے لئے بہترین کیریئر کا انتخاب کیا تھا یقیناً اس کے والدین نے اسے جرمن اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے بھیجا تھا کہ ان کے اکلوتے بیٹے کا مستقبل تابناک ہوتا مگر جرمن اخبار ڈیولیٹ کے ایڈیٹر نے اس کے ان سارے خوابوں کو چکنا چور کر دیا لیکن عامر کو ابدیت کا مقام عطا کر دیا عامر کی داستان لکھنے کے لئے چیتے کا جگر اور جادوگر کا قلم چاہئے موت تو ہر ایک کو آنی ہے اس سے فرار ممکن نہیں لیکن عامر نے اپنے لئے ایسی موت کا انتخاب کیا کہ جس پر زندگی کو بھی رشک آتا ہے۔ ناموس رسالت ﷺ ایسا معاملہ نہیں کہ جسے آسانی سے دبا دیا جائے یا فراموش کر دیا جائے حقیقت یہ ہے کہ عامر چیمہ نے لاکھوں

نوجوانوں کے دلوں میں عشق رسالت کی شمع روشن کردی ہے مسلمان خواہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو وہ اس ہستی کی عظمت کو کبھی نہیں بھلا سکتا جس کی شخصیت کو اللہ تعالیٰ نے سارے عالمین کے لئے اور تمام جہانوں کے لئے رحمت قرار دیا علم یقین نہیں بلکہ حق الیقین ہے جرمن پولیس نے ہر جدید آلہ ستم سے عامر عبدالرحمٰن شہید پر ہر قسم کا تشدد کیا ہوگا لیکن ایک نبی ﷺ کا عاشق صادق ایک لمحہ کے لئے بھی اعلائے کلمتہ الحق سے کنارہ کش نہ ہوا ہوگا اور نہ ہی فریاد و فغاں یا التماس و التجا کی ہوگی بلکہ جوانمردی و استقلال کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے نصیبے پر شاداں و فرماں ہوگا بقول ظفر علی خانؒ

اگر مرنا ہے تجھ کو تو یوں مر صحن مقتل میں
ادھر بسمل تڑپتا ہو ادھر قاتل پھڑکتا ہو

اٹھاون اسلامی ممالک ہیں اور عامر شہید پر پینتالیس (45) دن تک تفتیش کی آڑ میں بے پناہ تشدد کیا جاتا رہا اس کا القاعدہ سے تعلق جوڑنے کے لئے نہ جانے کون کون سے ستم ڈھائے گئے ایسے کہ حضرت بلال حبشیؓ پر ظلم و ستم کی روایات تازہ ہو گئیں ہمیشہ کی طرح جرمنوں نے ظالم (ایڈیٹر) کو چھوڑ دیا اور مظلوم کو گرفتار کر لیا اگر اہل مغرب گستاخ ایڈیٹر کو سزا خود ہی دے ڈالتے تو یہ واقعہ ہرگز پیش نہ آتا یورپی اقوام کا مسلمانوں کے ساتھ کینہ ایک تاریخی حقیقت ہے ان کی جیلوں میں نہ جانے کتنے معصوم بے گناہ اور بے قصور تشدد، جبر اور ظلم و ناانصافی کا نشانہ بن رہے ہیں اور کتنے موت کا نوالہ بن چکے ہیں تمام غیر مسلم شہادت کے فلسفہ کے بارے میں مسلمانوں کے جذبات سے بخوبی واقف ہیں لہٰذا ان کے ظلم و ستم کا کوئی ایک آدھ واقعہ کہیں منظر عام پر آ جائے تو اسے دبانے کے لئے خودکشی، دہشت گردی جیسے الزامات لگا کر مسلمانوں کے جذبات سرد کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے عامر کو غیر قانونی طور پر حراست میں رکھا گیا تھا وہ یہ جانتا تھا کہ وہ یہ قدم ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اٹھا رہا ہے لہٰذا وہ خودکشی جیسا بزدلانہ فعل نہیں کر سکتا تھا عامر چیمہ شہید کی اپنے ہاتھوں سے لکھی ہوئی تحریری وصیت جوان کے والدین کو موصول ہوئی ہے جس میں اس نے واضح طور پر لکھا ہے کہ ''میں خودکشی نہیں کروں گا'' اس نے اپنی تدفین مکہ مکرمہ یا مدینہ

منورہ میں کرنے کی وصیت بھی کی اس کی وصیت سے اس کے پاکیزہ جذبات، عزم و حوصلے اور ہمت کا پتہ چلتا ہے اس سارے عمل میں پاکستانی سفارتخانے کا عملہ جو بیرون ملک عوام کے ٹیکسوں کی کمائی پر نہایت پرتعیش انداز میں رہ رہا ہے وہ پاکستانی افراد کی جانوں کے تحفظ اور انہیں قانونی سپورٹ مہیا کرنے کے لئے وہ کردار ادا نہیں کر رہا جو اس کے فرائض منصبی میں شامل ہے مگر پاکستانی سفارتخانے کی کارکردگی اس سلسلہ میں صفر رہی عامر کے والد پروفیسر نذیر نے اراکین اسمبلی وسینیٹ اور سفارتخانے کے عملہ سے رابطہ کیا ان سے تعاون کے لئے کہا گیا لیکن حکومت کے ذمہ داروں نے عامر چیمہ کے کیس کی وکالت کے لئے کوئی بندوبست کیا نہ ہی عامر چیمہ کیس کی آبزوریشن کی گئی حالانکہ حکومت پاکستان اور عالم اسلام کو چاہئے تھا کہ وہ اس واقعہ کا جائزہ لیتے اور اس کے بارے میں ہونے والی تحقیقات پر نظر رکھی جاتی نازیوں نے اپنی بربریت کا خوب مظاہرہ کیا جرمن کی وزارت انصاف اور پولیس نے پاکستانی ایمبسی کو بتایا کہ پیراسیکیوٹر ابھی مقدمہ چلا رہا ہے اور جرمن کورٹ نے ابھی تک مقدمے کی سماعت شروع نہیں کی تھی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ 22 مارچ سے 3 مئی تک جرمنی ایسے ملک میں اتنے سنگین اور بڑے مقدمے کی سماعت کیوں نہیں کی گئی؟۔ اس ضمن میں عامر کے والد چونکہ دوستوں سے رابطہ کر رہے تھے دوستوں کی مدد سے ان کا رابطہ جرمن میں پاکستانی سفارتخانے کے فرسٹ سیکرٹری خالد عثمان قیصر سے ہوا انہوں نے بھی مکمل تعاون کا یقین دلایا عامر کے والد ٹیلیفون پر مسلسل خالد عثمان سے رابطے میں رہے سب سے بڑی مشکل یہ پیش آ رہی تھی کہ عامر کی گرفتاری کو چالیس روز گزرنے کے باوجود پولیس نے ان کا چالان عدالت میں پیش نہ کیا اور مقدمے کی کارروائی شروع نہ ہونے دی اور نہ ہی عامر کے والدین کی اس سے ٹیلیفون پر بات کرائی گھر والوں پر ایک ایک لمحہ صدیوں پر بھاری تھا ان کا خیال تھا کہ عامر کو سزا کے طور پر جرمنی سے بے دخل کر دیا جائے گا تاہم دوسری جانب قانونی عمل بہت سست روی سے جاری تھا گھر والوں کی اس بات سے کسی قدر اطمینان تھا کہ وہ عامر سے کم از کم رابطہ تو کر سکتے ہیں انہوں نے عامر کے وکیل کے ذریعے 2 مئی کو اسے جیل میں کپڑے، پیسٹ اور کچھ دوسری اشیاء بھجوائیں ملاقات کے وقت عامر کے چہرے پر نقاہت ضرور تھی لیکن ایک لمحے

کے لئے بھی کسی کو ایسا احساس نہیں ہوا کہ وہ دل سے ہمت ہار چکا ہے یا اس کے استقلال میں کمی آ گئی ہے وہ تو مطمئن تھا یہ سب ان کے والد کے علم میں تھا وہ اس سارے سلسلہ میں بڑے پرعزم، حوصلہ اور صبر کا پیکر نظر آئے لیکن اس دوران حکومت کا رویہ سرد مہری اور لاتعلقی پر مبنی رہا اگر جرمنی میں متعین پاکستانی سفارتخانہ اس سلسلہ میں بروقت متحرک ہوتا عامر چیمہ کو پراپر قانونی امداد فراہم کی جاتی انسانی حقوق کی انجمنوں کو متحرک کیا جاتا تو شاید یہ سانحہ پیش نہ آتا عامر چیمہ قانونی طور پر جرمنی میں رہ رہا تھا اور اس پر قانون شکنی کا کوئی الزام نہ تھا جرمنی کی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا تھا کہ وہ اس کی جان کی حفاظت کرے مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ جب عامر چیمہ کی دادی سرداراں بی بی کو اس کی گرفتاری کا علم ہوا تو فرماتی تھیں کہ ''نذیر کا اکلوتا بیٹا ہے دعا کرو کہ سلامت رہے''۔ ادھر جرمنی کی ظالم پولیس کی طرف سے عامر کو انتہائی نگداشت کے وارڈ میں سخت پابندیوں کے ماحول میں رکھا گیا تھا اور اسے مسلسل تشدد کے مراحل سے گزارا جا رہا تھا اس کے ساتھ ساتھ اسے روزانہ تھوڑا تھوڑا زہر بھی دیا جاتا رہا عامر چیمہ کے ساتھ خطرناک مجرموں والا سلوک کیا گیا افسوسناک بات یہ ہے کہ اس دوران پاکستانی سفارتخانے نے مکمل خاموشی اختیار کئے رکھی۔ اور اپنے شہری کی جان بچانے اور اسے قانونی امداد فراہم کرنے کا کوئی اقدام نہیں کیا اس دوران سرگودھا کے معروف قانون دان شاہد نذیر ایڈووکیٹ نے اعلان ضرور کیا کہ وہ عامر چیمہ کا مقدمہ قومی خدمت کے جذبے کے تحت لڑنے کے لئے جرمنی جائیں گے نہیں معلوم وہ گئے یا جانے کا ارادہ کر کے رہ گئے البتہ 4 مئی کو جرمن وزارت انصاف کی ترجمان TULIANE BAER HENNEY نے عامر کی شہادت کی خبر خودکشی کا ڈرامہ رچاتے ہوئے پاکستانی سفارتخانے کو یوں دی ''پاکستانی سفارتخانے کے ڈپٹی ہیڈ نے عامر کی شناخت کی، جرمن حکام کے مطابق عامر نے اپنے سیل میں کپڑے کا پھندہ بنا کر خودکشی کر لی تھی ترجمان نے دعویٰ کیا کہ عامر چیمہ نے اپنے لباس سے پھندا بنایا اور اپنے سیل کی کھڑکی سے لٹک کر جان دے دی اس کی نعش تقریباً اڑھائی گھنٹے کھڑکی سے لٹکی رہی نعش کو دس بجے صبح گارڈوں کی موجودگی میں اتار کر ہسپتال پہنچایا گیا انا للہ وانا علیہ راجعون''

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

عامر کی شہادت پر ردعمل

عامر شہید کے کیس کے تناظر میں امت مسلمہ کے اجتماعی رویے پر اللہ کریم ارشاد فرما رہا ہے کہ ''یہ وہی لوگ ہیں جو خود تو بیٹھے رہے اور ان کے جو مسلمان بھائی لڑنے گئے اور مارے گئے ان کے متعلق انہوں نے کہہ دیا کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو نہ مارے جاتے ان سے کہو اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو خود تمہاری موت جب آئے تو اسے ٹال کر دکھا دینا (القرآن)

ایک دوسرے مقام پر فرمایا ''سب سے حسین موت شہادت کی موت ہے''

دیکھئے قرآن پاک ارشاد فرما رہا ہے۔

ترجمہ:- اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی جو رحمت اور بخشش تمہارے حصہ میں آئے گی وہ ان ساری چیزوں سے بہتر ہے جنہیں یہ لوگ جمع کرتے ہیں''۔

شہید کے والدین کو تسلی دیتے ہوئے ایک تیسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے کہ۔

ترجمہ:- شہید تو حقیقت میں زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اس پر خوش و خرم اور مطمئن ہیں''۔

دیکھئے دنیا کی ہر نعمت بغیر خواہش کے مل سکتی ہے لیکن شہادت کے رتبہ کیلئے طلب شرط ہے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی، جاہلوں، سرکشوں، کمینوں، درندوں کا مشغلہ رہا ہے لیکن ان کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی ہر دور کے غازی علم الدین اور عامر چیمہ شہیدؒ آتش نمرود میں کودتے رہے ہیں۔ اور نار جہنم کو گلزار بناتے رہے ہیں۔

وزارت خارجہ کی وضاحت

پاکستان وزارت خارجہ کی ترجمان تسنیم اسلم نے اس شہادت پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”جرمنی کی حکومت اور پولیس سے رابطہ کیا ہے اور ان سے مطالبہ کیا ہے کہ اصل حقائق بتائیں تا حال ہم نے کسی جرمن سفارتخانے کے اہلکار کو طلب نہیں کیا جرمن حکومت سے جواب ملنے پر ہی حکومت مزید کچھ کر سکے گی ہمارے علم میں ہے کہ جرمنی میں زیر حراست افراد کو رسی یا دیگر اشیاء رکھنے کی اجازت نہیں اصل حقائق کیا ہیں جرمن حکومت کے جواب کا انتظار ہے“۔

شہید کے والد کا ایمان افروز ردعمل

عامر چیمہ شہید کے والد پروفیسر محمد نذیر نے شہادت کی خبر سننے کے بعد بیٹے کی تصویر کو آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا کہ ”آج میں سرخرو ہو گیا مجھے اپنے بیٹے کی شہادت پر خوشی اور فخر ہے کہ اس نے جو کیا وہ ایک غیرت مند مسلمان کے لئے بجا اقدام ہے انہوں نے کہا کہ میرے بیٹے نے شہادت کو گلے لگایا اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لئے اپنی جان دیدی اور وہ تو اپنا حق ادا کر گیا جب کہ ہمیں ایسا لگا کہ ہم نے بھی اپنا حق ادا کر دیا ہے“۔

الحمدللہ! عامر چیمہ تو شہادت کو اپنے ہونٹوں سے چوم کر جنت الفردوس میں پہنچ گئے آج جو ہم میں زندگی کی رمق باقی ہے تو اس میں غازی علم دین شہید اور عامر چیمہ شہید ایسے لوگوں کا بہت، بڑا حصہ ہے ہر اس شخص کی گردن پر جو اللہ کے آخری پیغمبر پر، یوم آخرت پر اور خود خدا پر ایمان رکھتا ہے عامر چیمہ کا اس امت پر کبھی نہ ختم ہونے والا احسان ہے وہ احسان جو کبھی تمام نہ ہو گا اور دائم ہماری گردن پر رہے گا ہم اس کے شکر گزار اور احسان مند ہیں کہ اس نے ہماری طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا اس شہید نے ہمیں ثروت مند کر دیا اور ہمیں ادراک ہوا کہ اس راکھ میں ابھی چنگاریاں باقی ہیں تاہم کیا عجب بات ہے کہ کبھی ان چنگاریوں سے الاؤ روشن ہو جائے پھر

ایک کے بعد دوسری قندیل حتیٰ کہ چراغاں ہو جائے عامر چیمہ کی شہادت پر مختلف وفود راولپنڈی، اسلام آباد، وزیر آباد اور دیگر شہروں سے تعزیت کے لئے راولپنڈی میں شہید کے والدین سے ملنے گئے تو پروفیسر نذیر اور ان کی اہلیہ صبر و رضا کے دامن کو تھامے رہے اور الحمدللہ ہر مہمان کو خوش آمدید کہتے رہے اس دوران وزارت خارجہ کے ایک اعلیٰ آفیسر وارد ہوئے اور شہید کے والد سے کہا کہ نعش آنے پر کیا پروگرام ہے تو خدا کے صالح بندے نے جواب دیا کہ ''**عامر میرا بیٹا تھا لیکن اب اس کی نعش امت محمدیہ کی امانت ہے جس طرح مسلمان چاہیں اسے سپردِ خاک کریں۔**''

عامر شہیدؒ کی بہنوں کا تاثر

عامر چیمہ شہیدؒ کی بہنوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا بھائی شہید ہے جو پوری قوم کے دلوں میں زندہ ہے عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی بہنوں، صائمہ، کشور اور سائرہ نے کہا کہ عامر نے مانوالہ ٹیکسٹائل کالج فیصل آباد سے انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی آئی ایل ایم لاہور اور کراچی سے ٹیکسٹائل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور رائے ونڈ کے قریب ٹیکسٹائل مل میں ملازمت اختیار کر لی مگر ایک دن فرش پر لگی ٹائلوں پر حضور کے نام کا نقش دیکھ کر مل کے مالک کو ٹائل تبدیل کرنے کو کہا مگر وہ نہ مانے تو عامر نے استعفیٰ دے دیا عامر گھر سے دور نہیں رہ سکتا تھا اس کی دوستی صرف ہم سے اور ابو سے تھی وہ اکثر ابو سے کہتا کہ اللہ مجھ سے کوئی بڑا کام لے گا عامر 21 اکتوبر 2004ء کو اعلیٰ تعلیم کے لئے جرمنی گیا تھا برلن میں مقیم رشتہ داروں کے مطابق وہ 20 مارچ 2006ء کو گھر سے خدا حافظ کہہ کر نکلا کہ آج میں بہت ضروری کام سے جا رہا ہوں اس دن اس نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخانہ خاکے چھاپنے والے اخبار کے ایڈیٹر کے قتل کا ارادہ کیا تھا اس کے پاس خنجر تھا وہ بہت دلیر اور بہادر تھا اس نے چیف ایڈیٹر کے آفس میں گرج گرج کر کہا کہ میں حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو کسی صورت زندہ نہیں چھوڑوں گا ہمیں

7 اپریل کو اس کی گرفتاری کی اطلاع ملی عامر نے آخری دفعہ امی سے 28 فروری 2006ء کو بات کی جبکہ 6 مارچ کو کزن کی شادی کے موقع پر فون پر مبارکباد دیتے ہوئے ہم بہنوں سے بات کی شہادت کی اطلاع کے بعد وہاں سے اس کے دوست کا فون آیا کہ عامر زیادہ تر دینی باتیں کرتا تھا اور مذہبی سرگرمیوں میں مصروف رہتا تھا ہر وقت احادیث سنتا اور سناتا تھا" واقعی میاں محمد بخش صاحبؒ نے سچ کہا ہے کہ

بے درداں نوں پچھو نائیں درد منداں دا رولا
مرجاون تاں واقف تھیون عشق نئیں پٹ کولا

عامر شہید کی والدہ کا تاثر

وزیر آباد سے ایک وفد شہید کے والدین سے ملنے کے لئے گیا تو شہید کی والدہ نے انہیں بلایا اور تعزیت پر فرمایا کہ "آپ بھی میرے بیٹے ہیں وفد سیکرٹری بار وزیر آباد محمد ادریس سیال، اشتیاق ظفر چیمہ ایڈووکیٹ، ملک محمد شہباز پر مشتمل تھا ممتاز قانون دان تحفظ ناموس رسالت محاذ وزیر آباد کے صدر میاں صلاح الدین قیصر نے اس وفد کی قیادت کی میاں صلاح الدین قیصر نے بتایا کہ محمد نذیر کے در و دیوار سے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے گھروں جیسی معطر مہک ٹپکتی تھی"

عامر چیمہ کی والدہ نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ "انہیں فخر ہے کہ وہ ایک عاشق رسول کی والدہ ہیں انہوں نے کہا کہ ان کا بیٹا عامر شہید والدین کا بہت فرمانبردار تھا ہماری بہت عزت کرتا تھا عامر شہید کی والدہ محترمہ نے مزید کہا کہ میرے بیٹے نے خط کے ذریعے وصیت کی تھی کہ اسے جنت البقیع میں دفن کیا جائے اگر یہ ناممکن ہو تو پھر کسی بڑے قبرستان میں کسی ولی اللہ کی قبر کے ساتھ دفن کیا جائے"

عامر کی شہادت کی خبر دنیا بھر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی جرمن حکومت اپنا جرم چھپانے کے لئے عامر کی شہادت کو خودکشی قرار دے رہی تھی اور پاکستانی حکومت مغربی غلامی کا

داغ چھپانے کے لئے معذرت خواہانہ منہ بنائے جرمنی کی ہاں میں ہاں ملا رہی تھی عامر نے جو کام کیا وہ یقیناً شریعت کے عین مطابق کیا وہ تمام مسلمانوں پر فرض تھا اس نے جنون کی حالت میں نہیں بلکہ بقائمی ہوش وحواس گستاخ رسول (ﷺ) پر حملہ کیا تھا اور پوری حاضر دماغی سے دوبارہ حملہ کرنے کے عزم کا اظہار کیا تھا بقول پروفیسر محمد نذیر، عامر اب صرف میرا بیٹا نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا قابل فخر سپوت بن چکا ہے بلاشبہ ہر سچے مسلمان کو یہ حق ہے کہ عامر شہید اور اس کے عظیم کارنامے پر فخر کرے ترقی کے سفر پر نکلنے والے عامر نے وہ ترقی حاصل کی جو بڑے بڑے زاہدوں کو زندگی بھر کی عبادت کے بعد نصیب نہیں ہوتی۔ عامر دو ماہ بعد پی ایچ ڈی ہونے والا تھا اسے پی ایچ ڈی کا بہت شوق تھا اس کے گھر والوں کو بھی اس کی پی ایچ ڈی کا انتظار تھا ان کے والدین کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا کسی بیرونی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کرے وہ چاہتے تھے کہ عامر کو چین، جاپان کے کسی ادارے سے ڈگری دلوائیں تاہم تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا اس کے بوڑھے والدین اور بہنیں جن کی امیدوں کا واحد مرکز وہی تھا اس کے سر پر سہرے سجانے کے خواب اور ہاتھوں پر مہندی لگانے کے سپنے دیکھ رہی تھیں مگر یہ سب کچھ کیا ہو گیا کہ عامر چیمہ واقعی پی ایچ ڈی کر گیا ہے ایک ایسی پی ایچ ڈی جو نبی رحمت ﷺ کی محبت کی حلاوتوں سے سرشار ہے ایسی پی ایچ ڈی جس نے اسے جنت کا شہزادہ اور حوروں کا دولہا بنا دیا ہے آج عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کے والدین اس کی موت پر دلگیر ہونے کی بجائے شاداں وفرماں ہیں انہیں یقین نہیں آ رہا کہ ان کے جگر کا ٹکڑا اسے مبارک اعزاز اور افتخار سے سرفراز اور بہرہ مند کر جائے گا اور وہ اپنی خوش نصیبی و خوش بختی پر اللہ کے حضور ہدیہ تشکر وسپاس پیش کر رہے ہیں۔

وزیر مملکت برائے اطلاعات کا موقف

وزیر مملکت برائے اطلاعات طارق عظیم نے کہا کہ عامر چیمہ پر کسی قسم کا کوئی جرم ثابت نہیں ہوا تھا جرمن جیل میں اس کی ہلاکت جرمن حکومت اور انتظامیہ کی غفلت (بمعنی سازش) کا نتیجہ ہے جدید ترین کیمروں کی موجودگی میں اس کی موت کی ذمہ داری جرمن حکومت پر عائد ہوتی

ہے ہم جرمن حکومت کی طرف سے کی جانے والی کسی بھی قسم کی تحقیق کو قبول نہیں کریں گے بلکہ ہماری جو ٹیم تحقیقات کے لئے گئی ہے اس کی رپورٹ کی روشنی میں اقدامات کئے جائیں گے ان خیالات کا اظہار انہوں نے عامر چیمہ کی رہائشگاہ پر ان کے والد پروفیسر محمد نذیر چیمہ سے تعزیتی ملاقات کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا وزیر مملکت نے کہا کہ میں یہاں وزیر اعظم کی طرف سے تعزیتی پیغام لے کر آیا ہوں چوہدری شجاعت بھی یہاں آئیں گے انہوں نے کہا کہ ہم جرمن حکومت یا جیل انتظامیہ کی رپورٹ پر انحصار نہیں کریں گے بلکہ اپنی رپورٹ کو ہی اہمیت دیں گے انہوں نے کہا کہ آئندہ 72 گھنٹوں کے اندر اندر عامر چیمہ کا جسد خاکی پاکستان پہنچ جائے گا جسد خاکی لاہور بھی آ سکتا ہے اور اسلام آباد بھی یہ فلائیٹ پر ڈیپنڈ کرتا ہے حکومت عامر چیمہ کی نماز جنازہ سمیت دیگر معاملات میں بھی ہر ممکن تعاون کرے گی بلکہ انتظامات حکومت کی طرف سے ہی کئے جائیں گے سعودی عرب میں میت دفنانے کے حوالے سے کئے جانے والے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم جسد خاکی یہاں لاکر والدین کے حوالے کر دیں گے پھر ان کی مرضی وہ جہاں چاہیں اس کو دفنائیں حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا عامر کے حوالے سے جرمن حکومت نے بروقت مطلع نہیں کیا۔

قاضی حسین احمد کا ردعمل

دینی جماعتوں کے اتحاد متحدہ مجلس عمل کے سربراہ قاضی حسین احمد نے اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جرمن پولیس کی جانب سے عامر چیمہ کی شہادت کو خودکشی کہنا توہین ہے قاضی حسین احمد کا کہنا ہے کہ عامر چیمہ نے توہین رسالت (ﷺ) پر احتجاج کر کے پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ سے اپنے عشق کا ثبوت دیا اور ان کے بقول ایسا عاشق کبھی خودکشی نہیں کر سکتا۔

موت تو حقیقت ہے برحق ہے جسے ہر جاندار کے لئے آنا ہے اور آ کر رہنا ہے لیکن یہی موت جب شہادت کا روپ دھار لے تو کتنی خوبصورت لگتی ہے یہ ٹھیک ہے کہ موت نے عامر شہید کے جسم کو تو پر تشدد کارروائیوں کے ذریعے بے جان کر دیا ہے لیکن ان کے اعمال و فضائل

صالح کو تو جرمن پولیس فنا نہیں کر سکتی کیونکہ

عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولین ہے عشق

عقل نہ ہو تو شرح دیں بتکدہ تصورات

صدق خلیل بھی ہے عشق، صبر حسین بھی ہے عشق

معرکہ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق

عامر چیمہ نے میٹرک کیا اسے کوئی نہیں جانتا تھا وہ انجینئر بنا اس کے محلے کے لوگ بھی شاید اس سے آگاہ نہ تھے وہ یورپ میں رہ کر پیسے کماتا اور پھر اپنی زندگی کے ایام پورے کر کے اس دنیا سے چلا جاتا تو اسے کوئی نہ جان سکتا کیونکہ روزانہ کئی کروڑ پتی، لکھ پتی اس دنیا سے جاتے ہیں مگر کسی کو کوئی جانتا تک نہیں مگر یہ کیا ہوا کہ آج ساری دنیا کی زبان پر عامر چیمہ کے مشکبو تذکرے ہیں اس کی اچھائیوں کا ذکر خیر ہو رہا ہے اس کے والدین کو مبارکبادیں دی جا رہی ہیں گویا کہ

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

سردست مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ نازی جرمنوں کی مقتل گاہ میں ظالمانہ تشدد کے ذریعے شہادت امت مسلمہ کے لئے ایک چیلنج ہے عامر چیمہ نوجوان نسل کے لئے رول ماڈل ہے عامر کی شہادت پر قرآن پاک گواہی دیتے ہوئے کہہ رہا ہے:

ترجمہ:- جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو ایسے لوگ تو حقیقت میں زندہ ہیں مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا“

اس آیت مبارکہ کی روشنی میں شہید کو مردہ کہنے کی مخالفت کی وجہ موت کا تصور ہے موت کا لفظ انسان کے ذہن پر ایک ہمت شکن اثر ڈالتا ہے اس لئے ہدایت کی گئی ہے کہ دین کی

راہ میں جان فدا کرنے والا حیات جاوداں پاتا ہے اس تصور سے روح میں تازگی اور قلبی سکون رہتا ہے نبی کریم ﷺ پاکستانیوں کے ہی نہیں امت مسلمہ کے بھی رسول ﷺ ہیں ان کے دشمن سے انتقام لینے کے لئے قاتلانہ حملہ کرنا پوری امت پر احسان عظیم ہے یہی وجہ ہے کہ شہید عامر چیمہ کو پوری امت کی نمائندگی کرنے کے اعزاز میں شہادت نصیب ہوئی ہے وہ دراصل ایک بہت بڑا افتخار، اعزاز اور وقار ہے نبی کریم ﷺ کے دین کی توہین کو برداشت نہ کرنے اور زندگی کی پروانہ کرنے والا عامر چیمہ مرد مجاہد ہے جہاد کی منزل زندگی سے فرار نہیں شہادت ہوا کرتی ہے موت تو ایک اٹل حقیقت ہے لیکن عامر جیسی اعلیٰ، افضل، پاکیزہ اور مقدس موت کتنوں کو نصیب ہوتی ہے۔

چار مئی کا سورج

4 مئی کا سورج پروفیسر محمد نذیر چیمہ کے خاندان کے لئے قیامت کی خبر لے کر طلوع ہوا برلن سے ان کی عزیزہ نے حافظ آباد عامر کی ہمشیرہ صائمہ کو فون پر اس واقع کی اطلاع دی یہ خبر سن کو وہ گنگ ہوگئیں انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اپنے ہاتھوں سے بوڑھے باپ کی کمر میں خنجر کیسے گھونپ دیں جوان رعناء بیٹے کے سر پر سہرا سجانے کی آس لئے بیٹھی ماں کے ریشمی خوابوں کو کیسے آگ لگا دیں آخر دل پر پتھر رکھ کر صائمہ نے اس خبر کی بجلی راولپنڈی میں مقیم اپنے والدین کے گھر پر گرا دی۔ اور وہاں پر کہرام مچ گیا۔ ایک شور قیامت بپا ہوا جس نے بہت جلد راولپنڈی اور اسلام آباد جیسے شہروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ وہ دن اور آج کا دن شہیدؒ مرحوم کی والدہ اور بہنوں کے آنسو نہیں رکے۔ میاں محمد بخش صاحبؒ نے سچ کہا ہے کہ

لکیاں والے چپ نمیں رہندے دیئے لکھ دلاسے
سجن جناں دے موت نے مارے جاون کیہڑے پاسے

گویا اب معاملہ یہ ہے کہ

سیں سیں جوڑ سنگت دے ڈیٹھے آخر وی تھاں پیاں
جناں باجوں اک پل ئیں سی لنگدا او شکلاں یاد نہ رہیاں

روزنامہ ایکسپریس کی رپورٹ

5 مئی 2006ء بروز جمعۃ المبارک روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ نے عامر چیمہ کی شہادت کی خبر شائع کردی خبر کا متن یہ تھا'' راولپنڈی (این این آئی) جرمنی میں توہین آمیز خاکوں کے خلاف مظاہرے میں شرکت کرنے والا راولپنڈی کا نوجوان پولیس حراست میں شہید کردیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق 29 سالہ نوجوان عامر چیمہ تعلیم کی غرض سے جرمنی میں مقیم تھا گذشتہ مہینوں میں پیغمبر اسلام ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف جرمنی میں مظاہرے کے دوران پولیس نے انہیں گرفتار کرلیا جس کو جمعرات کے روز 3 مئی 2006ء کو جیل میں شہید کردیا گیا اس کے دوستوں نے یہاں پر موجود ان کے گھر والوں کو اطلاع دی کہ ان کا بیٹا عامر چیمہ جیل میں شہید ہوگیا ہے جس کی اطلاع پر ممبران اسمبلی میاں محمد اسلم اور فرید پراچہ عامر چیمہ کے والدین کی رہائشگاہ پر پہنچے اور انہوں نے ان سے اس واقعہ کی تفصیلات معلوم کیں اور انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا کہ ہم اس معاملے کو اگلے روز قومی اسمبلی کے اجلاس میں اٹھائیں گے واضح رہے کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف مظاہروں میں گرفتار ہونے والا نوجوان کافی دنوں سے جرمنی پولیس کی حراست میں تھا''۔

عامر کی شہادت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح جلد ہی پورے ملک میں پھیل چکی تھی کہ ایک اور غازی علم دین اپنے دین کی خاطر شہادت کا جام نوش کرگیا ہے۔

قومی اسمبلی میں عاشق رسول (ﷺ) کی شہادت کی گونج

پاکستان قومی اسمبلی میں 5 مئی بروز جمعۃ المبارک حراست میں پاکستانی طالب علم

عامر چیمہ کی شہادت پر حکومتی اور اپوزیشن ارکان نے شدید احتجاج کرتے ہوئے واقعہ پر سخت تشویش کا اظہار کیا اور اس حوالے سے ایوان میں اپوزیشن کی جانب سے پیش کردہ چار ایک جیسی تحاریک التواء بحث کے لئے منظوری کر لی گئیں جمعۃ المبارک کو قومی اسمبلی کا اجلاس سپیکر قومی اسمبلی چوہدری امیر کی صدارت میں ہوا اجلاس شروع ہوتے ہی ایم ایم اے کی بختیار معانی نے تحریک التواء پیش کرتے ہوئے کہا کہ معمول کی کارروائی روک کر بحث کی جائے جو ایک پاکستانی طالب علم عامر چیمہ کی جرمنی پولیس کی حراست میں ہلاکت سے متعلق ہے، رکن قومی اسمبلی عنایت بیگم اور یاسمین رحمٰن نے کہا کہ جرمنی پولیس کی حراست میں پاکستانی طالب علم کی ہلاکت کے معاملے پر بحث کرائی جائے جب کہ ایم ایم اے کی رکن اسمبلی سمعیہ راحیل قاضی نے کہا کہ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کی خاطر جرمنی میں ایک پاکستانی طالب علم کو پولیس حراست میں قتل کیا گیا یہ ایک اہم معاملہ ہے اس پر بحث ضروری ہے تو وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور کامل علی آغا نے کہا کہ تحریک التواء کی حکومت مخالفت نہیں کرتی یہ ایک اہم مسئلہ ہے اس پر ایوان میں بحث ہونی چاہئے جس پر سپیکر نے انہیں اس کی اجازت نہ دی اور ہدایت کی کہ وہ قوائد کے تحت تحریری طور پر معاملہ اٹھائیں بعدازاں متحدہ مجلس عمل کے بختیار معانی، عنایت بیگم اور سمعیہ راحیل قاضی اور پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین کی طرف سے یاسمین رحمٰن نے اپنی تحاریک التواء ایوان میں پیش کیں جن کی حکومت کی طرف سے مخالفت نہ کرنے پر سپیکر نے ان تحاریک کو بحث کے لئے منظور کر لیا دریں اثناء دفتر خارجہ کی ترجمان تسنیم اسلم نے کہا کہ حکومت پاکستان نے عامر چیمہ کی جیل میں پولیس حراست میں شہادت کے بارے میں جرمنی سے تفصیلات طلب کر لی ہیں اے ایف پی سے گفتگو کرتے ہوئے ترجمان نے کہا کہ مقتول کے والدین یہ سوال کرتے ہیں کہ ان کے بیٹے پر کیوں تشدد کیا گیا ہم نے اس سلسلے میں جرمنی حکام سے کہا ہے کہ وہ اپنی تحقیقات سے ہمیں آگاہ کریں ہم جاننا چاہتے ہیں کہ کن حالات میں موت ہوئی ایک قیدی کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی جس سے وہ خود کو نقصان پہنچا سکے۔ برلن میں پاکستانی مشن جرمن وزارت خارجہ کے ساتھ رابطے میں ہے ہم نے ان سے کہا ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو میت کو ہمارے حوالے کیا جائے تا کہ ہم اسے وطن

واپس لائیں۔

والد، چچا اور دوسرے لواحقین کا موقف

علی پور چٹھہ ا راولپنڈی: جرمنی میں توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے اخبار کے ایڈیٹر کو زخمی کرنے کی پاداش میں قید پاکستانی نوجوان عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی شہادت پر لوگوں کا ایک جم غفیران کی رہائش گاہ پر امڈ آیا عامر عبدالرحمٰن چیمہ کے لواحقین جہاں پر اس کی شہادت پر فخر محسوس کر رہے ہیں وہاں انہیں اس بات کا ملال بھی ہے کہ گستاخ رسول جرمن اخبار کا ایڈیٹر زندہ کیوں بچ گیا۔ تفصیلات کے مطابق جرمن اخبار کے ایڈیٹر کو حملہ کر کے زخمی کرنے والا عامر چیمہ تحصیل وزیر آباد کے قصبے سارو کی چیمہ کا رہائشی تھا پیشے کے اعتبار سے وہ ٹیکسٹائل انجینئر تھا اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے دو سال قبل جرمنی گیا اس دوران جرمن کے ایک اخبار نے توہین آمیز خاکے شائع کئے تو عامر چیمہ نے گستاخ اخبار کے ایڈیٹر کو مارنے کی ٹھان لی موقع ملتے ہی وہ خنجر سے ایڈیٹر پر حملہ آور ہو گیا اور اسے زخمی کر دیا تاہم اسے موقع پر ہی گرفتار کر لیا گیا اسے 45 دن تک برلن کی ایک جیل میں رکھا گیا اور دوران حراست پولیس تشدد کی وجہ سے وہ شہید ہو گیا 29 سالہ عامر محمود سارو کی کے ایک مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے تاہم ان کا کسی مذہبی یا انتہا پسند تنظیم سے تعلق نہ تھا اس کے والد پروفیسر محمد نذیر چیمہ تعلیمی خدمات انجام دینے کے بعد ایک ماہ قبل ہی ریٹائر ہوئے ہیں عامر تین بہنوں کا اکلوتا بھائی ہے عامر کے تایا زاد عمران حیدر چیمہ نے بتایا کہ دین کی ٹھیکیدار تنظیموں اور جماعتوں نے عامر کی گرفتاری پر کوئی احتجاج نہ کیا اور آخری وقت تک خاموش رہیں نیز 45 دن تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والے عامر کی رہائی کے سلسلے میں حکومتی ادارے خصوصاً وزارت خارجہ، وزارت اطلاعات و نشریات اور جرمنی میں قائم پاکستانی سفارتخانے کی کارکردگی صفر رہی ہے انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے بھائی کو ذہنی اور جسمانی طور پر ٹارچر کیا گیا اور اسے اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ القاعدہ سے اپنا تعلق تسلیم کر لے۔ علاوہ ازیں عامر چیمہ کے چچا منظور احمد چیمہ اور والد محمد نذیر چیمہ نے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرحوم کو

شہادت اور جہاد کا بے حد شوق تھا اس نے خودکشی نہیں کی جرمن جیل حکام نے اسے چار روز بعد عدالت میں پیش کرنا تھا جہاں انہیں خدشہ تھا کہ تشدد کا پردہ چاک ہو جائے گا انہوں نے مزید مطالبہ کیا کہ حکومت پاکستان اس کا کسی بھی دوسرے ملک سے پوسٹ مارٹم کروائے تشدد ثابت ہو جائے گا اس لئے کہ اسے شہید کر دیا گیا ہے انہوں نے بتایا کہ عامر جولائی 2006ء میں اپنی تعلیم مکمل کر کے واپس پاکستان آ رہا تھا ہم نے اس کی شادی کا پروگرام بھی بنا لیا تھا انہوں نے کہا کہ ان کا بیٹا سچا عاشق رسول تھا اس کے دل میں جہاد کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اس پر خودکشی کرنے کا الزام جھوٹ ہے عامر کے چچا منظور احمد نے کہا کہ عامر محمود نے ناموس رسالت پر جان قربان کر کے غازی علم دین شہید کی یاد تازہ کر دی ہے۔ (بحوالہ 6 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

عامر چیمہ شہید کے دوستوں کا تاثر

عامر چیمہ کے دوستوں عبدالواحد اور ارشد محمود نے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اس کے میٹرک کے دوست ہیں عامر بچپن سے ہی لائق تھا سکول میں بھی اس کی پوزیشن ہمیشہ بہتر ہوتی تھی اور وہ دھیمے مزاج کا مالک تھا اس کی جدائی سے ہمیں شدید صدمہ پہنچا جو ہمارے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ہمیں اس کی رفاقت پر فخر ہے میاں محمد بخش صاحبؒ نے اسی کے لئے کہا ہوگا۔

خاص انسان انھاں نوں کہیئے جنہاں عشق کمایا

دھڑ سر نال نہ آدم بن دا جاں جاں سر نہ پایا

شہید عامر چیمہ کا جسد خاکی جرمنی سے آج صبح لاہور پہنچے گا

وزیراعلیٰ کے ہیلی کاپٹر کے ذریعے ساروکی چیمہ پہنچایا جائے گا، نماز جنازہ 10 بجے ہوگی

حکومت میت اسلام آباد لانے اور نماز جنازہ راولپنڈی میں کرانے سے منحرف ہوئی، ہمشیرہ

عامر چیمہ کی میت آج لاہور پہنچے گی، ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے، ہڑتال

جسد خاکی ساڑھے 9 بجے لاہور پہنچنے کا، حکومت کی طرف سے صوبائی وزیر شجاع خانزادہ میت وصول کر کے لواحقین کے حوالے کرینگے، بذریعہ ہیلی کاپٹر آبائی گاؤں ساروکی لایا جائیگا

نماز جمعہ کے اجتماعات میں عامر کو خراج عقیدت، مذمتی قراردادیں، وزیر آباد میں جرمنی کا پرچم نذر آتش، آج بھی ہڑتال کا اعلان، کئی شہروں میں یوم مذمت منایا گیا

لوگ بیٹے کے جنازے میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں، والدین، حکومتی دباؤ پر تدفین گاؤں میں کر رہے ہیں، ہمشیرہ

عامر چیمہ نے خودکشی کی ہے، انصار برنی

شہید ناموسِ رسالت (ﷺ) کے والد محترم فرماتے ہیں......!

''عامر عشق رسول ﷺ میں مجھ سے بڑھ کر تھا''

خوبصورت سفید داڑھی، دراز قد، باوقار، سنجیدہ چہرہ اور روشن روشن آنکھوں والے جناب محمد نذیر چیمہ صاحب ان خوش قسمت ترین والدین میں سے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے عشق رسول ﷺ سے سرشار صدق و وفا کی پیکر اولاد عطا کی۔ جنہوں نے پروفیسر محمد نذیر صاحب کی زیارت کی انہیں یہ کہنے میں ذرہ بھر تردد نہیں کہ غازی عامر چیمہ شہیدؒ جیسے بہادر، دلیر اور نیک بخت بیٹے کی تربیت ایسے بابرکت سایہ عاطف ہی میں ہو سکتی تھی۔

محترم جناب محمد نذیر چیمہ صاحب کا آبائی تعلق ضلع گوجرانوالہ تحصیل حافظ آباد کے گاؤں ساروکی چیمہ سے ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عین شباب میں اپنی طرف توجہ اور انابت نصیب فرمائی۔ اور اس میں بڑا دخل آپ کی والدہ محترمہ کا تھا جو آج بھی الحمدللہ بقید حیات ہیں اور اپنے گھر واقع راولپنڈی میں رہائش پذیر ہیں انتہائی قریبی عزیزوں کی شہادت ہے کہ عامر شہید کی دادی صاحبہ مستقل اور دائمی تہجد گزار خاتون ہیں اور نیکی و عبادت گزاری آپ کی فطرت ثانیہ ہے کچھ عرصہ قبل موصوفہ کو فالج کا حملہ ہوا، جس کی وجہ سے کافی بیمار ہو چکی ہیں پروفیسر محمد نذیر صاحب کو عبادت کا ذوق وشوق والدہ ماجدہ کی طرف سے ملا ہے اور مستقل مزاجی کے ساتھ وہ اپنے طویل یومیہ وظائف پورے کرتے ہیں حتیٰ کہ مصروفیت کے ان دنوں میں جب کہ صاحبزادہ کی شہادت کی خبر پا کر ملک بھر سے اُمڈ آنے والے لوگوں کا ہر وقت تانتا بندھا رہتا ہے پروفیسر صاحب موصوف اپنے معمولات یومیہ میں خلل نہیں آنے دیتے اور دن میں کئی کئی گھنٹے مسجد میں رب کریم کے ساتھ راز و نیاز میں گزار دیتے ہیں۔

پروفیسر نذیر صاحب ابتداء میں ایئر فورس سے متعلق ہوئے اور پھر بہت جلد ہی شعبہ تعلیم سے وابستہ ہو گئے دسمبر 1976ء سے جنوری 2006ء تک آپ حشمت علی اسلامیہ کالج

میں بطور استاد تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے آپ کا موضوع تدریس تعلیم جسمانی (فزیکل ایجوکیشن) رہا اور اب آپ ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد فراغت کی زندگی گزار رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل میں برکت نصیب فرمائے۔آمین۔

اپنے اکلوتے، لاڈلے، محبوب، جواں سال، خوبصورت فرشتہ سیرت، بہادر اور نڈر بیٹے کے سانحہ شہادت کو پروفیسر صاحب موصوف نے جس حوصلے اور استقامت سے برداشت کیا ہے بلاشبہ یہ انہیں کا حصہ ہے ہر ملنے والا محسوس کرتا ہے کہ غموں کے پہاڑ تلے دبے اس باحوصلہ باپ کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی ہے چہرے پر اطمینان وسکون چھایا ہوا ہے اور نگاہوں میں سحر انگیز کشش جگمگا رہی ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے ایک خصوصی نشست میں غازی عامر چیمہ شہیدؒ کے حوالے سے ہمارے چند سوالات کا جواب دیا جنہیں ہم قارئین تک پہنچا رہے ہیں۔

سوال:۔عامر شہید کی تاریخ پیدائش کیا ہے؟

جواب:۔4 دسمبر 1977ء کاغذات میں 6 دسمبر لکھی ہوئی ہے۔

سوال:۔غازی عامر شہید نے دینی تعلیم کہاں اور کتنی حاصل کی؟

جواب:۔میں اسے گھر میں خود ہی دینی تعلیمات سے آگاہ کرتا تھا میں نے خود اسے نماز، روزہ کے مسائل بتائے اور دیگر اہم احکامات سے آگاہ کیا۔قرآن کریم ناظرہ اس نے حشمت علی کالج کی مسجد میں پڑھا۔وہ تمام ضروری دینی تعلیم سے روشناس تھا۔

سوال:۔عامر شہید کے باقی تعلیمی مراحل کہاں طے ہوئے؟

جواب:۔عامر نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول راولپنڈی میں حاصل کی پھر ایف ایس سی سرسید کالج مال روڈ میں کیا پھر نیشنل کالج فیصل آباد اور اب اس کا داخلہ ماسٹر آف ٹیکسٹائل اینڈ کلودنگ مینجمنٹ کی تعلیم کے لئے جرمنی میں ہوا تھا اس کورس کا چوتھا اور آخری مرحلہ چل رہا تھا

جولائی میں فراغت کے بعد وطن واپسی ہونی تھی۔

سوال:۔ شادی کا کیا ارادہ تھا؟

جواب:۔ یہ تو ہر والدین کی خواہش ہوتی ہے واپسی کے بعد اس کا ارادہ تھا۔

سوال:۔ مستقبل کے حوالے سے عامر شہید یا آپ کے کیا ارادے تھے؟

جواب:۔ وہ پڑھائی کے بعد یونیورسٹی میں لیکچرار لگنا چاہتا تھا اور اس کے لئے پی ایچ ڈی ضروری تھی اسی لئے پی ایچ ڈی کے لئے انجینئر بن کر ملازمت نہیں کرنا چاہتے تھے تاہم جرمنی جانے سے پہلے تقریباً دو سال کراچی اور لاہور میں ملازمت کی۔

سوال:۔ آپ کے خیال میں اس کے محرکات کیا تھے؟

جواب:۔ عامر حب رسول ﷺ کے سلسلہ میں مجھ سے کہیں زیادہ سخت تھا اگرچہ نمازوں کے بارے میں، میں سخت تھا، عشق رسول ﷺ کے بارے میں بالکل لچک نہ تھی اس موضوع پر گفتگو ہوئی تو ہمیشہ بہت جذبات میں آجاتا دوسرے لوگوں کی طرح اس معاملے میں اس نے کبھی لچک یا نرمی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

سوال:۔ آپ کو عامر شہید کی گرفتاری کا کب پتہ چلا؟

جواب:۔ عامر 20 مارچ کو گرفتار ہوا، 7، 8 اپریل کی درمیانی رات ہمارا جرمنی رابطہ ہوا تو وہاں مقیم رشتہ داروں نے باتیں کیں لیکن ہم نے عامر کا نام لیا تو فون بند کر دیا آدھے گھنٹے بعد انہوں نے حافظ آباد فون کر کے واقعہ کی خبر دی تب ہمیں اس واقعہ کی اطلاع ملی۔

سوال:۔ کیا آپ سوچ سکتے تھے کہ عامر شہید ایسا جراتمندانہ اقدام اٹھائے گا؟

جواب:۔ عامر کے اندر میں ایسے جذبات محسوس کرتا تھا میں اپنے بچوں کے ساتھ بہت وقت گزارتا ہوں وہ اکثر مجھ سے کہتا کہ فلاں واجب القتل ہے تو میں اس کو سمجھاتا کہ یہ تمہارا کام نہیں گورنمنٹ کا کام ہے۔ اگر وہ فون پر مجھے بتا دیتا کہ میں ایسا کام کرنے جا رہا ہوں تو میں شائد اسے روکنے کی کوشش کرتا وہ ایسے معاملات میں اکثر جذباتی ہو جایا کرتا تھا اسی لئے ہم نے خاکوں کے بارے میں اس سے بات نہیں کی، کہ کہیں وہ جذباتی نہ ہو جائے لیکن وہ خود ہی حساس طبیعت

رکھتا تھا۔

سوال:۔ جرمن پولیس دعویٰ کر رہی ہے کہ عامر نے خودکشی کی آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب:۔ بات یہ ہے کہ 20 مارچ کو عامر گرفتار ہوا اور 4 مئی کو شہادت کی اطلاع ملی، اس دوران کسی کو ملنے نہیں دیا گیا اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے اور پھر ایک آدمی اتنا دلیرانہ اقدام اٹھاتا ہے عشق رسول ﷺ سے سرشار ہوتا ہے وہ خودکشی جیسا اقدام کیسے اٹھا سکتا ہے؟ اب تو صورتحال یہ ہے کہ جرمن حکومت نے زبردستی اسے رکھا ہوا ہے چار دن بعد وہ جو لکھ کر دیں گے ہماری حکومت اسے خاموشی سے قبول کر لے گی۔

سوال:۔ شہادت سے پہلے تک عامر شہید کے مقدمے کی نوعیت کیا رہی؟

جواب:۔ عدالت میں اسے پیش تو کیا گیا اس کا تحریری بیان بھی لیا گیا اور عدالت سے ریمانڈ بھی لیا گیا لیکن مقدمہ باقاعدہ فائل نہیں ہوا۔ اگر مقدمہ فائل ہو جاتا اور چلتا تو اتنا خدشہ نہیں تھا۔ زیادہ سے زیادہ اسے جرمن سے ڈی پورٹ کر دیا جاتا اور پانچ ماہ سے زیادہ یہ مقدمہ نہیں چلتا تھا لیکن اس سے پہلے ہی انہوں نے اسے شہید کر دیا۔

سوال:۔ کیا یورپ آپ نے عامر کو اپنی خوشی سے بھیجا تھا؟

جواب:۔ میں اسے یورپ نہیں بھیجنا چاہتا تھا۔ اس لئے کہ مجھے پہلے سے خدشات تھے۔ میں چاہتا تھا کہ اسے چین یا جاپان بھیجوں لیکن داخلہ جرمنی میں مل گیا۔ اس لئے وہاں بھیج دیا۔

سوال:۔ عامر شہید کی گرفتاری اور مقدمے کے حوالے سے جرمنی میں پاکستانی سفارتخانے کا کردار کیا رہا؟

جواب:۔ جرمنی میں پاکستانی سفارتخانے کے سیکرٹری خالد عثمان نے مجھ سے رابطہ رکھا اور مجھے تفصیلات بتاتے رہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عامر سے میری بھی کل ہی فون پر بات ہوتی ہے اور وہ بالکل خیریت سے ہے اسے کوئی خوف نہیں ہے۔ اس کی آواز سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ

مطمئن ہے لیکن اندر کی بات اور حقیقت کیا تھی ہمیں کچھ نہیں معلوم......؟

سوال:۔ اکلوتے بیٹے کی شہادت اور اس جدائی کے بعد آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

جواب:۔ ہر انسان کی خواہش اور زندگی کا مقصد اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے اور اگر اسے یہ حاصل ہو جائے تو اس کی سعادت ہے۔

شہید ناموسِ رسالت کی والدہ محترمہ فرماتی ہیں......؟

''عامر نے میرا دودھ حلال کر دیا''

''میں خوش ہوں کہ میرے بیٹے نے عشق رسول ﷺ میں قربانی دی۔ میرا شیر جوان بیٹا اسلام کا شیر جوان بیٹا نبی اکرم ﷺ کی محبت پر قربان ہو گیا۔ عامر نے اب واپس نہیں آنا لیکن میں مسلمانوں سے کہتی ہوں کہ وہ ان کافروں کا مقابلہ کریں تب مجھے ٹھنڈ ملے گی۔ مسلمانو! ان کافروں کے سفارتخانے کو آگ لگا دو جنہوں نے میرے بیٹے کو بے گناہ شہید کر دیا ہے۔ مسلمان اس ظلم کے خلاف احتجاج کریں اور سڑکوں پر نکل آئیں۔ مسلمان ان کافروں کا بائیکاٹ کریں، نہ وہاں سے کوئی چیز منگوائیں اور نہ یہاں سے کوئی چیز ان کے لئے جائے۔ ہمارے حکمران ہمیں کہتے رہے کہ خاموش رہو عامر چھوٹ جائے گا مگر ہمیں کیا پتہ تھا کہ اب وہ واپس نہیں آئے گا۔ ان حکمرانوں نے ہمارے ساتھ کوئی تعاون نہیں کیا۔ بے شک ہر بات مقدر کے مطابق ہوتی ہے لیکن کوشش تو کرنی چاہئے کوشش کرنے سے بڑے بڑے مسئلے حل ہو جاتے ہیں ہمارے سفارتخانے والے ہمیں کہتے رہے کہ حوصلہ رکھو اور شور نہ کرو۔ ہمیں کیا پتہ تھا کہ کافر میرے عامر کو شہید کر دیں گے۔ وہ حضور ﷺ کے عشق میں موت پا گیا۔ میرا بیٹا اسلام کا پروانہ تھا اللہ اس کی شہادت قبول کرے۔ میں خوش ہوں کہ میرا جوان بیٹا اسلام پہ جان وار گیا۔ میرے بہادر بیٹے نے میرا دودھ حلال کر دیا۔

شہید ناموس رسالت ﷺ کی بہنیں کہتی ہیں

''عامر غازی علم دین کو بہت یاد کرتا تھا''

''ہمارا پیارا بہادر اور اکلوتا بھائی اسلام پر قربان ہو گیا۔ عامر بھائی شروع ہی سے بہت زیادہ مذہبی ذہن رکھتے تھے۔ یہ جذبہ انہیں ابو جان کی تعلیم و تربیت سے ملا تھا غازی علم الدین شہیدؒ ان کی پسندیدہ شخصیت تھے وہ اکثر انہیں یاد کرتے تھے ان کا ذکر کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ کاش کہ میں بھی کچھ ایسا ہی کروں۔ عامر بھائی کو فوج میں جانے کا بھی شوق رہا جس کی بڑی وجہ ان کے دل میں مچلنے والا جذبہ شہادت تھا وہ آرمی انجینئرنگ کور میں سلیکٹ بھی ہو چکے تھے مگر پھر کسی وجہ سے نہیں جا سکے۔ وہ پڑھنے کے لئے جرمنی تو گئے تھے لیکن ان کا دل وہاں بالکل نہیں لگتا تھا۔ انہیں پاکستان بہت زیادہ پسند تھا اور جرمنی کے مقابلے میں پاکستان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔ وہ یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کی حالت پر بھی بہت زیادہ افسوس کرتے تھے۔ انہیں شراب اور ہر طرح کی بری چیز سے سخت نفرت تھی اور نماز کے بہت زیادہ پابند تھے۔ پنج وقتہ نماز کی ادائیگی کے لئے وہ ہر وقت اپنے لباس کو صاف ستھرا رکھتے تھے حالانکہ یہ بہت مشکل کام تھا وہ اکثر اس خواہش کا اظہار کرتے تھے کہ جب ان کی تعلیم ختم ہوئی وہ پاکستان لوٹ آئیں گے۔ ہماری خواہش ہے کہ ہمارا بھائی جو اسلام کی آبیاری کے لئے اپنا خون بہا چکا ہے۔ عالم اسلام اس کی قربانی سے جاگ اٹھے کیونکہ نخل اسلام کو عامر جیسے نیک اور بہادر سپوتوں کی ہی ضرورت ہے ہماری حکومت پاکستان سے پرزور اپیل ہے کہ وہ عامر جیسے نیک اور بہادر سپوتوں کی ہی ضرورت ہے۔

عامر چیمہ کی میت پیر کو اسلام آباد پہنچے گی

برلن جرمن جیل میں تشدد سے شہید ہونے والے عامر چیمہ کی میت 8 مئی بروز پیر اسلام آباد پہنچے گی جب کہ اس کی نماز جنازہ اسی روز سہ پہر ساڑھے 4 بجے گورنمنٹ حشمت علی

کالج کی گراؤنڈ میں ادا کی جائے گی نوجوان کی پولیس حراست میں شہادت کی اطلاع ملتے ہی ان کی رہائش گاہ ڈھوک کشمیریاں میں سوگوار شہریوں کا تانتا بندھ گیا ایم ایم اے کے قائدین لیاقت بلوچ، ڈاکٹر کمال، حافظ حسین احمد، میاں محمد اسلم اور پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین کے راہنما راشد عباس، اسد مغل اور جماعت اسلامی کے راہنما احمد شاہ سمیت دیگر افراد دن بھر آتے رہے۔ (بحوالہ 6 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

حافظ آباد وکلاء کی ہڑتال

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن حافظ آباد کے وکلاء نے پاکستانی نوجوان عامر چیمہ کو جرمن کی جیل میں ظالمانہ اور بہیمانہ طریقہ سے شہید کر کے خودکشی کا ڈرامہ رچانے کے خلاف یہاں مکمل ہڑتال کی وکلاء نے مطالبہ کیا کہ جرمن حکومت سے احتجاجاً سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں اور اس کی مصنوعات کا ملک بھر میں مکمل بائیکاٹ کیا جائے وکلاء برادری آج بھی اس ضمن میں مکمل ہڑتال کرے گی۔ (بحوالہ 6 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گجرات)

نوٹ:- (i) ایکسپریس کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ اس نے 6 مئی کو اشاعت میں لیڈ اسٹوری کے ساتھ پروفیسر محمد نذیر چیمہ کی تصویر بہت نمایاں کر کے شائع کی جس میں وہ اپنے شہیدؒ بیٹے کی تصویر کو چوم رہے ہیں۔

(ii) روزنامہ پاکستان لاہور نے بھی 6 مئی 2006ء کو اشاعت میں شہید عامر چیمہ کی خبریں بمعہ تصویر نمایاں کوریج کے ساتھ شائع کیں اس میں شہیدؒ کے والد نے جرمنی حکومت، پولیس اور انٹیلی جینس کو اپنے بیٹے کا قاتل قرار دیا ہے۔

(iii) روزنامہ جنگ لاہور نے 6 مئی 2006ء کی اشاعت میں کہا ہے کہ عامر چیمہ کی میت منگل کو اسلام آباد میں لائی جائے گی۔

(iv) حافظ آباد کے وکلاء کی ہڑتال کی خبر روزنامہ جنگ لاہور نے نمایاں کوریج کے

ساتھ لگائی اور عامر چیمہ شہیدؒ کی تصویر شائع کی جس میں عامر کے والد اپنے بیٹے کی فریم شدہ تصویر اٹھائے ہوئے کھڑے ہیں

(v) 7 مئی کو روزنامہ پاکستان لاہور نے عامر چیمہ شہیدؒ کے حوالے سے کوئی خبر ریلیز نہیں کی۔

(vi) 7 مئی کے روزنامہ خبریں نے بیک پیج پر چوکھٹا لگا کر خصوصی کوریج کا اہتمام کیا ہے جس میں راولپنڈی میں عزیز و اقارب غلام محمد، رمضان عباسی، منظور چیمہ، راجہ ظہیر اور خرم شہزاد گفتگو کر رہے ہیں۔

اہل محلّہ اور رشتہ داروں کی شہادت

جرمن پولیس کے مبینہ تشدد سے شہید ہونے والا راولپنڈی کا نوجوان عامر چیمہ انتہائی شریف النفس، نمازی، پرہیزگار اور عاشق رسول تھا عامر چیمہ کا خون رائیگاں نہیں جائے گا وہ شہید ہے اور اب پوری امت مسلمہ کے نوجوان عامر چیمہ بن کر نکلیں گے اور گستاخوں کے لئے موت بن جائیں گے ان خیالات کا اظہار عامر چیمہ کے عزیز و اقارب اور اہالیان محلّہ نے کیا عامر چیمہ شہیدؒ کے چچا منظور احمد نے کہا کہ ہم نے عامر کو پڑھائی کے لئے جرمنی بھیج دیا تھا اور جولائی میں اس نے واپس آنا تھا وہ جہاد کا شوقین تھا اور شاید اسی شوق میں جام شہادت نوش کر گیا ہے گورنمنٹ حشمت علی کالج کے پروفیسر غلام محمد نے کہا کہ میں اسے 18 سال سے جانتا ہوں وہ انتہائی اچھا لڑکا تھا تاہم گستاخانہ خاکوں کا معاملہ ہی ایسا تھا جس نے ہر مسلمان کے جذبات کو مجروح کیا اہل محلّہ میں سے محمد رمضان عباسی نے کہا کہ وہ انتہائی شریف النفس اور مذہبی گھرانے کا چشم و چراغ تھا اس نے کچھ عرصہ پہلے ہی داڑھی رکھی تھی ہمارا مطالبہ ہے کہ عامر چیمہ کا جسد خاکی باعزت طریقے سے وطن واپس لایا جائے اور ہماری حکومت سرکاری سطح پر جرمنی سے احتجاج کرے وہ ایک عاشق رسول ﷺ تھا ایسا آدمی کبھی خودکشی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ عامر چیمہ کے محلّہ دار راجہ ظہیر نے کہا کہ وہ ہر وقت پڑھائی میں مگن رہتا تھا اور نماز پنجگانہ کا پابند تھا اس سے پچھلے رمضان میں آخری

ملاقات ہوئی نوجوان خرم شہزاد نے کہا کہ عامر بھائی ہم سے بڑے تھے وہ 22 سال سے اس محلہ میں رہ رہے تھے لیکن ہم نے انہیں 22 مرتبہ بھی ان گلیوں میں نہ دیکھا تھا جوان کی شرافت کا ثبوت ہے۔(بحوالہ 7 مئی 2006ء روزنامہ خبریں لاہور)

عامر چیمہ شہید کے والد کا دوسرا تاثر

عامر کے والد پروفیسر محمد نذیر چیمہ نے کہا ہے کہ عامر ایک سچا عاشق رسول ﷺ تھا وہ کئی لوگوں کو واجب القتل سمجھتا تھا اور میں اسے سمجھاتا تھا کہ بیٹا یہ تمہارا نہیں بلکہ حکومت کا کام ہے انہوں نے کہا کہ ایک عاشق رسول سے ہرگز خودکشی کی توقع نہیں کی جاسکتی تاہم جسد خاکی آنے کے بعد ہی حتمی رائے قائم ہوسکتی ہے فروری کے وسط میں اس سے بات ہوئی تھی 5 مارچ کو اس کے کزن کیپٹن افضال کی شادی تھی اس روز بھی اس نے فون کیا مجھ سمیت دیگر گھر والوں سے بات ہوئی 8 مارچ کو عامر نے دوبارہ فون کر کے کزن کو شادی کی مبارکباد دی انہوں نے بتایا کہ عامر کے جذبات کے پیش نظر ہم اسے یورپ نہیں بھیجنا چاہتے تھے میری خواہش تھی کہ چین یا جاپان چلا جائے پھر اس کا داخلہ ہوگیا تو اسے تعلیم کی خاطر بھیج دیا انہوں نے بتایا کہ 4 مئی کو دفتر خارجہ والوں نے رابطہ کر کے عامر چیمہ کی شہادت کی خبر دی جرمنی میں پاکستان کے فرسٹ سیکرٹری خالد عثمان قیصر نے بتایا ہے کہ جرمن پولیس 8 مئی کو عامر چیمہ کا جسد خاکی پاکستانی سفارتخانے کے حوالے کرے گی اور توقع ہے کہ منگل 9 مئی کو جسد خاکی پاکستان لایا جائے گا شہید کی نمازِ جنازہ گورنمنٹ حشمت علی کالج کی گراؤنڈ میں ادا کی جائے گی جب کہ ساروکی چیمہ تحصیل وزیرآباد یا حافظ آباد میں اسے سپردِ خاک کیا جائے گا۔(بحوالہ 7 مئی 2006ء روزنامہ خبریں لاہور)

روزنامہ جناح لاہور نے اپنی 7 مئی کی اشاعت میں لکھا

پاکستانی نائب سفارتکار خالد عثمان کی وضاحت

جرمنی میں پاکستان کے نائب سفیر خالد عثمان نے کہا ہے کہ جرمن پولیس کی حراست میں شہادت پانے والے طالب علم عامر چیمہ کی پوسٹ مارٹم رپورٹ کی روشنی میں حقائق کا پتہ چلایا جاسکے گا تاہم اس وقت عامر چیمہ کی میت کا حصول پاکستانی سفارت خانہ کی اولین ترجیح ہے خالد عثمان نے کہا کہ جرمنی میں قائم پاکستانی سفارتخانہ دفتر خارجہ اور جرمنی اتھارٹی کے ساتھ رابطے میں ہے جرمنی حکام نے ہمیں آگاہ کیا ہے کہ کل پیر کے روز بتائیں گے کہ عامر چیمہ کی ڈیڈ باڈی کس دن پاکستانی سفارتخانے کے حوالے کی جائے گی ابھی تک جرمن حکام نے ہمیں تحریری طور پر صرف عامر چیمہ کی ہلاکت کے بارے آگاہ کیا ہے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ تحقیقات دوطرح کی ہیں ایک حالات وواقعات اور دوسرا پوسٹ مارٹم کی رپورٹ، پاکستانی سفارتخانہ پوسٹ مارٹم رپورٹ ملنے کے بعد اس امر کا جائزہ لے گا کہ حقائق کیا ہیں؟ اس کے بعد اگلی کارروائی ہوگی انہوں نے ''جناح'' کے اس سوال پر کہ ''متوفی کی والدہ کا کہنا ہے کہ اگر جرمنی میں قائم پاکستانی سفارتخانہ بروقت اقدام اٹھاتا تو عامر چیمہ کی موت نہ ہوتی'' کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ الزام غلط ہے 13 اپریل کو ہمیں عامر چیمہ کی گرفتاری کے بارے پتہ چلا جس کے بعد قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے قانون کے تحت 21 اپریل کو پاکستانی سفارتکار حسن نے جیل میں عامر چیمہ سے ملاقات کی جس پر عامر چیمہ نے انہیں بتایا کہ وہ خیریت سے ہے اور مکمل صحت مند ہے میرے ڈیفنس اٹارنی کرسٹوفر مارک میرا کیس لڑ رہے ہیں اور مجھے کوئی مسئلہ درپیش نہیں آپ پاکستان میں میرے اہل خانہ کو میری خیریت کی اطلاع کر دیں خالد عثمان نے کہا کہ انہوں نے خود متوفی کے والد محمد نذیر چیمہ کو فون پر عامر کی خیریت بارے آگاہ کیا جب کہ بعد میں بھی کئی بار فون پر بات ہوتی رہی ہے ایک سوال کے جواب میں پاکستانی نائب سفیر نے کہا کہ بلاشبہ جرمنی کی جیلوں میں ایسا کوئی سسٹم نہیں کہ کوئی بھی ملزم آسانی سے پھندا ڈال کر خودکشی کر سکے ایسا کرنا نہایت مشکل ہے''۔

وزارت خارجہ کے حکام جھوٹ بول رہے ہیں

جرمن پولیس کی حراست میں شہادت پانے والے راولپنڈی کے نوجوان عامر چیمہ کے والد محمد نذیر چیمہ نے ایک بار پھر کہا ہے کہ عشق رسول ﷺ کی وجہ سے گرفتار ہونے والا ان کا بیٹا خود کشی جیسے غیر شرعی اقدام کا مرتکب نہیں ہوسکتا جرمن پولیس نے اسے تشدد کے ذریعے شہید کیا جرمن کے نشریاتی ادارے سے بات چیت کرتے ہوئے عامر چیمہ کے والد نے کہا کہ پولیس نے ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گذرنے کے باوجود میرے بیٹے کو کسی عدالت میں پیش نہیں کیا۔ (بحوالہ روزنامہ جناح لاہور 7 مئی 2006ء)

عامر کی میت پرسوں پاکستان پہنچے گی

جرمن پولیس کی حراست میں شہید ہونے والے پاکستانی طالب علم عامر چیمہ کا جسد خاکی منگل کو جرمنی سے اسلام آباد لایا جائے گا ان کی نماز جنازہ گورنمنٹ حشمت اسلامیہ کالج ڈھوک کشمیریاں راولپنڈی میں ادا کی جائے گی ان کی تدفین ان کے آبائی گاؤں ساروکی تحصیل و وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں آبائی قبرستان میں کی جائے گی۔ (بحوالہ روزنامہ جناح لاہور 7 مئی 2006ء)

لاہور میں احتجاجی مظاہرے

اس دوران لاہور میں جمعیت علماء پاکستان کے انجینئر سلیم اللہ خان اور نعیمیہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے زیر اہتمام پریس کلب چوک شملہ پہاڑی لاہور کے سامنے شہید ناموس رسالت عامر عبدالرحمٰن چیمہ کو شہید کرنے پر جرمن حکومت کے خلاف پرامن مظاہرے ہوئے جن کی قیادت مختلف جماعتوں کے سربراہوں اور علماء نے کی۔ (بحوالہ

روزنامہ جناح لاہور 7 مئی 2006ء)

مختصر تبصرہ

عامر چیمہ شہیدؒ کی خبر عام ہوئے چار دن گذر گئے ہیں اس دوران مسلمانان پاکستان پر کئی قیامتیں گذری ہوں گی ان کے والدین، عزیز واقارب اور دوست احباب نے عامر کے بچپن، جوانی، اخلاق، عبادات اور جذبات کی بھرپور عکاسی کی ہے اردو، انگریزی روزنامے خبریں شائع کر رہے ہیں عامر چیمہ شہیدؒ عالم اسلام کا چاند معلوم ہوتا ہے مائیں اس کے صدقے واری جا رہی ہیں بہنیں اس کی ادائے دلبرانہ پر فدا ہونے کو ہیں بھائی اس کی کڑیل جوانی پر رشک کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جرمن حکومت نے خودکشی کا جو ڈرامہ رچایا ہے دراصل یہ بھی عالم اسلام کے خلاف ایک سازش ہے عامر ایک پڑھا لکھا، غیر جذباتی اور دینی مزاج رکھنے والا نوجوان تھا ایسے باشعور نوجوان جو شہادت کے مفہوم کو سمجھتے ہوں باہوش وحواس دشمن رسول ﷺ پر قاتلانہ حملہ کرتا ہو اور عدالت میں پرعزم انداز سے جراتمندانہ اظہار کرتے ہوئے اپنے عزم کا ارادہ کرتا ہو جو جیل میں پراعتماد ہو مطمئن ہو اور اپنے والدین کو اپنی خیریت کے سندیسے بھیجتا ہو وہ بھلا حرام موت کا ارتکاب کیسے کر سکتا ہے؟ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جرمن پولیس نے یقیناً اسے ذہنی وجسمانی اذیتوں سے دوچار کر کے موت کی وادی میں دھکیلا ہے ورنہ ایسا شخص جو دیار غیر میں رہتے ہوئے سیکورٹی گارڈز کی پرواہ کئے بغیر دشمن پر وار کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے اور اس کا اعتراف کرتے ہوئے مطمئن ہو کسی پریشانی کا اظہار نہ کرے اسے کسی "خطرناک نتیجے" سے ڈرنے کی گنجائش باقی رہتی ہے؟ موت سے زیادہ خطرناک نتیجہ کیا ہو سکتا ہے عامر اور اس قبیلہ عشاق کے اس سے پہلے جتنے بھی نوجوان گزرے ہیں جنہوں نے گستاخانِ رسول ﷺ کو جہنم رسید کیا موت سے نہ ڈرتے تھے بلکہ موت تو ان کی محبوبہ تھی وہ موت کو گلے لگانے کے لئے بے تابانہ جستجو میں رہتے تھے اور بہت بے قرار نظر آتے۔ کیونکہ

موتو قبل ان تموتو والا حرف صحیح جس پڑھیا
اس میدان محمد بخشا سر دتا پڑ کھڑیا

عامر ذہنی طور پر کس قدر مطمئن اور پر اعتماد تھا اس کا اندازہ 21 اپریل کو عامر کی پاکستانی سفار تکار حسن کی ملاقات سے ہوتا ہے جیل میں عامر نے انہیں بتایا کہ وہ بالکل صحت مند ہے اور ڈیفنس کسرسٹوفر مارک اس کا کیس لڑ رہا ہے ایسی صورت میں عامر پر یکدم وہ کونسی افتاد پڑ گئی تھی جس نے اسے خودکشی پر مجبور کر دیا"۔

حافظ آباد کے وکلاء کی دوسرے روز بھی ہڑتال

گستاخ رسول (ﷺ) جرمن اخبار ڈائی ویلٹ کے ایڈیٹر پر حملہ کرنے کے مبینہ الزام پر پاکستانی طالب علم عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی جیل میں تشدد سے شہادت اور پاکستانی حکام کی بے حسی کے خلاف حافظ آباد ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے وکلاء نے دوسرے دن بھی مکمل ہڑتال کی وکلاء نے اپنے چیمبروں سے سیشن کورٹ تک ایک احتجاجی جلوس بھی نکالا انہوں نے عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی شہادت کو حافظ آباد اور پاکستان کے لئے اور عالم اسلام کے لئے ایک اعزاز قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ پر جرمنی کی حکومت سے شدید احتجاج کرتے ہوئے کسی بین الاقوامی ادارہ سے اس کی تحقیقات کروائے اور شہید عامر چیمہ کی میت کو جلد از جلد پاکستان لانے کے انتظامات کیے جائیں (بحوالہ روزنامہ جنگ لاہور 7 مئی 2006ء)

عامر چیمہ شہید کے والد کا تیسرا ردعمل

انہوں نے عبداللطیف چیمہ سے ٹیلیفون پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میرے بیٹے نے جیل میں خودکشی نہیں کی اسے انسانیت کے نام نہاد دعویداروں نے شہید کیا ہے یہ رتبہ شہادت ہمارے لئے نجات اور باعث اعزاز بھی ہے حکومت میں تو اتنی جرات نہیں کہ صحیح صورتحال واضح

کرے وزارت خارجہ کے حکام مسلسل جھوٹ بول رہے ہیں میرے بیٹے نے عشق رسول ﷺ سے سرشار ہوکر گستاخ ایڈیٹر کو چھریاں ماری تھیں اور اس کا عامر نے بھری عدالت میں اقرار بھی کیا تھا قانون کے مطابق اس کو اس کے بعد کورٹ میں لے جانے کی بجائے جیل میں رکھا گیا آخر کیوں؟ ڈیڑھ ماہ تک ٹرائل سے دور رکھنے کا مطلب واضح ہے ہمیں عامر سے رابطے یا قانونی سپورٹ کے لئے حکومت پاکستان یا جرمنی کے پاکستانی سفارتخانے نے کوئی سہولت نہ دی ٹرائل سے بچنے کے لئے نازی جرمنوں نے عامر کو شہید کر دیا یہی وجہ ہے کہ سرکاری حکام بعض مسائل پر عدم تعاون کے ساتھ دباؤ ڈال رہے ہیں۔ (بحوالہ روزنامہ جنگ لاہور 7 مئی 2006ء)

جرمنی سے باضابطہ احتجاج کی ضرورت

متحدہ مجلس عمل کے صدر اور امیر جماعت اسلامی نے عاشق رسول (ﷺ) عامر چیمہ کی ہلاکت کو جرمنی پولیس کی طرف سے خودکشی قرار دینے کی مذمت کی ہے اور انہوں نے کہا کہ جب تک کسی عدالت سے ثابت نہ ہو جائے کہ عامر چیمہ کی ہلاکت کو خودکشی کہنا اس کے والدین اور پوری پاکستانی قوم کی توہین ہے جرمنی میں عامر چیمہ نے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر احتجاج کر کے اپنی محبت وعقیدت کا ثبوت دیا تھا ایسا کوئی بھی عاشق رسول ﷺ خودکشی نہیں کرسکتا پاکستانی حکومت عامر چیمہ کی شہادت پر باضابطہ احتجاج کرے اور اس واقعہ کا سخت نوٹس لیا جائے۔ (بحوالہ روزنامہ جناح لاہور 8 مئی 2006ء)

پنجاب کے وکلاء کل یوم احتجاج منائیں گے

جرمنی میں مقیم نوجوان عاشق رسول ﷺ عامر چیمہ کو جرمنی کی جیل میں شہید کرنے کے خلاف پنجاب بھر کے وکلاء کل یوم احتجاج منائیں گے اور اس روز صبح گیارہ بجے کے بعد عدالتوں میں پیش نہیں ہونگے یہ فیصلہ گذشتہ روز پنجاب بار کونسل کے وائس چیئرمین محمد اظہر چوہدری کی زیر

صدارت منعقدہ بار کونسل کے ہنگامی اجلاس میں کیا گیا اس اجلاس میں جس میں بار کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی کے چیئر مین حسن رضا شاہ اور ارکان رانا عبدالشکور خان، اصغر علی گل، رانا ضیاء عبدالرحمٰن، ارشد علی راشد وڑائچ، ملک محمد حیات، عامر جلیل صدیقی، چوہدری ذوالفقار علی، منظور وقار اور سجاد حیدر گوندل نے شرکت کی اس امر کی سخت مذمت کی گئی کہ عامر چیمہ کو دوران حراست جرمن کی پولیس نے انسانی حقوق کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے سخت تشدد کا نشانہ بنایا جس کے نتیجہ میں وہ شہید ہو گئے جب کہ جرمن پولیس کی طرف سے اسے خودکشی کا رنگ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے اجلاس میں عامر چیمہ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا اور عوام بالخصوص وکلاء برادری سے اپیل کی گئی کہ وہ عامر چیمہ کو تشدد کے ذریعے شہید کرنے پر جرمنی پولیس کے غیر انسانی طرز عمل کی بھرپور مذمت کریں اس موقع پر پنجاب کے وکلاء سے اپیل بھی کی گئی کہ وہ 10 مئی کو شہید عامر چیمہ کی تدفین کی رسومات میں شرکت کریں۔ (بحوالہ روزنامہ نوائے وقت لاہور 9 مئی 2006ء)

جسد خاکی بدھ کو اسلام آباد پہنچے گا

جرمن پولیس کی حراست میں شہید ہونے والے نوجوان عامر چیمہ کی میت بدھ 10 مئی کو صبح ساڑھے چار بجے اسلام آباد ایئر پورٹ پہنچے گی شہید کی نمازِ جنازہ حشمت علی کالج گراؤنڈ میں ادا کی جائے گی ایئر پورٹ سے میت ڈھوک کشمیریاں لائی جائے گی شہید کو ان کے آبائی گاؤں سارو کی وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں دفن کر دیا جائے گا۔ (بحوالہ 8 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

جرمن محکمہ انصاف کا سفید جھوٹ

جرمن محکمہ انصاف کی ایک ترجمان جولیان بیٹرینی نے اپنے مختصر بیان میں یہ الزام

عائد کیا ہے کہ عامر چیمہ نے اپنے لباس سے پھندا بنا کر خودکشی کی ہے لیکن حقیقت اس سے کہیں زیادہ عیاں ہے کہ ایک ہنس مکھ اور وسیع الذہن خودکشی جیسا انتہائی اقدام کیسے اٹھا سکتا ہے یہاں یہ امر بھی انتہائی قابل ذکر ہے کہ عامر چیمہ نے شاتم رسول اخبار کے ایڈیٹر پر جو حملہ کیا تھا اس کا مقدمہ فروری 2006ء سے تادم تحریر چلایا ہی نہیں گیا جرمن وزارت انصاف نے اس امر کی تصدیق کی کہ عامر کو مقدمہ چلانے سے پہلے تفتیش کے لئے جیل میں رکھا گیا تھا ادھر عام پاکستانی لوگوں کا تاثر یہ ہے کہ عامر کو جیل میں تشدد کر کے شہید کیا گیا ہے کیونکہ سچا عاشق رسول کبھی خودکشی نہیں کر سکتا عامر چیمہ نے ناموس رسالت پر اپنی جان قربان کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ غازی علم دین ثانی ہے (بحوالہ 8 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

مولانا فضل الرحمٰن کا مطالبہ

متحدہ مجلس عمل کے مرکزی راہنما اور قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ عامر چیمہ کی میت کو واپس لانے میں حکومت تاخیری حربے استعمال کر رہی ہے جس کی وجہ سے شہید کے والدین اور پوری قوم کرب میں مبتلا ہے یہ بات انہوں نے ڈھوک کشمیریاں میں عامر چیمہ کی رہائش گاہ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہی مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ ہم اس مسئلے کو ہر فورم پر قومی اسمبلی اندرون وبیرون ملک ہر فورم پر اٹھائیں گے ایم ایم اے شہید کی نماز جنازہ اور تدفین کے حوالے سے بھرپور شرکت کرے گی۔ (بحوالہ روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ 9 مئی 2006ء)

جمعہ کو یوم شہداء منانے کا فیصلہ

ایم ایم اے کے زیر اہتمام بارہ جولائی (جمعہ) کو کراچی میں شہید ہونے والے بیسیوں افراد اور جرمنی میں شہید ہونے والے عاشق رسول عامر چیمہ کی شہادت پر یوم شہداء منایا جائے گا

اس سلسلہ میں تین بجے دو پہر شیرانوالہ باغ سے ایک ریلی نکالی جائے گی جس کی قیادت متحدہ مجلس عمل کرے گی اس بات کا فیصلہ گذشتہ روز ضلع مجلس عمل کے اجلاس میں کیا گیا اجلاس میں کہا گیا کہ عامر عبدالرحمٰن نے ہمارا سر فخر سے بلند کر دیا ہے اور انہوں نے غازی علم الدین شہید کی سنت کی یاد تازہ کر دی ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت عامر شہید پر تشدد کرنے والوں کی حوالگی کا مطالبہ کرے۔ (بحوالہ روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ 9 مئی 2006ء)

جسد خاکی کل اسلام آباد پہنچے گا

جرمن پولیس کی حراست میں شہید ہونے والے عامر چیمہ کا جسد خاکی کل اسلام آباد پہنچے گا عامر چیمہ کے جسد خاکی کو لینے کے لئے ملک کی مختلف سیاسی، سماجی اور مذہبی جماعتوں کے راہنما ایئر پورٹ جائیں گے متحدہ مجلس عمل نے عامر چیمہ کی نماز جنازہ اور تدفین کے انتظامات خود کرنے کا اعلان کیا ہے (بحوالہ 9 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

پنجاب میں وکلاء کی ہڑتال

پنجاب کے وکلاء عامر چیمہ کی شہادت کے خلاف کل پنجاب بھر میں ہڑتال کریں گے اس بات کا اعلان پنجاب بار کونسل کے وائس چیئر مین چوہدری محمد اظہر کی صدارت میں ہونے والے اجلاس میں کیا گیا اجلاس میں جرمن کی پولیس کی حراست میں عامر چیمہ کے ماورائے عدالت قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے انسانی حقوق کے منافی قرار دیا گیا ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن گوجرانوالہ کے اجلاس میں عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی شہادت پر جرمن حکام کے خلاف بین الاقوامی قوانین کے تحت مقدمہ قتل کے اندراج اور ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا اجلاس میں اس واقعہ پر پاکستانی حکومت کی بے حسی، سرد مہری اور پہلو تہی پر حکومت جرمنی کی پرزور

مذمت کی گئی جب کہ عامر شہید کو خراج عقیدت پیش کرنے کے سلسلہ میں بار کا ایک وفد 10 مئی کو موضع ساروکی تحصیل وزیر آباد جائے گا اور عامر شہید کے جنازہ اور تدفین میں شرکت کرے گا اور وکلاء مکمل ہڑتال کریں گے بار ایسوسی ایشن وزیر آباد نے قلم چھوڑ ہڑتال کا اعلان کرتے ہوئے عدالتوں کا غیر معینہ مدت تک بائیکاٹ کرنے کا اعلان کر دیا ہے جب کہ قرارداد کے ذریعے پنجاب بار کونسل اور ملک کی دیگر تمام بار ایسوسی ایشنز سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ عامر چیمہ کی دوران حراست شہادت کے کیس کو عالمی عدالت انصاف تک لے جانے کے لئے حکومت پر اپنا دباؤ استعمال کریں۔

صحافیوں اور اہالیان وزیر آباد کا اعلان

پریس کلب وزیر آباد میں صحافیوں نے جرمنی کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا اور اس موقع پر جرمن کا پرچم نذر آتش کیا گیا کل پورے ملک اور خاص طور پر راولپنڈی اسلام آباد میں مکمل ہڑتال کی جائے گی تاجر برادری نے تعاون کی مکمل یقین دہانی کرائی ہے قاضی حسین احمد آج شام شہید کے والدین کے گھر ڈھوک کشمیریاں میں شام ساڑھے پانچ بجے جائیں گے اور ان سے تعزیت کریں گے۔

سرحد اسمبلی کی قرارداد مذمت

سرحد اسمبلی نے عامر چیمہ کی پولیس کی تحویل میں شہادت کی مذمت کرتے ہوئے وفاقی حکومت سے جرمنی کے سفیر کو طلب کر کے اس سے شدید احتجاج کا مطالبہ کیا ہے اسمبلی کے اجلاس میں مولانا مجاہد الحسینی نے نکتہ اعتراض پر کہا کہ پاکستان کے سپوت عامر چیمہ کو جرمنی میں تشدد کر کے شہید کیا گیا ہے کیونکہ اس نے گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے اخبار کے ملعون ایڈیٹر پر حملہ

کیا تھا انہوں نے کہا کہ ہم اس واقعہ کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں انور کمال مروت نے کہا کہ پاکستان کی حکومت کو چاہئے کہ جرمن کے سفیر کو طلب کر کے اس واقعہ پر شدید الفاظ میں احتجاج کرے اس موقع پر اسمبلی میں عامر چیمہ کے لئے فاتحہ خوانی بھی کی گئی۔ (بحوالہ 9 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

وزیرآباد کی دھرتی جسد خاکی چومنے کیلئے بےتاب

وزیرآباد بارایسوسی ایشن کا تعزیتی ریفرنس:۔ حرمت رسول کے لئے قربانی سرمایہ افتخار ہے وزیرآباد کی دھرتی عامر چیمہ کے جسد مبارک کو چومنے کے لئے بےتاب ہے ان خیالات کا اظہار بارایسوسی ایشن وزیرآباد کے صدر اعجاز احمد چیمہ نے جرمنی میں حرمت رسول پر جان نچھاور کرنے والے عامر عبدالرحمن چیمہ کی یاد میں وزیرآباد بار کے خصوصی ریفرنس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا سابق صدر بار چوہدری مستنصر علی گوندل نے کہا کہ اسلام اور پاکستان لازم وملزوم ہیں عامر چیمہ کی شہادت اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان عشاقان رسول ﷺ کی سرزمین ہے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تحریک کی قیادت بھی پاکستان کے حصہ میں آئے گی تحفظ ناموس رسالت محاذ کے صدر میاں صلاح الدین قیصر ایڈووکیٹ، چوہدری سعید احمد جونده ایڈووکیٹ اور صدر بار چوہدری ارشاد احمد چیمہ ایڈووکیٹ نے کہا کہ عامر چیمہ نے شہادت کا اعزاز حاصل کر کے مسلمانوں کی غیرت کو اجاگر کیا ہے سیکرٹری بار محمد ادریس سیال، نوید اسلم چیمہ ایڈووکیٹ، منور حسین طوری، اشتیاق احمد چیمہ، محمد بشیر ورک، حاجی امتیاز احمد چیمہ، عرفان مقبول بٹ ایڈووکیٹس نے بھی خطاب کیا۔ (بحوالہ 9 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

حکومتی اقدامات ناکافی ہیں

مصطفائی تحریک علی پور چٹھہ کے سیکرٹری اطلاعات ونشریات سید مظفر علی زیدی نے

جرمنی پولیس کی حراست میں محب رسول ﷺ عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی شہادت کو مسلمانوں کے لئے ایک لمحہ فکریہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر عامر چیمہ کی گرفتاری پر مسلم حکومتیں اور مذہبی تنظیمیں بھرپور احتجاج کرتیں تو صیہونی طاقتیں کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوتیں انہوں نے کہا کہ حکومتی سطح پر بھی عامر کی رہائی کے لئے خاطر خواہ اور مناسب اقدامات نہیں کیے گئے لہٰذا وہ مظلومیت سے شہید کر دیئے گئے۔ (بحوالہ 9 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

ناموس رسالت کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائیگا

جمعیت علماء پاکستان کامونکی کے تحت کانفرنس

پاکستان نبی آخر الزمان کی ختم نبوت کے صدقے میں قائم ہوا ملک میں قادیانیوں کو کسی قسم کی سرگرمی کی اجازت نہیں دی جاسکتی ان خیالات کا اظہار ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالغفور حقانی، علامہ مفتی محمد اشرف جلالی، علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، مولانا نصیر احمد اویسی، حافظ امجد فاروق، مولانا اسماعیل شجاع آبادی، حافظ نصیر احمد اصرار، حافظ خرم شہزاد اور دیگر نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا عامر چیمہ کی شہادت پر اظہار خیال کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ عامر کا احسان پوری امت پر ہے اسے قومی شہید کے اعزاز سے نوازا جانا چاہیے۔ (بحوالہ 9 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

وزیر آباد سے وفد ملاقات کیلئے روانہ

شاتم رسول ﷺ کو جہنم واصل کرنے کی کاوش میں شہادت کا عظیم منصب حاصل کرنے والے تحصیل وزیر آباد کے سپوت کے جنازہ اور تدفین کے پروگرام کو حتمی شکل دینے کے لئے بار ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری محمد ادریس سیال کی قیادت میں میاں صلاح الدین قیصر اور اشتیاق

احمد چیمہ پر مشتمل وفد عامر چیمہ شہید کے والد چوہدری محمد نذیر چیمہ سے ملاقات کے لئے اسلام آباد روانہ ہوگیا ہے تاکہ شہید کی شایان شان تدفین کا بندوبست مشاورت کے بعد طے کیا جائے۔
(9 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

''عامر چیمہ پاکستان کا نیا ہیرو'' بی بی سی کا تبصرہ

عامر چیمہ کی شہادت پر بی بی سی اردو ڈاٹ کام نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اٹھائیس سالہ پاکستانی طالب علم عامر چیمہ پاکستان کے لئے نئے ہیرو بنتے جارہے ہیں متعدد مذہبی جماعتوں، کالم نگاروں اور کچھ سیاسی راہنماؤں نے انہیں سچا عاشق رسول، شمع رسالت کا پروانہ اور شہید قرار دیا ہے پاکستان کے اکثر اخبارات بھی عامر چیمہ کے لئے شہید کا لفظ استعمال کر رہے ہیں اخبارات کے کالم ان کے لئے تعریفی کلمات پر مبنی بیانات سے بھرے ہوئے پڑے ہیں اخباری بیانات میں جرمنی کی پولیس کے اس دعویٰ کو تسلیم نہیں کیا گیا کہ عامر چیمہ نے خودکشی کی بلکہ الزام لگایا جارہا ہے کہ انہیں پولیس نے تشدد سے ہلاک کیا (9 مئی 2006ء روزنامہ جناح لاہور)

عامر کیس: 2 رکنی تحقیقاتی ٹیم برلن روانہ

حکومت پاکستان کی جرمن میں دوران حراست عامر چیمہ کی ہلاکت کی تحقیقات کے لئے ایف آئی اے کی 12 رکنی ٹیم آج جرمن کے شہر برلن روانہ ہوگئی ذرائع نے بتایا کہ اس سلسلہ میں وفاقی وزارت خارجہ اور داخلہ کے اعلیٰ حکام کا اجلاس اسلام آباد ہوا اس دوران واقعہ کی تحقیقات کے بارے میں غور کیا گیا جرمنی جانے والی ٹیم کی سربراہی ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ایف آئی اے طارق کھوسہ کریں گے جب کہ پنجاب پولیس کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے مساوی عہدے کا افسران کے ہمراہ ہوگا تحقیقاتی ٹیم کو عامر چیمہ کے قتل کے اسباب معلوم کرنے اور کیس کی مکمل

تصدیق کا ٹاسک دیا گیا ہے ٹیم چار سے پانچ دن میں رپورٹ پیش کرے گی۔(9 مئی 2006ء روزنامہ جناح لاہور)

عامر چیمہ نے ہمیں خط نہیں لکھا

دفتر خارجہ کی تردید

پاکستانی دفتر خارجہ نے تردید کی ہے کہ جرمن میں دوران حراست جاں بحق ہونے والے عامر چیمہ نے پاکستانی سفارتخانے کو کوئی خط نہیں لکھا تھا دفتر خارجہ کے آفیسر مدثر ٹیپو نے بتایا کہ عامر نے جرمن حکومت کو خط لکھا تھا جس کی ایک کاپی دفتر خارجہ کو بھجوائی گئی عامر چیمہ کے قتل کی تحقیقات کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ ان کے والدین نے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تحقیقات نہیں کروانا چاہتے کیونکہ اس کی وجہ سے عامر چیمہ کا جسد خاکی تاخیر سے وطن پہنچے گا انہوں نے کہا کہ عامر کے والد کا یہ بھی کہنا ہے کہ تحقیقات کے نام پر انہیں بلیک میل کیا جا رہا ہے وہ تحقیقات نہیں کروانا چاہتے کیونکہ ہمیں کسی پر اعتماد نہیں۔(بحوالہ روزنامہ جناح لاہور 9 مئی 2006ء)

جڑواں بچوں کے نام

مریدکے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں حافظ قرآن خاتون کے ہاں دو بیٹوں کی پیدائش ہوئی انہوں نے ایک کا نام غازی علم دین اور دوسرے کا نام غازی عامر چیمہ شہید رکھ دیا پروفیسر ڈاکٹر یاسمین ارشاد، ڈاکٹر سعدیہ، ڈاکٹر سید محمد یوسف کاظمی کی سربراہی میں خاتون کا کامیاب آپریشن ہوا اللہ تعالیٰ نے اسے دو صحت مند بیٹے عطا کئے ہیں۔(9 مئی 2006ء روزنامہ جناح لاہور)

لاہور: جمعیت علماء پاکستان اور نعیمیہ سٹوڈنٹ ایکشن کمیٹی کے اراکین پریس کلب کے باہر عامر چیمہ کی شہادت پر احتجاج کر رہے ہیں۔(تصاویر روزنامہ جناح 9 مئی لاہور)

جسد خاکی کے استقبال کی تیاریاں

جرمنی میں پولیس تشدد سے شہید ہونے والے عامر چیمہ کی میت کا شاندار استقبال کرنے اور تدفین کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں جرمنی میں طالب علم عامر چیمہ پر پولیس تشدد کے خلاف اسلامی جمعیت طلبہ کے زیر اہتمام نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا مظاہرین نے جرمنی اور پاکستانی حکومت کے خلاف بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر نعرے درج تھے مظاہرین نے زبردست نعرے بازی بھی کی اور مطالبہ بھی کیا کہ پاکستان جرمنی سے اپنے سفارتی تعلقات ختم کرے جرمنی کے سفیر کو ملک بدر کرے اور مسلم امہ اس واقعہ کا سختی سے نوٹس لے سلیمان ایوب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توہین آمیز خاکوں پر پاکستانی حکومت کے معذرت خواہانہ رویئے کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے علاوہ ازیں شباب ملی کے صدر شاہد پرویز گیلانی نے کہا ہے کہ دس مئی کو عامر چیمہ شہید کی میت اسلام آباد پہنچنے پر ملک بھر کی طرح راولپنڈی اور اسلام آباد میں بھی مکمل شٹر ڈاؤن ہو گا انہوں نے مطالبہ کیا کہ جرمنی سے سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں راولپنڈی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مغرب مسلمانوں کے خلاف منفی پروپیگنڈے کے ذریعے تہذیبوں کے ٹکراؤ کی طرف بڑھ رہا ہے۔

مجلس عمل راولپنڈی کا اعلان

دریں اثناء مجلس عمل ضلع راولپنڈی نے ناموس رسالت کی خاطر جان دینے والے عامر چیمہ کے جسد خاکی کی آمد اور نمازِ جنازہ کی ادائیگی اور میت کی گوجرانوالہ روانگی تک تمام امور رضا کارانہ طور پر ادا کرنے کا اعلان کیا ہے اور راولپنڈی میں مکمل شٹر ڈاؤن ہڑتال کے ساتھ عوام الناس سے اپیل کی ہے کہ وہ نمازِ جنازہ میں بھرپور شرکت کریں اس ضمن میں منگل کے روز متحدہ

مجلس عمل ضلع راولپنڈی کا ہنگامی اجلاس ہوا جس میں مجلس عمل کے راہنماؤں ایم این اے محمد حنیف عباسی، عبدالجلیل نقوی، عبدالمجید ہزاروی، ڈاکٹر محمد کمال، سید عزیز حامد، اخلاق جلالی، حافظ سجاد قمر سمیت دیگر کئی تنظیموں کے عہدیداران نے شرکت کی اجلاس کے دوران مقررین نے کہا کہ ہر قسم کی سیاسی و مذہبی وابستگی علاقائیت اور فرقہ بندی سے بالاتر ہو کر عامر چیمہ نے تحفظ ناموس رسالت کے لئے وہ عظیم قربانی دی ہے جس سے نہ صرف راولپنڈی بلکہ پورے ملک اور امت مسلمہ کے سر فخر سے بلند ہو گئے ہیں انہوں نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ حکومت عامر چیمہ مرحوم کو شہید قرار دے کر اس کے جسد خاکی کو شایان شان طریقے سے وصول کرے اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ بطور احتجاج جرمنی سفیر کو واپس بھیجا جائے۔

وزیر آباد میں تعزیتی جلسہ

وزیر آباد میں بار ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام تعزیتی جلسے میں مقررین نے عامر چیمہ کی تدفین کے روز تحصیل وزیر آباد میں مکمل ہڑتال اور دو روز تک عدالتوں کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ عامر عبدالرحمن چیمہ اسلامی دنیا کے ہیرو ہیں اور پاکستانی 56 اسلامی ملکوں میں بازی لے گئے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عامر چیمہ کو زیر حراست شہید کیا گیا حکومت اس معاملے کو بین الاقوامی سطح پر اٹھائے مقررین نے اس تجویز کی حمایت کی کہ عامر چیمہ کو مولانا ظفر علی خان کے پہلو میں سپرد خاک کیا جائے اور یادگار تعمیر کی جائے اس موقع پر عامر چیمہ کے گاؤں ساروکی کے رہائشی اشتیاق احمد چیمہ ایڈووکیٹ نے بتایا کہ عامر چیمہ کو وزیر آباد میں سپرد خاک کرنے کا فیصلہ حافظ آباد میں مقیم شہید کی دو بہنوں نے کیا ہے صدر بار اعجاز احمد چیمہ نے کہا کہ بار ایسوسی ایشن وزیر آباد عامر چیمہ کی تدفین کے انتظام کی نگرانی اور میزبانی کے فرائض انجام دے گی علاوہ ازیں بار ایسوسی ایشن وزیر آباد کے صدر چوہدری اعجاز احمد چیمہ ایڈووکیٹ نے 9 مئی بروز منگل دوپہر 12 بجے بار ہال میں وزیر آباد کی سیاسی، دینی، سماجی، کاروباری، صنعتی تنظیموں کے ذمہ داران اور علماء کا اجلاس بلایا ہے۔

مریدکے میں اجلاس

مریدکے کے علماء کرام، تاجروں، صحافیوں اور سیاسی لوگوں نے 12 مئی بروز جمعۃ المبارک عاشق رسول عامر چیمہ کے حق میں منانے کا اعلان کر دیا امن کمیٹی مریدکے کی اپیل پر مختلف تنظیموں کا مشترکہ اجلاس زیر صدارت چوہدری محمد امین چٹھہ ہوا جس میں متفقہ فیصلہ کیا گیا کہ 12 مئی بروز جمعۃ المبارک کو مریدکے کی تمام مسجد میں عاشق رسول عامر چیمہ کو خراج تحسین پیش کیا جائے گا اجلاس میں مولانا محمد منشاء تابش قصوری، مولانا گوہرالرحمٰن، ملک محمد صدیق، سید منیر حسین شیرازی، رانا جعفر حسین، ڈاکٹر وحید تبسم وغیرہ نے شرکت کی۔

خواتین کی تشویش

جماعت اسلامی (حلقہ خواتین) پاکستان کی سیکرٹری سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس نے جرمن پولیس کے ہاتھوں پاکستانی نوجوان عامر چیمہ کی شہادت پر اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ آزادی اظہار رائے کا نعرہ بلند کرنے والوں نے عامر چیمہ کو ماورائے عدالت انسانیت سوز سلوک کے ذریعے شہید کر کے اپنے دہرے معیار کا ثبوت دیا ہے دریں اثناء کوثر فردوس، عائشہ منور، عنایت بیگم، جمیلہ احمد اور بلقیس سفیان نے عامر چیمہ کے گھر جا کر ان کے والدین اور بہنوں سے ملاقات کی اور ان سے اظہارِ تعزیت کیا علاوہ ازیں ناظمہ جماعت اسلامی صوبہ پنجاب حمیرا طارق نے عامر چیمہ کی شہادت پر اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب ملکوں کو امریکی آشیر باد حاصل ہے اس واقع نے انسانی حقوق کے دعویدار مغرب کے نعروں کی قلعی کھول دی ہے۔

لاہور کے وفود کی روانگی

دریں اثناء عامر چیمہ کی آخری رسومات میں شرکت کے لیئے لاہور کے صحافیوں اور معززین شہر کا ایک دس رکنی وفد بھی 9 مئی کی شب لاہور پریس کلب شملہ پہاڑی سے اسلام آباد روانہ ہوگا۔(9 مئی 2006ء روزنامہ جناح لاہور)

لحہ بہ لحہ خبریں آرہی ہیں اور ہمارے ممدوح عامر چیمہ شہید موضوع گفتگو بنے ہوئے ہیں بہت سے احباب سوال کرتے ہیں کہ عامر چیمہ غازی ہے یا شہید تو آیئے چلتے چلتے سردست اس عنوان پر بھی کچھ کلام ہو جائے۔

عامر چیمہ غازی یا شہید

یوں تو ہماری زندگی میں بے شمار واقعات پیش آتے ہیں جن کو دیکھ اور سن کر ہم وقتی طور پر دکھ کا اظہار کرتے ہیں لیکن بعض اوقات ہماری زندگی میں ایسے واقعات پیش آتے ہیں جنہیں دیکھنے یا سننے کے بعد ہمارے دل ہل جاتے ہیں زیادہ پرانی نہیں کچھ ہی دنوں کی بات ہے کہ ڈینش اخبار کے ایڈیٹر نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی اور آپ ﷺ کے توہین آمیز کارٹونز شائع کیے ہم سب اپنے رسول ﷺ کے دیوانے ہیں اور دیوانہ کبھی اپنے پیارے حبیب ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا اس کا ثبوت ہمارے عوام نے دیا تمام دینی و سیاسی جماعتیں ملکر ایک ہوگئیں کیونکہ ہم سب ہی اپنے رسول ﷺ کے دیوانے ہیں اس میں کچھ ہم سے غلطیاں بھی ہوئیں کہ ہم نے اپنے ہی ملک کو توڑا یہاں نسلی، علاقائی اور لسانی فتنوں کو ہوادی لیکن جب بھی وقت پڑا سرکار کے نام پر متحد ہو گئے گویا ہماری شناخت، ہماری مرکزیت، ہماری زندگی، ہمارا جینا، مرنا اور اوڑھنا سب سرکا ﷺ ہیں اصل میں ہمیں اپنے عمل سے دنیا کو بتا دینا چاہئے کہ ہم کسی بھی لمحے، کسی بھی حال میں اپنے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر

سکتے ہم اپنے محبوب ﷺ کی خاطر اپنا سر کٹوا سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب توہین رسالت ﷺ کے ردعمل میں ہیجان خیز، شعلہ انگیز صورتحال پیدا ہوئی تو عالم اسلام ایمان پرور مظاہروں کی تپش سے جاگ اٹھا علماء حجروں سے نکل کر سڑکوں پر آ گئے تا کہ وہ اپنے آقا و مولا ﷺ کے نام پر لہو پیش کر سکیں جب لوگوں کو پتہ چلا کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ کے خلاف شیطانی خاکے چھاپے گئے ہیں تو اس امت کا نوجوان تو ہوش وحواس ہی کھو بیٹھا وہ جنون خیزی اور معرکہ آرائی پر اتر آیا بعض شر پسندوں نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا لیکن علماء نے ان کڑیل جوانیوں کو اپنے قابو میں رکھا حضور ﷺ کے آستان مبارک پر سر کٹانے کی تمنا اور آرزو تو ہر دل میں مچل رہی تھی جذبوں کا ایک طوفان تھا جذبات کا ایک دھارا تھا جذبوں کی حرارت کا ایک الاؤ تھا شب ظلمت کو جلانے کے لئے، اندھیرے کو روشنیوں میں بدلنے کے لئے، نیندیں اچاٹ ہو گئیں آرام وسکون دھرے کے دھرے رہ گئے۔ جبینوں پر شکنیں آ گئیں ہر کوئی فکر مند تھا ہر کوئی جستجو میں تھا کہ سرکا ﷺ کے دشمنوں کو کیسے فی النار کرے کیسے اپنے کلیجے کو ٹھنڈا کرے سرکا ﷺ اپنے روضہ اطہر میں تڑپ رہے تھے حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضوان اللہ علیہم بے کل تھے صحابہ کرام کی جماعت پریشان تھی امہات المومنین امت سے پوچھ رہی تھیں اور اپنے حق کا مطالبہ کر رہی تھیں حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ کی روح بے قراریوں میں مبتلا تھی جنہوں نے سرور دو عالم ﷺ کی رحلت کے وقت سید دو عالم ﷺ کو مسواک چبا کر دی تھی آخری لمحات سرکا ﷺ کا جسم عنبرین جن کی گود میں رکھا تھا وہ امت سے مطالبہ کر رہی تھیں کہ اے میرے بیٹو! فخر موجودات فخر رسل سید عالم حضرت محمد رسول ﷺ کی عزت وناموس کے لئے جانیں دے دو تو یہ موت تمہارے لئے پیغام حیات لے کر آئے گی یہ آواز دور دیس میں بیٹھے پنچھی نے بھی کہیں سن لی ہوگی اور وہ تڑپ گیا ہوگا اس نے اپنی تین بہنوں اور بوڑھے باپ، اپنی جوانی، حال و مستقبل، عزیز و اقارب کو بھول کر اپنے سرکا ﷺ کی عزت و آبرو اور ناموس کے لئے کٹ جانا ہی حاصل زندگی خیال کیا اور اس فرض کو تمام فرائض سے اہم سمجھ لیا واپس آتا تو اپنی چھوٹی ہمشیرہ کی شادی کرتا اپنے سر پر سہرہ باندھتا وہ تو عاشق رسول ﷺ تھا اس نے چپکے سے غازی علم دین شہیدؒ کی یاد تازہ کرنے کی ٹھان لی شاتم رسول

اخبار کے ایڈیٹر پر خنجروں سے حملہ آور ہوگیا جرمن پولیس نے عامر چیمہ کو حراست میں لے کر تفتیش شروع کر دی عاشق رسول ﷺ سے تفتیش کیسی......؟ عاشق رسول عامر چیمہ نے بھری عدالت میں اعتراف کیا اور کہا کہ اگر عدالت مجھے بری کر دے تو میں دوبارہ حملہ کروں گا اور اس کو جان سے مار ڈالوں گا نتیجہ کیا نکلا کہ جرمن پولیس نے تشدد کر کے عامر چیمہ کو شہید کر دیا اور پروپیگنڈہ کر کے خود کشی کا ڈرامہ رچایا وہ لوگ شہید کی قدر کیا جانیں انہوں نے تو ایک فنافی الرسول ﷺ کو اپنے تئیں جان سے مار ڈالا لیکن وہ اندھے کیا جانیں کہ عامر چیمہ امر ہوگیا ہے اب وہ قیامت تک زندہ رہے گا اور اس کو ایسا رتبہ مل گیا ہے کہ اس کے والدین ہی نہیں تمام مسلمان اس پر اپنا سر فخر سے بلند کر کے چلیں گے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری حکومت نازی جرمنوں سے عامر چیمہ کے خون کا حساب لے کیونکہ ایک عاشق رسول ﷺ کبھی خود کشی نہیں کر سکتا اور نہ ہی ہمارا مذہب خود کشی کی اجازت نہیں دیتا اور نہ اس کو اچھا سمجھتا ہے بلکہ اسلام میں خود کشی حرام ہے اور جہاں تک امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں تشدد روا رکھنے کی بات ہے ایسا صرف ان کے اپنے شہریوں کے لئے تو ممکن ہے لیکن مسلمانوں کے ساتھ ان کا امتیازی رویہ کسی سے پوشیدہ نہیں ان ظالم قصابوں نے ابوغریب، شبرغان اور گوانتاناموبے میں اس کی بدترین مثالیں چھوڑی ہیں اس طرح عامر چیمہ شہید کو دہشت گرد کہنے والے صلیبی درندوں کو سوچنا ہوگا کہ دہشت گرد عامر نہیں بلکہ امریکہ، ڈنمارک، ناروے، جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور وہ تمام عیسائی ممالک ہیں جنہوں نے چیچنیا، مشرقی تیمور، افغانستان، فلسطین اور عراق پر اپنی غیر انسانی کارروائیوں سے دہشت گردی کا ثبوت دیا اور ایران و شام سمیت پوری اسلامی دنیا کو دہشت گردی کی لپیٹ میں لے رہے ہیں لاکھوں بچے ان کی دہشت پسندانہ کارروائیوں کی نذر ہوئے عورتیں بیوہ اور بیٹیوں کے باپ اور بہنوں کے بھائی شہید ہوئے دہشت گردی تو صاف نظر آ رہی ہے جو امریکہ اور اسرائیل کر رہا ہے جس کا ارتکاب جرمن نازیوں نے کیا ہے عامر چیمہ دہشت گرد نہیں اپنے محبوب ﷺ کا دیوانہ تھا یہاں پر تھا'' کی بجائے ہے'' لکھنا ضروری ہوگا کیونکہ عامر چیمہ ہمارا ہیرو ہے وہ عالم اسلام کا مان ہے اس نے ہمارے جذبوں کی لاج رکھ لی وہ زندہ ہے زندہ رہے گا کیونکہ شہید زندہ رہتے ہیں اور پھر ایسا شہید جس نے اپنے

محبوب ﷺ کی عزت وناموس کی خاطر جرمن پولیس کے تشدد کے ہاتھوں جان دیدی ہواس نے تو تاقیامت زندہ رہنے والوں کی لسٹ میں اپنا نام لکھوالیا ہے بات ہورہی تھی اسلام کا ہیرو آرہا ہے اس کا استقبال تمام مسلمانوں کو کرنا چاہیے بلکہ اس کی نمازِ جنازہ کے اجتماع پر ہمیں ثابت کرنا ہوگا کہ مسلمان دہشت گرد ہرگز نہیں بلکہ تمام دنیا کے مسلمان عامر چیمہ شہید بننے کے آرزومند ہیں عامر چیمہ نے کوئی دہشت گردی نہیں کی بلکہ حکم الٰہی پر لبیک کہتے ہوئے بہادر مسلمانوں کی طرح کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کی ہے عامر چیمہ کا کارنامہ قابل فخر ہے وہ ملت اسلامیہ کے سر کے تاج ہیں ان کی نمازِ جنازہ، استقبال اور تدفین ہمارے نظم وضبط کا امتحان ہے یہ سارا واقعہ غازی علم دین شہید کی یاد تازہ کررہا ہے۔

جسد خاکی کی آمد اچانک ملتوی

جرمن پولیس کے ہاتھوں شہید ہونے والے عامر چیمہ کی میت آنے کے پروگرام کو بعض نامعلوم وجوہات کی بناء پر اچانک تبدیل کردیا گیا ہے جرمنی میں تعینات پاکستانی سفیر نے شہید کے اہل خانہ کو اطلاع دی ہے کہ جسد خاکی پاکستان لانے کا آئندہ تین چار روز تک کوئی پروگرام نہیں عامر چیمہ کے والد محمد نذیر چیمہ نے گذشتہ روز بتایا کہ انہیں ابھی تک ان کے بیٹے کا جسد خاکی واپس لانے کے حوالے سے حتمی تاریخ اور وقت کا نہیں بتایا گیا انہوں نے کہا کہ پاکستان کے جرمنی میں سفیر آصف نے انہیں گھر آکر مطلع کیا ہے کہ جرمنی میں پاکستانی سفارتخانہ کا جرمن حکام سے مسلسل رابطہ ہے ابھی تک یقین نہیں کہ جرمن حکام جسد خاکی کب پاکستان حکام کے حوالے کرتے ہیں پروفیسر محمد نذیر کے مطابق پاکستانی سفیر نے بتایا کہ سپردگی کے حوالے سے دو تین روز تک اصل صورتحال معلوم ہوگی پروفیسر محمد نذیر نے کہا کہ اگر حکومت سنجیدگی سے کام لے تو میرے بیٹے کا جسد خاکی فوراً پاکستان آسکتا ہے انہوں نے کہا کہ حکومت شہید کی زیر حراست موت کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کے لئے عالمی عدالت انصاف سے رجوع کر کے اپنا قومی کردار ادا کرے انہوں نے بتایا کہ شہید کی نمازِ جنازہ راولپنڈی میں ادا کی جائے گی جب کہ ان کو سپردِ

خاک ان کے آبائی گاؤں ساروکی تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں کیا جائے گا بعض حکومتی اداروں نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ عامر چیمہ کی میت پاکستان آنے کے موقع پر توہین آمیز خاکوں کی طرح ایک بار پھر عوامی سطح پر احتجاجی مظاہروں اور ریلیوں کا سلسلہ زور پکڑ سکتا ہے لہٰذا اس مسئلے کو احتیاط سے ہینڈل کیا جانا چاہئے۔

شیخ رشید احمد کا اظہار تعزیت

دریں اثناء وفاقی وزیر ریلوے شیخ رشید احمد گذشتہ روز اظہارِ تعزیت کیلئے شہید کے گھر گئے جب کہ متحدہ مجلس عمل کے سربراہ قاضی حسین احمد نے ٹیلیفون پر پروفیسر محمد نذیر سے اظہار تعزیت کیا وزیرآباد کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر نذیر احمد نے کہا کہ گستاخ رسول ﷺ کو جہنم واصل کرنے کی دانستہ کوشش کرنے والا باشعور نوجوان خودکشی نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی ادارے صیہونی زبان کی ترجمانی کر کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں انہوں نے کہا کہ عامر عبدالرحمٰن نے پہلی پیشی کے موقع پر جج کے سامنے برملا اظہار کیا تھا کہ اس نے شاتم رسول پر دانستہ حملہ کیا ہے اور اسے اس اقدام پر فخر ہے اور جرات و استقامت سے اقبال جرم کرنے والے عاشق رسول ﷺ کی شہادت کو خودکشی قرار دینا صیہونی سازش ہے اور غلامان مصطفی ﷺ کے جذبات کو منفی رنگ دینے کی ناکام کوشش ہے وفد میں پروفیسر محمد نذیر چیمہ سے تحفظ ناموس رسالت محاذ وزیرآباد کے صدر میاں قیصر صلاح الدین ایڈووکیٹ مسلم لیگ (ن) کے سٹی صدر ملک محمد شہباز، بار ایسوسی ایشن کے سیکرٹری محمد ادریس سیال ایڈووکیٹ اور اشتیاق احمد چیمہ ایڈووکیٹ شامل تھے ثناء نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے شہید کے والد نے کہا کہ اقبال جرم کرنے کے بعد عامر کے خودکشی کرنے کی کوئی وجہ نہیں رہ جاتی تھی جرمن حکومت نے ایک ماہ تک ہماری عامر سے بات چیت نہیں کروائی اور نہ ہی جرمنی میں مقیم ہمارے رشتہ داروں کو اس کا جسد خاکی دکھایا انہوں نے کہا کہ ہمارا مذہب اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ گستاخ رسول (ﷺ) کو موقع ملنے پر قتل کر دیا جائے۔

عامر چیمہ کی والدہ کا ردعمل

اس موقع پر عامر چیمہ کی والدہ نے کہا ہے کہ ہمیں فخر ہے کہ اللہ نے ہمارے بیٹے کو شہادت کا درجہ دیا اور ناموس رسالت ﷺ پر جان قربان کرنے کا شرف بخشا ہے جانا تو سب نے ہے لیکن اتنی شان سے کوئی کوئی جاتا ہے اور عظیم انسان روز روز پیدا نہیں ہوتے اس کے جانے کا دکھ تو ہے کیونکہ وہ ہمارا اکلوتا بیٹا تھا لیکن ساتھ فخر بھی ہے کہ اس نے کس طرح اپنا اور ہمارا سر فخر سے بلند کیا ہے عامر چیمہ کی بہن نے کہا کہ وہ بہت ذمہ دارانہ صلاحیتوں کا مالک تھا اور اپنی ہر ذمہ دار بڑی خوش اسلوبی سے ادا کرتا تھا اس لئے اس نے گستاخ رسول ﷺ پر حملے کو اپنی ذمہ داری سمجھا (بحوالہ روزنامہ نوائے وقت لاہور 10 مئی 2006ء)

پنجاب بار کونسل وکلاء کی ہڑتال

پاکستانی نوجوان عامر چیمہ کی جرمنی پولیس کے تشدد کے نتیجہ میں شہادت کے واقعہ کے خلاف پنجاب بھر کے وکلاء آج بروز بدھ پنجاب بار کونسل کی اپیل پر یوم احتجاج منا رہے ہیں اس سلسلہ میں وکلاء آج صبح گیارہ بجے کے بعد عدالتوں میں پیش نہیں ہوں گے اور اپنی اپنی بار کے پلیٹ فارم پر احتجاجی اجلاس منعقد کر کے مذہبی قرار دادیں منظور کریں گے پنجاب بار کونسل نے وکلاء سے یہ بھی اپیل کی ہے کہ وہ عامر چیمہ کا جسد خاکی پاکستان پہنچنے کے بعد ان کی تدفین کی رسومات میں بھی شرکت کریں۔ (بحوالہ 10 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

پوسٹ مارٹم آج متوقع ہے

پاکستان میں جرمن کے ڈپٹی ہیڈ آف دی مشن کرسٹون سانڈر نے کہا ہے کہ عامر چیمہ کی میت کا پوسٹ مارٹم آج بدھ کے روز متوقع ہے پوسٹ مارٹم پاکستان کی ایف آئی اے ٹیم کی

موجودگی میں ہوگا اور اس ٹیم کو نتائج سے آگاہ کر دیا جائے گا گذشتہ شام یہاں یورپی یونین ڈے کے موقع پر پاکستان میں یورپی یونین کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ مین بات چیت کرتے ہوئے جرمن کے سفارتخانہ کے ڈپٹی چیف آف دی مشن نے کہا کہ پاکستانی پریس نے پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے سے قبل ہی عامر چیمہ کے بارے میں دعویٰ کر دیا ہے کہ جیل میں اس کی تشدد سے ہلاکت ہوئی ہے کم سے کم پوسٹ مارٹم رپورٹ کا انتظار کیا جانا چاہئے تھا کرستون سانڈر نے اس بات پر بھی حیرت کا اظہار کیا کہ لاہور بار جو وکلاء کی تنظیم ہے نے قانونی تقاضوں سے واقف ہونے کے باوجود عامر چیمہ کی موت کے معاملے میں قانون کا راستہ چھوڑ کر جذباتیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ (بحوالہ 10 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

عامر چیمہ کو بدنام جیل موآبٹ میں کیوں رکھا گیا۔؟

جرمنی کے دارالحکومت برلن کی موآبٹ جیل میں طالب علم عامر چیمہ کی موت واقع ہوئی ہے وہ اپنے قوائد وضوابط کے لئے ہی نہیں بلکہ قیدیوں اور حوالاتیوں کی اموات اور خودکشی کے واقعات کے حوالے سے بھی بدنام ہے موآبٹ نامی علاقے کی اس جیل کو 130 برس قبل تعمیر کیا گیا تھا اور اس جیل کی وجہ سے برلن کے علاقے میں موآبٹ کا نام ہی جیل کا مترادف بن گیا ہے جیل کی طویل تاریخ سیاسی انقلابات کے دوران بہت سی مشہور شخصیات یہاں قید رہ چکی ہیں جن میں سے ایک نام سابق مشرقی جرمنی کے آخری حکمران آرش ہونیکر کا بھی ہے جنہیں جرمنی کے دوبارہ اتحاد کے بعد گرفتار کیا گیا تھا 3 مئی کو موآبٹ جیل میں عامر کی موت واقع ہونے سے تین ہفتے قبل برلن کی ریاستی پارلیمنٹ میں جسے ایوان نمائندگان کہا جاتا ہے موآبٹ سمیت برلن کی پانچ جیلوں میں قیدیوں اور حوالاتیوں کی اموات کے بارے میں اعداد وشمار مہیا کئے گئے تھے جن کے مطابق موآبٹ جیل میں 2001ء سے لے کر 2005ء تک 20 اموات ہوئیں جن میں 12 حوالاتی تھے اور ان میں سے بھی 8 نے خودکشی کی تھی ایوان نمائندگان بائیں بازو کی پارٹی کی جانب سے ایک سوال کے جواب میں محکمہ قانون کی سربراہ سینیٹر نے 13 اپریل کو بتایا کہ 5 سال

کے عرصہ میں برلن کی پانچوں جیلوں میں 58 اموات ہوئیں جن میں سے 29 خودکشی کے واقعات تھے 50 فیصد غیر طبعی اموات اس امر کا اشارہ دیتی ہیں کہ برلن کی جیلوں میں ناقابل برداشت حالات پائے جاتے ہیں برلن کی اس جیل میں عامر چیمہ کی موت پر اٹھنے والے سوالوں میں ایک سوال یہ بھی ہے کہ کیا وہ قید تنہائی میں تھا؟ اگر اس کی کوٹھڑی میں کوئی دوسرا زیر تفتیش حوالاتی ہوتا تو وہ خودکشی کیسے کرسکتا تھا اگر وہ قید تنہائی میں تھا تو اسے تنہا رکھنے کی کیا وجہ تھی کیونکہ قید تنہائی تو صرف عدالتی حکم اور خصوصی وجوہات کی بناء پر ہی ممکن ہوتی ہے اور ایسے قیدیوں کی خاص نگرانی کی جاتی ہے ظاہر ہے کہ عامر چیمہ کا جرم اتنا سنگین نہیں تھا اور نہ ہی وہ اپنی شخصیت کے اعتبار سے ''خطرناک'' لوگوں میں شمار ہوسکتا تھا ایک اطلاع یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا حوالاتی بھی موجود تھا لیکن عامر نے اپنی جان اس وقت لی جب وہ حوالاتی دن میں ایک مرتبہ ایک گھنٹے کی ہواخوری کے لئے باہر گیا ہوا تھا سوال یہ ہے کہ کیا یہ وقت پھندا تیار کرنے اور خودکشی کا ارتکاب کرنے کے لئے کافی ہے؟ حقائق وواقعات کا بخوبی تجزیہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ سب نازی جرمن حکومت کا کیا کرایا ہے اس کی میڈیا مہم ہے اور اس کی اس سارے عمل میں کارستانی نظر آتی ہے اصل حقائق کیا ہیں جلد ہی منظر عام پر آ کر رہیں گے (انشاءاللہ)

نوٹ: (i) راولپنڈی: شہید عامر چیمہ کے گھر کے باہر لوگوں نے اظہار عقیدت کے لئے پھولوں کے ڈھیر لگا رکھے ہیں (فوٹو جناح)

(ii) اسلام آباد میں انجمن طلبہ اسلام اور لاہور میں تحریک فروغ اسلام کے کارکن عامر چیمہ کی شہادت کے خلاف مظاہرے کررہے ہیں (فوٹو جناح)

ایف آئی اے کی ٹیم جرمنی روانہ

ایف آئی اے کی دورکنی ٹیم عامر چیمہ کی جرمن جیل میں تشدد سے ہلاکت کی تحقیقات کے لئے گذشتہ روز سہ پہر کی 623 فلائیٹ سے جرمنی روانہ ہوگئی ٹیم میں ڈائریکٹر ایف آئی اے

چوہدری تنویر احمد اور ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل طارق کھوسہ شامل ہیں (بحوالہ 6 مئی 2006ء روزنامہ جناح لاہور)

جسد خاکی واپسی کیلئے سپریم کورٹ رٹ کا فیصلہ

عامر چیمہ شہید کے جسد خاکی کو واپس لانے کے لئے سپریم کورٹ میں رٹ دائر کرنے کے لئے بارایسوسی ایشن وزیرآباد نے پانچ رکنی کمیٹی قائم کردی ہے جس میں صدر بار چوہدری اعجاز احمد چیمہ ایڈووکیٹ کے علاوہ چوہدری محمد حسین چٹھہ، چوہدری ارشاد احمد چیمہ، میاں صلاح الدین قیصراور مستنصر علی گوندل ایڈووکیٹس شامل ہیں۔ (بحوالہ 6 مئی 2006ء روزنامہ جناح لاہور)

جسد خاکی ایک ہفتے بعد آئے گا

حکومتی ذرائع نے کہا ہے کہ جرمنی میں جاں بحق ہونے والے عامر چیمہ کی میت ایک ہفتے بعد پاکستان لائی جائے گی۔

عامر نے جرات وفخر سے حملے کا اعتراف کیا

عامر چیمہ کے جسد خاکی کو وطن لانے میں تاخیری حربے استعمال کئے جارہے ہیں شہید کے والد نذیر احمد چیمہ نے کہا کہ عامر نے پہلی پیشی کے موقع پر جج کے سامنے برملا کہہ دیا تھا کہ اس نے شاتم رسول (ﷺ) پر دانستہ حملہ کیا اور اسے اس اقدام پر فخر ہے اور جرات واستقامت سے اقبال جرم کرنے والے عاشق رسول ﷺ کی شہادت کو خودکشی قرار دینا صیہونی سازش اور غلامان مصطفیٰ ﷺ کے جذبات کو منفی رنگ دینے کی کوشش ہے۔

ملک بھر سے شدید عوامی ردعمل

عامر چیمہ کی شہادت سے ثابت ہوگیا ہے کہ ناموس مصطفیٰ ﷺ کے لئے مسلمان جان دے سکتے ہیں یہ مغربی دنیا نے دیکھ لیا ہے سینٹر بیگم گلشن سعید نے کہا کہ حکومت نے جرمنی کی حکومت سے احتجاج کیا ہے اور یقیناً عامر چیمہ کی شہادت مغربی دنیا کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے عائشہ جاوید نے کہا کہ دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ امت مسلمہ مردہ نہیں ہے بلکہ اس میں زندگی کی رمق باقی ہے پیپلز پارٹی کی عذرا شجاع اور شمیم نیازی نے کہا کہ مغربی دنیا نے جو کیا اس پر ڈھٹائی سے قائم رہی ڈاکٹر فرزانہ نذیر نے کہا کہ قوم کو اس نوجوان پر فخر ہے پیپلز پارٹی کی فرخندہ ملک نے کہا کہ وہ جان دے گیا لیکن ساری امت کا سر بلند کر گیا ایم این اے حاجرہ طارق نے کہا کہ جرمنی کی حکومت نے زیادتی کی کہ کورٹ میں مقدمہ چلائے بغیر ہمارے نوجوان کی جان لے لی منہاج القرآن کی فرح ناز اور جویرہ نے کہا کہ عامر صرف اس قوم کا نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا ہیرو ہے بیگم ذکیہ شاہنواز نے کہا کہ قوم حکومت اور سفارتخانے سے سوال کرے کہ 45 دن تک نوجوان کو جرمنی کی حکومت نے جیل میں رکھا اس کی رہائی کے لئے یا تحفظ کے لئے اقدامات کیوں نہ کئے گئے مسلم لیگ (ق) کی نائب صدر ثروت رضا نے کہا کہ عامر چیمہ آج کا غازی علم دین شہید ہے اور مسلمانوں کو اس پر فخر ہے مسلم لیگ (ق) لاہور کی جنرل سیکرٹری شاہینہ اسد نے کہا کہ حکومت نے اپنی ذمہ داری پوری کی لیکن مغربی دنیا میں ہر مسلمان کے خلاف جو زہر اور تعصب ہے اس کو ختم کیسے کرے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی مجاہدانہ کا بیان

علاوہ ازیں تحفظ ناموس رسالت محاذ کے سربراہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی نے انسداد دہشت گردی کی عدالت میں پیشی پر اپنے بیان میں کہا کہ توہین رسالت ایک بین الاقوامی معاملہ

ہے جو ملکی سرحدوں کا پابند نہیں جرمن میں عاشق مصطفیٰ ﷺ عامر چیمہ نے غلامی رسول میں موت کو قبول کر کے روشن خیال اور اعتدال پسند حکمرانوں کی غیرت وحمیت کو للکارا ہے انہوں نے کہا کہ حکومت جرمنی کے سفیر کو وزارت خارجہ میں بلا کر سرکاری طور پر احتجاج کرے صدر اور وزیر اعظم کا اظہار افسوس تو بہت دور کی بات ہے ابھی تک ترجمان وزارت خارجہ نے شہادت کی تصدیق ہو جانے کے باوجود افسوس کا اظہار کرنا بھی گوارہ نہیں کیا ابھی تک صرف ابتدائی رپورٹ طلب کی ہے جس پر امریکی ہدایات کے مطابق کارروائی کی جائے گی قبل ازیں دارالعلوم نعیمیہ کے شیخ الحدیث مفتی عبدالعلیم سیالوی نے عامر چیمہ شہید کے حوالے سے جامعہ نعیمیہ میں قرآن خوانی کے موقع پر کہا کہ انہوں نے ایک عظیم مقصد کی خاطر جان قربان کی ہے! ہمیں عالم اسلام اور پاکستان کے اس سپوت پر ناز ہے ڈاکٹر مفتی محمد سلیمان قادری مرکزی راہنما نعیمین ایسوی ایشن پاکستان نے کہا کہ ہم عامر چیمہ کے والدین کو مبارکباد پیش کرتے ہیں جن کو اللہ رب العزت نے ایسا عظیم بیٹا عطا فرمایا انجینئر سلیم اللہ خان نے کہا کہ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ پر جان قربان کر دینا ایک ایسا نیک عمل ہے کہ عام مسلمان کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل ولی اللہ بنا دیتا ہے محمد خان لغاری نے کہا کہ یورپ یہ نہ سمجھے کہ عامر چیمہ کے بعد یہ عمل ختم ہو جائے گا بلکہ جانثاران مصطفیٰ ﷺ گستاخان رسول (ﷺ) کو واصل جہنم کرنے تک سربکف رہیں گے۔

صاحبزادہ پیر سید محفوظ مشہدی کا تاثر

صاحبزادہ پیر سید محفوظ مشہدی نے کہا ہے کہ اس وقت ہم پر آزمائش اور امتحان ہے اور نورانی و نیازی جیسی مخلص قیادت کا فقدان ہے مختار اشرف رضوی نے کہا کہ عامر چیمہ کی شہادت سے حکومتی اخلاقیات کا جنازہ نکل گیا ہے اور یہ واضح ہو گیا ہے کہ یورپ کی انسانی ہمدردیاں صرف یورپ کے انسانوں کے لئے ہیں دریں اثناء کنوینئر سنی تحریک ضلع لاہور محمد صدیق قادری نے کہا کہ ہم عامر چیمہ شہید کے مشن کو آگے بڑھائیں گے تاکہ گستاخان رسول جان لیں کہ عاشقان مصطفیٰ ﷺ زندہ ہیں یہ بات انہوں نے سنی تحریک ضلع لاہور مرکز میں عامر شہید کے لئے کی

جانے والی ایصال ثواب کی محفل سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ مرکز میں بھی شہید کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ شہید کے جنازے میں قافلوں کی صورت لاہور مرکز سے روانہ ہوں گے محفل سے محمد عمر قریشی، میاں خلیل، حافظ آصف علی، میاں قیصر اور ملک فاروق نے بھی خطاب کیا۔ (بحوالہ 6 مئی 2006ء روزنامہ جناح لاہور)

سرگودھا کے وکلاء کا احتجاج

عامر چیمہ کی شہادت کے معاملہ پر پنجاب بار کونسل کی کال پر وکلاء صوبہ بھر میں آج صبح 11 بجے کے بعد عدالتوں سے بائیکاٹ کریں گے کہ جرمنی میں عامر چیمہ کی شہادت کے واقعہ کی تحقیقات کروائی جائیں سرگودھا کے وکلاء نے عامر چیمہ کی شہادت کے خلاف 16 مئی کو ہڑتال کا اعلان کیا ہے اس دوران احتجاجی جلوس نکالا جائے گا اور وکلاء عدالتوں کا بائیکاٹ کریں گے اس کا فیصلہ معروف قانون دان شاہد نذیر خان ایڈووکیٹ اور دیگر کی طرف سے پیش کی گئی یاداشت کے بعد کیا گیا۔

وزیرآباد میں اختلاف ہوتے ہوتے رہ گیا

10 مئی سے احاطہ کچہری میں احتجاجی کیمپ لگایا جائے گا جماعت اہل سنت اور متحدہ مجلس عمل تحصیل وزیرآباد نے جمعہ کو یوم احتجاج منانے کا اعلان کیا بار ایسوسی ایشن وزیرآباد کی جانب سے عامر شہید کی یاد میں عدالتوں کے بائیکاٹ کے فیصلہ کی ایک وکیل کی جانب سے خلاف ورزی پر بار کے ہنگامی اجلاس کے دوران گرما گرمی ہوگئی بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر مستنصر علی گوندل اور موجودہ سیکرٹری محمد ادریس سیال کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا مستنصر گوندل اجلاس سے واک آؤٹ کر گئے کھینچا تانی کے دوران مشروبات کی بوتلیں اور میزوں کے شیشے ٹوٹ گئے بعد ازاں سینئر ارکان نے مداخلت کر کے معاملہ رفع دفع کروا دیا اور فیصلہ کی خلاف ورزی کر کے

عدالت میں پیش ہونے والے وکیل طارق سلطان چیمہ نے غیر مشروط طور پر معذرت کر لی۔
(بحوالہ 6 مئی 2006ء روزنامہ جناح لاہور)

پنجاب بھر میں وکلاء کا احتجاج اور ہڑتال

لاہور میں ہڑتال

پاکستانی نوجوان عامر چیمہ کی جرمن میں دوران حراست پولیس تشدد کے نتیجہ میں ہلاکت کے واقعہ کے خلاف گذشتہ روز پنجاب بھر کے وکلاء نے یوم احتجاج منایا اور صبح گیارہ بجے کے بعد عدالتوں میں پیش نہیں ہوئے۔ ہڑتال اور یوم احتجاج کی یہ کال پنجاب بار کونسل کی جانب سے دی گئی تھی جس کی روشنی میں پنجاب بھر میں وکلاء نے اپنی اپنی بار کے پلیٹ فارم پر عامر چیمہ کی شہادت کے خلاف احتجاجی اجلاس منعقد کئے اور مذمتی قراردادیں منظور کیں جن کے ذریعے حکومت پاکستان پر زور دیا گیا کہ وہ جرمنی پولیس کے غیر انسانی سلوک کے خلاف عالمی فورموں پر احتجاج کرے اور بیرون ملک مقیم پاکستانی شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے وکلاء تنظیموں نے عامر چیمہ کی میت پاکستان لانے کے سلسلہ میں کی گئی تاخیر کی بھی مذمت کی یوم احتجاج کی اس کال پر گذشتہ روز لاہور ہائی کورٹ بار اور لاہور بار ایسوسی ایشن نے بھی یوم احتجاج منایا اور وکلاء نے زیر حراست شہادت پر گذشتہ روز گیارہ بجے کے بعد عدالتوں میں پیش نہیں ہوئے۔

راولپنڈی بار کی ہڑتال

راولپنڈی میں بھی مکمل ہڑتال کی گئی وکلاء نے اپنے اجلاسوں میں جرمن حکومت کے اس انسانیت سوز ظالمانہ اقدام کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ عامر چیمہ کا جسد خاکی جلد از جلد وطن واپس لایا جائے اور اس واقع کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی

ایشن راولپنڈی کے صدر سید ذوالفقار عباس نقوی ایڈووکیٹ نے جرمنی پولیس کی زیادتی اور تشدد کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ عامر چیمہ نے مسلمان ہونے کا حق ادا کر دیا ہے یہ حقیقت ہے کہ عامر چیمہ کی شہادت جرمنی پولیس کی تحویل میں ہوئی ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس واقعہ کی کسی غیر جانبدارانہ ادارے سے تحقیقات کرائی جائیں اس موقع پر یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ راولپنڈی ہائی کورٹ بار یا ڈسٹرکٹ بار کا وفد تحقیقات کے لئے جرمنی بھیجا جائے گا۔

فیصل آباد بار کی ہڑتال

جرمن پولیس کے ہاتھوں عامر چیمہ کی شہادت کے خلاف فیصل آباد کے وکلاء نے عدالتوں کا بائیکاٹ کیا اور 11 بجے کے بعد عدالتوں میں پیش نہیں ہوئے

وہاڑی بار کی ہڑتال

عامر چیمہ کی جرمن پولیس کے ہاتھوں شہادت کے سوگ میں ڈسٹرکٹ بار وہاڑی کے وکلاء نے ہڑتال کر دی اور گیارہ بجے کے بعد عدالتوں میں پیش نہیں ہوئے سینئر وکلاء تاج محمد بھٹی، محمد مشتاق تارڑ، میاں محمد سلیم، چوہدری محمد صدیق، چوہدری محمد خورشید ممبر پنجاب بار کونسل چوہدری اسلم سندھو، صدر بار نزدو دگل، جنرل سیکرٹری وٹو شیراز اور دیگر نے کہا کہ حکومت اس شہادت پر احتجاج کرے اور معاملہ عالمی سطح پر اٹھائے۔

اوکاڑہ بار کی ہڑتال

عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی شہادت کے خلاف ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن اوکاڑہ نے ضلع کچہری میں مکمل ہڑتال کی کوئی وکیل کسی عدالت میں پیش نہ ہوا اس موقع پر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن اوکاڑہ کے صدر چوہدری حبیب الرحمٰن نے وکلاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت

عامر چیمہ کے جسد خاکی کو پاکستان لانے کے لئے اپنی کوششیں تیز کرے۔

پاکپتن بار کی ہڑتال

عامر چیمہ کی جرمن پولیس کے ہاتھوں شہادت پر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن پاکپتن نے پنجاب بار کونسل کی اپیل پر مکمل ہڑتال کی کوئی وکیل کسی عدالت میں پیش نہیں ہوا سابق سیکرٹری بار ریاض ارشد نیازی، ضلعی جنرل سیکرٹری پیپلز لائرز فورم مظہر شریف بوسن، راؤ عظیم لیاقت، سید ذوالفقار علی گیلانی ایڈووکیٹ نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ عامر چیمہ شہید کے کیس کی تحقیقات کرائی جائیں اور عامر چیمہ قتل کیس میں جرمن پولیس کے اہلکاروں کے خلاف پاکستان میں مقدمہ درج کیا جائے۔

منڈی بہاؤالدین بار کی ہڑتال

بار ایسوسی ایشن ضلع منڈی بہاؤالدین نے عامر چیمہ کی جرمن جیل میں شہادت کے خلاف 11 بجے کے بعد مکمل ہڑتال کی اور عدالتوں کا بائیکاٹ کیا اس موقع پر صدر بار منور اقبال گوندل نے کہا کہ عامر چیمہ کی شہادت سے ناموس رسالت کے تحفظ کی تحریک کمزور نہیں ہوگی۔

چیچہ وطنی بار کی ہڑتال

عامر چیمہ کی شہادت کے تناظر میں پنجاب بار کونسل کی اپیل پر بار ایسوسی ایشن چیچہ وطنی نے ہڑتال کی اس موقع پر ممبر پنجاب بار کونسل محمد افضل چوہدری، صدر بار اعظم رضا شیخ، سابق صدر چوہدری محمد ارشاد، چوہدری محمد اکرم، ایگزیکٹو ممبران سلمان اختر علوی اور اکرم جلالی نے کہا کہ ناموس رسالت ﷺ پر جان قربان کرنے والا عامر چیمہ قومی ہیرو ہے ہم جرمن حکومت کے غیر قانونی اقدام کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بھرپور ریکارڈ احتجاج

کروائے۔

بوریوالہ بار کی ہڑتال

بوریوالہ بار ایسوسی ایشن نے جرمنی میں عامر چیمہ کی پولیس حراست میں شہادت کے خلاف احتجاجی ہڑتال کی۔ وکلاء نے عدالتوں کا مکمل بائیکاٹ کیا دریں اثناء بار ایسوسی ایشن کا اجلاس زیر صدارت ساجد احمد ڈوگر بارروم میں ہوا جس سے جنرل سیکرٹری وسیم حیدر رضوی، پیپلز لائرز فورم کے ضلعی صدر چوہدری سیف اللہ گریوال، ملک فاروق احمد، میاں محمد سہیل، محمد ارشد چوہدری، میاں محمد اجمل، چوہدری محمد علی، رانا الطاف حسین اور سردار محمد اقبال ڈوگر کے علاوہ صدر بار سردار ساجد احمد ڈوگر نے خطاب کرتے ہوئے واقعہ کی شدید مذمت کی اور کہا کہ عامر چیمہ نے گستاخ رسول ﷺ کے خلاف جہاد کرتے ہوئے غازی علم دین شہیدؒ کی یادتازہ کردی ہے۔

وزیرآباد بار کی ہڑتال

عاشق رسول ﷺ عامر چیمہ شہید کو خراج عقیدت پیش کرنے اور جسد خاکی پاکستان میں لانے میں تاخیر کے خلاف بطور احتجاج پنجاب بار کونسل کی اپیل پر وزیرآباد بار کے ممبران نے عدالتوں کا مکمل بائیکاٹ کیا اور گیارہ بجے کے بعد کوئی وکیل عدالتوں میں پیش نہ ہوا ممتاز قانون دان خواجہ محمد جمیل نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ عامر چیمہ شہید سے اظہار عقیدت ہمارے لئے باعث سعادت ہے۔

پھالیہ بار کی ہڑتال

برلن میں جرمن پولیس کے ہاتھوں وحشیانہ تشدد سے پاکستانی نوجوان عامر چیمہ کی شہادت اور حکام کی مبینہ بے حسی اور لیت ولعل کے خلاف پھالیہ کے وکلاء نے 11 بجے عدالتی کام

نصب کر دیا اور بار ایسوسی ایشن پھالیہ کی اپیل پر ہڑتال کی بار ایسوسی ایشن پھالیہ کے صدر چوہدری آصف محمود چدھڑ نے کہا کہ عامر چیمہ کے جسد خاکی کو لانے میں مسلسل تاخیر پر پوری قوم سراپا احتجاج ہے۔

حافظ آباد بار کی ہڑتال

جرمنی میں شان مصطفیٰ ﷺ کی خاطر جیل میں جرمنی حکام کے تشدد کے نتیجہ میں شہید ہونے والے عامر عبدالرحمن چیمہ شہید کی شہادت کے سوگ اور حکومتی بے حسی کے خلاف پنجاب بار کونسل کی اپیل پر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن حافظ آباد اور وکلاء نے مکمل ہڑتال کی اور کوئی بھی وکیل عدالت میں پیش نہیں ہوا۔ (بحوالہ 11 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

ایبٹ آباد میں مکمل ہڑتال

جرمنی میں شہید کیے جانے والے پاکستانی نوجوان شہید عامر عبدالرحمن چیمہ کی شہادت کے سوگ میں ایبٹ آباد کی مرکزی تاجر تنظیموں یونائیٹڈ ٹریڈرز فیڈریشن اور ختم نبوت یوتھ فورس کی اپیل پر ایبٹ آباد شہر اور اس کے گردونواح میں مکمل ہڑتال کی گئی جس کے دوران ایبٹ آباد شہر اور اس کے گردونواح کے تمام کاروباری مراکز اور مارکیٹیں بند رہیں تاجر اور مذہبی تنظیموں کے عہدیداران اور کارکنان دن بھر ہڑتال کا جائزہ لینے کے لئے ایبٹ آباد کے مختلف مقامات کا دورہ کرتے نظر آئے۔ (بحوالہ 11 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

عامر چیمہ کے آبائی گاؤں میں لوگوں کا احتجاجی جلوس

عامر چیمہ کے آبائی گاؤں موضع ساروکی چیمہ میں سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے میت نہ آنے پر احتجاجی جلوس نکالا اور روڈ بلاک کر کے ٹائروں کو آگ لگا دی۔ تفصیلات کے مطابق

جرمنی میں شہید ہونے والے عامر چیمہ کی میت مقررہ وقت پر نہ آنے پران کے آبائی گاؤں اور قریبی دیہاتوں کے سینکڑوں لوگوں نے جرمن حکومت کے خلاف نعرہ بازی کی اس موقع پر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ عامر شہید کی میت کو جلد از جلد پاکستان لائے اور واقعہ کی تحقیقات کروا کر متعلقہ اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے جلوس میں یونین کونسل سارو کی چیمہ، منیر چیمہ، چوہدری منیر احمد چیمہ سابق صوبائی امیدوار قاری غضنفر اقبال، قاری احمد خان، ڈاکٹر محمد عارف، اشتیاق احمد اور دیگر نے شرکت کی۔ (بحوالہ 11 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

نوائے وقت کے محترم دانشور ظفر علی راجا نے 11 مئی کی اشاعت میں عامر چیمہ کے اعتراف میں قطعہ لکھا ہے ملاحظہ ہو

ناموس رسول ﷺ .... ظفر علی راجا

ہر سزا ایسی ہمیں منظور ہے
موت ایسی خوش دلی سے ہے قبول
جس سے توہین رسالت ہو ذلیل
سر بلند ہو جس سے ناموس رسول ﷺ

شہید عامر چیمہ کو جرمن حکام نے نازی برلن موآبٹ جیل جرمن میں ایک ہفتہ پہلے شہید کر دیا تھا آنکھیں تھک گئی ہیں راستہ دیکھ دیکھ کر لوگ شدت جذبات سے سخت غصے میں ہیں انہی لمحات میں ممتاز کالم نویس عرفان صدیقی حالات وواقعات کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں

”قوم اپنے بیٹے کی منتظر ہے“

ہمیں کسی تحقیقی رپورٹ کی ضرورت نہیں ہمیں اپنے بیٹے کا جسد خاکی چاہئے کہ ہم اسے

اعزاز کے ساتھ وطن کی مٹی کے سپرد کر سکیں ہم یہ بھی نہ کر پائے تو روز محشر حضور ختمی مرتبت ﷺ کو کیا جواب دیں گے؟ حکومت پاکستان کو اب خبر ہوئی ہے کہ عامر عبدالرحمٰن چیمہ نامی ایک نوجوان برلن کی ایک جیل میں جان سے گذر گیا ہے ایک دو رکنی ٹیم اس کی موت کے اسباب کا جائزہ لینے کے لئے برلن پہنچ گئی ہے جب یہ ٹیم مقامی پولیس سے ملکر تحقیقات کا آغاز کرے گی تو عامر کی شہادت کو ایک عشرہ گذر چکا ہوگا جرمن پولیس کبھی نہیں چاہے گی کہ اس کے بہیمانہ تشدد کا کوئی ادنیٰ سا ثبوت بھی باقی رہے یوں بھی پاکستان ان دنوں پت جھڑ کی جس رت کا شکار ہے اور قومی آزادی وخود مختاری جاں کنی سے دوچار ہے کسی پاکستانی کو یہ توقع نہیں کہ ہماری ٹیم آزادانہ تحقیقات کے بعد ہر آلائش سے پاک بے لاگ رپورٹ مرتب کر سکے گی یہ بات یقینی دکھائی دے رہی ہے کہ ہماری دو رکنی ٹیم جرمنی پولیس کی مرتب کردہ رپورٹ کی تصدیق مزید کرتے ہوئے اس نتیجے پر پہنچے گی کہ عامر چیمہ شہیدؒ نے واقعی خودکشی کی ہے۔

بنیادی سوال یہ ہے کہ 20 مارچ سے 2 مئی تک حکومت پاکستان نے عامر کے معاملے سے آگاہی، اس کے مقدمے کی پیروی، جیل میں اس سے روا رکھے جانے والے سلوک اور اس کی رہائی کے حوالے سے کیا کیا؟ اسے ڈیڑھ ماہ کا ''روزنامچہ'' قوم کے سامنے پیش کرنا چاہئے اور بتانا چاہئے کہ برلن میں پاکستانی سفارتخانے کے کون کون سے اہلکاروں نے حکومت جرمنی کے کن کن افسران بالا سے رابطے رکھے؟ کس کس سے کتنی ملاقاتیں ہوئیں؟ کتنے خطوط ارسال کئے گئے اسلام آباد نے کتنی سرگرمی دکھائی؟ وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے اپنے جرمن ہم منصب یا دوسرے ذمہ داروں سے کتنی بار رابطہ کیا؟ دفتر خارجہ نے کس گرم جوشی کا مظاہرہ کیا؟ اگر 20 مارچ سے دو مئی تک حکومت پاکستان ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہی اور اس نے معاملے کی سنگینی کا احساس نہ کیا یا اس خیال سے خاموش ہوگئی کہ کسی ''دہشت گرد'' کے بارے میں زیادہ حساس ہونے کی ضرورت نہیں تو اسے نرم سے نرم الفاظ میں مجرمانہ غفلت ہی کہا جا سکتا ہے ممکن ہے شاہان والا تبار کے نزدیک عامر نے کسی ''گھناؤنے جرم'' کا ارتکاب کیا ہو لیکن اس کے باوجود وہ پاکستان کا شہری تھا اپنے وطن کی مٹی پر اس کے کچھ حقوق ہیں حکومتِ پاکستان کی آئینی، قانونی اور

اخلاقی ذمہ داری تھی کہ وہ اس کا تحفظ کرتی اس کے معاملے میں دلچسپی لیتی اسے واپس لانے کی کوشش کرتی اور اس امر کو یقینی بناتی کہ اس پر تشدد نہ ہو ایسی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں کہ سفارتخانوں نے اپنے کسی شہری پر الزام عائد ہونے کی صورت میں اسے اپنی تحویل میں لے لیا اور مقامی حکام سے کہا کہ وہ سفارتخانے آ کر تحقیقات کریں حکومت کے اس طرز تغافل، اس انداز بے نیازی اور بے حسی کی حدوں کو چھوتی ہوئی اس بے اعتنائی کو کیا نام دیا جائے؟

بے چارگی کی اس روش نے ملک کے وقار اور حاکمیت اعلیٰ کو کڑی دھوپ میں پڑی برف کی سل بنا کر رکھ دیا ہے سمندر پار پاکستانیوں کا اعتماد بری طرح مجروح ہوا ہے امریکہ میں مقیم پاکستانیوں کو یہ زبردست گلہ ہے کہ صدر مشرف اور جارج بش کی ذاتی دوستی ان کے کسی کام نہیں آئی۔ انہیں ناگفتہ بہ حالات کا سامنا ہے ذرا سی فنی غلطی پر پاکستانی ڈی پورٹ ہو رہے ہیں انہیں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر طیاروں میں لادا جاتا ہے امریکہ جانے والے پاکستانیوں کو سب سے زیادہ توہین آمیز سلوک کا نشانہ بنایا جاتا ہے بے چارگی اب ایسی پستیوں کو چھونے لگی ہے جنہیں کوئی نام بھی نہیں دیا جا سکتا۔

عالم یہ ہے کہ ہر ستم گر کی وکالت بھی ہم نے اپنے ذمے لے لی ہے باجوڑ پر امریکہ نے حملہ کیا تو ہمیں احتجاج کا حوصلہ نہ ہوا الٹا ہم نے خود ہی کہنا شروع کر دیا کہ "باجوڑ میں غیر ملکی موجود تھے" گویا امریکہ حملہ کرنے میں حق بجانب تھا لندن میں بم دھماکے ہوئے تو الزامات کے پایہ تصدیق تک پہنچنے سے پہلے ہی ہم اقراری مجرم بن گئے اور دینی مدارس پر تازیانے برسانے لگے ابھی کل کی بات ہے تمام اخبارات، تمام خبر رساں ایجنسیوں تمام عینی شاہدوں حتیٰ کہ مقامی انتظامیہ نے بھی تصدیق کی کہ پہاڑوں سے کرو مائیٹ چنتے فاقہ مستوں پر امریکی گن شپ ہیلی کاپٹرز نے بمباری کی جس سے تین افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے لیکن آئی ایس پی آر کے ترجمان نے اس امریکی بیان کی تصدیق کر دی کہ ساری کارروائی افغان علاقے میں ہوئی۔ بھارت نے افغانستان میں دہشت گردوں کی درجنوں تربیت گاہیں قائم کر لی ہیں جو وزیرستان سے بلوچستان اور گلگت سے کراچی تک آگ کے شعلوں کو ہوا دے رہی ہیں اور ہم قتل و غارت

گری کی ہر واردات "اسلامی انتہا پسندوں" کے سر تھوپ دیتے ہیں۔

کسی کو کچھ پرواہ نہیں کہ کتنے پاکستانی دنیا کے کونے کونے سے عقوبت خانے میں گل سڑ رہے ہیں گوانتانا موبے کے پنجروں میں پڑے تین درجن کے لگ بھگ بے گناہ پاکستانیوں کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے حامد کرزئی کو صدر بنانے کے لئے ووٹوں سے صندوق بھر بھر کر بھیجتے وقت ہم نے یہ گذارش نہ کی کہ ہمارے قیدی چھوڑ دو 1993ء میں اریٹریا جانے والے تبلیغی وفد کے 16 ارکان تیرہ برس سے لاپتہ ہیں اور کسی کو ان کی تلاش سے کوئی دلچسپی نہیں۔

عامر چیمہ شہید کی پاکباز روح جانے کن مشکبو محفلوں کی رونق بن چکی ہے اس کے ایک استاد نے دو دن قبل عامر کے والد کو جو خواب سنایا میں پھر کسی وقت سناؤں گا اس کے گھر کو جانے والی گلیاں، گلاب کی خوشبو سے مہک رہی ہیں اور اس کے گھر کے سامنے گلدستوں کے ڈھیر لگے ہیں اب وہ صرف پروفیسر محمد نذیر چیمہ کا نہیں پورے پاکستان کا فرزند ہے وہ ہم سب کا بیٹا ہے اور ہمیں اس کی میت چاہئے ہمیں کسی تحقیق، کسی تفتیش، کسی رپورٹ، کسی اشک شوئی اور کسی دم دلاسے کی ضرورت نہیں اگر حکومت پاکستان میں ذرا سا بھی دم خم باقی ہے تو وہ "تحقیقات" کے خرخشوں کی بجائے جرمن حکومت سے کہے کہ بلا تاخیر شہید کی میت ہمارے حوالے کی جائے۔

پاکستان کے لوگ اپنے شہید بیٹے کی راہ دیکھ رہے ہیں ان کے صبر کا امتحان نہ لیا جائے شہید نے اپنے خط میں اس آخری خواہش کا اظہار بھی کیا ہے کہ "میرا جنازہ بڑا ہو" جنت کے جھروکوں سے جھانکتی اس کی روح دیکھ رہی ہے کہ اہل وطن اس کی خواہش کیوں کر پوری کرتے ہیں؟۔

عامر نے اسلام اور ملک کا نام بلند کر دیا ہے: شاہنواز چیمہ

حرمت رسول اللہ ﷺ پر قربان ہو کر عامر چیمہ شہیدؒ نے عالم اسلام کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے حکومت معاملے کو پس پشت میں ڈالنے کی بجائے ورثاء سے تعاون کرے۔ ان خیالات کا اظہار سابق صوبائی وزیر اوقاف چوہدری شاہنواز چیمہ نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا

انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ نے اسلام، ملک اور چیمہ برادری کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے غازی علم دین شہید کے بعد ایسے سپوت صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ معاملہ کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائیں اور عاشق رسول (ﷺ) کی میت کو جلد از جلد پاکستان لا یا جائے اور جرمن حکومت سے شدید احتجاج کیا جائے انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ کی جرمن پولیس کے ہاتھوں ہلاکت انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں کے منہ پر طمانچہ ہے اور واقع کو خودکشی قرار دینا قابل مذمت ہے۔(بحوالہ 11 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

مسلم لیگ (ن) سیالکوٹ کا موقف

مسلم لیگ (ن) یوتھ ونگ کے اجلاس میں ڈاکٹر محمد شفیق بٹ، چوہدری فہیم نواز، حامد بٹ، لالہ ضیاء بٹ، انیس انجم، ضیاء سحر، لالہ منیر، ظفر جاوید گل، عبدالقیوم شیراز، فرقان اشرف اور کارکنوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی اجلاس میں جرمن پولیس کی حراست میں تشدد سے عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی شہادت کے واقعہ کی پرزور الفاظ میں مذمت کی گئی اور گہرے دکھ کا اظہار کیا گیا۔

مسلم لیگ (ن) پھالیہ کا احتجاج

مسلم لیگ (ن) یوتھ ونگ پھالیہ کے سینئر نائب صدر میاں انجم آفتاب نے کہا ہے کہ مہنگائی اور بیروزگاری کے عفریت نے غریب عوام کو ڈس ڈس کر بے حال کر دیا ہے اور غریب کا کوئی پرسان حال نہیں ہے انہوں نے کہا کہ وقت آ گیا ہے کہ عوام اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے بحالی جمہوریت اور آئین کی بالادستی کے لئے منظم جدوجہد کریں اور برلن میں عامر چیمہ کو جس بے دردی اور شقاوت سے شہید کیا گیا ہے اس کا بدلہ چکایا جائے۔

تحریک منہاج القرآن کی قرارداد

شیخ عبدالقادر جیلانی کے یوم ولادت پر تحریک منہاج القرآن اور بزم قادریہ کے زیر اہتمام جلوس نکالا گیا جس کی قیادت پروفیسر اعجاز قادری، ملک محمد یوسف چاند، طارق جادیہ ملک، محمد ارشد بلوچ، محمد اشفاق بٹ، حاجی محمد مشتاق اور خالد محمود چیمہ نے متفقہ طور پر قرارداد کے ذریعے جرمنی میں عاشق رسول ﷺ عامر چیمہ کی دوران حراست شہادت کے واقعہ پر حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ عامر چیمہ شہیدؒ کے جسد خاکی کو فی الفور پاکستان لاکر تدفین کی جائے۔

جسد خاکی لانے میں تاخیر کیوں......؟

غلبہ اسلام کی عالمی تحریک صیہونی عناصر کے لئے چیلنج بن کر سامنے آرہی ہے یورپی ممالک کے منفی رویہ کے خلاف مسلمانوں کا شدید ردعمل فطری عمل ہے آقائے نامدار (ﷺ) کی ذات کو نشانہ بنا کر جذبہ حب رسول ﷺ ختم کرنے کی ناپاک جسارت کی جا رہی ہے حکمرانوں کا مصلحت کوش رویہ عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے عامر چیمہ شہید کو خراج تحسین پیش کرنا ہمارے لئے باعث سعادت ہے جماعت اسلامی کے راہنما بلال قدرت بٹ نے مزید کہا کہ یورپی ممالک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر مسلمان ممالک کے حکمرانوں کا منفی کردار باعث شرم ہے عاشقان رسول ﷺ کے اندر لاوا پک رہا ہے اور عامر عبدالرحمٰن چیمہ کا اقدام اس ردعمل کی مثال ہے یاد رکھئے عامر چیمہ کی شہادت کو مختلف رنگ دینے سے اس کا مقام متاثر نہیں ہوگا شہید کے جسد خاکی کو پاکستان لانے میں تاخیر حکومت کے خوفزدہ ہونے کا ثبوت ہے وزیر آباد نے وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مکمل یکجہتی کا اعلان کر دیا ہے 13 مئی جمعۃ المبارک کو بطور یوم شہداء منانے کا اعلان ہو چکا ہے اس موقع پر شباب ملی کے ضلعی صدر محمد سعد کھوکھر نے کہا کہ عامر چیمہ شہید کا جذبہ ہر مسلم نوجوان کے سینے میں موجزن ہے اور تمام گستاخوں کو کیفر کردار تک پہنچانا ہمارے لئے یوم

آخرت کو باعث شفاعت ہوگا۔(بحوالہ 11 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

جسد خاکی کل اسلام آباد پہنچے گا

حرمت رسول پر جان قربان کرنے والے محبت رسول ﷺ سے سرشار غازی علم دین شہید کے جانشین غازی عامر چیمہ شہید آف ساروکی کا جسد خاکی کل اسلام آباد پہنچے گا ڈاکٹر سید احسان اللہ شاہ نے سرائے عالمگیر، لالہ موسیٰ اور گجرات میں کارکنوں کو ہدایت کردی ہے کہ عاشق مصطفیٰ کے احترام کا تقاضا ہے کہ امت کے ماتھے کا جھومر اور حرمت رسول ﷺ کی خاطر جان قربان کرنے والے ملت اسلامیہ کے ہیرو کے جسد خاکی کا شایان شان استقبال کیا جائے غازی عامر چیمہ نے قوم کا سر فخر سے بلند کردیا ہے۔

پنجاب اسمبلی میں قرارداد جمع

عامر چیمہ کی شہادت کے واقعہ پر پنجاب اسمبلی میں قرارداد جمع کرادی گئی ہے مفاد عامہ کے مختلف ایشوز کے بارے میں توجہ دلاؤ نوٹس کے تحت اور تحریک التواء کار بھی جمع کروائی گئی ہیں ایم پی اے عظمیٰ بخاری، فائزہ احمد، سمیع اللہ خان کی طرف سے جمع کرائی جانے والی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پاکستان عامر چیمہ کے قتل کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کروائے اور جرمن حکومت پر اس حوالے سے زور دیا جائے تاکہ امت مسلمہ بالخصوص پاکستانی عوام مطمئن ہو سکیں۔

(i) ایوان عدل لاہور میں عامر چیمہ کی مبینہ ہلاکت کے خلاف لاہور بار ایسوسی ایشن کے اراکین احتجاجی مظاہرے کررہے ہیں (فوٹو پاکستان)

(ii) پشاور عامر چیمہ شہید کی ہلاکت کے خلاف احتجاجی مظاہرے میں مظاہرین پلے کارڈز اٹھائے ہوئے جرمن کے خلاف نعرے لگا رہے ہیں (فوٹو پاکستان)

جسد خاکی کی تاخیر میں پاکستان بھی ملوث: مولانا امیر حمزہ

تحریک حرمت رسول ﷺ نے عامر چیمہ کی پوسٹ مارٹم رپورٹ کو پیشگی مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ عامر شہید کی میت واپس لانے میں تاخیر کرنے کی سازشوں میں جرمنی کی طرح پاکستان بھی ملوث ہے عامر چیمہ شہید کے جسم سے تشدد کے ثبوت ونشانات مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے مسلمان ڈاکٹروں کی موجودگی اور لواحقین کو مطمئن کئے بغیر کئے جانے والے پوسٹ مارٹم کو معتبر تصور نہیں کیا جائے گا گذشتہ روز تحریک حرمت رسول کے راہنما امیر حمزہ نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ پاکستان میں تحفظ حرمت رسول ﷺ کی چلائی جانے والی تحریک کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پاکستان اس بات سے خوفزدہ ہے کہ عامر چیمہ کی میت پاکستان آنے پر محبان رسول (ﷺ) بہت بڑی تعداد میں جنازہ میں شرکت کریں گے اور حرمت رسول ﷺ کے تحفظ کی خاطر تحریک مزید مضبوط ہوگی یہی وجہ ہے کہ میت لانے میں تاخیر کر کے لوگوں کے جذبات کو بھی ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے حکومت کو اس مسئلہ پر خائف ہونے کی بجائے محبان رسول ﷺ اور ملت اسلامیہ کا ساتھ دینا چاہیے مولانا امیر حمزہ نے کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ کا حکم ہے کہ کوئی شخص فوت ہو جائے تو اسے جلد دفن کرنا چاہیے لیکن ثبوت ختم کرنے کے لئے پوسٹ مارٹم کے نام پر جان بوجھ کر میت کو لانے میں لیٹ کیا جا رہا ہے جو سراسر اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے اور شہید کے لواحقین کو ذہنی طور پر ٹارچر کرنے کے مترادف ہے انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ شہید کا پوسٹ مارٹم کرتے وقت مسلمان ڈاکٹروں کو شامل نہ کیا گیا تو اس پوسٹ مارٹم کی کوئی حیثیت نہ ہوگی ہم اس رپورٹ کو پیشگی مسترد کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ پوسٹ مارٹم کے مسئلہ پر عامر چیمہ کے لواحقین کے خدشات و اعتراضات کو دور کرنا اور انہیں مطمئن کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ (بحوالہ 11 مئی 2006ء روزنامہ پاکستان لاہور)

(i) روزنامہ جناح لاہور نے پشاور، لاہور، فیصل آباد اور چیچہ وطنی کے حوالے سے احتجاجی بیانات اور تصاویر شائع کی ہیں ان کا متن اوپر درج خبروں میں شامل ہے لہٰذا نقل نہیں کر رہے۔

البتہ جناح نے عامر چیمہ کا خط نقل کیا ہے جو کچھ یوں ہے

عامر چیمہ کا خط (میری موت خودکشی نہیں ہوگی!)

جرمن میں جیل حکام کے ہاتھوں شہید ہونے والے عامر چیمہ نے ڈینش اخبار کے چیف بیورو پر حملہ کرنے سے قبل لکھے گئے خط میں کہا ہے کہ جیل میں میری موت واقع ہو جائے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری موت خودکشی نہیں ہوگی اپنے خط میں انہوں نے اپنے جسد خاکی کو سعودی حکام سے جنت البقیع میں دفنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے بلند درجات کے لئے خانہ کعبہ اور مسجد نبوی (ﷺ) میں دعا کروائی جائے عامر چیمہ کا یہ خط چار صفحات پر مشتمل تھا مگر جرمنی سفارتخانے کے حکام نے ان کے والدین کو صرف آخری دو صفحات فراہم کئے ہیں خط کی تحریر کو غور سے دیکھا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ سفارتخانے کے حکام یا جرمن حکومت نے ازخود اس میں کوئی تبدیلی کی ہے کیونکہ لکھائی میں فرق نظر آتا ہے اہلخانہ کو ملنے والے خط کے تیسرے صفحے جسے پہلا صفحہ ظاہر کیا گیا ہے اس پر شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہے اور اسی صفحہ پر خط کا اختتام بھی کیا گیا ہے مگر سفارتخانے کی طرف سے موصول ہونے والے خط میں دوسرا صفحہ جو کہ عامر چیمہ کے خط کے مطابق چوتھا صفحہ ہے وہ بھی شامل ہے خط میں والدین اور مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ مجھے جیل میں مرنے کی صورت میں جلد از جلد بغیر پوسٹ مارٹم کے جنت البقیع یا کسی بڑے قبرستان میں دفن کیا جائے تاکہ آخرت میں میرے لئے آسانی ہو اور میرا جنازہ بڑا کرانے کی کوششیں کریں اور باقی تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ میرے لئے دعا کریں خط میں انہوں نے اپنے والدین، بہنوں اور دیگر عزیز واقارب و دوستوں اور تمام مسلمانوں سے گزارش کی ہے کہ میری کو[illegible] معاف کردیں اور اگر میرے ذمہ کوئی قرض ہو تو معاف کردیں شہید نے خط [illegible] درخواست کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہو سکے تو خانہ کعبہ اور مسجد نبوی میں کوئی میرے لئے دعا کرے خط میں سعودی حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ سعودی عرب اور مسجد نبوی میں میرا نام لے کر دعا کروائی جائے۔

میرا بیٹا نفسیاتی مریض نہیں تھا: والد

(جرمن آفیسر کا بیان پروپیگنڈہ ہے)

جرمن میں پولیس کی حراست میں شہید ہونے والے طالب علم عامر چیمہ کے والد پروفیسر محمد نذیر نے کہا ہے کہ جرمن کے سفیر کا بیان حقائق کے منافی ہے ان کا بیٹا عامر چیمہ مذہبی آدمی تھا خودکشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ محض ایک پروپیگنڈہ ہے گذشتہ روز ایک نجی ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کا بیٹا کسی نفسیاتی مرض میں مبتلا نہیں تھا انہوں نے جرمن سفیر کے اس بیان کی مذمت کی کہ عامر چیمہ کو نفسیاتی مسائل کا سامنا تھا دریں اثناء عامر چیمہ کی بہن کشور نذیر چیمہ نے مصطفائی تحریک کے سیکرٹری اطلاعات مظفر علی زیدی سے ٹیلیفون پر گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اگر حکومت نے ہمارے بھائی کی میت کو پاکستان لانے میں تاخیری حربے استعمال کیے تو ہم متبادل راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے ہماری ایک کال پر لاکھوں عشاقان رسول ﷺ اور فرزندان اسلام سڑکوں پر نکل آئیں گے اور نقصان کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی ہمارے بھائی نے ”غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے“ کا نعرہ سچ ثابت کر دکھایا ہے۔

سپریم کورٹ میں رٹ پٹیشن اور شٹر ڈاؤن موخر

عامر چیمہ کے والد کی خواہش پر ہڑتال موخر

عامر چیمہ کے والد کی خواہش پر سپریم کورٹ میں رٹ پٹیشن اور وزیر آباد میں شٹر ڈاؤن و ہڑتال وقتی طور پر موخر کر دی گئی ہے تحفظ ناموس رسالت محاذ وزیر آباد اور بار ایسوسی ایشن کے اجلاس میں عامر چیمہ شہید کی میت پاکستان واپس لانے میں تاخیری حربے استعمال کرنے پر سپریم کورٹ میں رٹ دائر کرنے اور 12 مئی کو تاجروں کی طرف سے مکمل شٹر ڈاؤن کا

فیصلہ ہوا تھا مرکزی تنظیم تاجران کے صدر چوہدری ناصر محمود واحداللہ والے نے صحافیوں کو بتایا کہ عامر چیمہ کے والد کو اعلیٰ حکومتی شخصیت نے یقین دلایا ہے کہ دو تین دن میں میت پاکستان واپس آ جائے گی۔ (بحوالہ 12 مئی 2006ء روزنامہ جناح لاہور)

صاحبزادہ عبدالجلیل علی رضا کا ردعمل

مانگٹ: عامر چیمہ کی شہادت سے اسلام دشمن طاقتوں کا چہرہ کھل کر سامنے آ گیا ہے ان خیالات کا اظہار مرکزی صدر ادارہ تعمیر اہل سنت پاکستان صاحبزادہ محمد عبدالجلیل علی احمد رضا نے اپنے ایک بیان میں کیا ہے۔

امجد علی چشتی کا ردعمل

کامونکی: عامر چیمہ نے عظمت ناموس رسالت کے لئے جان کی قربانی دے کر غازی علم دین شہید کی یاد تازہ کر دی انہوں نے کہا کہ گستاخ رسول کہیں بھی چھپ جائے عبرتناک انجام سے نہیں بچ سکتا ان خیالات کا اظہار جماعت اہل سنت پاکستان کے مرکزی چیف آرگنائزر الحاج امجد علی چشتی، مولانا بشیر احمد غازی، قاری خدا بخش فیضوی، حافظ محمد شفیق رضوی، قاری محمد اختر، قاری زاہد حسین شمس، مولانا گلفام حسین فاروقی، قاری غلام سرور قادری اور علامہ بشیر احمد قادری نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔

مولانا تبسم بشیر اویسی کا ردعمل

نارووال: عامر چیمہ کی شہادت عاشقان رسول کے لئے نشان منزل ہے تحفظ ناموس رسالت اور گستاخان رسول کے قلع قمع کے لئے جان کی بازی لگا دینا عظمت دارین حاصل کرنے کا ذریعہ ہے عامر چیمہ پر موت و جنت دونوں رشک کرتی ہوں گی مسلمان کی تاریخ اور اسلاف کے

کارنامے ایسے سینکڑوں واقعات سے مزین ہیں ان خیالات کا اظہار تحریک اویسیہ پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ علامہ پیر محمد تبسم بشیر اویسی ایم اے سجادہ نشین مرکز اویسیاں نارووال نے مختلف مذہبی جماعتوں. کے سربراہان کے ایک نمائندہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا اجلاس میں ملک مظہر حسین اعوان چیف آرگنائزر مرکزی انجمن محبان اولیاء پاکستان صوفی محمد یعقوب اویسی چیف ایگزیکٹو ادارہ تاجدار یمن، علامہ محمد لقمان اویسی صدر تحریک اویسیہ پاکستان ضلع سیالکوٹ، مولانا محمد عرفان صدر بزم رضائے محمد، علامہ عتیق الرحمٰن صدر تحریک اویسیہ ضلع نارووال، علامہ محمد بشیر اسماعیل بزم ثنائے حبیب اور غلام محمد اعظم عطاری ناظم عالمی تنظیم اہل سنت نے بھی خطاب کیا۔

سیالکوٹ بار کا موقف

سیالکوٹ: سیالکوٹ بار ایسوسی ایشن کے ممبران وسیم اقبال مہر، حسن سرفراز بھلی، صاحبزادہ حبیب الحسن، یحییٰ اویس، حمید طالب چوہدری، لالہ مبشر بٹ، عدنان ڈار، دیا مرزا، محمد طارق کھٹانہ، ملک ظفر اقبال، عرفان اللہ وڑائچ اور محمد اجمل چوہدری ایڈووکیٹس نے کہا ہے کہ عامر چیمہ شہید نے ناموس رسالت ﷺ پر اپنی جان قربان کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ غازی علم دین شہید ثانی ہیں انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ کی جرمن پولیس کے ہاتھوں ہلاکت انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں کے منہ پر طمانچہ ہے اور محب و عاشق مصطفیٰ ﷺ کی فتح ہے

عامر نے سر فخر سے بلند کر دیا ہے: چوہدری اکرم راجپوت

سیالکوٹ: عمر عبدالرحمٰن چیمہ شہید نے گستاخ رسول کو قاتلانہ حملہ میں شدید زخمی کر کے اسلام کی لاج رکھ لی ہے محبت رسول ﷺ کی خاطر ہر ظالم سے ٹکرانا ایمان کا حصہ ہوتا ہے یہی تقاضا دنیا میں غازی علم دین شہید پیدا کرتا ہے حالیہ شہادت میں غازی عامر چیمہ شہید نے اسلام کی خاطر قربان ہو کر اسلام کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے جب تک عالم اسلام میں جانثاران مصطفیٰ ﷺ

موجود رہیں گے کوئی بدمذہب آقائے کائنات ﷺ کی شان میں گستاخی نہیں کرسکتا ان خیالات کا اظہار ہاشمی فورس کے مرکزی صدر چوہدری اکرم راجپوت نے کیا۔

الحاج محمد اسلم بٹ کا موقف

گوجرانوالہ: پاکستان بیت المال ضلع گوجرانوالہ کے چیئرمین و سابق میئر گوجرانوالہ الحاج محمد اسلم بٹ نے غازی عامر شہید کے کردار کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ گستاخانِ رسول ﷺ کے خلاف ہر دور میں غازی عامر چیمہ شہید پیدا ہوتے رہیں گے جنہوں نے اپنی جان کی قربانی پیش کرکے اور ناموس رسالت کی پاسداری کرکے ملت اسلامیہ کا سر فخر سے بلند کردیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مسلم لیگ پبلک سیکرٹریٹ میں شہریوں اور بلدیاتی نمائندوں کے وفود سے گفتگو کرتے ہوئے کیا اس موقع پر ناظم یونین کونسل آصف منیر، اشتیاق مرزا، رانا محمد اکرم، ڈاکٹر فیاض مہر، نائب ناظمین لالہ ریاض قمر، عطاء اللہ شاہد مغل، عمر فاروق بٹ اور مسلم لیگ یوتھ ونگ کے راہنما قمر حسین بھی موجود تھے۔

حکومت کیس بین الاقوامی سطح پر اٹھائے: بلال قدرت

گوجرانوالہ: توہین رسالت کے مرتکب افراد کو مسلمان ممالک کے حوالے کیا جائے کیونکہ ایسے افراد امت مسلمہ کے مجرم ہیں جب تک توہین رسالت کے مجرموں کو سزا نہیں دی جاتی اس وقت تک امت مسلمہ کے عامر چیمے چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ ان خیالات کا اظہار امیر جماعت اسلامی و صدر متحدہ مجلس عمل ضلع گوجرانوالہ بلال قدرت بٹ نے 2 جون کو ہونے والی شان مصطفی ﷺ کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلہ میں ضلع بھر سے بلائے گئے امراء، ٹاؤنز امراء، یونین کونسلو اور برادر تنظیمات کے صدور کے اجلاس میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کے مرتکب ممالک اور ان کی پروپیگنڈہ ایجنسیاں عامر چیمہ کی شہادت کو خودکشی کا رنگ دینے کی مذموم اور ناپاک کوششوں میں لگی ہوئی ہیں جس کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے

مطالبہ کرتے ہیں کہ عامر چیمہ کی شہادت کے کیس کو بین الاقوامی عدالت میں اٹھایا جائے انہوں نے مزید کہا کہ نام محمد کو مٹانے والے مٹ جائیں گے مگر ذکر محمد ﷺ قیامت تک بلند ہوتا رہے گا۔

عامر نے غازی علم دین کی یاد تازہ کر دی ہے

گوجرانوالہ: جامعہ محمدیہ اہل حدیث گوجرانوالہ کے امیر محمد یوسف عصمت پہلوان، شیخ محمد جمیل، عبدالسنان ناگی، زاہد بٹ اور دیگر اراکین نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ عامر چیمہ نے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لئے جان کا نذرانہ پیش کر کے غازی علم دین شہید کی یاد تازہ کر دی ہے شہید۔ نے غیرت ایمان کا مظاہرہ کر کے مسلمانوں کے سر فخر سے بلند کر دیئے ہیں۔

عامر چیمہ کے قتل کی تحقیقات کروانی چاہئیں

گوجرانوالہ: اسلامی جمعیت طلبہ کے ناظم یوسف راں نے گورنمنٹ کالج میں احتجاج کے دوران کہا ہے کہ جرمن کی جیل میں عامر عبدالرحمٰن چیمہ کو اس جرم کی پاداش میں شہید کیا گیا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی محبت اور ناموس کی خاطر جہاد کا علم بلند کیا تھا انہوں نے حکومت سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ جرمن حکومت سے احتجاج کرے جب کہ اس واقع کی تحقیقات کروائی جائیں (بحوالہ 10 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

جب جذبات کے بندھن ٹوٹ گئے!

گوجرانوالہ: ہماری آنکھوں کا تارا ہماری آخرت سنوار گیا مگر ہماری دنیا اجڑ گئی اس کے شہید ہونے کا دکھ نہیں دکھ اس بات کا ہے کہ اس کا جسد خاکی نا جانے کس کوتاہی سے پاکستان نہیں پہنچ رہا جس جس مسلمان کے دل میں عامر کی محبت کا ایک ذرہ بھی ہے وہ اس کے جسد خاکی کو ارض پاک تک لانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ ہماری آنکھوں سے آنسو بھی اب تو خشک ہو چکے ہیں

ایک دوسرے کو جھوٹی تسلیاں اور صبر کی تلقین کرتے کرتے ہماری زبانیں بھی تھک چکی ہیں مگر کوئی ہمیں عامر کے آنے کا نہیں بتا رہا ہم کہاں جائیں، کس عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں کوئی تو ہمارا ازالہ کرے گا ہماری تمام مسلمانوں سے پرزور اپیل ہے کہ خدا کے لئے اپنی سیاسی دکانداریاں بند کریں اور ہماری آنکھوں کا تارا ہمارا لعل ہمارے حوالے کیا جائے ان ملے جلے خیالات کا اظہار جرمن میں شہید ہونے والے غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کے رشتہ داروں نے گفتگو کرتے ہوئے کیا اس دوران غازی عامر چیمہ کے تایا نے بتایا کہ ہمارے خاندان کا سب سے لاڈلا، شرمیلا نوجوان عامر چیمہ جس کو اس کے والد نے بڑے شوق سے بیٹے کو جرمنی میں اعلیٰ تعلیم پی ایچ ڈی کرنے کے لئے بھجوایا تھا جب کہ ہم کو یہ ہرگز معلوم نہیں تھا کہ ۱۹ ستمبر کے واقعہ پر ردعمل ظاہر کرنے والا اندر سے اس قدر عاشق رسول ﷺ ہوسکتا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت کی خاطر دیار غیر میں بغیر کسی مدد کے شاتم رسول (ﷺ) کو قتل کرنے کی کوشش کے سلسلہ میں خود جام شہادت نوش کرسکتا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ عامر ایک سچا اور بہادر مسلمان تھا جس نے ہمارے شعور سے بھی بڑھ کر کارنامہ سرانجام دیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے دنیا بھر میں اپنا اعلیٰ مقام بنا گیا اس موقع پر غازی عامر چیمہ شہید کے چچا منظور احمد نے آنسو بھری آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے بتایا کہ عامر ہمارے لئے ایک بہت بڑا محبت اور جدائی کا خلا پیدا کر کے چلا گیا ہے کہ جو کبھی بھی پورا نہیں ہوسکتا کیونکہ ہمارے خاندان کی تمام پشتوں میں سب سے زیادہ شرمیلا اور کم گو نوجوان تھا مگر دین اسلام کا علم اس کے سینہ میں ایک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی مانند تھا جس کا وہ ذکر اکثر مذہبی محافل میں کیا کرتا تھا غازی عامر چیمہ شہید کے تایا زاد بھائی اور سب سے اچھے دوست عرفان حیدر چیمہ تھے ان کے بھائی عمران حیدر چیمہ نے بتایا کہ عامر چیمہ اکثر اوقات اپنی گفتگو کے دوران کہا کرتا تھا کہ عام آدمی کی موت بھی کوئی موت ہوتی ہے جب کہ میں کوئی ایسا کام کر جاؤں گا کہ قیامت تک لوگ مجھے یاد رکھیں گے اور اس نے ایسا ہی کام کیا عامر چیمہ ہم سے بچھڑ تو گیا مگر ہمارے سر فخر سے بلند کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بھی حاصل کر گیا انہوں نے بتایا کہ عامر میٹرک تک

ایک کم گو بچہ تھا مگر جونہی اس نے کالج میں داخلہ لیا تو اس کی زندگی یکسر بدل گئی اور اس کا مذہبی جوش اس کے سینے سے ابل کر باہر آ گیا اور اس نے دین کی تعلیم گہرائی اور یکسوئی سے حاصل کی وہ اکثر ہماری راہنمائی کیا کرتا تھا اور ہمیں قوالی، نعت اور مذہبی محفلوں میں جانے کی ہمیشہ تلقین کیا کرتا تھا اس دوران عامر کے چچازاد بھائی بلال حیدر چیمہ نے بتایا کہ کیسا عجیب النفس شخص تھا کہ جس نے پوری زندگی کسی قسم کی کوئی فلم نہیں دیکھی تھی اور نہ ہی مووی کیمرہ یا دوسرے کیمرہ سے اپنی فوٹو یا خود کو کیمرہ کی آنکھ میں بند کروایا ہو انہوں نے بتایا کہ عامر چیمہ نے بہت کم دوست بنائے جب کہ عامر چیمہ فیصل آباد، راولپنڈی، کراچی اور حافظ آباد میں طویل عرصہ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے گزار چکا تھا انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا سے یہ اپیل کی کہ خدارا عامر کی شہادت کو غلط رنگ نہ دیا جائے کیونکہ اب عامر امر ہو چکا ہے جو کہ قیامت تک زندہ وجاوید رہے گا۔

عوامی ردعمل بڑھ رہا ہے

پاکستان میں مقیم جرمن کے سفیر ڈاکٹر گنڈ مولیئے نے پاکستانی باشندے عامر چیمہ کی شہادت کی وجہ سے پاکستان کے مختلف حصوں میں پیدا ہونیوالی صورتحال اور جرمن کے خلاف عوامی ردعمل کے اضافے کے بارے میں رپورٹ جرمن حکومت کو بھجوادی ہے سفارتی ذرائع نے بتایا ہے کہ جرمن سفیر نے جرمن حکومت سے کہا ہے کہ عامر کی جرمن حکام کے ہاتھوں مبینہ تشدد کی ہلاکت کے خلاف عوامی ردعمل میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جس سے دونوں ملکوں کے تعلقات متاثر ہو سکتے ہیں لہٰذا جرمن حکومت اس مسئلے کے حل کے لئے سفارتی ذرائع کو تیز کرنے اور اعلیٰ سطح پر حکومت پاکستان کے ذمہ داران سے بات کی جائے کیونکہ مذہبی حوالے سے عامر چیمہ کی شہادت کو سامنے رکھتے ہوئے سیاسی و مذہبی تنظیمیں اپنے احتجاج میں مزید شدت لا سکتی ہیں یاد رہے کہ عامر چیمہ کی شہادت کے خلاف آج بروز جمعتہ المبارک مذہبی جماعتوں نے احتجاج کی دھمکی دے رکھی ہے۔

جرمنی بھیجے گئے تحقیقاتی وفد پر بھروسہ نہیں: کشور نذیر چیمہ

علی پور چٹھہ: ہمارے صبر کا پیانہ لبریز ہو چکا ہے اگر حکومت نے ہمارے بھائی کی میت کو پاکستان لانے میں تاخیری حربے استعمال کئے تو ہم متبادل راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے پھر ہماری ایک کال پر لاکھوں عاشقان رسول ﷺ اور فرزندان اسلام سڑکوں پر نکل آئیں گے ان خیالات کا اظہار جرمن میں پولیس تشدد سے شہید ہونے والے عامر چیمہ کی بہن کشور نذیر چیمہ نے کیا انہوں نے کہا کہ عامر کی گرفتاری پر ہی ہم نے حکومتی سطح پر کی جانے والی سفارتی کوششوں پر انحصار کیا ہمیں خدشہ تھا کہ جرمن پولیس کی حراست میں ہمارے بھائی کو مار دیا جائے گا لیکن حکومت کی طرف سے ہمیں جھوٹی تسلیاں دی جاتی رہیں جس کا ہم نے نتیجہ بھگت لیا انہوں نے کہا کہ اب ہمارا مزید امتحان نہ لیا جائے ہمارے بھائی کی میت کو پاکستان لانے کے لئے تمام کوششیں بروئے کار لائی جائیں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہمارے بھائی نے "غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے" کا نعرہ سچ ثابت کر دکھایا ہے حکومت کی طرف سے تحقیقات کے لئے جرمنی بھیجے جانے والے وفد پر ہمیں بھروسہ نہیں انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ ہمارے غم میں شریک ہونا چاہتے ہیں تو ہمارے بھائی کی میت کو جلد از جلد پاکستان لانے کے انتظامات کریں تاکہ ہم نبی پاک ﷺ کی ناموس کے لئے شہید ہونے والے بھائی کا آخری دیدار کر سکیں۔

شہادت کو سیاسی رنگ نہیں دینا چاہیے: ساجد نقوی

عامر چیمہ نے ناموس رسالت کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کر کے قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے اس واقعہ سے مغرب کو ایک بار پھر پیغام پہنچا ہے کہ مسلمان ناموس رسالت پر حرف نہیں آنے دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار متحدہ مجلس عمل پاکستان کے نائب صدر علامہ ساجد نقوی نے مقامی صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ کی شہادت ہمیں اتحاد کا درس دیتی ہے وہ عالم اسلام کا بیٹا ہے ہم اسے سیاسی رنگ نہیں دینا چاہتے نہ اس معاملے پر حکومت سے

محاذ آرائی چاہتے ہیں ہماری اپیل ہے کہ حکومت تاخیری حربے استعمال کرنے کی بجائے عامر چیمہ کی میت لانے کے لئے خصوصی اقدامات اٹھائے اور عزت واعزاز کے ساتھ تدفین کے انتظامات کرے تاکہ پوری قوم اپنے دینی جذبے کے ساتھ عامر شہید کے جنازہ میں شرکت کرے علاوہ ازیں پاکستانی حکومت اپنے عوام کے صحیح جذبات جرمن حکومت تک پہنچائے انہوں نے کہا کہ اس وقت قوم کو اکٹھا کرنے کی ضرورت ہے اس موقع پر ملت جعفریہ تحصیل وزیرآباد کے صدر مرزا تقی علی، نائب امیر جماعت اسلامی صابر حسین بٹ اور مسلم لیگ (ن) وزیرآباد کے صدر ملک شہباز احمد کلیار بھی موجود تھے۔

ساروکی میں جڑواں بچوں کی پیدائش

علم دین اور عامر نام رکھ دیئے

گوجرانوالہ: جرمن پولیس کے تشدد سے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی خاطر شہید ہونے والے عامر چیمہ کے آبائی گاؤں ساروکی چیمہ کے ساتھ والے گاؤں میں ایک عورت کے ہاں جڑواں بچوں کی پیدائش کے بعد جڑواں بچوں کے نام علم دین اور عامر عبدالرحمٰن چیمہ رکھے گئے ہیں علاوہ ازیں تحفظ ناموس رسالت کی خاطر جام شہادت نوش کرنے والے غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ کے آبائی گاؤں ساروکی چیمہ کے رہائشیوں نے اعلیٰ حکام سے اپیل کی ہے کہ غازی عامر چیمہ کے آبائی گاؤں ساروکی چیمہ کا نام تبدیل کر کے شہید عامر نگر اور احمد نگر روڈ کا نام تبدیل کر کے شہید روڈ رکھا جائے تاکہ دنیا بھر کے مسلمان تاقیامت عاشق رسول ﷺ عامر عبدالرحمٰن شہید کی قربانی کو یاد رکھیں۔ (بحوالہ 12 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

عامر چیمہ کی شہادت پر جرمنی سے تعلقات ختم کیے جائیں

سرحد اسمبلی میں قرارداد منظور

پشاور: سرحد اسمبلی نے پاکستانی طالب علم عامر چیمہ کی جرمن جیل میں مبینہ تشدد سے شہادت پر جرمنی سے تعلقات ختم کرنے سے متعلق قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی سرحد اسمبلی کے اجلاس میں ایم ایم اے کی خاتون رکن زبیدہ خاتون اور شگفتہ ناز نے سپیکر سے استدعا کی کہ انہیں رولز 240 معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے جس پر ایوان نے انہیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دیدی خاتون اراکین نے ایک جیسی قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ عامر چیمہ کو جرمن حکام نے جیل میں تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے شہید کیا ہے اس لئے وفاقی حکومت جرمنی سے سفارتی تعلقات ختم کرے عامر چیمہ کا جسد خاکی لانے میں مدد کریں اور عامر چیمہ کو سرکاری اعزاز کے ساتھ دفنایا جائے۔ ایوان میں کسی نے مخالفت نہیں کی جس کے بعد قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔

عامر چیمہ کی میت وطن بھیجنے کے انتظامات کر لئے ہیں

پاکستانی سفارتخانہ

برلن: جرمن پولیس کی حراست کے دوران مبینہ تشدد کے باعث شہید ہونے والے 28 سالہ پاکستانی طالب علم عامر چیمہ کی لاش کے پاکستانی تفتیشی ٹیم کی موجودگی میں ہونے والے پوسٹ مارٹم کے بعد رپورٹ کی تیاری اور ضابطے کی کارروائیوں کا عمل شروع ہو گیا ہے پاکستانی سفارتخانے کی طرف سے میت کو وطن واپس بھیجنے کی تیاریاں بھی مکمل کر لی گئی ہیں پاکستانی سفارتخانے کے سینئر عہدیدار عثمان خالد قیصر نے بی بی سی کو بتایا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ چند روز کے اندر ملنے پر میت وطن روانہ کر دی جائے گی انہوں نے بتایا کہ پاکستان کی تفتیشی ٹیم کی جانب

سے پوسٹ مارٹم کے بارے میں کوئی رد عمل بھی رپورٹ کا نتیجہ سامنے آنے کے بعد ہی ظاہر کیا جا سکتا ہے انہوں نے پاکستان اخبارات کے اس تاثر کو غلط قرار دیا کہ پاکستانی سفارتخانے کی طرف سے معاملے کو صحیح طور پر ہینڈل نہیں کیا گیا۔

مجلس عمل کا عامر کو خراج عقیدت

لاہور: مجلس عمل کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر حافظ حسین احمد، مرکزی سیکرٹری اطلاعات پیر اعجاز احمد ہاشمی اور صوبائی سیکرٹری اطلاعات مولانا امجد خان نے کہا ہے کہ جرمن حکومت کی طرف سے عامر چیمہ کی نعش واپس کرنے میں تاخیر نے معاملات کو مشکوک بنا دیا ہے حکومت کو اب خاموشی توڑنا ہوگی اور جرمن حکومت سے شدید احتجاج کرنا ہوگا اپنے مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا کہ مجلس عمل آج 12 مئی کو ملک بھر میں یوم احتجاج منائے گی اور عامر چیمہ کو خراج عقیدت پیش کیا جائے گا انہوں نے کہا کہ کراچی میں سانحہ نشتر پارک اور سیاسی کارکنوں کی ہلاکت کے خلاف بھی احتجاج کیا جائے گا۔

اہل مغرب بیس برس سے ناموس رسالت ﷺ پر حملے کر رہے ہیں

انجینئر سلیم اللہ

جمعیت علماء پاکستان نفاذ شریعت کے سربراہ انجینئر سلیم اللہ خان نے کہا ہے کہ سانحہ نشتر پارک میں جو بم استعمال ہوا اس کی سب سے بہتر ٹیکنالوجی ناروے اور سویڈن کے پاس ہے یہ کام اہل سنت کی قیادت کے خاتمے کے لئے کیا گیا یہ باتیں انہوں نے روزنامہ ''نوائے وقت'' کے چیف ایڈیٹر مجید نظامی سے ملاقات کے بعد ایوان وقت میں گفتگو کرتے ہوئے کہیں انہوں نے تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ میں روزنامہ ''نوائے وقت'' کے کردار کو سراہا اور کہا کہ روزنامہ ''نوائے وقت'' نے ہمیشہ قوم کے جذبات کی نمائندگی کی ہے اور ملک کا واحد اخبار ہے جو ملک کی نظریاتی، مذہبی سرحدوں کی حفاظت کر رہا ہے انہوں نے کہا کہ پوری امت عامر چیمہ کو شہید

ناموس رسالت ﷺ مانتی ہے اور جرمن حکام کی خودکشی کے اعلان کو ہم مسترد کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کفار اور اہل مغرب گذشتہ 20 سال سے اس سازش پر عمل پیرا ہیں کہ رشدی نے 1989ء میں توہین آمیز کتاب لکھی اس وقت اس کے خلاف مسلم امہ میں احتجاج ہوا اسے ریاستی تحفظ فراہم کر کے وہاں رکھا گیا انہوں نے کہا کہ مولانا عبدالستار خان نیازی نے اس وقت جلوس نکالا بینظیر کی حکومت تھی گولیاں چلائی گئیں چھ افراد شہید ہو گئے لیکن اس تحریک کی وجہ سے تحفظ ناموس رسالت ﷺ قانون میں تبدیلی نہ ہو سکی انہوں نے کہا کہ 1995ء میں امریکہ نے بینظیر کو پریشرائز کیا کہ وہ توہین رسالت ﷺ قانون میں ترمیم کر کے سزائے موت ختم کر دیں اس پر مولانا عبدالستار خان نیازی نے دوبارہ ملک گیر تحریک شروع کر دی تو حکمران ترمیم نہ کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ صدر مشرف نے اقتدار پر قبضہ کے بعد توہین رسالت ﷺ کا قانون ختم کر دیا جس پر تحریک چلنے کے بعد گورنر صفدر نے صدر مشرف کے کہنے پر ہم سے مذاکرات کئے اور عوامی پریشر پر مشرف نے پھر حکم واپس لے لیا انہوں نے کہا کہ 2002ء کے الیکشن میں بھی مشرف نے قادیانیوں کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل کرنے کا حکم عوامی پریشر پر واپس لیا۔ انہوں نے کہا کہ توہین آمیز خاکے اب جو ڈنمارک میں چھپے ہیں پھر بعد میں ان خاکوں کو دوسرے یورپی ملکوں نے شائع کیا یہ ہماری حکومت کی بے اعتنائی ہے کہ ان سے احتجاج بھی 6 ماہ بعد کیا گیا اور توہین آمیز خاکوں کے ملزمان کو بھی امہ کے حوالے نہ کیا گیا جب کہ ہم نام نہاد دہشت گردوں کی جنگ میں اپنے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر ان کے حوالے کرتے رہے انہوں نے کہا کہ اپنی چھ سالہ روشن خیال پالیسیوں کی وجہ سے حکمرانوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ قوم کسی طبقہ کی بات پر توجہ نہیں دے گی مگر 14 فروری 2006ء کی ہڑتال نے حکمرانوں کے تمام اندازے غلط ثابت کر دیئے انہوں نے کہا کہ قوم نے 23 مارچ کو بھی عشق رسول ﷺ کا مظاہرہ کیا جس پر سازشی عناصر نے عشق رسول ﷺ کا سانحہ کروایا اور اہل سنت و جماعت کی لیڈرشپ کو شہید کروا دیا انہوں نے کہا کہ اب تک مجرموں کا پتہ نہیں چل سکا اور جو بم وہاں استعمال ہوا اس کی سب سے اچھی ٹیکنالوجی ڈنمارک اور ناروے کے پاس ہے جس سے کافی شبہات سامنے آتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور نبی

پاک ﷺ نے فتح مکہ کے وقت تمام لوگوں کو معاف کر دیا تھا لیکن توہین کرنے والوں کو معاف نہیں کیا گیا بلکہ ان کے قتل کا حکم سنایا گیا انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ نے توہین رسالت کے مجرم پر حملہ کیا لیکن جرمن حکومت نے ان کو شہید کر دیا انہوں نے کہا کہ ساری امت عامر چیمہ کو شہید ناموس رسالت مانتی ہے اور جرمن حکومت کے اس خودکشی کے الزام کو مسترد کرتی ہے انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے تک تحریک جاری رہے گی انہوں نے کہا کہ نشتر پارک کے سانحہ کے مجرموں کو قانونی سزا دینے تک اور تمام اسیران ناموس رسالت ﷺ کی رہائی تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔

عامر چیمہ کو اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا جائے

وزیرآباد کی تنظیموں کا مطالبہ

وزیرآباد: تحریک منہاج القرآن کے صدر ملک محمد یوسف چاند، جماعت اہل سنت کے ناظم قاری سعید احمد ارشد، انجمن طلبہ اسلام کے ناظم حامد سعید دعوت اسلامی کے امیر عاصم ملک انجمن غلامان چشتیہ کے ناظم اعلیٰ محمد الیاس چشتی، بزم غوثیہ کے صدر حکیم جاوید احمد نقشبندی، بزم شاہ، صدق کے صدر بابو عبدالعزیز، پیپلز پارٹی کے سٹی صدر محمد اکرم بیر پہلوان، بزم قادریہ کے سرپرست ملک محمد ارشد بلوچ، صاحبزادہ صوفی محمد عارف چشتی، انجمن تحفظ اہل سنت کے صدر حاجی محمد یعقوب کے علاوہ مختلف سیاسی، سماجی اور مذہبی تنظیموں کے راہنماؤں نے ناموس رسالت پر جان نچھاور کرنے والے عاشق رسول ﷺ عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی شہادت کو مقدس ترین سعادت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ تاجدار مدینہ ﷺ کی محبت مسلمانوں کا سرمایہ ایمان ہے اور عامر چیمہ نے غازی علم دین شہید ثانی ہونے کا اعزاز حاصل کر کے مسلمانوں کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ شہید کا جسد خاکی فی الفور پاکستان لا کر شایان شان اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا جائے اور شہید کی عظمت کے نشان کے طور پر یادگار تعمیر کی جائے۔

حکومت نے بے حسی کا مظاہرہ کیا: حافظ بلال احمد

اٹھارہ ہزاری: سب تحصیل اٹھارہ ہزاری کی معروف مذہبی وسماجی شخصیت حافظ بلال احمد نے کہا ہے کہ جرمن میں پولیس کے ہاتھوں پاکستانی نوجوان طالب علم عامر چیمہ کی شہادت عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ ہے انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت نے عامر چیمہ کی شہادت پر احتجاج نہ کر کے بے حسی کا مظاہرہ کیا ہے۔ (بحوالہ 12 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

عامر چیمہ پر کوئی تشدد نہیں کیا گیا: جرمن سفیر

پاکستان میں جرمنی کے سفیر گنڈ مولیک نے کہا ہے کہ عامر چیمہ کی ہلاکت پر ٹرائل حراست میں ہوئی ابتدائی تحقیقات کے مطابق عامر چیمہ پر کوئی تشدد نہیں کیا گیا خودکشی کے امکان کے پیش نظر ڈاکٹر نے عامر چیمہ کا معائنہ کیا تھا تاہم اس کی چوبیس گھنٹے نگرانی ممکن نہیں تھی عامر سے خط بھی ملا ہے جوڈیشنل انکوائری مکمل ہونے تک ہلاکت پر تبصرہ کرنا جرمن اصولوں کی خلاف ورزی ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعہ کو مقامی ہوٹل میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے جرمن حکام کی حراست میں پاکستانی نوجوان عامر چیمہ کی ہلاکت کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے متاثرہ خاندان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا جرمن سفیر نے کہا کہ عامر چیمہ کو پری ٹرائل حراست میں لے کر اس سلسلہ میں مخصوص عمارت میں رکھا گیا جرم ثابت نہ ہونے کی وجہ سے اسے حراستی مرکز میں رکھے جانے والے افراد کی نجی زندگی کا خیال رکھا جاتا ہے حراستی مرکز کے مختلف سیلز میں کیمرے نصب نہیں ہوتے جس کی وجہ سے زیر حراست افراد کی چوبیس گھنٹے نگرانی ممکن نہیں ہوتی عامر چیمہ کی موت کی وجوہات جاننے کے لئے ابتدائی طور پر کی گئی تحقیقات کے نتائج دس مئی کو جاری ہوئے جن کے مطابق عامر چیمہ پر دوران حراست کوئی تشدد نہیں کیا گیا یہ تحقیقات پاکستانی ایف آئی اے کے دو اہلکاروں کے ہمراہ کی گئیں تاہم اصل جوڈیشنل انکوائری

ابھی جاری ہے جس پر تبصرہ کرنا جرمن اصولوں کی خلاف ورزی ہے انہوں نے کہا کہ جوڈیشل حکام کی تحقیقات کے دوران عامر چیمہ سے ایک خط بھی برآمد ہوا ہے جو پاکستانی حکام یا عامر چیمہ کے خاندان کے حوالے کیا جائے گا میت کولحد میں اترنے تک موت کی وجوہات پر تبصرہ نہ کیا جائے اور اس سلسلے میں متاثرہ خاندان کے جذبات کا احترام کیا جائے انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ کے معاملے کی تحقیقات کے دوران پاکستانی حکام نے مفید تعاون کیا پاکستانی خارجہ سیکرٹری سے آج (جمعہ) کی ملاقات میں عامر چیمہ کے بارے میں بات چیت نہیں ہوئی ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پری ٹرائل حراستی مرکز میں رکھے جانے والے افراد کا خودکشی کے خدشے کے پیش نظر ڈاکٹروں سے معائنہ کروایا جاتا ہے عامر چیمہ کا معائنہ بھی کروایا تھا حراستی مرکز میں عامر چیمہ کی ہلاکت کوئی نیا واقع نہیں بلکہ جرمن تاریخ میں اس سے قبل بھی ایسے واقعات پیش آتے رہے ہیں۔

شہادت کوخودکشی قرار دینا افسوسناک ہے: حافظ سعید

جماعت الدعوۃ پاکستان اور تحریک حرمت رسول میں شامل دیگر تنظیموں کی طرف سے گذشتہ روز جرمنی میں پولیس حراست کے دوران عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی شہادت کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا اور ملک بھر میں علماء اکرام نے جمعۃ المبارک کے خطبات میں عامر چیمہ کی شہادت کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ دوہرا معیار رکھتا ہے انسانیت کے ہمدردوں کو دہشت گرد اور عدالتی کارروائی کے بغیر تشدد کے دوران عامر چیمہ کو شہید کرنے والے جرمنی کو امن پسند کہا جارہا ہے پوری قوم عامر چیمہ شہید کی نماز جنازہ میں شرکت کرے انہوں نے کہا کہ جرمنی نے عامر چیمہ کی شہادت کو خودکشی ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے لیکن انتہائی افسوسناک بات یہ ہے کہ جرمنی جانے والا پاکستانی وفد، ہمارا سفارتخانہ اور وزارت خاموش رہی پاکستان میں رہنے والا کوئی عیسائی اگر توہین رسالت کا ارتکاب کرے تو وہ صرف اپنے عقیدے اور مذہب کی بنیاد پر اسے یہاں سے اٹھا کر لے جاتے ہیں اور جرمنی جیسے ملک اپنے ملکوں میں پناہ دے کر پروٹوکول فراہم کرتے ہیں مگر ہماری حکومت اپنے شہریوں کے بلاجواز قتل پر خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے عامر

چیمہ کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے خودکشی ہیں کی بلکہ انہیں پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا کہ انہیں شہید کر دیا جائے گا گستاخانِ رسول ﷺ کی پشت پناہی پر جرمنی سے سفارتی تعلقات ختم اور تجارتی بائیکاٹ کیا جائے پاکستان کلمہ طیبہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا ہے لیکن ہمارے حکمران کفار کے ایجنٹوں کو آگے بڑھانے میں مصروف ہیں۔

حکومت میت کو رات کی تاریکی میں دفنائے گی: صدیق الفاروق

لاہور: حکومت نے عامر چیمہ شہید کی میت اس کے والدین کے حوالے کرنے کی بجائے رات کو سناٹے میں ان کے آبائی قبرستان میں خاموشی کے ساتھ تدفین کرنے کی منصوبہ بند کرلی ہے یہ انکشاف پاکستان مسلم لیگ (ن) کے مرکزی جوائنٹ سیکرٹری محمد صدیق الفاروق نے جمعہ کو ایک پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ پروگرام کے مطابق طیارے کو رن وے پر دور کھڑا کیا جائے گا اور وہیں شہید کی میت اور ان کے والدین اور قریبی عزیزوں کو بلا کر ہیلی کاپٹر کے ذریعے گوجرانوالہ کے موضع ساروکی لے جا کر پولیس کے کڑے پہرے میں محدود نماز جنازہ کے بعد تدفین کر دی جائے گی۔ صدیق الفاروق نے خبردار کیا کہ حکومت نے شہید کی وصیت اور قوم کی خواہشات کے برعکس آمرانہ اقدام کیا تو قوم طورخم سے گوادر تک شہروں، قصبوں اور دیہات میں لاکھوں کی تعداد میں جگہ جگہ غائبانہ نماز جنازہ ادا کرے گی۔ حکومت کے خلاف مظاہرے بھی کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ کی شہادت کی ایک بنیادی وجہ حکومت پاکستان کا جرمن حکومت سے رابطہ نہ کرنا اور عامر چیمہ کی جان کے تحفظ کی یقین دہانی حاصل کرنے میں ناکامی ہے انہوں نے کہا کہ جرمن حکومت عامر چیمہ کی جان کے تحفظ میں ناکام ہوئی ہے جرمن قوم اور دنیا بھر کے ایک سو پچاس کروڑ مسلمانوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ جرمن حکومت فی الفور جرمن پولیس کے بھیڑیوں کے خلاف ارتکاب قتل کے جرم میں مقدمہ درج کرے اور انہیں قانون کے مطابق سزا دے انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ نے اعتراف کیا تھا کہ انہوں نے توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے اخبار کے ایڈیٹر پر چاقو سے

حملہ کیا ہے جس میں وہ زخمی بھی ہوا تھا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ایڈیٹر قتل نہ ہوا اور نہ ہی عامر چیمہ کو جرمن قانون کے مطابق سزائے موت دی جاسکتی تھی۔ صدیق الفاروق نے کہا کہ میں نے عامر چیمہ کا خط اپنی آنکھوں سے دیکھا اور پڑھا ہے عامر چیمہ نے اپنے خط میں واضح طور پر لکھا ہے کہ ''میری موت خودکشی سے ہرگز نہیں ہوگی'' اگر ایسا نہ ہوتا تو عامر چیمہ کو یہ جملہ لکھنے کی ہرگز ضرورت نہ تھی صدیق الفاروق نے مطالبہ کیا کہ شہید کا جنازہ اس کے والدین کے حوالے کر دیا جائے تا کہ وہ وصیت کے مطابق نماز جنازہ اور تجہیز وتدفین کر سکیں۔

کا بندوبست کریں میت پاکستان پہنچنے کے بعد آزاد ڈاکٹروں سے لاش کا معائنہ کروایا جائے حکومت پاکستان جرمنی حکومت سے براہ راست رابطہ کر کے جرمن پولیس کے بھیڑیوں کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کرنے اور انہیں قانون کے مطابق سزا دینے کے لئے فوری کارروائی کرے۔

جرمنی میں مقدمہ کی پیروی کے لئے پاکستان کے مایہ ناز وکلاء اور انسانی حقوق کے ماہر بین الاقوامی وکلاء کا ایک پینل بنایا جائے اور مقدمہ کی کارروائی کی بین الاقوامی اور قومی میڈیا میں باقاعدہ اشاعت کا بندوبست کرایا جائے۔

ملک بھر میں احتجاج کراچی سمیت سندھ میں جزوی ہڑتال

مجلس عمل کی اپیل پر گذشتہ روز عامر چیمہ کی شہادت پر کراچی، حیدرآباد اور سندھ کے دیگر علاقوں میں احتجاجی مظاہرے کیے گئے کراچی سمیت سندھ بھر میں جزوی ہڑتال ہوئی تاہم کسی ناخوشگوار واقع کی اطلاع نہیں ملی مقررین نے کہا کہ عامر چیمہ کی جرمن پولیس کے ہاتھوں شہادت پر حکومت نے جس غفلت اور نااہلی کا ثبوت دیا ہے اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ پہلے بھی حکمرانوں نے ناموس رسالت کی توہین کے موقع پر اپنے عوام کے جذبات کی ترجمانی کرنے کی بجائے توہین آمیز خاکے شائع کرنے والوں کا ساتھ دیا ہے اور آج بھی عامر چیمہ کی شہادت کے ذمہ داروں سے احتجاج کرنے کی بجائے خود اسلام آباد کا دفتر خارجہ جرمن اداروں کی

زبان بول رہا ہے انہوں نے عامر چیمہ کے والد کے بلند حوصلے کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے پوری قوم سے اپیل کی ہے کہ وہ جوق در جوق شہید کے جنازے میں شریک ہوں انہوں نے کہا کہ حکومت تاخیری حربے استعمال کر کے پورے ایشو کو تحلیل کرنا چاہتی ہے۔

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ پروفیسر شاہ فرید الحق کا ردعمل

متحدہ مجلس عمل کی اپیل پر جمعیت علماء پاکستان نے ملک بھر میں عامر عبدالرحمٰن چیمہ اور شہداء نشتر پارک کی یاد میں یوم شہداء منایا۔ شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے شہداء کی زندگی پر روشنی ڈالی کراچی میں جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ پروفیسر سید شاہ فرید الحق، چیئرمین صاحبزادہ انس نورانی صدیقی، مولانا جمیل احمد نعیمی، مفتی محمد جان نعیمی، حیدرآباد میں صاحبزادہ ابوالخیر ڈاکٹر محمد زبیر ایم این اے، عبدالرحمٰن راجپوت ایم پی اے سکھر میں مفتی محمد ابراہیم قادری اور ملتان میں جے۔یو۔پی پنجاب کے صدر مفتی ہدایت اللہ پسروری، علامہ محمد اقبال اظہری، راولپنڈی میں مولانا اخلاق احمد جلالی، لاہور میں مولانا عبدالرحمٰن نورانی، قاری منظور احمد جماعتی، مولانا جمیل ساجد، شیخوپورہ میں قاری محمد یوسف سیالوی، مفتی محمد اشرف قادری اور قصور اور چوکی میں مرکزی راہنما علامہ شبیر احمد ہاشمی، علامہ احمد یار قادری، ڈاکٹر جاوید اعوان، اوکاڑہ میں مفتی عبدالعزیز نوری، شہزادا انجم انصاری، گوجرانوالہ میں مولانا عبدالرشید سلطانی، مولانا عبدالرحمٰن جامی، وزیرآباد میں علامہ محمد اشرف جلالی، قاری احمد رضا، بہاؤ لنگر میں پیر سید الحسن گیلانی چن پیر، بہاؤلپور میں مخدوم سجاد احمد عثمانی، حافظ آباد میں مولانا مدثر حسین وٹو، کوئٹہ میں مولانا عبدالقدوس ساسولی، مولانا حبیب احمد قادری، پشاور میں مولانا اویس احمد قادری، علامہ عبدالغفور گولڑوی نے کہا کہ اگر حکومت نے عامر چیمہ کے جسد خاکی کو رات کے اندھیرے میں لانے یا نمازِ جنازہ میں عوام کی شرکت کو روکنے کی کوشش کی تو پھر سیاسی نہیں بلکہ خالصتاً عشق رسول ﷺ پر مبنی تحریک تحفظ ناموس رسالت کا آغاز کر دیا جائے گا۔

احرار اسلام کا ردِ عمل

مجلس احرار اسلام کے امیر عطاء المہیمن بخاری نے جمعہ کے خطاب میں کہا کہ عامر چیمہ شہیدؒ ناموس رسالت پر جان قربان کرنے والے عظیم قافلے میں شامل ہو گئے عامر شہیدؒ امت مسلم کے محسن اور ہیرو ہیں جرمن حکومت شہید کا جسد خاکی فوراً پاکستان کے حوالے کرے۔ مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد بشیر احمد اور سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے اپنے بیانات میں کہا کہ حکومت عامر چیمہ شہید کے جنازے میں عوام کو روکنے کے لئے تاخیری حربے استعمال کر رہی ہے سید عطاء المہیمن بخاری نے چشتیاں میں، سید محمد کفیل بخاری اور سید محمد معاویہ بخاری نے ملتان، مولانا محمد مغیرہ نے چناب نگر، قاری محمد یوسف احرار نے لاہور، مولانا احتشام الحق نے کراچی، مولانا اورنگزیب نے پشاور، حافظ ضیاء اللہ گجرات، مولانا منظور احمد چیچہ وطنی، مولانا محمد اصغر لغاری نے میر ہزار، مولانا عبدالرزاق نے مظفر گڑھ، مولانا عبدالرحیم نیاز نے رحیم یار خان اور مولانا غلام حسین احرار نے ڈیرہ اسماعیل خان میں احتجاجی اجتماعات سے خطاب کیا مسلم لیگ (ن) کے مرکزی جوائنٹ سیکرٹری محمد صدیق الفاروق نے انکشاف کیا ہے کہ حکومت نے جرمنی میں شہادت پانے والے عامر چیمہ کی میت ان کے والدین کے سپرد کرنے کی بجائے اسے رات کی تاریکی میں دفنانے کی منصوبہ بندی کر لی ہے موجودہ حکومت اسلام کے نام سے الرجک ہے حکومت عامر چیمہ کے مقدمہ کو ٹھیک طریقے سے اٹھانے میں کامیاب نہ ہو سکی اس واقعہ میں پاکستان اور جرمنی کے درمیان نفرت کو فروغ ملا ہے۔

مولانا زاہد محمود قاسمی کا ردعمل

فیصل آباد: جرمنی پولیس کا عامر چیمہ کو شہید کرنے کے بعد خودکشی کا الزام لگانا سراسر جھوٹ ہے عشق رسالت ﷺ سے سرشار شخص ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔ ان خیالات کا اظہار علماء

اسلام کے سیکرٹری جنرل صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے عامر چیمہ شہید کی جرات کو سلام پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس کا خاندان خصوصاً والدین مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے اس مجاہد کو جنم دیا جس نے پوری امت مسلمہ کے سر فخر سے بلند کر دیئے۔

عامر چیمہ کی شہادت پر انسانی حقوق کی تنظیمیں کیوں خاموش ہیں

مولانا تبسم بشیر اویسی

نارووال: عامر چیمہ کا جسد خاکی وطن نہ پہنچنے سے حکمرانوں کا کردار مشکوک ہو گیا ہے جرمنی حکومت کے اس فعل بد پر پوری پاکستان قوم سراپا احتجاج ہے مگر حکومت پاکستانی اپنی پرانی روش سب ٹھیک ہے پر قائم ہے عامر چیمہ کی شہادت پر انسانی حقوق کی تنظیمیں کیوں خاموش ہیں جرمنی اور پورا مغرب تشدد اور ظلم سے مسلمانان عالم کے دلوں سے عشق رسول ﷺ نہیں نکال سکتا آج پاکستانی قوم کا ہر نوجوان عامر چیمہ نظر آ رہا ہے اور اسلام میں شہادت سے بڑھ کر کوئی درجہ نہیں عامر چیمہ کی شہادت کو خودکشی کا رنگ دے کر حکومت جرمنی اپنے ظلم پر پردہ ڈالنا چاہتی ہے تحفظ ناموس رسالت اور دفاع اسلام کے لئے قوم کا بچہ بچہ جذبہ شہادت سے سرشار ہے عاشق رسول ﷺ بزدل نہیں ہوتا۔ بزدل لوگ خودکشیاں کرتے ہیں عامر چیمہ کو تشدد اور ظلم سے شہید کیا گیا۔ عامر چیمہ کی شہادت نے تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ میں نئی روح ڈال دی مسلم امہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے عالمی سطح پر قانون سازی کرے ورنہ اسلامی دنیا ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے شہادتوں کی داستان بن جائے گی ان خیالات کا اظہار تحریک اویسیہ پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ علامہ پیر محمد تبسم بشیر اویسی ایم اے سجادہ نشین مرکز اویسیاں نارووال نے جامع مسجد اویس قرنیؓ میں جمعتہ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

عامر چیمہ شہید کی میت آج پاکستان پہنچے گی

وزیر آباد: جرمنی میں شاتم رسول اخبار نویس پر قاتلانہ حملے کے بعد دوران حراست شہید ہونے والے نوجوان عاشق رسول ﷺ عامر چیمہ کا جسد خاکی ہفتہ کو آج پاکستان پہنچ رہا ہے شہید کے چچا عصمت اللہ، عامر چیمہ شہید کا جسد خاکی وصول کرنے کے لئے لاہور روانہ ہو گئے ہیں شہید عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی نماز جنازہ 13 مئی ہفتہ کو دس بجے دن سارو کی چیمہ وزیر آباد میں ادا کی جائے گی شہید کی نمازِ جنازہ کے موقع پر 13 مئی ہفتہ کو تحصیل وزیر آباد کے تمام تجارتی ادارے، مارکیٹیں اور تعلیمی ادارے بند رہیں گے نمازِ جنازہ میں شرکت کے لئے شہر اور ضلع بھر کی سیاسی، سماجی، مذہبی اور طلبہ تنظیموں نے جلوسوں کو حتمی شکل دیدی ہے 13 مئی کو بار ایسوسی ایشن نے ہڑتال اور عدالتوں کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا ہے باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شہید کو سرکاری نگرانی میں سپردِ خاک کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔

صوبائی وزیر شجاع الدین خانزادہ میت وصول کرینگے

لاہور: جرمن کی جیل میں شہید ہونے والے پاکستانی طالب علم عامر چیمہ کی میت آج لاہور لائی جارہی ہے جہاں سے میت ان کے آبائی گاؤں سارو کی چیمہ لے جائی جائے گی اور شام 4 بجے نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی صوبائی وزیر شجاع الدین خانزادہ میت وصول کر کے لواحقین کے حوالے کریں گے حکومت پنجاب نے وزیر اعلیٰ کے ہیلی کاپٹر میں میت کو مرحوم کے آبائی گھر پہنچانے کے احکامات جاری کئے ہیں۔

(i) جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ ابتسام الٰہی ظہیر عامر چیمہ کی شہادت کے حوالے سے لارنس روڈ پر منعقدہ احتجاجی مظاہرے سے خطاب کر رہے ہیں۔ (فوٹو: پاکستان)

(ii) راولپنڈی: عامر چیمہ کے والد محمد نذیر چیمہ سے عزیز و اقارب گلے مل کر اظہار تعزیت کر رہے ہیں (فوٹو: پاکستان)

(iii) اسلام آباد: صدیق الفاروق عامر چیمہ شہید کے حوالے سے حکومت رویہ کے خلاف پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں (فوٹو: پاکستان) (بحوالہ 13 مئی 2006ء روزنامہ پاکستان لاہور)

مسلمان توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے ممالک پر حملے کریں

القاعدہ نے مسلمانوں سے کہا ہے کہ وہ توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے ممالک، ڈنمارک، ناروے اور فرانس پر حملے کریں۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے کے مطابق حملوں کا یہ اعلان القاعدہ کے امریکی قید خانے بگرام ائیر بیس سے گذشتہ سال فرار ہونے والے لیبیا کے محمد حسن عرف شیخ ابوالحسن الیبی نے انٹرنیٹ پر جاری ہونے والی ویڈیو میں کیا ہے انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ وہ اپنے پیغمبر ﷺ کا بدلہ لیں اور میری دلی خواہش ہے کہ ڈنمارک، ناروے اور فرانس پر سخت حملے کئے جائیں انہوں نے کہا کہ ان کی حساس تنصیبات اور عمارتوں کو تباہ کر دیا جائے ان کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی جائیں اور وہاں خون کی ندیاں بہا دی جائیں خبر رساں ایجنسی کے مطابق القاعدہ کی ویب سائٹ پر یہ ویڈیو پیغام 35 منٹ تک چلایا گیا۔

عالم اسلام کا سر فخر سے بلند ہو گیا: عبدالغفور قاسمی

وزیر آباد: جامعہ حنفیہ کے خطیب عبدالغفور قاسمی نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالم اسلام کا سر عامر چیمہ کی شہادت سے بلند ہو گیا ہے جس نے ماہ عرب ﷺ کی ناموس کی خاطر جان کی بازی لگا دی ہے انہوں نے کہا کہ توہین رسالت ﷺ کا مرتکب واجب القتل ہے اور عامر چیمہ کو جرمنی پولیس نے تشدد کر کے ہلاک کیا ہے۔

ملک شہباز (ن) مسلم لیگ وزیر آباد کا اعلان

وزیر آباد: عامر چیمہ نے اپنے نبی ﷺ کی آبرو پر جان قربان کر دی عامر امت مسلمہ کی

آبرو بن گیا ہے اہل وزیرآباد اپنے بیٹے کا اسلام کے ہیرو کے طور پر استقبال کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار مسلم لیگ (ن) کے صدر ملک شہباز نے شہید کے والدین سے ملاقات کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت ﷺ پر قربان ہو کر عامر نے اپنا نام غازی عبدالقیوم اور غازی علم الدین شہید کے ساتھ لکھوالیا ہے اس لئے پورا شہر گھروں سے نکل کر شہید کا استقبال کرے گا۔ مائیں اپنے بیٹے اور نوجوان اپنے بھائی کا دیدار کرنے کے لئے بیتاب ہیں۔

سیالکوٹ بار صدر کا اعلان

سیالکوٹ: ڈسٹرکٹ سیالکوٹ کے صدر جاوید اقبال مغل، جنرل سیکرٹری سید علی انجم گیلانی ممبران مجلس عاملہ اور دیگر اراکین بار نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ عامر عبدالرحمن چیمہ کے قاتلوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کی تنظیموں کی نام نہاد خاموشی معنی خیز اور اسلام دشمنی پر مبنی ہے۔

سرگودھا کے علماء کا عامر چیمہ کو خراج تحسین

سرگودھا: جماعت قاسمیہ، فیروزیہ اہل سنت و جماعت ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد گلزار حبیب گلشن بشیر میں غازی عامر چیمہ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے تقریب کا انعقاد ہوا جس میں مولانا محمد جاوید قادری، مولانا محمد جاوید اکبر ساقی، ریاست علی خیر وندی، مولانا محمد منیر شاہد، مولانا محمد آصف اور دیگر علماء نے خطاب کیا۔

عامر چیمہ کو سرکاری اعزازات کے ساتھ دفن کیا جائے

سرگودھا: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایجوکیشنل ونگ کا اجلاس زیر صدارت چیئرمین مہر سہیل احمد منعقد ہوا جس میں قاری عبدالوحید، ملک عبدالقیوم اعوان، محمد عارف راجہ، اعجاز قمر، ملک نصیر اختر اعوان عہدیداران و دیگر ممبران نے شرکت کی اجلاس میں متفقہ طور پر شہید ناموس

رسالت ﷺ، عاشق رسول ﷺ عامر چیمہ کی شہادت پر انہیں خراج تحسین پیش کیا اور دنیائے کفر کو یہ پیغام دیا کہ مسلمان جہاں بھی ہو عشق رسول ﷺ اس کے سینے میں موجزن رہتا ہے حالات اس کے پاؤں کی زنجیر نہیں بن سکتے ہمیں یہ فخر ہے کہ عامر چیمہ شہید پاکستانی ہیں اور یہ اعزاز عامر چیمہ کی وجہ سے پاکستان کے حصہ میں آیا ہے ہمارا حکومت پاکستان سے مطالبہ ہے کہ اس شہید کے مقدس جسد خاکی کو پاکستان میں سرکاری اعزازات کے ساتھ دفن کیا جائے اور اس عاشق رسول ﷺ کی یادگار تعمیر کی جائے۔

علماء نے شہید کی دادی کے قدم چوم لئے

اخباری اطلاعات کے مطابق علماء کے ایک وفد نے شہادت کے بعد ساروکی آ کر عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کی دادی کے پاؤں چوم لئے اور کہا کہ آپ کی نسل نے امت مسلمہ پر احسان عظیم کیا ہے۔

اہالیان وزیرآباد کا اصرار اور عامر چیمہ کی تدفین

عصر حاضر کے علم دین شہید کو وزیر آباد میں مولانا ظفر علی خان کے ساتھ دفن کرنے کے لئے مسلم لیگ (ن) سٹی کے جنرل سیکرٹری عبدالکریم بٹ دباؤ ڈال رہے ہیں ان کا خیال ہے کہ دو عاشقان پیغمبر (ﷺ) کے مرقد ساتھ ساتھ ہوں ساروکی چیمہ میں اہل دیہات اپنی سرزمین کو یہ شرف دینا چاہتے ہیں کہ عالم اسلام کا قابل فخر سپوت یہاں آسودہ خواب ہو موت نے عامر چیمہ شہید کے جسم کو بظاہر بے جان کر دیا ہے لیکن اس کے اعمال وفضائل کو جرمن پولیس فنا نہیں کر سکتی پاکستان کے طول وعرض سے دیار غیر میں عامر چیمہ شہید کی شہادت سے فضا سوگوار ہے یقین واثق ہے کہ پاکیزہ اور مقرب فرشتوں نے عامر چیمہ شہید کو ہاتھوں ہاتھ لیا ہوگا وہ ہماری ستائش اور تعریف کا محتاج نہیں بلکہ اب تو اس کا پورا خاندان اہل ایمان کی توجہ کا مرکز بن چکا ہے خودکشی کا

ڈرامہ رچانے والے منافق جرمنوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ ایسے کامل واکمل ایمان والا نوجوان کیسی موت پسند کرتا ہے جس نے حملہ سے پہلے یہ ٹھان لیا تھا کہ شاتم رسول ﷺ کو ختم کردوں گا تو حملہ سے پہلے ہی یہ جان چکا تھا کہ راہ حق میں ایثار و قربانی میرا مقدر ہے دوران حملہ شاتم ایڈیٹر کے محافظ بھی تو گولی کا نشانہ بنا سکتے تھے وہ بہت بہادر اور دلیر انسان تھا وہ بہت زیادہ اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک پرعزم نوجوان تھا وہ جو بھی کام اپنے ذمہ لیتا پوری صلاحیتوں کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھاتا لہٰذا اس نے گستاخ ایڈیٹر کو ٹھکانے لگانے کی ذمہ داری بھی بہت احسن انداز سے نبھائی ہے وہ سرخرو ہو گیا ہے اس نے اپنا حق ادا کر دیا ہے اب اہالیان وزیرآباد اور اہالیان ساروکی کوششیں کر رہے ہیں کہ یہ اعزاز وافتخار ان کے نصیبے کا حصہ بن جائے تاریخ جب بھی مرتب ہوئی اس پر سلاطین کا جاہ وجلال اور سپہ سالاروں کی بے نیام تلواروں کا سایہ منڈلاتا رہا۔ عامر عبدالرحمٰن چیمہ اب امر ہو گیا ہے اور تاریخ اسلام کا درخشندہ باب بن چکا ہے۔ عامر عبدالرحمٰن کی سوانح اور افکار و خدمات کو تاریخ میں مناسب جگہ حاصل کرنی چاہئے اور اس سلسلہ میں اہل قلم کو چاہئے کہ وہ ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کردار ادا کریں۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

گستاخ خاکوں کی اشاعت مسلم دنیا اور یورپ میں مذاکرات ناکام

لندن: گستاخ خاکوں کی اشاعت سے پیدا ہونے والی خلیج کو کم کرنے کے لئے جنوبی انگلینڈ میں یورپ اور مسلم دنیا کے راہنماؤں کے درمیان ہونے والے ڈائیلاگ کامیاب نہیں ہو سکے اور مغربی راہنماؤں نے موقف اختیار کیا ہے کہ وہ اخبارات کو ڈکٹیشن نہیں دے سکتے کہ وہ کیا اشائع کریں اور کیا شائع نہ کریں تاہم انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ انہیں خاکوں سے اس قدر اشتعال پھیلنے کی توقع نہیں تھی جب کہ مسلم راہنماؤں نے اس امر پر زور دیا کہ تہذیبوں کے درمیان تصادم روکنے کے لئے تاریخ ساز مفاہمت ضروری ہے ڈائیلاگ کے دوران ایک مسلم سفارتکار نے کہا کہ کوئی اعتماد باقی نہیں رہا ڈائیلاگ ناکام رہا ہے ہمیں تاریخ ساز مفاہمت کی ضرورت ہے یورپی اخباروں میں متنازعہ خاکوں کی اشاعت سے مسلمانوں کے اندر غصے کی لہر دوڑ گئی ہے اور

''تہذیبوں کے تصادم'' کی وارننگ دی جانے لگی تھی حالات پر کنٹرول کرنے کے لئے او آئی سی یعنی آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس نے دو دن کے مذاکرے کا انعقاد کیا اس میں یورپی یونین اور اقوام متحدہ کے اہلکاروں سمیت مسلم اور غیر مسلم صحافی، حقوق انسانی کے کارکن اور ماہر تعلیم شامل ہوئے اس مذاکرے کے ضوابط کے تحت میں آپ کو یہ بتا سکتا کہ کیا باتیں ہوئیں اور یہ بھی کہ یہ باتیں کس کی زبان سے نکلیں مسلمان اسلاموفوبیا یعنی ''اسلام اور مسلمان سے خوف اور نفرت'' کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں ایک مسلم جج نے کہا کہ آپ خوف اور نفرت کو غیر قانونی قرار نہیں دے سکتے صرف ان کے اظہار کے ساتھ ایسا کیا جا سکتا ہے اور تب بھی بنیادی آزادی کے کچلے جانے کا خطرہ ہے خاکوں کے تنازعہ کے دوران یورپی حکومتوں نے مسلمانوں کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ وہ ان کے جذبات کو سمجھتی ہیں لیکن اخبار کے مدیروں کو یہ نہیں کہہ سکتیں کہ وہ کیا شائع کریں یا نہ کریں ایک برطانوی اہلکار نے کہا کہ حکومتیں کبھی بھی میڈیا کو اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں بتا سکتی ہیں لیکن بس اتنا ہی ہم کر سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں، مذاکرے میں یہ بات بھی ہو کہ مسلمانوں کی یورپی معاشرے میں شمولیت کیسے ہو مسلمانوں کی معاشرے میں شرکت اب برطانیہ کی داخلی اور امور خارجہ کی پالیسیوں کی ترجیحات میں شامل ہوگئی جو لوگ زیادہ پرامید ہیں ان کا خیال تھا کہ یورپی مسلمان مغرب اور مسلم دنیا کے درمیان لنک کا کردار نبھا سکتے ہیں لیکن ڈنمارک کے ایک مسلم نے کہا کہ یورپی مسلمانوں کو یورپی معاملات پر توجہ دینی ہوگی۔ (بحوالہ 13 مئی 2006ء روزنامہ خبریں لاہور)

مجلس عمل چیمہ وطنی کا شہادت کے خلاف احتجاجی جلوس

چیچہ وطنی: عامر چیمہ کی شہادت کے خلاف متحدہ مجلس عمل کے زیر اہتمام ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا جس کی قیادت معروف عالم دین مولانا محمد ارشاد جے یو آئی کے ضلعی امیر مفتی محمد عثمان، ایم ایم اے کے تحصیل صدر حق نواز خان، قاری زاہد اقبال اور مولانا عبدالباقی نے کی شرکاء نے کتبے اور بینر اٹھا رکھے تھے مقررین نے کہا کہ عامر چیمہ نے ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ میں

اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے یورپ میں تحریک ناموس رسالت کی بنیاد رکھی ہے اب وہاں اسلامی انقلاب کوئی نہیں روک سکتا عامر چیمہ شہید کا خون ہرگز رائیگاں نہیں جائے گا انہوں نے عامر چیمہ کی شہادت کو خودکشی کا واقعہ قرار دیئے جانے کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ اس اہم ایشو پر جرمن حکومت سے سرکاری سطح پر احتجاج کرتے ہوئے اسے واشگاف الفاظ میں قتل کا واقعہ قرار دے اور شہید کی میت فی الفور پاکستان لانے کے انتظامات مکمل کئے جائیں اس موقع پر شہید کے والد پروفیسر محمد نذیر چیمہ اور دیگر لواحقین سے بھی دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام عامر چیمہ کی روح کے ایصال ثواب کے لئے جامع مسجد بلاک نمبر 2 میں قرآن خوانی بھی ہوئی مجلس کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد سمیت دیگر راہنماؤں نے تقریب میں شرکت کی۔

حافظ آباد شہر مساجد میں شہادت کے خلاف احتجاج

حافظ آباد: حافظ آباد اور مضافات میں آج ملک کے دوسرے شہروں کی طرح یہاں بھی مساجد میں عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی جرمنی حکومت کے اندھے قوانین کے تحت پولیس نے بے رحمانہ تشدد کر کے شہید کر دیا تھا اور اس کا جسد خاکی واپس نہ دینے پر احتجاج کیا حافظ آباد میں جماعت اہل سنت کا سب سے بڑا اجتماع جامع مسجد الفاروق میں ہوا جہاں اہل سنت کے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عامر چیمہ کی شہادت کے بعد اب کئی اور عامر چیمہ نے جنم لے لیا ہے مولانا محمد الطاف حسین، اہلحدیث کے راہنماؤں صاحبزادہ ابراہیم علوی اور مولانا نصر اللہ بھٹی نے بھی جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کیا۔

پیر محمد افضل قادری کا ردعمل

گجرات: عالمی تنظیم اہل سنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری نے کہا ہے کہ شہید ناموس رسالت ﷺ غازی عامر چیمہ شہید کو جتنا خراج عقیدت پیش کیا جائے کم ہے اس مرد مجاہد

نے حبیب خدا حضرت محمد ﷺ کا بدلہ لیا ہے اور اپنے عظیم عمل سے بتا دیا ہے کہ ابھی بھی مسلمانوں
میں ایسے غیرت مند نوجوان موجود ہیں۔ (بحوالہ 13 مئی 2006ء روزنامہ خبریں لاہور)

جسد خاکی اور جرمن حکومت کا رویہ

عامر چیمہ شہیدؒ کی شہادت کی خبر جب پاکستان میں عام ہوئی تو عوامی جذبات اور احتجاج کی حشر سامانیوں نے اہل اقتدار کو جھنجوڑ کر رکھ دیا قومی اسمبلی و سینٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں آواز بلند ہوئی میڈیا نے اس مسئلہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور ہائی لائٹ کیا تو پاکستانی سفارتخانے کی سرگرمی کا آغاز ہوا اور حکومتی اہلکار عامر چیمہ شہیدؒ کے والدین کے گھر اشک شوئی کے لئے آنے جانے لگے اس دوران جرمن میں پاکستانی سفارتخانے نے عامر کے لواحقین کو پیشکش کی تھی کہ اگر وہ چاہیں تو وہ مرحوم کا جسد خاکی جرمنی میں ہی دفن کر دیں مگر شہید کے والدین نے اس پیشکش کو فوراً ہی رد کرتے ہوئے عامر چیمہ کا جسد خاکی جلد از جلد پاکستان بھیجنے پر زور دیا علاوہ ازیں عامر کے والد نے پاکستانی سفارتخانے پر واضح کر دیا تھا کہ وہ کسی قسم کی قانونی کارروائی نہیں چاہتے اور نہ ہی انہیں کسی رپورٹ وغیرہ کے درج کروانے سے دلچسپی ہے اس لئے عامر کے جسد خاکی کو بلا تاخیر پاکستان بھیجا جائے واقعات کے دوران شہید کے گھر پر اس وقت کہرام مچ گیا جب 9 مئی کو دفتر خارجہ نے راولپنڈی میں عامر کے والد کو عامر چیمہ کا دو صفحات پر مبنی ایک خط پہنچایا جس پر شہید عامر چیمہ نے تحریر کیا تھا کہ ”اگر میری موت جیل میں واقع ہوگئی تو سعودی حکومت اجازت دے کہ میرے والدین جنت البقیع میں میری تدفین کر سکیں یا پھر کسی ایسے بڑے قبرستان میں دفنایا جائے جہاں نیک لوگوں کی قبریں ہوں میرا جنازہ بڑا کرایا جائے اور کوئی مسلمان میرے لئے درجات کی بلندی کے لئے خانہ کعبہ اور مسجد نبوی ﷺ میں دعا کروائے تا کہ میرے حساب کتاب میں آسانی ہو“۔

یہ خط چار صفحات کا تھا جس میں سے دو صفحات عامر کے اہل خانہ کے حوالے کئے گئے جس سے لپٹ لپٹ کر اہل خانہ اور عزیز و اقارب روتے رہے اور اسے چومتے رہے اسے اب وہ

ہمیشہ کے لئے عامر کی آخری نشانی کے طور پر تبرک سمجھتے ہوئے گھر میں محفوظ رکھیں گے تا کہ یہ امانت آئندہ نسلیں بھی دیکھ سکیں۔ میاں صاحب نے سچ کہا ہے کہ

سدا سکھالے او ہو بھائی عشق جھناں گھٹ آیا
مرہم پھٹ اونہاندے بھانے ہکو جیہا سکھایا

عامر چیمہ شہیدؒ کی آمد آمد ہے ہر کوئی اس کی راہیں دیکھ رہا ہے اس تناظر میں روزنامہ جناح کے کالم نگار سید عمران شفقت لکھتے ہیں۔

آمد عاشق رسول ﷺ مرحبا

''وہ آ رہا ہے ہر آنکھ اس کی منتظر ہے سب اس کی راہوں پر آنکھیں بچھائے ہوئے ہیں سب کے دلوں میں اس کے لئے لازوال اور بے پناہ محبت ہے اس پر بہت کچھ لکھا جا رہا ہے بہت کچھ لکھا گیا ہے میں بھی اسے خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ کئی دنوں سے سوچ رہا تھا کہ کچھ لکھوں مگر عجب کشمکش کا شکار ہوں کہ کیا لکھوں۔ مجھے وہ لفظ نہیں مل رہے جو اس کو خراج تحسین پیش کر سکیں یوں تو لفظوں سے بڑی شناسائی کا دعویٰ رہا ہے مجھے میرے تخیل کے آنگن میں لفظ شرارتی بچوں کی طرح اچھل کود اور اٹھکیلیاں کرنے والے یہ لفظ ہاتھ باندھ کر سرنگوں ہو گئے میں نے جس جس لفظ کی طرف دیکھا وہی وہی لفظ اپنی اپنی آنکھوں میں اپنی پستی اپنی کم مائیگی کا احساس لئے میرے سامنے آ گیا یہ کم مائیگی میری ہی ہے جو اس کے رتبے اور اس کے مرتبے کا احاطہ نہیں کر پا رہا اس نے جو کیا وہ ہر کسی کا مقدر نہیں ہو سکتا جو اس نے کیا وہ کوئی خود نہیں کر سکتا اس کے لئے لوگ پہلے سے منتخب ہوتے ہیں جو مقام اسے ملا وہ مقام عقل نہیں لے سکتی جو تڑپ اس کو ملی تھی وہ صرف خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے ہی ودیعت ہوتی ہے اس نے اپنی ادائے عاشقانہ سے سب کے دل موہ لئے ہیں وہ آ رہا ہے گھروں سے نکل کر اس کا استقبال کیجئے تا کہ پیغام ملے انسانیت کے سوداگروں اور ٹھیکیداروں کو کہ ہم بھی ''دہشت گرد'' ہیں جس روز وہ آئے تو

دل کی دھڑکنوں سے فضائیں گونج اٹھیں جو ساروکی نہیں جا سکتے وہ گھروں کی چھتوں پر سبز ہلالی پرچم لہرائیں اور سڑکوں پر نکل آئیں ساروکی کی طرف اپنے چہروں کا رخ کرلیں اور اسے خوش آمدید کہیں جس روز وہ آئے اس روز گستاخوں کا پتہ پانی کر دیا جائے ہمیں سڑکوں، بازاروں میں نکل کر اس کا استقبال کر کے ''ماڈریشن'' کے نئے فلسفہ کورد کرنا ہے اٹھئے اور بتا دیجئے ''دوستی'' کا دم بھرنے والوں کو ہم سب بھی بنیاد پرست نظر آئیں۔ رکئے اور غور سے سنئے کہ کیا ہم یہ جو ''اہل دانش'' ہیں ان سے پوچھیں کہ عامر چیمہ کو کیا نام دینا چاہئے دہشت گرد یا پھر ''بنیاد پرست'' ایسا بنیاد پرست جو یورپ علم کی ''خیرات'' لینے گیا اور اپنے ہی ''محسنوں'' کی جان کا دشمن ہو گیا کیا اسے ''جاہل'' کہا جائے جو یورپ کی تہذیب میں رہ کر بھی ''مولوی'' بن گیا ایسا ''بدذوق'' کہا جائے اسے جس کی لگن، تڑپ اور عشق کو یورپ کی رنگینیاں بھی مدغم نہ کر پائیں وہ اٹھا اور شان محمد عربی ﷺ پر قربان ہو گیا کیا اہل جنوں اسے ''جاہل'' ''بدذوق'' اور ''محسن کش'' کا نام دینا پسند کریں گے نہیں ہرگز نہیں سوچئے کتنا بے بس کر گیا ہے عامر چیمہ ''دوست نوازوں'' کو کہ ان کے دعوے ان کی روشن خیالی اور لبرل ازم کے تمام کے تمام واعظوں ان کی تمام نصیحتوں پر پانی پھیر گیا۔

جن دنوں توہین آمیز خاکے چھپے تھے ان دنوں پوری امت سراپا احتجاج بنی ہوئی تھی مگر مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے گنبد خضراء کے مالک کی نظریں احتجاج کرنے والوں میں سے کسی کو ڈھونڈ رہی ہوں دیکھ رہی ہوں کہ ان میں علم الدینؒ کی رسم ادا کرنے کا آرزومند کون ہے یہ دل دھڑکتا تھا بار بار دھڑکتا تھا یہ سب سوچ کر کہ وہ خوش نصیب کون ہو گا کل اس کا بھی بھید کھل گیا وہ ایسے کہ عامر چیمہ کی طرف سے ڈینش اخبار کے ایڈیٹر پر حملہ کرنے اور پھر عامر چیمہ کی گرفتاری کی خبر سب سے پہلے ''جناح'' نے بریک کی تھی اور جس رپورٹر نے یہ خبر بریک کی تھی اس کا نام محمد رحمن بھٹہ ہے وہ کل ہی راولپنڈی سے لاہور پہنچا تھا رحمن بھٹہ وہ خط لایا تھا اپنے ساتھ جو سفارتخانے کے ذریعے عامر کے گھر والوں کو ملا ہے کچھ تصویریں بھی لایا وہ اپنے ساتھ اس نے ایک واقع سنایا جس نے یہ بھید کھول دیا کہ عامر چیمہ پیدا ہی آقا ﷺ کے نام پر جان قربان کرنے

کے لئے ہوا تھا عامر کی والدہ نے رحمٰن بھٹہ کو بتایا کہ میری ماں یعنی عامر کی نانی اماں عمرہ ادا کرنے گئیں تو انہوں نے حرم پاک میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ایک خواب دیکھا کہ ان کی بیٹی یعنی عامر کی والدہ کو حوروں نے اپنے حصار میں لیا ہوا ہے اور بڑے پرنور عالم میں حوریں ان کی بیٹی کی خدمت میں مگن ہیں اچانک نانی اماں کی آنکھ کھلی تو جو پہلا خیال آیا وہ یہ تھا کہ ان کی بیٹی اللہ کو پیاری ہوگئی ہیں جب نانی اماں نے بیٹی کی خیریت دریافت کرنے کے لئے پاکستان رابطہ کیا تو انہیں بتایا گیا کہ اللہ نے انہیں نواسہ عطا کیا ہے نانی اماں ہمیشہ کہا کرتی تھیں عامر بڑا کرموں والا ہے لیکن اب جا کر عامر کے اہل خانہ پر بھید کھلا ہے کہ اس خواب کی حقیقت کیا تھی عامر چیمہ کی ماں کا رتبہ شاید ہی عصر حاضر کی کسی اور ماں کو نصیب ہو وہ تو ماں ہے عامر جس خاک کے سپرد کیا جائے گا اس خاک کا رتبہ ہی مان نہیں جو ہاتھ عامر کو چھو لیں گے میرا ایمان ہے وہ ہاتھ دوزخ کی آگ میں نہیں جلیں گے اور جو مٹی عامر پر پڑے گی وہ مٹی بھی امر ہو جائے گی جو آقا ﷺ کے نام پر مر مٹیں ان کی مثال کہاں ملتی ہے خوش بختی پھر کہاں جا کر ٹھہرتی ہے یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے لیکن یہ باتیں ''اہل دانش'' نہیں جان سکتے ان کے صرف دماغ ''منور'' ہیں دل شاید جذبوں سے عاری ہیں دو جمع دو کی باتیں کرنے والے عشق کی آگ تک کو ہیں سمجھ سکتے اس لئے وہ جو کہیں وہ سب بے معنی ہے عاشق لوگ دلیلوں پر کب یقین رکھتے ہیں بتا دیجئے کہ ہم آقا ﷺ کے عاشق ہیں عامر کی علم دین کی رسم نبھانے کی تمنا ہم بھی رکھتے ہیں وہ آ رہا ہے استقبال کیجئے اور یوں کیجئے کہ آسمان ہلنے لگے زمین کانپ اٹھے یک زبان ہو کر کہیے.................

آمد عاشق رسول ﷺ مرحبا

عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کی لاہور آمد

پچھلے دس روز سے عامر چیمہ شہید کا راستہ دیکھتے دیکھتے آنکھیں پتھرا گئی تھیں دلوں کی دھڑکنیں تیز ہوگئی تھیں جذبات کی حدت سورج کی گرمی کو بھی مات دے رہی تھی عامر چیمہ شہید کے

جسد خاکی کو دیکھنے اور چومنے کے لئے وطن کے کروڑوں انسان ترس گئے تھے خود سرزمین وطن اسے اپنی آغوش میں لینے کے لئے جھولی پھیلائے ہوئے تھی وہ نہیں آ رہا تھا کئی حیلے بہانے کئے جاتے رہے، بہت احتجاج ہوئے، بیان بازی جاری رہی، مذمتی قراردادیں پاس کی گئیں کئی جتن کئے گئے مگر وہ نہ آیا آنکھوں سے آنسو خشک ہو گئے عزیز و اقارب کے حوصلے ٹوٹتے رہے کئی بار جذبات میں طغیانی آئی جمعۃ المبارک کو دعائیں کروائی گئیں احتجاج ہوا جلوس نکالے گئے ملک بھر میں عشرہ بھر ایک طوفان بپا رہا۔ ہنگامہ خیز صورتحال سے ملک گزر رہا تھا وطن کا دلیر پتر آ رہا تھا اس گھبرو جوان کی آمد کا کسے انتظار نہ ہوگا؟ بہت سے پروانے اس کی آمد سے متعلق فکر مند تھے وہ اپنے شہید بیٹے، بھائی اور ساتھی کا اس کے شایان شان استقبال کرنے کے لئے تڑپ رہے تھے وہ چاہتے تھے کہ انہیں موقع ملے تو وہ اقلیم عشق کی بادشاہت کے تاجدار کا زوردار استقبال کریں مگر حکمران کسی کو کچھ بتانے سے گریزاں تھے وہ سیکورٹی انتظامات میں مگن تھے قومی راہنماؤں نے کہا کہ شہید کے استقبال کی اجازت نہ دینا عوام کی توہین ہے مگر حکومت نے اپنے آمرانہ رویوں کو برقرار رکھتے ہوئے جمہور کی آواز پر کان دھرنے کی بجائے امریکہ کے بے دام غلاموں کی ہدایات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس سارے معاملے کو صیغہ راز میں رکھا اور آخری وقت تک کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے دی بے پناہ اصرار اور جان لیوا انتظار کے بعد شہید عامر عبدالرحمٰن چیمہ کا جسد خاکی آخر خدا خدا کر کے 13 مئی بروز ہفتہ 2006ء 14 ربیع الثانی 1427ھ صبح 9 بج کر 20 منٹ پر علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ لاہور پر اترا جسے وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کے صوبائی وزیر شجاع خانزادہ نے وصول کیا اس موقع پر شہید عامر چیمہ کے چچا عصمت اللہ چوہدری اور ماموں پروفیسر محمد اسلم چوہدری بھی موجود تھے۔ صوبائی وزیر شجاع خانزادہ نے میت پر پھولوں کی چادر چڑھائی اور وہیں دعا کروائی۔ اس موقع پر انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عامر چیمہ کی شہادت کے غم میں حکومت پنجاب بھی برابر کی شریک ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان سے ایک خصوصی ٹیم جرمنی روانہ ہوگئی ہے اور اس کی پوسٹ مارٹم رپورٹ اور دیگر تحقیقاتی رپورٹیں بھی جلد میڈیا کے ذریعے عوام تک پہنچائی جائیں گی انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب بھی امکان ہے کہ مرحوم کے

لواحقین سے اظہار افسوس کے لئے ان کے پاس جائیں۔

جب شہید عامر چیمہ کا جسد خاکی لاہور ایئرپورٹ پر پہنچا تو سارا علاقہ سیل تھا چڑیا کو بھی پر مارنے کی اجازت نہیں تھی مگر اس کے باوجود وہاں ایک درجن کے قریب لوگ موجود تھے جو بار بار جسد خاکی کے بارے پوچھ رہے تھے کہ اسے باہر لایا جائے گا یا نہیں باریش نوجوان بڑے مضطرب تھے کہ کب ، عامر چیمہ شہیدؒ کی میت باہر لائی جائے گی ان افراد کی زبانوں پر مسلسل اللہ اکبر کا ورد جاری تھا یہ بے چینی سے انٹرنیشنل آمد والے ٹرمینل کے سامنے کبھی ایک طرف تو کبھی دوسری طرف ٹہل رہے تھے کبھی یہ ٹرمینل کے قریب پڑی کرسیوں پر بیٹھ جاتے اور عامر چیمہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے خراج تحسین پیش کرتے اور اسے ہیرو کا درجہ دیتے وہاں چند ایک نقاب پوش خواتین بھی تھیں جو عامر چیمہ کی میت والے تابوت کو دیکھنے کے لئے بے تاب و بے چین تھیں کئی خواتین وہاں موجود سیکیورٹی اہلکاروں سے پوچھتی رہیں کہ بھائی شہید کی میت باہر آئے گی یا نہیں لیکن سیکیورٹی اہلکار جب انہیں بتاتے کہ میت والا تابوت ہیلی کاپٹر کے ذریعے شہید کے گاؤں ساروکی جا رہا ہے تو ان خواتین کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے اور ان کے منہ سے بے ختیار یہ الفاظ نکلتے کہ کیا تھا اگر شہید کی ایک جھلک انہیں بھی دکھا دی جاتی اور وہ بھی دیکھ لیتیں کہ وہ کون سا نورانی چہرہ ہے جس نے توہین رسالت کرنے والے اخبار کے ایڈیٹر کو قتل کرنے کے لئے حملہ کیا ایئرپورٹ پر دو تین سفید ریش والے بزرگ بھی موجود تھے جو عامر چیمہ کی میت کو دیکھنے کے لئے بے چین تھے لیکن جب انہیں پتہ چلا کہ میت ہیلی کاپٹر کے ذریعے ساروکی چلی گئی ہے تو وہ عامر چیمہ کے والدین کو دعائیں دیتے ہوئے اچانک ایئرپورٹ سے غائب ہو گئے کہ وہ ماں باپ کتنے خوش نصیب ہیں جن کی اولاد نے شہادت کا رتبہ پایا ہے۔

اس دوران صحافیوں نے ایئرپورٹ پر جرمنی سے واپس آنے والے مسافروں امتیاز، عطاء اللہ، عامر، اسد اور اعجاز سے عامر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ عامر جرمن پولیس کے ٹارچر سے شہید ہوا ہے لیکن ہمیں معلوم نہیں تھا کہ عامر شہید کی میت اس طیارے میں آ رہی ہے انہوں نے کہا کہ جو بھی ہوا اس کا انتہائی دکھ اور افسوس ہے مگر

تنے بڑے واقع کے بعد بھی جرمنی میں پاکستانیوں کے ساتھ کوئی ناروا سلوک نہیں کیا گیا اگر یہ
قع امریکہ میں ہوا ہوتا تو پاکستان کے لئے اب تک ضرور کوئی نہ کوئی مصیبت ٹوٹ چکی ہوتی۔
ہوں نے کہا کہ جرمن میں رہائش پذیر زیادہ تر لوگوں کا یہی خیال ہے کہ جرمنی پولیس کے تشدد
ے ہی عامر چیمہ کی شہادت ہوئی ہے اور اس بارے میں حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ سختی سے
ومت جرمنی کے ساتھ اس معاملے کو حل کرے پاکستانی بھی آخر انسان ہیں یہ کون سا قانون ہے
ر امریکی، برطانوی یا کوئی شہری ہلاک ہو جائے تو پوری دنیا میں آگ لگ جاتی ہے غیر ملکی میڈیا
بات کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے ان ممالک کی حکومتیں فوری ایکشن لیتی ہیں مگر افسوس
ری حکومت نے ابھی تک ایسے کوئی اقدامات نہیں کئے جس کی وجہ سے معلوم ہو کہ پاکستانی بھی
ن ہیں انہوں نے کہا کہ اب میڈیا کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کیس کو میرٹ پر شائع کرے
و اصل صورتحال سامنے لائے اور جو ہیومن رائٹس کی عالمی تنظیمیں ہیں تو وہ کیوں خاموش ہیں؟
ف اس وجہ سے کہ ہلاک ہونے والا پاکستانی ہے لاہور ایئر پورٹ پر دیگر پروازوں سے آنے
نے والے بھی مجاہد عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی میت کے بارے میں ایئر پورٹ سیکیورٹی حکام سے
علوم کرتے رہے کہ ان کی میت ایئر پورٹ سے باہر لائی جائے گی یا نہیں۔

یہ ایک تاریخی موقع تھا کہ اہالیان لاہور اس سے استفادہ کرتے ہوئے غازی علم دین
ہید کے جنازے کے استقبال کی یاد تازہ کر دیتے مگر اب لاہور میں مادیت زدہ ماحول کا غلبہ ہے
ی وجہ ہے کہ غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ کا جسد مبارک لاہور آیا لیکن اہل لاہور اپنی روایتی
جذوں اور جذبات کا مظاہرہ نہ کر سکے اس افسوسناک صورتحال پر نامور قلمکار اوریا مقبول جان لکھتے
ہیں۔

بدنصیب شہر

کتنے بدنصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جن کے دروازے پر کسی محبوب کی آہٹ سنائی دے
یکن ان کے دروازے یوں مقفل رہیں جیسے تالوں کو صدیوں سے زنگ لگ چکا ہے بس وہ آمد

خوشبو کے ایک جھونکے کی طرح گذر جائے ایسا کچھ ایسے شہر کے ساتھ اتنی خاموشی سے ہو گیا کہ خواب کی لذت میں ڈوبے شہریوں کو اس کا احساس تک نہ ہو سکا یہ (لاہور) تو وہ شہر تھا جو ایسے عاشقوں کا دیوانہ تھا 1929ء کا لاہور موچی دروازے میں گونجتی ہوئی عطاء اللہ شاہ بخاری کی گرجدار آواز غازی علم دین کا شمع رسالت پر پروانہ وار قربان ہونے کا مقصد اس شہر کی گلیوں، کوچوں اور بازاروں نے ایک عقیدت افروز منظر دیکھا تھا یوں لگتا تھا کہ پورا لاہور اس شخص کے جنازے کو کندھا دینا فرض عین سمجھتا ہے اس میں شرکت سے اپنے پاؤں کو گرد آلود کرنا اپنے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ گردانتا ہو کون تھا جو اس جنازے میں شریک نہ تھا کون سا کوچہ ایسا تھا جس کے مکانوں کی چھتوں اور بالکونیوں سے اس جنازے کی ایک جھلک دینے کو بے تاب اس امت کی بیٹیاں موجود نہ تھیں عشق رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی نظموں کے خالق علامہ اقبالؒ اپنی چشم نم کے ساتھ بار بار اس جنازے کو کندھا دیتے اور کہتے جاتے ''اسی گلاں کر دے رہ گئے۔ ترکھان دا منڈا بازی لے گیا'' خود اپنے ہاتھوں سے اس شہید کو لحد میں اتارا اور اسی کیفیت پر یہ شعر کہا۔

ان شہیدوں کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ

قدر و قیمت میں ہے خوں جن کا حرم سے بڑھ کر

یہی وہ شعر تھا جس میں ایک انگریز عورت کو رسالت مآب ﷺ کی شان میں گستاخی پر خانساماں نے قتل کر دیا تو سر میاں محمد شفیع وکالت کو پیش ہوئے بحث کرتے جاتے اور آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہائی کورٹ کے جج نے حیرت سے یہ سوال کیا کہ سر شفیع کیا آپ جیسے ٹھنڈے دل و دماغ کا وکیل اتنا جذباتی ہو سکتا ہے آنکھوں سے آنسو جاری رہے اور حسرت دیا اس سے جواب دیا کہ جناب آپ کو معلوم نہیں کہ مسلمان کو اپنے پیغمبر ﷺ کی ذات سے کس قدر محبت ہوتی ہے سر شفیع بھی اگر وہاں ہوتا تو وہی کرتا جو اس ملزم نے کیا لیکن ٹھیک 77 سال بعد ایک عاشق رسول ﷺ کا جسد خاکی اپنی رحمتوں کی بارش کے ساتھ اس شہر کی سرزمین پر اتارا اور پھر چند لمحوں

بعد فضا میں بلند ہو گیا کہ مصلحت کوشوں کا تقاضہ ہی کچھ اور تھا اسے یوں اس کے آبائی گاؤں پہنچایا جانا تھا کہ کہیں کسی جگہ ان عشاق کا ہجوم اکٹھا نہ ہو جائے جو خواہ کتنے ہی گناہوں سے لتھڑے ہوئے کیوں نہ ہوں ناموس رسالت ﷺ پر جان قربان کر دینے کے لئے شفاعت کی سند کے طلب گار ضرور ہوتے ہیں۔

عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ کا وجود چند لمحوں کے لئے لاہور ایئر پورٹ پر اتارا گیا وہ لاہور جس نے غازی علم الدین شہیدؒ کو میانوالی میں دفن کے بعد بھی عقیدت اور وارفتگی کے عالم میں یہاں لا کر دفن کیا تھا میرا ماتم تو اس بدنصیب شہر کا ماتم ہے جہاں سے ایک شہید کا جنازہ نہ گزر سکا لیکن اس کا ٹریفک کا نظام درہم برہم ہونے سے بچ گیا اس کی صاف ستھری چمکدار عمارتوں کی آب و تاب بحال رہی اس کی امن و امان کی کیفیت پر کوئی حرف نہ آ سکا یہ بدنصیبی شاید مدتوں میرے جیسے محروم آدمی کے لئے افسوس کا باعث بنی رہے لیکن کبھی کبھی میں بھی سوچتا ہوں تو کانپ اٹھتا ہوں کہ وہ امت جس کا سرمایہ ہی صدیوں سے عشق رسول ﷺ ہے جن کی محبتوں کا عالم یہ تھا کہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب ''الصارم المسلول علی شاتم رسول'' میں ثقہ راویوں کی وہ روایتیں جمع کی ہیں کہ شام کے ساحلوں پر جب قلعوں کا محاصرہ کئے ہوئے مہینوں گزر جاتے اور قلعہ فتح ہونے کا نام نہ لیتا یہاں تک کہ وہ لوگ سرکار دو عالم ﷺ کی شان میں کوئی گستاخی کر بیٹھتے تو یوں لگتا جیسے غیرت خداوندی جوش میں آ گئی ہو اور قلعہ گھنٹوں میں فتح ہو جاتا جو اپنے ماں باپ اور اولاد سے زیادہ اپنے رسول ﷺ سے یوں محبت کرتے ہیں کہ بقول اقبالؒ مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرے سامنے کوئی یہ کہے کہ ''آپ ﷺ نے میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے''۔

ایسی امت اور غازی علم الدین کی روایت کے امین شہر کے بدنصیب لوگ اپنی محرومی پر اتنا تو سوچتے ہوں گے کہ جو حکمران اپنے ایک معزز کو سرکاری اعزاز کے ساتھ دفن کرنے کے لئے پورے اسلام آباد کو سکیورٹی کا قلعہ بنا سکتے ہوں وہ ایک عاشق رسول ﷺ کے متوالوں کے ہجوم سے اتنے خوفزدہ اور ڈرے ڈرے کیوں تھے۔ ماں باپ اور اولاد سے زیادہ آپ ﷺ کی ذات سے محبت ایمان کی شرط ہے ہم تو سڑکوں، عمارتوں، ٹریفک سگنلوں اور سائن بورڈوں کی چھوٹی سی

متاع بھی قربان نہیں کرنا چاہتے اور روز محشر شفاعت کے طلب گار بھی ہیں۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ کا جسد مبارک لاہور سے بذریعہ ہیلی کاپٹر گوجرانوالہ کینٹ 11:30 بجے لایا گیا۔ ''پہلے اعلان ہوا تھا کہ عامر چیمہ کا جسد خاکی اسلام آباد پہنچ رہا ہے پھر پرسوں تک یہ خبر چل رہی تھی کہ میت چارروز بعد اتوار کو پاکستان پہنچے گی پھر جمعۃ المبارک کی رات کو اطلاع ملی کہ صبح سویرے جرمنی سے لاہور میت پہنچے گی جس پر راولپنڈی میں نمازِ جنازہ کے تمام پروگرام منسوخ کر دیئے گئے اور عامر چیمہ کے والدین کو راتوں رات ساروکی پہنچایا گیا حالانکہ پروگرام کے مطابق میت کو راولپنڈی آنا تھا جہاں نمازِ جنازہ کے بعد بذریعہ ہیلی کاپٹر یا ایمبولینس کے ذریعے ساروکی لائی جانی تھی جہاں پر تدفین ہونا تھی میت کے پاکستان پہنچنے اور تدفین تک کنفویژن پیدا کی جاتی رہی اور میت لاہور پہنچنے سے چند گھنٹے قبل تک یہ پیغام چلایا جاتا رہا کہ میت لاہور سے اسلام آباد جائے گی جہاں سے واپس ساروکی لائی جائے گی لیکن یہ آخری وقت پر جرمنی سے آنے والی پرواز 9:30 پر لاہور ایئرپورٹ پر اتری عامر شہید کی میت کے ہمراہ ان کی ماموں زاد بہن فاخرہ جو کہ برلن میں مقیم تھی انہیں ایئرپورٹ رن وے سے ایک گاڑی میں بٹھا کر پرانے ایئرپورٹ پر کھڑے پنجاب حکومت کے ہیلی کاپٹر جسے وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی استعمال کرتے ہیں اس میں بٹھایا گیا جہاں سے عامر چیمہ شہید کا تابوت اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں رکھا گیا ایئرپورٹ پر ملازمین بھی شہید کے تابوت کو عقیدت کے طور پر چومتے رہے کئی ملازمین تابوت پر پھول پھینکتے رہے'' شہید کی ماموں زاد بہن، چچا عصمت اللہ اور ماموں پروفیسر محمد اسلم کو خصوصی طیارے کے ذریعے راہوالی روانہ کیا گیا۔ اس موقع پر ڈی آئی جی آپریشن عامر ذوالفقار، ڈی سی او میاں

اعجاز، ان کے ہیلی پیڈ پر ضلعی ناظم فیاض حسین چٹھہ، اکمل سیف علی چٹھہ ایم پی اے، شہید کے کزن زمان ان کے بہنوئی ظہیر، سٹیشن کمانڈر گوجرانوالہ بریگیڈیئر اظہار الحسن، وفاقی پارلیمانی سیکرٹری رانا عمر نذیر بھی موجود تھے۔ لاہور ایئر بیس پر ڈی سی او گوجرانوالہ راؤ منظر حیات نے استقبال کیا۔

عامر شہید کی میت کینٹ راہوالی گوجرانوالہ سے بذریعہ ایمبولینس موضع ساروکی پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ روانہ کیا گیا جسد خاکی کے قافلے کی قیادت ڈی پی او گوجرانوالہ ڈاکٹر عارف مشتاق کر رہے تھے صوبائی وزیر خوراک چوہدری محمد اقبال اور ضلع ناظم محمد فیاض چٹھہ بھی گاڑیوں کے جلوس کے ہمراہ تھے راہوالی سے لے کر ساروکی تک سیکیورٹی کے بہت سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ 10 تھانوں کی پولیس، ایلیٹ فورس، ریزرو پولیس، پانچ ڈی ایس پی، دو ایس پی ٹریفک کا عملہ ڈیوٹی دے رہا تھا لوگوں نے راستے میں میت پر جگہ جگہ گل پاشی کی سارے راستے نعرہ تکبیر اللہ اکبر کے نعرے گونجتے رہے۔ یہ قافلہ شہید کا جسد خاکی لے کر تقریباً پون بارہ بجے شہید کے آبائی گاؤں موضع ساروکی پہنچا شہید کا جسد مبارک محکمہ صحت کی ایمبولینس میں لایا گیا شہید کی میت ایک جلوس کی شکل میں ساروکی لائی گئی پولیس وضلعی انتظامیہ کی گاڑیوں کے علاوہ جنازہ میں شرکت کے لئے جانے والی گاڑیوں نے شہید کی ایمبولینس کے پیچھے ایک جلوس کی شکل اختیار کر رکھی تھی موضع ساروکی پہنچنے پر عجیب وغریب کیفیت دیکھنے کو ملی لوگوں نے ساروکی کے بازاروں اور گلیوں کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجا رکھا تھا جگہ جگہ عامر شہید کے بینرز آویزاں تھے لوگوں نے گھروں کے باہر پانی کی سبیلیں لگا رکھی تھیں گوجرانوالہ کے ضلعی ناظم نے بھی پانی کے کولر وہاں رکھوائے ہوئے تھے لیکن عوام کی کثیر تعداد کی وجہ سے اور شدید گرمی نے ساروکی میں پانی نایاب بنا دیا لوگ جہاں کوئی نلکا دیکھتے دوڑ پڑتے وہاں ہی پانی پینے والوں کا مجمع لگ جاتا پولیس کی گاڑیاں ایمبولینس کے آگے پیچھے جارہی تھیں پھولوں کی بارش سے ایمبولینس پھولوں سے ڈھک گئی اور جلوس کے راستے گلاب سے سرخ ہو گئے پروفیسر محمد نذیر چیمہ اپنے بیٹے کی آخری رسومات ادا کرنے کے لئے علی الصبح تقریباً ساڑھے چار بجے راولپنڈی سے آبائی گاؤں ساروکی چیمہ پہنچے اور

تقریباً چھ بجے صبح سے اپنے آبائی قبرستان میں کفن دفن وغیرہ کے انتظامات اپنی نگرانی میں کرواتے رہے۔ان کی صحت ٹھیک نہ تھی اس لئے لاہور بھی نہ جا سکے۔ غازی عامر شہید کی قبر کے لئے جگہ کی نشاندہی شہید کے والد پروفیسر محمد نذیر چیمہ نے برلب سڑک خود کی عامر چیمہ شہید کی والدہ ثریا بیگم اور تینوں بہنیں کشور، صائمہ اور سائرہ فلائنگ کوچوں میں سوار اپنے قریبی عزیزوں اور پولیس کی سخت حفاظتی کانوائے میں تقریباً صبح نو بجے ساروکی چیمہ میں پہنچے شہید کا جسد خاکی ساروکی پہنچا تو فضاء نعرہ تکبیر اللہ اکبر سے گونج اٹھی اس موقع پر سڑک کے دونوں اطراف کھڑے ہزاروں افراد نے شہید کو لانے والی ایمبولینس اور راستے میں منوں پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں اور دیکھتے ہی دیکھتے انسانوں کا ایک سمندر ایمبولینس کے پیچھے دوڑنے لگا جب کہ اس دوران گرمی کی شدت، دھکم پیل اور بھگدڑ سے لوگوں کا برا حال ہو رہا تھا لیکن کسی کو کسی کی خبر نہ تھی ایمبولینس میں موجود جسد خاکی کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ہزاروں افراد نے جنازہ گاہ کے راستہ میں دو ایکڑ اراضی پر لگی ٹماٹر کی فصل کو برباد کر دیا تاہم لوگوں کا جوش اور جذبہ قابل دید تھا عامر چیمہ شہید کی میت کو سب سے پہلے ان کے آبائی گھر لایا گیا قافلے کے ہمراہ آنے والے سرکاری اہلکاروں نے شہید کے والد کو گلے لگا کر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہیں بوسہ دیا شہید کے والد محترم اور والدہ محترمہ نے درود و سلام کے تحفے کے ساتھ شہید بیٹے کا استقبال کیا عامر کے آبائی گھر میں ان کا جسد خاکی رکھا گیا جہاں ان کے والد، والدہ، دادی، تایا، چچاؤں، بہنوں، بھائیوں اور عزیز و اقارب سمیت تمام رشتہ داروں نے آخری دیدار کیا۔

پھر کسے فرصت نظر ہو گی
ٹک میرِ جگر سوختہ کی جلد خبر لے
کون لوٹا اجل کی راہوں سے
کیا یار بھروسا ہے چراغ سحری کا

کچھ دیر بعد آخری دیدار کیلئے میت کو گھر کے باہر رکھ دیا گیا جہاں لاکھوں افراد نے ان

کا آخری دیدار کیا دیدار کرنے والوں سے شہیدؒ علاؤالدین کلیم کے الفاظ میں گویا کہہ رہے تھے

آخری بار دیکھ لو مجھ کو
شرمگیں شرمگیں نگاہوں سے

یہیں کہیں حکمرانوں، ان کے نمائندوں اور ذمہ داروں سے شہیدؒ کی روح مخاطب تھی کہ

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستین کا

مخلوق خدا نے جذبوں اور نیازمندیوں کی سوغات شہید کی بارگاہ ناز میں پیش کی۔ آنسوکی لڑیاں اور پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ دیکھنے والی آنکھوں نے دیکھا کہ فرشتے اور حوریں بھی عامر شہید پر باغ جنت کے پھول نچھاور کر رہے تھے اور مرزا اسداللہ خاں غالب بار بار میرے کان میں کہہ رہے تھے۔

اک خونچکاں کفن میں کروڑوں بناؤ ہیں
پڑتی ہے آنکھ تیرے شہیدوں پہ حور کی

عامر شہید کے جنازے کے موقع پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام لیواؤں کے جذبات دیدنی تھے چہروں پر خوشی بھی تھی اور حسرت بھی تھی، دلوں میں کرب بھی تھا اور زبان داد وتحسین بھی تھی، تابوت کو بوسے دیئے جا رہے تھے اور اس خوش قسمت ایمبولینس کو بھی چوما جا رہا تھا جس میں شہید کا تابوت رکھا تھا۔ بعض لوگ عامر شہیدؒ کی قبر کی مٹی چہروں، ہاتھوں اور سروں پر مل رہے تھے۔ کسی کی آنکھوں میں آنسو تھے اور کسی کی زبان پر درود وسلام کے نغمے تھے۔ کوئی کلمہ طیبہ کا ورد کر رہا تھا اور کوئی سبحان اللہ پکار رہا تھا کہیں نعرہ ہائے تکبیر و رسالت کی صدائیں تھیں اور کہیں جذبات سے معمور بوڑھے، جوان اور بچے شہید کے والد کے کپڑوں کو ہاتھ لگا کر کہہ رہے تھے "صدقے

او جواناں تیرے"۔

نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے لوگ رات کو ہی ان کے گاؤں پہنچنا شروع ہو گئے تھے گاؤں والوں نے میزبانی کے خوب فرائض سرانجام دیئے اور گاؤں بھر میں پانی کی جگہ جگہ سبیلیں لگا کر لوگوں کو پانی پلانے میں مصروف رہے۔ میت کو بالخصوص خواتین کے پنڈال میں لے جایا گیا جہاں ہزاروں خواتین نے تابوت کو چوم لیا اس دوران وزیر آباد، علی پور چٹھہ، گوجرانوالہ اور حافظ آباد میں کاروباری مراکز اور تجارتی ادارے تقریباً بند تھے۔ وزیر آباد اور گوجرانوالہ، گکھڑ منڈی، راہوالی، علی پور چٹھہ ایسے شہروں میں عامر شہیدؒ کے استقبال جنازہ اور اعتراف عظمت کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں شہریوں کی طرف سے بینرز آویزاں تھے وزیر آباد ریلوے پل کے بالمقابل رسول نگر روڈ پر جو ساروکی کی جانب جاتا ہے پولیس نے راستہ روکا ہوا تھا وہ ساروکی جانے والے حضرات کو راستہ نہیں دے رہے تھے۔ دوسری جانب سرکاری اہلکار بینرز اتارنے اور غائب کرنے میں مصروف نظر آ رہے تھے صبح ہی صبح نہ جانے کہاں کہاں سے خلق خدا قافلہ در قافلہ اپنے شہید بیٹے کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے دوڑی چلی آئی تھی۔ ضلعی انتظامیہ نے جنازہ پڑھانے کے لئے تھوڑے سے ٹینٹ لگائے ہوئے تھے جب کہ میت رکھنے کے لئے ایک اسٹیج بھی تیار کیا گیا تھا لیکن لوگوں کے اسٹیج پر چڑھ جانے کی وجہ سے اسٹیج ٹوٹ گیا لوگوں نے عامر شہید کے تابوت کو ہاتھوں میں اٹھائے رکھا لوگ سخت دھوپ میں کھڑے تھے پسینے سے شرابور ہر شخص کی صرف ایک ہی خواہش تھی کہ وہ عامر چیمہ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کر لے۔

عامر چیمہ شہید کے جنازے کے قابل دید مناظر

اتنا بڑا اجتماع ساروکی کی فضاؤں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا لوگ ننگے پاؤں، دہکتی زمین پر دوڑے چلے آ رہے تھے آسمان سے آگ برس رہی تھی گرمی کی شدت بے پناہ تھی لیکن عشق کی سرمستیوں نے انہیں اپنے آپ سے بے نیاز کر دیا تھا وہ گر رہے تھے بے ہوش ہو رہے

تھے پسینے میں شرابور تھے پیاس سے ان کے ہونٹ چٹخنے لگے تھے 72 ممالک کا میڈیا کوریج لے رہا تھا مغربی ذرائع ابلاغ کے نمائندے جنوں کی کرشمہ سامانیاں دیکھ رہے تھے اور حیران ہو رہے تھے کہ یہ لوگ کس سیارے کی مخلوق ہیں بی بی سی کا نمائندہ بار بار منرل واٹر کی بوتل سے منہ لگا رہا تھا بار بار پسینے سے تر چہرہ پونچھ رہا تھا اس نے مائیک جسٹس (ر) افتخار چیمہ کے سامنے کیا تو وہ بولے ''تم لوگ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے'' تمہارے پاس یہ تصور ہی نہیں کہ مسلمان رسول اکرم ﷺ سے کیسی محبت کرتے ہیں ہمارے لئے اپنی جانیں، اپنا مال، اپنی اولادیں، ناموس رسالت ﷺ کے سامنے ہیچ ہیں تمہیں اندازہ نہیں کہ عامر چیمہ سے لوگوں کی بے پایاں محبت کی وجہ کیا ہے''

بے شک انہیں اندازہ نہیں لیکن کیا ہمیں اندازہ ہے کہ جنہوں نے شہید کی میت کی بے حرمتی کی، اس کے والدین کی خواہش کی نفی کی اور اس کی بہنوں کی آرزوؤں کا خون کیا؟ پورے خاندان کو یرغمالیوں کے سے انداز سے سارو کی پہنچایا گیا اور یہاں جبراً نماز جنازہ پڑھانے پر مجبور کیا...... ؟ موت ایک اٹل حقیقت ہے لیکن عامر چیمہ جیسی موت کتنوں کو نصیب ہوتی ہے؟ عامر کی بہنیں شدید اضطراب اور غصے میں تھیں انہیں حکومت سے اس رویئے کی توقع نہ تھی وہ کہہ رہی تھیں ''ہمیں قیدیوں کی طرح یہاں لا پھینکا گیا کچھ بھی ہماری مرضی کے مطابق نہیں ہونے دیا گیا ہم سے بھی اور پورے پاکستان کے لوگوں سے بھی دھوکہ کیا گیا'' عامر کی والدہ ثریا بیگم نے بتایا ''عامر کا خط ملنے کے بعد ہم نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس کی وصیت کے مطابق ہم اسے راولپنڈی کے بڑے قبرستان میں دفنائیں گے لیکن حکومت نے ایسا نہ ہونے دیا ہم نے عامر کو امانتاً یہاں دفن کرنے کا فیصلہ کیا'' تو عرض یہ کیا جا رہا تھا کہ شہید عامر چیمہؒ کی نماز جنازہ میں کئی لوگ گرمی کے مارے بے ہوش ہو گئے نماز جنازہ میں شرکت کرنے والوں میں ضعیف العمر افراد، نوجوان، سکولوں، کالجوں کے طالب علم، سیاسی و دینی جماعتوں کے کارکن و راہنما بھی شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے اپنی کوششوں میں مصروف تھے تو وہاں عورتیں بھی سخت ترین دھوپ میں شہید کی ایک جھلک دیکھنے کو ترس رہی تھیں ہزاروں خواتین شہید کے گھر جمع تھیں شہید کے چہرہ انور کی زیارت بہت لوگوں کو نصیب ہوئی عورتیں تابوت کو ہاتھ لگاتی رہیں اور ایمبولینس کو ہاتھ لگا

کر چومتی رہیں سارو کی کے عوام کا جوش و خروش اور جذبہ دیدنی تھا لوگوں کی کثیر تعداد سارو کی پہنچ چکی تھی سارو کی کے لوگوں نے اپنے طور پر گھروں سے کھانے پکوا کر دور دیس سے آنے والے شہید کے دور دراز سے آئے مہمانوں کی سیوا کرنا بھی سعادت خیال کیا کئی مخیر حضرات نے اور ٹرانسپورٹروں نے وزیر آباد سے لوگوں کو سارو کی تک پہنچانے کے لئے خصوصی ٹرانسپورٹ چلوائی بعض گاڑیاں دیہاتوں میں جا جا کر شہید کی نمازِ جنازہ کا اعلان کرتی رہیں شہید کی نمازِ جنازہ سے کچھ دیر پہلے قریبی ریلوے لائن پر فیصل آباد سے پشاور، پنڈی جانے والی ٹرین گزر رہی تھی کہ مسافروں نے ایمر جینسی سگنل کھینچ کر ٹرین روک لی اور ٹرین کے تمام مسافروں نے اتر کر نمازِ جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

عامر چیمہ شہید کے قریبی عزیزوں اور مقامی لوگوں کی طرف سے وزیر آباد اور احمد نگر روڈ پر خوش آمدید، جی آیاں نوں، اہلاً و سہلاً اور مرحبا کی تحریروں سے مزین بینرز آویزاں کئے گئے تھے وزیر احمد، سارو کی، احمد نگر، جا مکے چٹھہ، علی پور چٹھہ، رسول نگر وغیرہ اور ارد گرد دیہاتوں میں تمام کاروبارِ زندگی معطل رہے اور تمام دکانیں بند رہیں۔ جنازہ گاہ کے لئے 10 ایکڑ سے زائد رقبہ پر انتظام کیا گیا تھا وزیر آباد سے 14 کلومیٹر کے فاصلے پر رسولنگر کو جانے والی سڑک پر واقع موضع سارو کی کی زمین آج سے عظیم ہو گئی تھی کیونکہ اس کی دھرتی میں آج ایک عاشق رسول ﷺ کا جسد خاکی رکھا جا رہا تھا سارو کی کے لوگ کتنے خوش قسمت ہیں یہاں کی سرزمین آج رشک ارم بن گئی تھی اس لئے کہ ان کی خاک سے اٹھنے والے عامر چیمہ نے آج ان کے گاؤں کا نام تاریخ میں رقم کر دیا تھا وہ گاؤں جس کا نام کوئی جانتا تک نہیں تھا آج دنیا میں ایک اہم مقام حاصل کئے ہوئے ہے اس عظیم گاؤں کی دھرتی پر آج لاکھوں قدم پڑ رہے تھے لاکھوں آنکھیں آج یہاں عاشق رسول ﷺ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھیں یہ واقعی عاشق رسول ﷺ کا جنازہ تھا جو بڑی دھوم سے نکلا لاکھوں کی تعداد میں لوگ سخت، چلچلاتی دھوپ میں سارو کی کے کھیتوں میں دیوانہ وار بھاگ رہے تھے کوئی اس کے گھر کی طرف بھاگ رہا تھا کہ اس عاشق کا آخری دیدار کر لوں تو کسی کی خواہش تھی کہ کم از کم عاشق رسول ﷺ کے تابوت کو ہی ہاتھ لگا لوں یا تابوت پر نظر ہی

پڑ جائے کسی کی خواہش تھی کہ اگر دیدار نہ ہو سکے اور تابوت کو بھی ہاتھ نہ لگایا جا سکے تو کم از کم اس ایمبولینس کو ہی ہاتھ لگا لے جس میں عامر چیمہ شہید کی میت لائی گئی تھی موضع ساروکی کے چاروں اطراف میں انسانوں کے سر ہی سر نظر آ رہے تھے دیوانہ وار لوگ شہید کے جنازہ میں شرکت کے لئے کھیتوں سے پگڈنڈیوں سے کھالے عبور کرتے ہوئے فصلوں سے گزر کر عامر شہید کے جنازہ کے لئے بنائی گئی جگہ پر پہنچنے کی کوششوں میں مصروف تھے ہم نے آج تک پوری زندگی میں ایسا عظیم الشان اجتماع نہیں دیکھا جس میں کسی کو دعوت نہیں دی گئی تھی لوگ سینہ بہ سینہ سن کر ساروکی پہنچ رہے تھے میڈیا کو بھی درست انفارمیشن نہیں مل رہی تھی حکومت نے قوم کو اندھیرے میں رکھا کسی کو کچھ نہیں بتایا جا رہا تھا پھر بھی لوگ آئے اور جی جان سے آئے۔ لوگ بسوں، ٹرالیوں، ویگنوں اور موٹر سائیکلوں پر آتے رہے اور جلوسوں کی صورت میں شرکت کرتے رہے ملک بھر سے یونیورسٹیوں کے طلباء اپنی یونیورسٹی کی بسوں میں شرکت کے لئے آئے تھے۔

جنازہ کروانے کا فیصلہ کیسے ہوا؟

مذہبی جماعتیں وہاں بہت فعالیت دکھا رہی تھیں عامر چیمہ کی نمازِ جنازہ کے موقع پر عوام کا جم غفیر موجود تھا کانوں پڑی آواز سنائی نہ دے رہی تھی تمام دینی جماعتیں، ان کے قائدین اور کارکن بڑی تعداد میں پہنچ چکے تھے ہر کوئی اس فکر میں تھا کہ نمازِ جنازہ پڑھانے کی سعادت کسے حاصل ہوگی؟۔

جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی راہنما صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ مشہدی آستانہ عالیہ بھکھی شریف، پیر محمد افضل قادری آستانہ عالیہ مراڑیاں شریف، جمعیت علماء پاکستان کے راہنماء پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی کے علاوہ جمعیت علماء اسلام کے امیر حسین گیلانی، جماعت اسلامی کے قائم مقام صدر منور حسن، جماعت الدعوۃ کے مولانا امیر حمزہ، مفتی انصر القادری، مولانا خالد حسین مجددی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی، قاری محمد شاہد چشتی وغیرہ نمایاں تھے نمازِ جنازہ پڑھانے کے حوالے سے

مذہبی گروپوں کے جذبات بھڑک اٹھے شہید کی نمازِ جنازہ پڑھانے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے بعض علماء نے سرتوڑ کوششیں کیں اور انہوں نے نمازِ جنازہ پڑھانے کی خواہش کا بھی اظہار کیا لیکن جب شہید کے والد نے محسوس کیا کہ نمازِ جنازہ پڑھانے کے معاملہ پر علماء کے درمیان تلخی بڑھ رہی ہے تو صورتحال کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے چیمہ صاحب کے مرشد گرامی قدر عضد والدین خاں صاحب سے رابطہ کیا گیا تو ان سے مشورہ کے بعد شہید عامر چیمہؒ کے والد محترم پروفیسر محمد نذیر چیمہ نے تمام مذہبی گروپوں کے جذبات کی قدر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ خود ہی اپنے لخت جگر کی نمازِ جنازہ پڑھائیں گے وہ جب نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے حالات کو کنٹرول کرنے کے لئے اعلان کر رہے تھے تو ان کا صبر واستقامت دیدنی تھا علماء والہانہ انداز سے شہید کے والد کو چوم رہے تھے۔

شانِ خداوندی کا مظاہرہ

لوگ جسد مبارک کی زیارت کے لئے درختوں پر چڑھے ہوئے تھے اور مکانوں کی چھتیں خواتین اور بچوں سے بھری ہوئی تھیں درود وسلام کا ورد جاری تھا عامر چیمہ شہیدؒ کی میت کو جب جنازہ گاہ میں ایمبولینس سے نکالا جا رہا تھا تو اس وقت ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنا شروع ہو گئی اور جنازہ گاہ کے اوپر آنے والی بدلی نے سورج کو ڈھانپ لیا یہ منظر دیکھ کر لوگ عش عش کر اٹھے اور اللہ کا ذکر زیادہ جوش وخروش سے کرنے لگے 12 بج کر 10 منٹ پر عامر شہید کے جسد خاکی کو جنازہ گاہ لایا گیا۔

اس موقع کی مناسبت سے یہاں روزنامہ جناح کے کالم نگار سید عمران شفقت کے جذباتی کر دینے والے ایمان افروز تاثرات قارئین کے ذوق کی تسکین کے لئے بطور تبرک پیش کر رہا ہوں۔

جنازے نے شہادت ثابت کردی

شہید عامر چیمہ کا جسد خاکی اپنی تربت میں پہنچ گیا اور خود جنت الفردوس میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ امت مسلمہ شان رسالت ﷺ میں گستاخی کرنے والے یورپی ذرائع ابلاغ کی مذمت کرتی رہ گئی اور پاکستان کا بیٹا امت کا فرزند گستاخ کو سزا دینے کے ارادے سے نکل کر وہ کچھ کر گزرا جو کئی عشروں پہلے غازی علم الدین شہیدؒ نے کیا تھا انہوں نے شاتم رسول، راج پال کو قتل کر کے شہادت کو گلے لگا لیا تھا حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ ہم سب سوچتے اور دیکھتے رہے جب کہ ترکھان کا بیٹا عمل کر گزرا اور امر ہو گیا۔ برسوں بعد اب ایک عاشق رسول ﷺ بھی تاریخ میں امر ہو گیا۔

عامر عبدالرحمٰن چیمہ نازی مقتل سرزمین پر زنداں میں شہید کر دیئے گئے قوم ان کی قربانی پر آفریں کہتی اٹھ کھڑی ہوئی اور انہیں اپنا ہیرو قرار دے دیا۔ ناموس رسالت ﷺ پر جان فدا کرنے کی سعادت حاصل کرنے پر اہل وطن سراپا عقیدت بن گئے ہر کوئی یہ کہہ اٹھا۔

یہ رتبہ بلند ملا، جس کو مل گیا

لیکن حکومت پاکستان کا رویہ انتہائی سرد مہری اور لاتعلقی پر مبنی رہا۔ وزیراعظم شوکت عزیز نے 11 مئی کو پروفیسر نذیر چیمہ سے فون پر بات کی اور ان سے تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ

یہ ایک قومی المیہ ہے صدر مشرف نے اس اہم اور نازک معملے پر لب کشائی نہیں کی ایسا لگتا ہے کہ حکمران عامر چیمہ کو OWN کرنے میں تامل کرتے رہے اور یہ کن مصلحتوں کی وجہ سے تھا اس کا علم ارباب اختیار کو ہی ہے لیکن حکومت کی طرف سے جسد خاکی کو راولپنڈی کے بجائے لاہور اتروانے کا فیصلہ اور ساروکی میں تدفین کی "ہدایت" کے علاوہ عامر چیمہ کے اہل خانہ کو قیدیوں کی طرح پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ اعلیٰ افسران کی نگرانی میں ساروکی لے جایا جانا ایسا اقدام تھا جس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کچھ مشکل نہیں کہ اہل اقتدار نے اس معاملے کو زبردستی "نمٹانے" کی سوچ اپنائی اور اس پر پورا پورا عمل بھی کیا۔ جنازہ اور تدفین کے اوقات پوری طرح انتظامی افسران کے ہاتھوں میں تھے بلکہ جب جسد خاکی وطن نہیں لایا گیا تھا اور عامر کے گھر والے کچھ اور ذایت کے مراحل سے گزر رہے تھے۔ بہنیں غمگین چہروں، بجھی آنکھوں اور رنجیدہ دلوں کے ساتھ ذرائع ابلاغ کے توسط سے حکومت سے بار بار یہی مطالبہ کرتی تھیں کہ انہیں بس اپنے بھائی جسد خاکی واپس چاہئے۔ ان کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ اپنے محبوب بھائی کو جرمنوں کی تحویل سے زبردستی نکال لاتیں۔ بے بسی اور مجبوری کے عالم میں ان کی دکھ بھری فریادیں اور ماں کی غم زدہ التجائیں تھیں کہ عامر کا جسد خاکی انہیں واپس دے دیا جائے۔ انتظار کے کرب ناک لمحات میں جب پروفیسر نذیر چیمہ حوصلے اور ہمت کی تصویر بنے تعزیت کو آنے والوں سے ملتے اور میڈیا سے بات کرتے ہوئے خود کو سہارتے سنبھالتے آزمائش کی نہ جانے کن گھڑیوں سے گزرتے تھے تب بھی انہیں انتظامیہ کی طرف سے پریشان کیا جاتا رہا ان کو صحیح معلومات فراہم نہیں کی گئیں بلکہ ان پر دباؤ بھی ڈالا گیا حالانکہ عامر چیمہ کی سرفروشی کو خراج تحسین پیش کرنے عوام ازخود اٹھ کھڑے ہوئے تھے انہیں کسی نے ایسا کرنے پر اکسایا نہیں تھا بلکہ یہ ان کے اندر کی آواز تھی جس پر لبیک کہتے ہوئے وہ کشاں کشاں عامر چیمہ کے گھر کا رخ کرتے عامر کے گھر پر انہوں نے پھول اور کارڈز کا ڈھیر اس لئے لگا دیا تھا کہ حرمت رسول ﷺ پر جان فدا کرنے والا یہ نوجوان پاکستانی نہ صرف پاکستان کا بیٹا تھا بلکہ امت مسلمہ کا فخر بھی۔

پاکستان کے سینئر اہل قلم اور صحافیوں نے اپنے کالموں میں عامر چیمہ کو 'امر' ہو جانے

والا انسان قرار دیا کہ یہ ان کے اندر کی آواز تھی۔ دل کے نہاں خانوں میں چھپی ہوئی محبت رسول ﷺ نے ان سے عامر کی ستائش میں کالم لکھوائے اس طرح عوام کو بھی ان کے دلوں سے اٹھنے والی صداؤں نے مجبور کر دیا کہ وہ لاکھوں کی تعداد میں شہید کے جنازے میں شامل ہوئے لیکن حکومت کے کار پردازوں کا رویہ عجیب وغریب اور نا قابل فہم سا تھا اس میں کچھ ندامت کی جھلک تھی، کچھ خجالت کا عنصر اور کچھ الجھاؤ کی کیفیت دکھائی دیتی تھی صدر مملکت کا اس معاملے پر مہر بلب رہنا اور وزیر اعظم کی طرف سے شہادت کے پورے ایک ہفتے بعد صرف ایک ٹیلیفون کال، ایسا رویہ ہے جس کا تجزیہ کیا جائے تو نتیجہ یہ اخذ ہوتا ہے جیسے حکمران اس معاملے میں کچھ بول کر عالمی سطح پر اپنا ''امیج'' خراب نہیں کرنا چاہتے تھے لہٰذا انہوں نے ''عافیت'' اسی میں جانی کہ ہونٹوں پر تالے ڈال کر آنکھیں بند کر لیں۔ جرمن حکام نے روز اول سے اس موقف پر اصرار کیا ہے کہ یہ خودکشی تھی جب کہ حالات و واقعات، اور حقائق یہ ظاہر کرتے ہیں کہ عامر چیمہ کو شہید کیا گیا تھا۔ جرمنی میں عامر کے روم میٹ مسعود قاسم کی ای میل بھی ''خودکشی'' کی زبردست تردید کر رہی ہے جس میں ان کا کہنا تھا کہ قید میں عامر کو ایک دہشت گرد کے طور پر رکھا گیا تھا اور یہ کہ ہمہ وقت جدید کیمروں کی زد میں رہتے ہوئے عامر کا خودکشی کرنا، قطعی نا قابل یقین اور غیر حقیقی بات ہے پاکستان کی تحقیقاتی ٹیم بھی جرمنی گئی جس نے وہاں اپنے طور پر حقیقت کا کھوج لگانے کے زاویوں سے تفتیش کی۔ امید یہی ہے کہ یہ ٹیم اپنی تحقیقات میں اصل حقیقت کا سراغ لگانے میں کامیاب رہے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ شہید عامر چیمہ پوری امت مسلمہ کو سرخرو کر گئے۔ دنیائے اسلام کی لاج رکھی اور وطن کی آبرو بن گئے، دنیائے اسلام کی لاج رکھی اور وطن کی آبرو بن گئے ہیں بے شک ہماری حکومت انہیں اپنانے سے گریزاں رہی کہ کہیں ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' میں اس کے کردار پر حرف نہ آ جائے لیکن اس امر میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم ﷺ کی ناموس پر مر مٹنے والا یہ خوبرو نوجوان عالم اسلام کا قرض اتار گئے، فرض ادا کر گئے، شاتمان رسول ﷺ کو سزا دینا بہت ضروری تھا کیوں کہ بین المذاہب ہم آہنگی، تہذیبی تصادم رد کنے کی کوششیں اور متفقہ

ضابطہ اخلاق کی تشکیل کی فریادیں صدا بہ صحرا ثابت ہوئیں۔ گستاخوں کی ہٹ دھرمی دراصل توہین در توہین تھی امت مسلمہ اس لئے مجبور اور مصلحتوں کی قیدی بنی بیٹھی تھی اور ''جوش'' کے بجائے ''ہوش'' سے کام لے رہی تھی ''جنون'' کے بجائے ''عقل'' سے کام لے رہی تھی کہ کہیں ''بنیاد پرستی'' ثابت نہ ہو جائے لہٰذا کسی غازی علم دین شہید کی راہ دیکھی جارہی تھی چنانچہ یہ سعادت فرزانوں کی بستی کے ایک دیوانے کا مقدر بنی۔ نازی مقتل سے ایک نوائے عاشقانہ بلند ہوئی اور ادائے فرض کا اعلان کرتی کائنات کی پہنائیوں میں گم ہوگئی یہ آواز عامر چیمہ کی تھی جس نے اہل اسلام کو خوش خبری سنادی کہ فرض ادا ہو گیا، قرض اتر گیا۔

سر مقتل صدا کس کی یہ گونجی
کہ دیکھو فرض ادا ہونے لگا ہے

عامر چیمہ اپنے پیچھے بہت سے سوالات چھوڑ گئے بالخصوص حکومت نے اس معاملے میں جو کردار ادا کیا وہ سوال در سوال کا ایک سلسلہ وجود میں لے آیا۔ سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت کو کسی بھی ملک میں ایک پاکستانی طالب علم، پاکستانی شہری کی زیر حراست موت کے بعد یہی رویہ اختیار کرنا چاہیے تھا جو اس نے کیا؟ کیا حکومت بھی جرمنوں کی طرح عامر چیمہ کو دہشت گرد سمجھتی ہے؟ عامر کو راولپنڈی میں ان کے اہل خانہ کی خواہش کے مطابق کیوں نہیں دفن ہونے دیا گیا؟ پاکستانی حکمران اس معاملے میں ذرائع ابلاغ میں کیوں گویا نہیں ہوئے؟ ارباب اقتدار کے اس طرز عمل کو کیا نام دیا جائے۔ بے رخی؟ حقارت؟ یا شرمندگی؟ پاکستانی دفتر خارجہ اور جرمنی میں پاکستانی سفارت خانے کی عدم فعالیت کا سبب کیا تھا؟ یہ اور ایسے ہی بہت سے دیگر سوالات حکومت سے جواب طلب ہیں حکومت کا مجموعی رویہ ایسا تھا جیسے عامر چیمہ پاکستان کا بیٹا نہیں تھا یا پھر حکمرانوں کا تعلق کسی اور قوم سے ہو جن کے لئے ایک محکوم اور زیر قبضہ ملک کے شہری سے کوئی محبت، وابستگی یا تعلق رکھنا ممکن نہ ہو۔ لیکن اس تمام بے گانگی اور غیریت کے باوجود عامر شہید وطن کا ناز اور عروس وطن بن کر افق پر ابھرا اور ہمیشہ چمکتا رہے گا۔

''یہ رتبہ بلند ملا، جس کو مل گیا''

زندگی کی حقیقت کیا ہے؟ کعبے کی دیوار کے ساتھ بیٹھے ٹیک لگائے آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ نے حضرت علیؓ سے سوال کیا، حضرت علیؓ نے عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ! میرے نزدیک تو زندگی کی حقیقت یہ ہے کہ شاید اگلا لمحہ نصیب ہو یا نہ ہو۔ اس جواب پر آپ ﷺ ذرا مسکرائے اور جواب دیا کہ اے علیؓ! تم نے تو زندگی کے بارے میں بہت بڑا گمان کیا ہے مجھے تو اتنا یقین بھی نہیں کہ میری آنکھیں پلک جھپکنے کے لئے کھلی ہیں تو شاید دوبارہ بند نہ ہوسکیں۔ دنیا کی زندگی کے بارے میں یہ یقین نبی ﷺ کی اللہ کے ساتھ محبت کے نتیجے میں پیدا ہوا تھا آج یہ یقین ہر مسلمان کو ہے کہ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ زندگی کی اسی حقیقت کو جانتے ہوئے محبت رسول ﷺ سے سرشار پاکستانی نوجوان عامر عبدالرحمن چیمہ شہید نے جرمنی میں غازی علم الدین شہید کی یاد تازہ کرتے ہوئے حرمت رسول ﷺ پر اپنی جان قربان کر دی۔ عامر چیمہ شہید کا تعلق گاؤں ساروکی چیمہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ سے ہے ابتدائی تعلیم راولپنڈی میں حاصل کرنے کے بعد بی ایس سی ٹیکسٹائل انجینئرنگ کالج فیصل آباد سے کی اور اب پی ایچ ڈی جرمنی میں کر رہا تھا اس کی تعلیم تو ادھوری رہی لیکن عشق رسول ﷺ مکمل ہو گیا۔

ترجمہ: اور تم ان کو مردہ نہ کہو جو اللہ کے راستے میں مارے جائیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔

جس دن سے چند ممالک نے توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب کیا ہے اس دن سے ہر مسلمان کے اندر غم و غصے کی لہر دوڑ رہی ہے۔ مسلمان کی شان ہے کہ وہ سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن اپنے رب، اپنے نبی ﷺ اور اپنے دین پر کسی طرح کی گستاخی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس جذبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے، نبی ﷺ کے ساتھ عشق کے دعوے کو پورا کرنے اور جنت کے حصول کی دوڑ میں پوری امت مسلمہ میں سے عامر چیمہ شہید نے پہلی پوزیشن حاصل کر لی۔

یقیناً خوش قسمت ہیں عامر چیمہ شہید کہ جن کی جوانی کو اللہ نے پسند کر لیا۔ حدیث قدسی میں خود اللہ

رب العزت نے فرمایا کہ دنیا میں مجھے وہ نوجوان سب سے زیادہ محبوب ہے کہ جو اپنی جوانی کو اللہ کی راہ میں خرچ کردے۔ عامر چیمہ شہید نے اپنی جوانی اللہ کے راستے میں خرچ کر کے ثابت کر دیا کہ وہ حقیقی طور پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والا تھا اور اس عظیم جذبے سے سرشار کہ

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

تین بہنوں کا اکلوتا بھائی بوڑھے والدین کی امیدوں کا سہارا، عزیز رشتہ داروں کی آنکھ کا تارا اور اقبال کے اس شعر کے مصداق کہ

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب ہو جس کا بے داغ، ضرب ہے کاری

یقیناً پاکیزہ جوانی میں کاری ضرب لگاتے ہوئے عامر چیمہ اب نہ صرف قبیلے بلکہ پوری امت مسلمہ کی آنکھوں کا تارا بن چکا ہے۔ جس دن سے شہادت کی خبر پاکستان پہنچی ہے اس دن سے ہر پاکستانی کا دل عامر چیمہ کی جرات و بہادری کو سلام پیش کر رہا ہے۔ اس دن سے روزانہ نماز فجر سے رات گئے تک ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مرد و خواتین عامر چیمہ کے گھر والوں کو مبارکباد پیش کر رہے ہیں عامر چیمہ نے پاکستانی قوم کی طرف سے شہادت پیش کر کے پوری قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے پوری قوم کے دل جہاں مغموم ہیں، آنکھیں ہیں کہ جن سے آنسو رکتے ہی نہیں وہاں سر فخر سے بلند ہیں اس لئے کہ پاکستانی قوم زندہ بیدار قوم ہے۔ اپنے خالق، اپنے نبی ﷺ اور اپنے دین و وطن پر کسی قسم کی قربانی پیش کرنے میں نہ پہلے کوئی کسر چھوڑی ہے اور نہ آئندہ انشاء اللہ کبھی کوئی کسر چھوڑے گی۔

میں عامر چیمہ شہید کی روح کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ حرمت رسول ﷺ کی خاطر کٹ مرنے میں پہل کرنے اور شہادت کا عظیم مقام حاصل کرنا تجھے مبارک ہو، پوری پاکستانی قوم انشاء اللہ تمہاری اس سنت کو زندہ کرتے ہوئے اپنی جانوں کو حرمت رسول ﷺ پر قربان کرنے میں ذرا برابر کسر نہیں چھوڑے گی۔

چلیئے حضور ﷺ نے بلایا ہے

کل دھوپ کی تمازت کو دیوانوں کے جذبوں نے پگھلا ڈالا کل جذبوں نے وہ آگ لگائی کہ آفتاب بھی اس کے الاؤ کے آگے شرمندہ شرمندہ سا نظر آیا کل بڑی گرمی تھی ہاں گرمی...... جذبوں کی، غصے کی، آگ کی گرمی...... اس آگ نے لہو گرم کر دیئے...... اس گرمی سے آنکھیں جل اٹھیں...... وہ کل آیا تو اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں وہ دیکھ رہا تھا کہ تڑپ ابھی باقی ہے وہ دیکھ رہا تھا کہ آقا ﷺ کے عاشق کے دیوانے کیسے تڑپ رہے ہیں کیسے اس پر قربان ہو رہے ہیں کل عقیدت اور عجز کے جذبات کو لفظوں میں کون ڈھالے، جو منظر تھے وہ کیسے بیاں ہوں کیسے بتاؤں کہ دیوانوں کی دیوانگی کا رنگ کیا تھا لوگ عقیدت میں کہاں تک گئے اور انہیں غصہ کس پر تھا یہ لکھنا میرے بس کی بات نہیں کیسے لکھوں اس کی کھلی آنکھوں کے بارے میں نہیں ہاں نہیں یہ میرے بس کا روگ نہیں، جذبات کی حدت اس قدر زیادہ ہے کہ دل و دماغ پر حاوی ہے بقول غالب

رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل

جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا وہ قطرہ لہو کیا ہے

اتنا کچھ ہے کہ سمجھ نہیں آ رہا کہ کیا بتایا جائے اور کیا چھوڑا جائے وطن کے طول و عرض سے لوگ سارو کی پہ یوں کہیئے کہ محبت کی انتہا کو پہنچے۔ عقیدت کی انتہا کو پہنچے تابوت کو چوما گیا، اشاروں سے بوسے ہوئے، ایمبولینس کو چوما گیا، ایمبولینس کے ٹائروں کو لوگ چمٹ گئے ہاں لوگ روئے بھی اور بہت روئے وہ شہید کو نہیں روئے۔ وہ جذبات کی شدت سے روئے اور اپنے حاکموں کو روئے، عورتیں، بچے، بوڑھے، جوان دیوانہ وار ایمبولینس کے پیچھے بھاگتے رہے تابوت کو رکھنے کے لئے اسٹیج تھا مگر دیوانگی دیکھیے کہ اسٹیج جب ٹوٹ گیا تو تابوت صرف بلند ہاتھوں پر تھا لوگ اپنے عجز کے جذبوں کو تسکین دینے کے لئے تابوت کو چھو رہے تھے سارو کی دلہن کی طرح سجا ہوا تھا ہر گھر کے باہر ٹھنڈے پانی کی سبیلیں لگی ہوئی تھیں کھیتوں اور کھلیانوں میں لوگ شہید کی ایک

جھلک دیکھنے کے لئے دوڑ رہے تھے اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں وہ یہ سب دیکھ رہا تھا شہید مردہ نہیں ہوتے وہ سن بھی رہا تھا اور درود و سلام کا ورد، نعروں کی گونج، دیوانہ وار دھڑکتے دلوں کی دھڑکن وہ سب سن رہا تھا وہ دیکھ رہا تھا کہ کوئی اپنے آپ میں نہیں ہے وہ دیکھ رہا تھا ان بے نام چمکتی تلواروں کو، سینے میں دھڑکتے شعلوں کو، آنکھوں سے پھوٹتی محبتوں کو لیکن اس نے اپنی کھلی آنکھوں سے اور بھی بہت کچھ دیکھا اس نے دیکھا کہ اس کی شہادت کو ''ہلاکت'' کا نام دیا جا رہا ہے اس نے دیکھا کہ 250 کلومیٹر دور اک شہر میں بیٹھے ہوئے ''اہل اقتدار'' کی جادو نگاہیاں کیا گل کھلا رہی ہیں اس کی کھلی آنکھوں نے کچھ آبرو دیکھے جن کے اشارے سے کیا سے کیا کر دیا گیا ان آبروؤں کے اشاروں نے لاکھوں دیوانوں کو اک عاشق رسول ﷺ کے استقبال سے محروم کر دیا وہ آیا تو اس کی آنکھیں کھلی تھیں یہ سب دیکھنے کے لئے اس نے سوچا ہوگا کہ جو پہاڑوں کی سرنگوں میں جا کر دہشت گردوں کے سینوں میں گولیاں داغتے ہیں آج ادھر کیوں نہیں آئے جہاں بے حساب ''دہشت گرد'' اک ''دہشت گرد'' کا استقبال کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں جہاں فضا سے تو انہیں نشانہ بنایا جا سکتا تھا یہاں تو سب ''بنیاد پرست'' ایک ''بنیاد پرست'' کو قبر میں اتارنے کے لئے آئے ہیں تو یہاں ان کی قبروں کا بھی اہتمام ہو سکتا تھا وہ سوچتا ہوگا کہ اک ''نعش'' کے لئے یہاں آنے والے ''مولویوں'' کو بھی تو نعشوں میں بدلا جا سکتا تھا یہ آسان کام کیوں نہ کیا گیا اس کی آنکھیں کھلی تھیں وہ نور میں نہایا لگ رہا تھا اک فرشتہ سا نظر آ رہا تھا وہ جو لگ رہا تھا وہ بتایا نہیں جا سکتا وہ جاگتی آنکھوں کے ساتھ آیا تھا اور جاگتے دلوں نے جاگتے جذبوں نے اس کا استقبال کیا میں، ارسلان اور شہزاد بٹ بڑے بدقسمت ہیں کہ ہم سارو کی نہیں گئے یہ دن اب کبھی ہماری زندگی میں واپس نہیں آئے گا میں نے تصویریں دیکھی ہیں میاں حبیب، رحمٰن بھٹہ اور سلیم شیخ گئے تھے اس سے ملنے، میاں حبیب اور رحمٰن بھٹہ وہ خوش قسمت ہیں کہ جنہوں نے عامر شہید کا دیدار کیا ہے رحمٰن بھٹہ نے اس کے چہرے پر پڑی پھولوں کی پتیاں چپکے سے اٹھائیں اور واپس آ کر ہمیں دیدیں یہ پتیاں تبرک ہیں یہ ہمیشہ اب ہمارے پاس رہیں گی میاں حبیب نے عامر کے تابوت کو کندھا دیا تھا تابوت کا رنگ اتر کر ان کی شرٹ پر لگا تھا وہ ساری زندگی اس شرٹ

کو دوبارہ نہیں پہنے گا ساری عمر اب یہ شرٹ اس کے پاس محفوظ رہے گی آقا ﷺ کے نام پر جان دینے والے امر تو ہو ہی جاتے ہیں لیکن ان سے محبت کرنے والے ان کے بدن کو چھونے والے بھی امر ہو جاتے ہیں۔

عامر کا استقبال کر کے عوام نے اک تاریخ رقم کر دی ہے آقا ﷺ سے محبت کا حق ادا کر دیا ہے اس استقبال نے اک پیغام پہنچایا ہے کہ حرمت رسول ﷺ پر مرنے کا جذبہ رکھنے والے رہتی دنیا تک رہیں گے یہ دل عشق مصطفی ﷺ سے روشن رہیں گے اک استقبال کل ہوا ہے جب کہ اک اور استقبال شروع ہو چکا ہے اس کو دلہے کی طرح سجایا جائے گا اک تخت پر بٹھایا جائے گا نوری اس کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور کہیں گے چلئے حضور ﷺ نے یاد فرمایا ہے یہ لفظ جب اس کی سماعتوں سے ٹکرائیں گے تو سرور طاری ہو گا وہ تخت سے اٹھے گا اور عقیدت سے کانپتا لرزتا ہولے ہولے چلتا ہوا آقا ﷺ کے حضور پیش ہو گا پھر نظریں ملیں گی ادھر سے آپ ﷺ تبسم فرمائیں گے عامر کانپتے لہجے میں کہے گا ''الصلوٰۃ والسلام علیہ یارسول اللہ'' وہ باہیں پھیلائیں گے یہ قدم بوسی کے لئے جھکے گا. آپ ﷺ اسے شانوں سے پکڑیں گے اور سینے سے لگائیں گے پھر ایک ہوک اٹھے گی اس کے دل سے کہ یہ گھڑیاں تھم جائیں وہ کہے گا آقا ﷺ اک آرزو ہے پوچھا جائے گا بتاؤ وہ کہے گا پھر آپ کے نام پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے''۔

الوداع الوداع......عامر چیمہ الوداع

عاشق رسول ﷺ عامر عبدالرحمن چیمہ شہید کے تابوت پر منوں کے حساب سے پھولوں کی پتیاں نچھاور کی جا رہی تھیں ان کی آخری رسومات کو علاقہ بھر کی خواتین نے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر دیکھا اور با آواز بلند کلمہ پڑھتی رہیں نمازِ جنازہ میں جذبات پورے عروج پر تھے اس اجتماع میں بعض جذباتی افراد نعرے لگاتے رہے کہ ''غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے'' ''شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے'' ''مشرف جاؤ۔ قاتل لاؤ'' اور ''ہم شہید کے خون کا انتقام لیں گے'' عامر چیمہ شہید کے جنازے کی براہ راست میڈیا کوریج کے لئے غیر ملکی صحافی بھی سارو کی

پہنچے تھے بی بی سی کے نمائندہ نے سارو کی پہنچ کر خصوصی طور پر کوریج کی نمازِ جنازہ ہونے والی تھی کہ 25 افراد گرمی سے نڈھال ہو کر بے ہوش ہو گئے لیکن وہاں سرکاری طور پر ایسی صورتحال سے عہدہ براہونے کا کوئی انتظام نہ تھا اس لئے قریب ٹیوب ویل پر انہیں لے جایا گیا جہاں پانی کے چھینٹے پھینکنے سے وہ ہوش میں آ گئے پروفیسر محمد نذیر نے جب جنازہ خود پڑھانے کا اعلان کیا تو خاموشی چھا گئی ورنہ پہلے بعض مذہبی تنظیموں نے اسٹیج پر قبضے کے لئے ہنگامہ کھڑا کیا ہوا تھا لہٰذا گاؤں کے لوگوں نے مائیک بند کر دیئے پروفیسر نذیر احمد چیمہ نے جب دیکھا کہ صفیں درست ہو گئی ہیں اور جنازے کے لئے لوگ تیار ہیں تو انہوں نے اپنے عزیز کیپٹن سرفراز صاحب کو بلایا اور نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے کہا تو اس دوران جمعیت علماء پاکستان، جماعت اہل سنت، انجمن طلبہ اسلام، اسلامی جمعیت طلباء، دعوت اسلامی، جماعت الدعوۃ، جماعت اسلامی اور تنظیم اہل سنت کے کارکن صفیں درست کروا رہے تھے۔ نمازِ جنازہ ادا کرنے سے پہلے مذہبی قائدین نے عامر چیمہ شہید کی عظیم قربانی پر اپنے خطابات کے ذریعے روشنی ڈالی جس کی وجہ سے رقعت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ کارکن حفاظتی نقطہ نظر سے لوگوں کی تلاشی بھی لے رہے تھے 12:30 پر عامر کی نمازِ جنازہ چیمہ خاندان سے تعلق رکھنے والے کیپٹن سرفراز نے لاکھوں لوگوں کی موجودگی میں پڑھائی۔ تدفین 12:45 پر دوپہر کو ہوئی یاد رہے کہ عامر چیمہ کی تدفین سرکاری طور پر کی گئی جسد خاکی لحد میں اترا تو فضاء نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی اور ایسی مہک اٹھی کہ فضا اچانک معطر ہو گئی سب لوگوں نے مٹھیاں بھر بھر کر شہید کی قبر پر مٹی ڈالی اور پھولوں کی پتیاں نچھاور کی جانے لگیں گویا لگا کہ فرش اور عرش والے سب ہی شہید نازؒ کی تربت پر گل پاشی کر رہے ہیں۔ گویا۔

بلبل چونچ میں لئے پھرتی ہے گل
کہ شہید نازؒ کی تربت کہاں ہے

ان لمحات میں بے پناہ رش تھا اور لوگوں کی مسلسل آمد کی بدولت یہ رش مزید بڑھ رہا تھا پولیس کے کمانڈوز اور سادہ کپڑوں میں بھی بھاری نفری تعینات تھی اور فوجی دستوں نے سیکیورٹی

کے تمام انتظامات سنبھال رکھے تھے۔ میڈیا میں نمازِ جنازہ کے وقت میں فرق کی وجہ سے لاکھوں ہزاروں لوگ چار بجے کے وقت کے مطابق سارو کی پہنچے جس پر شہید کے والد پروفیسر محمد نذیر چیمہ کی اجازت سے دوبارہ غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی گئی نمازِ جنازہ میں لاکھوں افراد نے شرکت کی جس کی وجہ سے کئی کھڑی فصلیں تباہ و برباد ہوگئیں شہید کے گھر کے قریب واقع ٹماٹروں کی فصل لوگوں نے پاؤں تلے روند دی اسی طرح چارے کے کئی کھیت بھی لوگوں نے مسل ڈالے عامر چیمہ شہید کی نمازِ جنازہ میں ہزاروں کی تعداد میں گاڑیاں پہنچنے کی وجہ سے سارو کی کی گلیاں، سڑکیں اور کھیت گاڑیوں کے اتوار بازار دکھائی دے رہے تھے لوگ عقیدت کے طور پر شہید کے والد سے گلے ملتے رہے ان کے ہاتھ چومتے رہے کئی لوگ انہیں عامر کی شہادت کی مبارکبادیں دیتے رہے فیصل آباد نیشنل ٹیکسٹائل یونیورسٹی کے طلباء و اساتذہ نے تین بسوں میں شہید کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی عامر چیمہ اس کالج میں زیرِ تعلیم رہے تھے عامر چیمہ کے اساتذہ اور کلاس فیلوز بھی جنازہ میں شرکت کے لئے پہنچے ہوئے تھے جوان کی زندگی کے بارے میں باتیں اور اس سے متعلق لوگوں کو تفصیلات بتاتے رہے دور دراز سے آئی ہوئی عورتیں شہید کی والدہ اور بہنوں کے ہاتھ چومتی رہیں گاؤں کے لوگ شہید کے بچپن کی باتیں کر کے اپنی یادیں تازہ کرتے رہے۔

شدید گرمی کے باعث ٹاؤن ناظم نوازش علی چیمہ کی حالت غیر ہوگئی جنہیں گاڑی کے ذریعے وزیر آباد بھجوا دیا گیا ماہرین اور مختلف ایجنسیوں کی رپورٹوں کے مطابق عامر چیمہ شہید کا جنازہ گوجرانوالہ ڈویژن کی تاریخ کا سب سے بڑا اجتماع تھا بی بی سی کے نمائندہ کے مطابق شرکاء کی تعداد تقریباً 2 لاکھ تھی تمام ملکی وغیر ملکی ٹی وی چینلوں نے بھی اس کو براہ راست نشر کیا بعض صحافی گرمی کی شدت کے باعث بے ہوش ہوگئے عامر چیمہ کی تدفین کے وقت فضا کلمہ شہادت کے ورد سے گونج اٹھی شرکاء درود و سلام کے گجرے، تحفے اور ڈالیاں پیش کر رہے تھے لاکھوں فرزندان اسلام نے عامر چیمہ کی میت پر اور قبر پر منوں کے حساب سے پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں شمع رسالت ﷺ کے پروانے بلند آواز سے آیات قرآنی، کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد کرتے رہے تدفین کے وقت ہر آنکھ پرنم تھی۔

قبر بھی تو ایک دلیل عہد ہستی ہے ضمیر
موت بھی گزری ہوئی طغیانیوں کا نام ہے

روزنامہ پاکستان لاہور کی رپورٹ کے مطابق نمازِ جنازہ میں 5 لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی اس دوران لوگ دھاڑیں مار مار کر روتے رہے تدفین کے موقع پر بھگدڑ مچ جانے کی وجہ سے متعدد افراد بے ہوش ہو گئے جسد خاکی لحد میں اتارتے وقت رقعت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے اور لوگ دھاڑیں مار مار کر روتے رہے ہزاروں افراد شہید کا آخری دیدار کرنے کے لئے بے تاب تھے عامر چیمہ کے ماموں پروفیسر محمد اسلم چوہدری اور ان کے چچا نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان عامر چیمہ کی شہادت کی وجوہات جاننے کے لئے کی جانے والی تحقیقات میں اپنا درست کردار ادا کرے انہوں نے بتایا کہ نمازِ جنازہ کا وقت جلدی رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ میت ایک لمبے سفر سے آئی ہے اور ہمارے اسلام میں بھی یہی حکم ہے کہ میت کی تدفین جلد از جلد ہو جائے۔

نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے والی اہم شخصیات

ساروکی گاؤں میں بہت جذباتی کر دینے والے مناظر لحہ بہ لحہ ابھرتے رہے ہر منظر یادگار تھا ہر گھڑی قیمتی تھی ہر لحہ امر تھا ہر کوئی آنے والا یہ جانتا تھا کہ وہ کیوں آیا ہے یہاں کوئی بھی کسی کو کچھ دینے نہیں آیا تھا سب آنے والے شہید کے جذبوں کی خیرات حاصل کرنے کے لئے آئے تھے انہی جذبوں کی سوغات اس امت کا اثاثہ ہے بلا تفریق مسلک و مذہب سب آئے تھے آنے والوں میں ادنیٰ و اعلیٰ سب شامل تھے ذرا ایک نظر دیکھئے جمعیت علماء پاکستان کے راہنماء پیر سید محفوظ شاہ مشہدی، پیر محمد افضل قادری، ممبر اسمبلی فرید احمد پراچہ، ڈسٹرکٹ ناظم نوازش علی چیمہ، سابق صوبائی وزیر چوہدری شاہ نواز چیمہ، پی پی کے ایم پی اے چوہدری اعجاز احمد، ادریس سیال ایڈووکیٹ، پیپلز پارٹی کے راہنما چوہدری مختار احمد کمبوہ، رکن قومی اسمبلی قاضی حمید اللہ، امیر

حمزہ، مولانا محمد رفیق، مولانا عبدالستار حامد، سید منور حسن، مولانا خالد حسین مجددی، مولانا احسان الحق، محمد خالد مغل، سہیل منیر چیمہ، شیخ نوازش ایڈووکیٹ (لالہ موسیٰ) مولانا خاور حسین نقشبندی (سیالکوٹ) صحافیوں میں سے منور آغا پٹھان، نیاز چوہان، ظفراللہ نعمانی، ڈاکٹر خالد محمود، ڈاکٹر سید رضا سلطان، مولانا سید علی رضا سیالکوٹ، رانا عبدالرشید، وسیم شاہد، صابر حسین بھٹی، نیاز احمد چوہان، ملک محمد اسلم کلیار، ملک محمد افضل، رانا محمد اسلم، سید شجاعت رضا، مسلم لیگی راہنما شکیل امجد، جمعیت علماء پاکستان کے صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی، بار وزیرآباد کے سینئر اراکین محمد اسلم چٹھہ ایڈووکیٹ، چوہدری غضنفر علی چٹھہ، سابق صدر بار ایسوسی ایشن مستنصر علی گوندل، سابق چیئرمین ضلع کونسل چوہدری علی بہادر چٹھہ، مقامی و ضلعی افسران سمیت زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی نمازِ جنازہ میں جامعہ نعیمیہ لاہور کے سربراہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی، مفتی انصر القادری، ضلعی ناظم فیاض حسین چٹھہ، سرکاری اہلکاروں کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی چوہدری محمد اقبال گجر نے حکومت پنجاب کی نمائندگی کی اور مسلم لیگ (ق) کے ضلعی صدر مسلم لیگ چوہدری ظفراللہ چیمہ نے کی۔ اکمل سیف علی چٹھہ ایم پی اے، الحاج محمد اسلم آف کھاریاں اور دور ونزدیک سے آئے ہوئے لاکھوں افراد نے یہ سعادت حاصل کی تاہم عوام الناس نے عامر چیمہ شہید کے جنازے کو مخفی رکھنے اور بے شمار لوگوں کو اس میں شرکت سے محروم رکھنے پر شدید احتجاج کیا اور عامر چیمہ کے سفاکانہ قتل کی مکمل انکوائری کروا کر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت ایکشن لینے کا مطالبہ کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن اور جمعیت اہلحدیث کے ساجد میر ملک میں موجود ہونے کے باوجود نہیں آئے۔ قاضی حسین احمد بیرون ملک تھے۔ ایم این اے صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر (حیدرآباد)، صاحبزادہ نور الحق رکن اسمبلی (فاٹا)، صاحبزادہ حاجی فضل کریم رکن اسمبلی (فیصل آباد) اور صاحبزادہ جلیل احمد شرق پور (ناظم ضلع شیخوپورہ) بھی تشریف نہیں لائے۔ اور نہ ہی کوئی اہم قومی وحکومتی شخصیت آئی۔

شہادت اور نمازِ جنازہ میں لوگوں کی تاریخی تعداد

عامر کی دونوں خواہشیں پوری ہو گئیں

عامر چیمہ کے قریبی دوست بتاتے ہیں کہ عامر چیمہ شہید کی زندگی میں ظاہر کردہ دونوں خواہشیں پوری ہو گئی ہیں دوستوں کے مطابق جرمنی روانگی سے قبل عامر چیمہ نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اس کی موت شہادت کی صورت میں ہو اور دوسری یہ کہ اس کی نمازِ جنازہ شرکاء کی تعداد کے لحاظ سے تاریخی ہو سو اس لحاظ سے عامر کی دونوں بڑی خواہشیں پوری ہو گئی ہیں۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور کے مکتوب نویس حکیم رفعت نسیم سوہدروی عامر عبدالرحمن چیمہ شہیدؒ کے جنازے کا چشم دید منظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

لاکھوں لوگوں نے راہ نجات سمجھ کر جنازے میں شرکت کی

قبر بھی تو اک دلیل عہد ہستی ہے ضمیر
موت بھی گزری ہوئی طغیانیوں کا نام ہے

عامر نذیر چیمہ کو مادر گیتی نے اپنے دامن میں سمیٹ لیا ہے نمازِ جنازہ کے لئے شہید کے آبائی دیہات ساروکی چیمہ میں تابوت کو سواء بارہ بجے دوپہر راہوالی کینٹ سے بذریعہ ایمولینس پہنچایا۔ شاید اربابِ اختیار سورج کی حدت کے عروج کا وقت موزوں خیال کرتے تھے جس وجہ سے حاضری میں کمی کا رجحان متوقع جانا جا رہا تھا لیکن ایمان و یقین کے شعلہ جوالا کے شیدائی سورج کی غیر معمولی تپش کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے کڑکتی اور چلچلاتی دھوپ میں نمازِ جنازہ کے علاوہ تابوت کو چومنے کی آرزو زندگی کی معراج سمجھ کر بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ عامر شہید کے تابوت کو سب سے پہلے عظیم ماں کے پاس لے جایا گیا جہاں بھائی سے محروم ہونے والی تین بہنوں نے تابوت کے ایک ایک انچ کو بوسے دیئے۔ گھر میں قیامت صغریٰ کا سماں تھا۔ دیہات کی

خواتین کے علاوہ گردونواح کی عورتوں کے آنسو آب رواں کی طرح بہہ رہے تھے، یہ آنسو تھے یا شہید پر عطر بیز چھڑکاؤ اس کا اندازہ کرنا محال ہے اہل دیہات نے یوں جذبات کا اظہار کیا کہ پھولوں کی لڑیوں سے راستوں کے تزئین و آرائش کی کیونکہ ساروکی کے عوام آخرت کے دولہا کا والہانہ استقبال کرنے میں مشغول تھے۔ قدم قدم پر سبیلیں قائم تھی گرمی و دھوپ سے بے نیاز رہ کر نوجوان بوڑھے اور بچے تابوت اور سٹیج کی طرف لپک رہے تھے عوام کا انبوہ کثیر چاروں اطراف میں یوں پھیلا ہوا تھا جس طرح انسانوں کے سمندر کے سوا کچھ بھی نہیں ویگن اور بسوں نے کرایہ کے بغیر لوگوں کو ساروکی پہنچا کر اس کو اپنے لئے سعادت تصور کیا۔ عوام کا بے پناہ ہجوم دینی جذبہ سے نماز جنازہ کے انتظار کو اعزاز سمجھ کر تابوت کی جھلک میں قلب و نظر کی پاکیزگی تلاش کرتا دیکھا گیا۔

ایک بجے کے قریب دوپہر کو شہید کے والد پروفیسر محمد نذیر چیمہ نے اپنے لخت جگر کی نماز جنازہ خود پڑھائی۔ (یہ سہواً لکھا گیا ہے)۔ سٹیج پر مختلف دینی جماعتوں نے کنٹرول کرنے میں سرگرمی کا مظاہرہ دکھایا۔ جماعۃ الدعوۃ کے کارکنوں کی کثیر تعداد سٹیج پر تھی دوسری بار چار بجے سہ پہر جماعۃ الدعوۃ کے امیر حمزہ نے عامر شہید کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی کیونکہ عوام مسلسل نماز جنازہ میں شرکت کی خاطر چلے آرہے تھے ذرائع ابلاغ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندے بھی سارا دن ساروکی میں موجود رہے ایک غیر ملکی ٹی وی نے شہید کی بہنوں کے انٹرویو بھی ریکارڈ کیے جس میں الزام عائد کیا گیا کہ حکومت نے راولپنڈی میں عامر کی نماز جنازہ ادا نہ کرنے دی۔ سوگوار خواتین نے ارباب اختیار کی دینی بے حسی اور جرمن حکومت سے مفاہمت پر سخت الفاظ میں مذمت بھی کی۔ ضلع بھر کی پولیس دیہات کو نرغے میں لئے ہوئے تھی۔ کاروں، ویگنوں اور بسوں نے میلوں رقبہ کو محیط کر رکھا تھا ساروکی کے قبرستان کی شارع عام پر ایک کھلے رقبہ میں عامر شہید کو سپرد خاک کیا گیا۔ امکان ہے کہ جلد ہی وہاں عالی شان مقبرہ تعمیر کیا جائے گا۔ محتاط اندازہ کے مطابق اس تاریخی جنازہ کو اگر قانونی و حکومتی دباؤ کا سامنا نہ ہوتا تو یہ جنازہ پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا۔ وزیر آباد میں مکمل ہڑتال رہی جب کہ علی پور چٹھہ اور بڑے دیہات میں بھی

معمولات زندگی معطل رہے تھے۔ ہر آنے والا غیر معمولی جذبہ واشتیاق سے تابوت کو چومنے اور دیکھنے کی آرزو میں سبقت حاصل کرنے میں مشغول تھا۔ عامر شہید انسانوں کے لئے ہی نہیں یقیناً ملائکہ اور خدا کے برگزیدہ بندوں کے لئے بھی باعث ناز ہوگا۔ آمنہ کے لعل ﷺ کے ناموس و حرمت پر اک جاں تو کیا ہزاروں جانیں قربان کرنے والے مسلمان ابھی موجود ہیں ستم تو یہ ہے کہ دین اسلام کی حقانیت کو چند عاقب نااندیش لوگوں نے لادین فکر سے مجروح کرنے کی ناپاک جسارت جاری رکھی ہوئی ہے۔ عامر شہیدؒ کا فعل وعمل اس درجہ تک پاکیزہ تھا کہ اس میں دین دشمنی کسی آمیزش کی جرات نہ کرسکے۔ قبرستان کی آبادی میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے اور قیامت تک دنیا سے جانے والے قبروں میں جاتے رہیں گے۔ لیکن کسی کے نصیب میں یہ مقام ودوام کہاں ہوگا جو عامر شہیدؒ کے حصہ میں آیا ہے اس موقع پر مسلم لیگ (ن) کے سٹی سیکرٹری عبدالکریم بٹ نے کہا کہ عامر چیمہ منوں مٹی تلے آسودہ خواب ہو چکا ہے لیکن اس کی شہادت نے نوجوانوں کے دلوں اور قلب وفکر میں انقلاب برپا کردیا ہے تحفظ ناموس رسالت محاذ وزیرآباد کے صدر میاں صلاح الدین قیصر نے کہا کہ عامر نے تحصیل وزیرآباد کو بہت بڑا اعزاز بخشا ہے جمعیت اہلحدیث کے پروفیسر عبدالستار حامد نے کہا کہ عامر کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ جماعت اہل سنت اور جمعیت علماء پاکستان کے مفتی جعفر حسین ہزاروی نے کہا کہ عامر سچا عاشق رسول ﷺ تھا جماعت اسلامی کے صابر حسین بٹ نے کہا کہ عامر اپنا نام سنہری حروف میں لکھوا گیا ہے۔

ناظم سوہدرہ سید ضیاء النور نے کہا کہ عامر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے امر ہوگیا ہے غلہ منڈی آڑھتیاں کے صدر چوہدری محمد ریاض نے کہا کہ عامر دنیا بھر کے مسلمانوں پر بازی لے گیا ہے تنظیم تاجران کے صدر ناصر واحد اللہ والے نے کہا کہ یہ بلند رتبہ جس کو ملنا تھا مل گیا۔ جماعت اہل سنت کے حافظ مشتاق احمد کوکب نے کہا کہ عامر نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا ہیرو ہے۔ چیئرمین پریس کلب وزیرآباد مرزا تقی علی نے کہا کہ عامر کا نام رہتی دنیا تک زندہ رہے گا پریس کلب عامر کی یادگار تعمیر کرے گا۔ ملک محمد شہباز صدر سٹی مسلم لیگ نے کہا کہ عامر ہمارے دلوں کی دھڑکن بن چکا ہے۔ سابق صوبائی وزیر پیپلز پارٹی کے راہنما چوہدری شاہنواز چیمہ نے کہا

کہ عامر عاشق صادق تھا جماعت الدعوۃ کے امیر تحصیل حافظ عظمت اللہ نے کہا کہ عامر نے ہمارے مشن میں نئی روح پھونکی ہے۔

شہید عشق رسالت (ﷺ)

خدا معلوم کہ کتنی ریاضت سے آغوش بسطام نے بایزیدؒ کی پرورش کی، خاک بغداد نے جنیدؒ کو جنم دیا، شہر قونیہ نے مولانا رومؒ کو بنایا، دہلی نے شاہ ولی اللہؒ کو پیدا کیا، اور سرزمین بریلی نے امام احمد رضا خاںؒ کو پرورش کیا اور خاک میرٹھ نے امام شاہ احمد نورانیؒ کو جنم دیا۔ ادھر غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ پروفیسر محمد نذیر چیمہ کی گود سے اٹھے اور ایک ہی جست میں زماں و مکاں کے فاصلے طے کر ڈالے۔ علامہ اقبالؒ کا ایک مصرع ہے۔

طے شود جادہ صد سالہ بآہے گاہے

یعنی بعض اوقات ایک آہ کے فاصلے پر منزل ہوتی ہے یا لمحے بھر میں سو سال کا سفر طے ہو جاتا ہے یہ مصرع زبان پر آتے ہی ذہن بے اختیار شہید ناموس رسالت ﷺ غازی عامر چیمہ شہید کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس نے صدیوں کا سفر اس تیزی اور کامیابی سے طے کیا ہے کہ ارباب زہد و تقویٰ اور اصحاب منبر و محراب بس دیکھتے ہی رہ گئے اس نے ایک قدم برلن سے اٹھایا اور دوسرے قدم پر جنت الفردوس میں پہنچ گیا۔

یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

اسی جنت کی تلاش میں زاہدوں اور عابدوں کے نجانے کتنے قافلے سرگرداں رہے، کیسے کیسے لوگ غاروں کے ہو کر رہ گئے، کئی پیشانیاں رگڑتے اور سر پٹختے رہے، ہزاروں سر بگریباں، چلہ کش اسی آرزو میں دنیا سے اٹھ گئے، لاکھوں طواف و سجود میں غرق رہے، بے شمار صوفی و ملا وقف دعا رہے، انگنت پرہیزگار خیال جنت میں سرشار رہے، خدا ان سب کی محنت ضرور قبول کرے گا لیکن غازی عامر چیمہ کا مقسوم دیکھئے!

نہ چلہ کیا نہ مجاہدہ کیا، نہ حج کیا نہ عمرہ کیا، نہ دین میں قشقہ کھینچا نہ حرم کا مجاور بنا، نہ مکتب میں داخلہ لیا، نہ خانقاہ کا راستہ دیکھا، نہ کنز وقدوری کھول کر دیکھی، نہ رازی وکشاف کا مطالعہ کیا، نہ حزب البحر کا ورد کیا نہ اسم اعظم کا وظیفہ پڑھا، نہ علم وحکمت کے خم و پیچ میں الجھا، نہ حلقہ تربیت میں بیٹھا، نہ کلام ومعانی سے واسطہ رہا، نہ فلسفہ ومنطق سے آشنا ہوا، نہ مسجد کے لوٹے بھرے نہ تبلیغی گشت کیا، نہ کبھی شیخی بگھاری نہ کبھی شوخی دکھائی، اسے پاک بازی کا خبط نہیں، محبوبِ حجازی (ﷺ) سے ربط تھا، وہ تسبیح بدست نہیں، مست ئے الست تھا، وہ فقیہہ مسند آراء نہیں، فقیرِ سرراہ تھا، یہی وجہ ہے کہ اس نے مصلحت کیشی سے نہیں، جذبہ درویشی سے کام لیا، چنیں وچناں کے دائروں سے نکال کر کون ومکاں کی وسعت میں جا پہنچا، وہم وگمان کی خاک جھاڑ کر ایمان و عشق کے نور میں ڈھل گیا، نجانے ہاتف وغیب نے چپکے سے اس کے کان میں کیا بات کہی کہ پل بھر میں دل کی کائنات ہی بدل گئی۔

پروانے کا حال اس محفل میں ہے قابل رشک اے اہل نظر
اک شب میں ہی یہ پیدا بھی ہوا، عاشق بھی ہوا اور مر بھی گیا

مذکورہ تناظر میں ممتاز کالم نگار جاوید چوہدری اپنے جذبات واحساسات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں

عشق کا مقام

عامر چیمہ کون تھا، وہ جرمنی میں کیا کر رہا تھا، وہ دن میں مذہب کا کتنا مطالعہ کرتا تھا اس کی دماغی حالت کیا تھی، برلن کی پولیس نے اسے کیوں گرفتار کیا، اسے جرمنی کے بدنام ترین قید خانے موآبٹ جیل میں کیوں رکھا گیا، اس نے تین مئی 2006ء کو خودکشی کی یا وہ حقیقتاً جیل حکام کے ہاتھوں شہید ہوا، وہ غازی ہے، شہید ہے یا پھر مقتول، آیئے ہم یہ سارے سوال آنے والے وت پر چھوڑ دیں، ہم ان کے جواب وقت کی تحقیق، وقت کے وکیل اور وقت کی عدالت کے

حوالے کر دیں، ہم اس کا فیصلہ مغرب کے ایماندار سکالرز اور محققین پر چھوڑ دیں اور انتظار کریں آنے والا وقت عامر چیمہ کو کیا قرار دیتا ہے، وہ عامر چیمہ کے مقدمے کا کیا فیصلہ سناتا ہے لیکن ہم اس ریفرنڈم کو وقت کے حوالے نہیں کر سکتے جو مئی کے مہینے میں ہوا اور اس نے پوری دنیا کے ذہنوں کا دھارا بدل دیا، ہم اس ریفرنڈم کا فیصلہ ابھی اور اسی وقت سنائیں گے، یہ ریفرنڈم عامر چیمہ کے انتقال سے برپا ہوا اور اس نے پوری دنیا کے سیکولر ذہنوں کو جڑوں سے ہلا دیا، اس نے دنیا پر عوام کے اصل جذبات آشکار کر دیئے اور اس نے تہذیبوں کے تمام تصادم کھول کر رکھ دیئے۔

اس ریفرنڈم کا آغاز راولپنڈی کی ایک متوسط بستی ڈھوک کشمیریاں کی گلی نمبر 18 سے ہوتا ہے، یہ ریفرنڈم اس کے بعد وزیر آباد کے قصبے ساروکی میں جاتا ہے اور اس کے بعد اس ریفرنڈم کا سلسلہ پورے عالم اسلام میں پھیل جاتا ہے اور اس کے بعد کرہ ارض پر بکھرے 62 اسلامی ممالک کے ایک ارب 47 کروڑ 62 لاکھ 33 ہزار 4 سو 70 مسلمانوں تک نہ صرف عامر چیمہ کا نام پہنچتا ہے بلکہ وہ مسلمان اسے اپنے خیالات اور خواہشات کا ترجمان سمجھنے لگتے ہیں، میں اپنے خیالات اور رویوں میں ایک لبرل شخص ہوں، میری سوچ صدر بش اور جناب پرویز مشرف سے ملتی جلتی ہے، میں بھی یہ سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کو اعتدال پسند اور نرم ہونا چاہئے، میں بھی یہ یقین رکھتا ہوں انسانوں کے دل تلوار سے فتح نہیں کئے جا سکتے، لوگوں کو بدلنے کے لئے فوج اور جرنیلوں کی نہیں بلکہ اولیاء اور صوفیاء کی ضرورت ہوتی ہے، میں بھی یہ خیال کرتا ہوں آپ جسم سے بم باندھ کر لوگوں کے جذبات اور خیالات کے دھارے نہیں بدل سکتے، میرا بھی یہی خیال ہے آج کے دور میں ایک دو سو لوگوں کے لشکر سے مغرب کی ٹیکنالوجی کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا، میں بھی یہ سمجھتا ہوں سر درد اور بخار کی ایک معمولی دوا ایجاد کرنے والا شخص نعرے لگانے اور جلوس نکالنے والے دس لاکھ لوگوں سے بہتر ہے لیکن جب عامر چیمہ کے ریفرنڈم کی باری آتی ہے تو میرے تمام لبرل خیالات جواب دے جاتے ہیں، میرے سارے فلسفوں کی بنیادیں ہل جاتی ہیں اور میں بھی دنیا کو حیرت سے دیکھنے لگتا ہوں۔

یہ ریفرنڈم کیا تھا اور اس کا آغاز کیسے ہوا؟ عامر چیمہ نے تین مئی کو موآبٹ جیل میں

ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آنکھیں بند کرلیں، چار مئی کے پاکستانی اخبارات میں عامر چیمہ کے انتقال کی چھوٹی سی خبر شائع ہوئی، اس کے بعد جوں جوں دن گزرتے گئے عامر چیمہ کا نام اور خبر بڑی ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ 13 مئی کو جب وزیر آباد کے قصبے ساروکی میں عامر چیمہ کا جنازہ ہوا تو عامر چیمہ نے صرف پاکستان کے سارے میڈیا کی ہیڈلائن تھا بلکہ دنیا بھر کے اخبارات، ریڈیوز اور ٹیلیویژن اس کے جنازے کی جھلکیاں دکھارہے تھے، عامر چیمہ کا جنازہ پنجاب کے پانچ بڑے جنازوں میں سے ایک تھا، گوجرانوالہ ڈویژن کی تاریخ میں پہلی بار کسی جگہ دولاکھ لوگ اکٹھے ہوئے تھے یہ ایک ایسے شخص کا جنازہ تھا جو تین مئی 2006ء تک ایک عام اور گمنام شخص تھا اس گمنام اور عام شخص کو کس بات، کس ادا نے خاص بنا دیا، یہ ادا، یہ بات بنیادی طور پر اسلامی معاشرے اور مسلمانوں کی اساس ہے، یہ وہ خون ہے جو ہر مسلمان کی رگوں میں دوڑتا ہے، یہ محبت کا وہ دریا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا جب تک یہ لوگ آپ ﷺ سے اپنی آل اولاد اور زمین جائیداد سے بڑھ کر محبت نہیں کرتے یہ مسلمان نہیں ہو سکتے، یہ وہ خیال، یہ وہ احساس ہے جو ہر مسلمان نہیں ہو سکتے، یہ وہ خیال، یہ وہ احساس ہے جو ہر مسلمان کے اندر روح کی گہرائی تک پیوست ہے، یہ وہ جذبہ ہے جو ایک مسلمان کو دوسرے شخص سے جدا کرتا ہے، یہ احساس، یہ جذبہ رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے اور یہ محبت جس دل میں دستک دے دیتی ہے وہ شخص گمنامی سے نکل کر عامر چیمہ بن جاتا ہے وہ غازی علم الدین شہیدؒ ہو جاتا ہے، علامہ اقبال نے کہا تھا کہ میں نے غازی علم دین شہید کے رشک میں جتنے آنسو بہائے ہیں وہ میری بخشش کے لئے کافی ہیں عامر چیمہ کا جنازہ اس محبت کا ایک چھوٹا سا ریفرنڈم تھا۔

ساروکی کے اس ریفرنڈم سے پہلے ایک ریفرنڈم گلی نمبر 18 میں ہوا، اس ریفرنڈم نے اس غیر معروف اور پسماندہ گلی کا مقدر بدل دیا، رسول اللہ ﷺ کی محبت میں ڈوبے ہزاروں عقیدت مندوں نے اس گلی کو اپنا مرکز بنالیا، لوگ اس گلی میں قدم رکھنے سے پہلے وضو کرتے تھے، سفید کپڑے پہنتے تھے اور خوشبو لگاتے تھے، لوگ باادب ہو کر عامر چیمہ کے والد کے ہاتھ چومتے تھے 3 مئی سے 15 مئی تک 12 دنوں میں ایک لاکھ لوگوں نے اس بوڑھے پروفیسر کے ہاتھ

چومے، یہ سعادت اس ملک کے شاید ہی کسی شخص کو حاصل ہوئی ہو، لوگوں نے گلی نمبر 18 میں پھولوں اور گلدستوں کا انبار لگا دیا، عامر چیمہ کے گھر کے سامنے لوگوں نے اتنے پھول رکھے کہ جو بھی شخص اس گلی میں داخل ہوتا تھا اس کا پورا جسم مہکنے لگا تھا لوگوں کی اس آمدورفت سے متاثر ہو کر پولیس کو گلی نمبر 18 میں باقاعدہ چوکی بنانا پڑ گئی۔ لوگ آتے تھے عامر چیمہ کے گیٹ کے سامنے سر جھکا کر کھڑے ہو جاتے تھے اور گیٹ کو سلام کر کے واپس چلے جاتے تھے، عقیدت کی اس کشش میں اتنی شدت تھی کہ لبرل اور اعتدال پسند حکومت کے ارکان بھی خود کو گلی نمبر 18 سے دور نہ رکھ سکے، ان بارہ دنوں میں پنجاب اور وفاق کے 23 وزراء عامر چیمہ کے گھر گئے اور انہوں نے شہید کے والد کے ہاتھ چومے، ضلع راولپنڈی کی ساری انتظامیہ بار بار اس کے گھر گئی، اخبارات میں عامر چیمہ کی تصویریں، اس کے لواحقین اور اس کے چاہنے والوں کے بیانات منوں کے حساب سے شائع ہوئے، عامر چیمہ نے مئی کے مہینے میں ریکارڈ کوریج حاصل کی، آج پاکستان کا بچہ بچہ نہ صرف اس کے نام سے واقف ہے بلکہ وہ اس پر فخر کرتا ہے، یہ کیا ہے؟ یہ مغرب اور مغربی سوچ کے خلاف ریفرنڈم ہے، یہ ریفرنڈم ثابت کرتا ہے مسلمان اور مغربی انسان کی سوچ میں زمین آسمان کا فرق ہے، جسے مغرب آزادی اظہار کہتا ہے اسے مسلمان نہ صرف توہین سمجھتے ہیں بلکہ وہ توہین کا یہ داغ دھونے کے لئے جان تک دے دیتے ہیں، مجھے ایک بار ایک مغربی سکالر نے کہا "ہمیں سمجھ نہیں آتی ایک مسلمان مغرب میں پیدا ہوتا ہے، اس کا سارا لائف سٹائل مغربی ہوتا ہے، اس میں سارے شرعی عیب بھی موجود ہوتے ہیں لیکن جب اسلام اور رسول اللہ ﷺ کا ذکر آتا ہے تو اس مغربی مسلمان اور کٹر مولوی کے ردعمل میں کوئی فرق نہیں ہوتا؟ کیوں" میں نے عرض کیا" یہ وہ بنیادی بات ہے جسے مغرب کبھی نہیں سمجھ سکتا، یہ دلوں کے سودے ہوتے ہیں اور دلوں کے سودے کبھی بیوپاری کی سمجھ میں نہیں آ سکتے، نبی اکرم ﷺ کی ذات ایمان کی وہ حساس رگ ہوتی ہے جو برف سے بنے مسلمان کو بھی آگ کا گولہ بنا دیتی ہے، مسلمان دنیا کے ہر مسئلے پر سمجھوتہ کر لیتا ہے لیکن وہ رسول اللہ ﷺ کی ذات پر کبھی سمجھوتہ نہیں کرتا، عشق رسول ﷺ پر وہ مقام ہے جہاں سے مومن کی زندگی کا آغاز ہوتا ہے، جہاں موت سے بڑی سعادت اور فنا سے بڑی کوئی زندگی نہیں

ہوتی، جہاں پہنچ کر انسان مرنے کے بعد زندہ ہوتا ہے" میں نے اس سے کہا" دنیا میں لوگ مرنے کے بعد گمنام ہو جاتے ہیں لیکن عشق رسول ﷺ میں آنے والی موت انسان کو ابد تک زندہ کر دیتی ہے، یہ ایک ایسی آگ ہے جو انسان کو جلاتی نہیں، اسے بناتی ہے، اسے دوبارہ زندہ کرتی ہے اور تم اور تمہارے لوگ اس کیفیت، اس سرور کو کبھی نہیں سمجھ سکتے، تم لوگوں نے زندگی میں محبت رسول اللہ ﷺ کا ذائقہ چکھا ہی نہیں، تمہیں کیا پتہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے شخص کے دل سے کون سی روشنی نکلتی ہے اور یہ روشنی کس طرح موت کے خوف کو مالٹے کے چھلکے کی طرح اتار کر دور پھینک دیتی ہے یہ اسے سارے دکھوں سے آزاد کر دیتی ہے"۔

ہم سب لوگ عامر چیمہ جیسے لوگوں کا مقام نہیں سمجھ سکتے۔

عامر کو امر ہو جانا تھا

(غازی عامر چیمہ شہید)

سودا، توہین رسالت ﷺ کا مغرب کے خبث، ذلالت کا
پلٹا ہوا دور جہالت کا امت کے حزن خجالت کا
دامن سے داغ مٹانا تھا
عامر کو امر ہو جانا تھا

چپ ساڈھے پنچ سفارت تھی جوبن پہ شور شرارت تھی
ہر اپنی بات اکارت تھی یہ صورت حال بجھارت تھی
اس حال کا کھوج لگانا تھا
عامر کو امر ہو جانا تھا

جذبات کے تند الاؤ میں حالات کے تیز بہاؤ میں
ہر موڑ پہ لگتے گھاؤ میں تلتے ہوئے خاک کے بھاؤ میں
انسان کا شرف منوانا تھا
عامر کو امر ہو جانا تھا

دیکھا کئے طور ڈھٹائی کے کج بینی کے خود رائی کے
مارے ہوئے اپنی آئی کے بندوں پر حکم خدائی کے

آیا ہوا بیچ زمانہ تھا
عامر کو امر ہو جانا تھا

جب صبر و رضا دشنام لگیں دکھ، درد، کڑھن ابہام لگیں
شکوے بھی برائے نام لگیں الٹا خود پر الزام لگیں
حق کو حرکت میں آنا تھا
عامر کو امر ہو جانا تھا

خاکوں سے ہوئی مسموم فضا روکے نہ رکا طوفان بلا
گستاخوں نے کر کے ایکا جلتی پر تیل کا کام کیا
غیرت کو جوش میں آنا تھا
عامر کو امر ہو جانا تھا

ظلمات کی پھیلی سرحد پر اس عہد کے ہر نیک و بد پر
ہر ابیض، احمر، اسود پر تہذیب نوی کے مرقد پر
اس برق کو تو لہرانا تھا
عامر کو امر ہو جانا تھا

منجانب: شرف الدین شامی (راولپنڈی)

شہیدؒ کے والدین کا ردعمل

عامر چیمہ کی والدہ نے دل گداز انداز میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اپنے بیٹے پر ناز ہے کہ اس نے کبھی باطل کے آگے سر نہیں جھکایا میرے بیٹے نے اپنے سچے مسلمان اور عاشق رسول ﷺ ہونے کا ثبوت دیا ہے حرمت رسول ﷺ پر جان کی قربانی آخرت میں ہمیں سرخرو کرنے کا سبب ہوگی انہوں نے کہا کہ مسلمان وہ ہے جس کی دوستی اور دشمنی سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہو انہوں نے کہا کہ میرے بیٹے نے اپنی شہادت سے دوسروں کے لئے قابل تقلید مثال قائم کی ہے انہوں نے مزید کہا کہ عامر چیمہ کی شہادت حرمت رسول (ﷺ) کو (نعوذ باللہ) پامال کرنے والوں کی ناپاک جسارت کے خلاف پہلا تیر ثابت ہوگی اور یورپ نے دیکھ لیا ہے کہ فرزندان توحید حرمت رسول ﷺ پر قربان ہونے کو اپنا اعزاز سمجھتے ہیں۔

اطلاعات کے مطابق عامر چیمہ کی رہائش گاہ پر ملک بھر کی اہم دینی وسیاسی شخصیتوں کی بیگمات ودینی جماعتوں کی عہدیداران موجود تھیں وزیرآباد سے نمائندے کے مطابق عامر چیمہ کے اہلخانہ نے کہا ہے کہ حکومت نے عامر چیمہ شہید کو زبردستی ساروکی میں دفن کر کے ہمارے جذبات کو مجروع کیا ہے عامر چیمہ کی نماز جنازہ اسلام آباد میں پڑھائی جانی چاہیے تھی عامر چیمہ کی

والدہ، والد محمد نذیر چیمہ اور تینوں بہنوں نے اپنی گفتگو میں کہا کہ حکومت نے ان کے ساتھ دھوکہ کیا ہے ہمارے ساتھ 4 بجے کا ٹائم طے تھا مگر نمازِ جنازہ زبردستی ایک بجے پڑھا دی گئی جس سے راولپنڈی کے ہزاروں ساتھی جنازہ میں شرکت سے رہ گئے پروفیسر محمد نذیر نے بتایا کہ حکومت نے ہم سے کوئی تعاون نہیں کیا متحدہ مجلس عمل کی طرف سے اسمبلی میں آواز اٹھانے اور میڈیا کی طرف سے خبریں اچھالنے پر عوام کے دباؤ کے پیش نظر چار دن بعد وفد آیا اور میت کے لئے بھی ٹال مٹول کرتا رہا عامر چیمہ شہید کی والدہ نے کہا کہ میں اپنے بیٹے کو راولپنڈی میں دفن کرنا چاہتی ہوں ہم ضرور راولپنڈی لے کر جائیں گے انہوں نے کہا کہ عامر شہید کی وصیت تھی کہ مجھے جنت البقیع یا کسی ولی اللہ کے پاس دفن کیا جائے انہوں نے کہا کہ یہ حکومت انگریزوں سے بدتر ہے ہمیں دھوکہ دیا گیا ہے لوگ تو کئی دنوں سے انتظار میں تھے وہ روزانہ صبح اٹھتے تو اخبارات کے دفاتر میں فون کر کے جنازہ کے وقت اور تاریخ کا معلوم کر رہے تھے کہ کب شہید کی نمازِ جنازہ ہوگی اور کب انہیں سپردِ خاک کیا جائے گا جی ٹی روڈ کے دونوں اطراف عامر چیمہ کی میت کو خیر مقدم کہنے کے لئے سیاسی، سماجی اور عام شہریوں نے جگہ جگہ بینرز لگا رکھے تھے اور کروڑوں مسلمانوں کی خواہش تھی کہ وہ عامر چیمہ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کر کے اپنے گناہ بخشوالیں کل تک جو عامر چیمہ کے نام تک کو نہ جانتے تھے آج عشق رسول ﷺ کی مناسبت سے لوگ اس کا نام عقیدت سے لے رہے تھے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ ایک بہت بڑا سرکاری آفیسر عامر چیمہ کے والد کو ملنے کے لئے گیا تو وہ اپنی گاڑی میں جوتی اتار کر ننگے پاؤں عامر چیمہ کے گھر گیا کہ ان گلیوں میں عاشق رسول ﷺ پھرتا رہا ہے لوگوں نے عقیدت کے طور پر عامر چیمہ کے گھر پر منوں پھول ڈھیر کر دیئے۔

کیا خوب قدر مشترک

عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ اور غازی علم دین شہید دونوں کی تاریخ پیدائش 4 دسمبر ہی ہے 4 دسمبر 1908ء کو اندرون لاہور محلہ کوچہ چابک سواراں میں غازی علم دین شہیدؒ اپنے سعید فطرت والد طالع مند کے گھر پیدا ہوئے تو 4 دسمبر 1977ء کو محلہ گڑھی اعوان حافظ آباد شہر میں عامر

عبدالرحمن چیمہ چوہدری محمد نذیر چیمہ کے گھر پیدا ہوئے یہ الفاظ پڑھتے ہوئے قارئین محسوس کریں گے اور تاریخ کی روشنی میں دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ دونوں واقعات میں کس قدر مشابہت پائی جاتی ہے آج سے 77 سال پہلے جب غازی علم دین شہیدؒ نے شاتم رسول راج پال کو واصل جہنم کیا تو وہ بھی یہی دن تھے 6 اپریل اور ہفتے کے دن انہوں نے اپنی منزل پائی جب کہ غازی علم دین شہید کی پیدائش سے 69 سال بعد پیدا ہونے والے عامر چیمہ نے 20 مارچ 2006ء کے روز شاتم رسول کو خنجروں کے پے در پے وار کر کے گرادیا دیکھئے راجپال نے بھی ختمی مرتبت حضور اکرم ﷺ کی شان میں کتاب "رنگیلا رسول" لکھ کر، شائع کر کے گستاخی کی تھی اور عذاب خداوندی کو دعوت دی تھی اس وقت بھی بہت سارے جلسے، جلوس ہوئے اور احتجاج کیا گیا لیکن کامیاب اور خاموش طبع سیدھا سادا علم دین اٹھا جس نے چپکے سے ایک چھری خریدی اور راج پال کو اس کے دفتر میں واصل جہنم کرنے کے لئے جا پہنچا عامر چیمہ کا ہدف بھی ڈائی ویلٹ اخبار کا گستاخ ایڈیٹر تھا اس نے رسول پاک ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے توہین آمیز شیطانی کارٹون شائع کئے تھے اس کے خلاف بھی بہت احتجاج ہوا جلسے جلوس اور کانفرنسیں ہوئیں قرار دادیں پاس کی گئیں لیکن طالب علم، خاموش طبع عامر عبدالرحمن چیمہ خاموشی سے اٹھا چپکے سے بازار جا کر شکاری خنجر خریدا اور اخبار کے گستاخ ایڈیٹر کو واصل جہنم کرنے کے لئے اس کے دفتر جا پہنچا 77 سال پہلے بھی لوگوں نے صدائے احتجاج بلند کی لیکن حکومت وقت نے گستاخ راج پال کو کوئی سزا نہ دی اور آج کے دور میں بھی شیطانی کارٹون شائع کرنے والے گستاخ ایڈیٹر کے خلاف لاکھوں لوگوں نے صدائے احتجاج بلند کی لیکن حکومت وقت نے لوگوں کے احتجاج پر کوئی توجہ نہ دی اس کو پوچھا تک نہیں اس وقت بھی احتجاج کرنے والے جلوس نکالنے والے صرف نعرے ہی لگاتے رہ گئے اور اس وقت بھی جلوس نکالنے والے احتجاج کرنے والے صرف نعرے ہی لگاتے رہ گئے اس وقت غازی علم دین سرخرو ہو گیا اور اس وقت غازی عامر عبدالرحمن چیمہ سرخرو ہو گیا عامر چیمہ ایک تعلیم یافتہ اور مذہب شہری تھا نہ تو اس کی طبیعت میں کوئی لاابالی پن تھا اور نہ ہی وہ جذباتی تھے غازی علم دین بھی ایک سادہ فطرت، مزدور پیشہ اور اپنے کام سے کام رکھنے والا

نوجوان تھا مگر دونوں کا معاملہ کچھ ایسا رہا کہ

پروانے کا حال اس محفل میں ہے قابل رشک اے اہل نظر
اک شب میں ہی یہ پیدا ہوا عاشق بھی ہوا اور مر بھی گیا

ایسے عاشقوں، پروانوں، دیوانوں اور مستانوں کے جذبات کا اندازہ عام آدمی نہیں لگا سکتا ان کے جذبات کا اندازہ کوئی عاشق رسول ﷺ ہی لگا سکتا ہے غازی علم دین شہیدؒ اور عامر عبدالرحمٰن شہیدؒ کتنے خوش نصیب ہیں کہ پیدا ہوئے جوان ہوئے، مقصد کو پالیا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے امر بھی ہو گئے ان کا نام رہتی دنیا تک عاشقانِ رسول ﷺ کی بزم میں روشن ستاروں کے طور پر لیا جاتا رہے گا ان کے والدین اور ان کے عزیز و اقارب کتنے خوش نصیب ہیں کہ ان کی وجہ سے ان کا بھی نام احترام سے لیا جاتا ہے ان کے سامنے بھی اظہار عجز کرنے کے لئے دل مچلتے رہتے ہیں غازی علم دین شہیدؒ کی شہادت پر مولانا محمد علی جوہرؒ نے فرمایا تھا

ہے رشک اک خلق کو غازی کی موت پر
یہ اس کی دین ہے جسے پروردگار دے

واقعی یہ لوگ ازل سے منتخب ہوتے ہیں ان کے ذمہ یہ کام لگائے جاتے ہیں اس لئے تو وہ عقل و خرد اور ہوش و حواس کی ساری گتھیاں سلجھا کر دیکھتے ہی دیکھتے صاحب جنون ہو جاتے ہیں۔ بقول اقبالؒ

عشق کی ایک جست نے کر دیا قصہ تمام
اس زمین و آسمان کو بے کراں سمجھا تھا میں نے

عشق حقیقی جب کسی کو نصیب ہوتا ہے تو اس کی دنیا کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیتا ہے عشق کا چرخہ جب چلتا ہے تو رواں ختم ہو جائے وہ پھر بھی روں روں کرتا رہتا ہے۔ مادھو لال حسینؒ نے اس

حقیقت کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے

اے عشق نئیں چھڈا پھکا کڑے
میرا چرخہ اے نولکھا کرے

اقلیم عشق کے تاجدار خواجہ غلام فرید آف کوٹ مٹھن سے کسی نے پوچھا عشق کیا ہے تو فرمایا۔

جڈاں عشق فرید استاد تھیا
سب علم و عمل برباد تھیا
پر حضرت دل آباد تھیا
سو وجد کنوں، سو حال کنوں

کہتے ہیں کہ ہر کوئی اپنی قسمت لے کر پیدا ہوتا ہے کل تک کسی کو پتہ نہ تھا کہ عامر چیمہ کون ہے آج ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہے مائیں اپنے بچوں کے نام عامر رکھ کر فخر محسوس کر رہی ہیں اگر دنیاداری کے حوالے سے دیکھا جائے تو شاید عامر چیمہ کے والدین اور اس کی بہنوں کے لئے اس سے بڑا سانحہ کوئی نہ ہو بوڑھے والدین کے سامنے اکلوتے بیٹے کی موت کا تصور کر کے ہی روح کانپ اٹھتی ہے لیکن جن کو منزل پانے کا شوق ہوتا ہے ان کے لواحقین کے حوصلے بھی اور ہوتے ہیں مجھے یہ جان کر اور بھی حیرت ہوئی کہ غازی علم الدین شہید اور عامر چیمہ شہید کے واقعات میں جہاں بہت ساری قدریں مشترک ہیں وہاں دونوں کی تاریخ پیدائش بھی ایک ہے غازی علم الدین شہید 4 دسمبر 1908ء کو پیدا ہوئے جب کہ عامر چیمہ شہید 4 دسمبر 1977 کو پیدا ہوئے غازی علم الدین شہید نے اپنے لواحقین سے آخری ملاقات میں وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد رونا نہیں، کھلے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح عامر چیمہ شہید نے اپنے والدین کے نام آخری خط میں وصیت کی کہ میرے مرنے پر آہ وزاری نہ کی جائے بلکہ میرے دعا کی جائے اور

مجھے کھلی جگہ دفنایا جائے غازی علم الدین شہید بھی والدین کے بڑے لاڈلے تھے جب کہ عامر چیمہ شہید بھی والدین کی لاڈلی اولاد تھے دونوں کم گو تھے دونوں مضبوط اعصاب کے مالک تھے دونوں کے جنازے اپنے اپنے عہد میں سب سے بڑے جنازے تھے دونوں قومی ہیروز ہیں عامر عبدالرحمٰن وہ معتبر نام ہے جو چند روز پہلے تک دنیا کی نظروں سے اوجھل تھا مگر جب دنیا کی نظروں میں آیا تو کھٹکنے لگا اس کی کھنک سے ہی اس کا وجود دنیا سے اوجھل کر دیا گیا اس وجود کو دنیا سے اوجھل کر دینے والوں کو شاید اس بات کا علم نہیں کہ یہ نام اب ایک ایسی مضبوط چٹان کی صورت اختیار کر چکا ہے جو بہت ہی بلند و بالا ہے اور اس کی مضبوطی کا یہ عالم ہے کہ فولاد بھی اس کے سامنے ہیچ ہے اس چٹان کا شمار ان چٹانوں میں ہوتا ہے جنہیں اس کائنات کے خالق و مالک نے ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ رکھا بظاہر اس چٹان کا ریزہ ریزہ امت مسلمہ کی رگوں میں خون غیرت کی طرح رچ بس گیا ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ خون غیرت کیا کیا رنگ دکھاتا ہے تاریخ گواہ ہے کہ جب کبھی ہمارے پیارے رسول ﷺ کی ذات بابرکات پر کسی بدبخت ملعون نے انگلی اٹھائی تو غیرت مسلم اور خون مسلم نے جوش مارا اور اس اٹھنے والی انگلی کے گندے وجود کو اس دنیا سے اس طرح مٹایا جیسے حرف غلط کو مٹا دیا جاتا ہے اور تاریخ کے اوراق میں ایسے کارنامے درج ہیں جن پر ہر مسلم کا سر فخر سے بلند ہوتا ہے تاریخ کے اوراق میں حال ہی میں ایک نئے سنہری ورق کا اضافہ ہوا ہے ایک نیا کارنامہ درج ہوا ہے اور اس معرکے کا نیا ہیرو اس کارنامے کو سرانجام دینے کا کام اللہ رب العزت نے غازی علم دین شہیدؒ کی طرح غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ کے سپرد فرمایا۔

جب یہ خبر پوری دنیا کے سامنے آئی کہ ایک پاکستانی عامر عبدالرحمٰن نے گستاخ رسول کو خنجر کے وار کر کے زخمی کر ڈالا ہے تو عامر کے اس فعل پر کچھ کو اعتراض ہوا کہ عامر کو خود ایسا کام نہیں کرنا چاہئے تھا قانون کو ہاتھ میں نہیں لینا چاہئے تھا لیکن سوال یہ ہے کہ اگر عامر یہ نہ کرتے تو پھر کیا کرتے......؟ اور کون کرتا......؟ امت مسلمہ اور اس کے حکمرانوں سے تو کچھ بن نہ پڑا جب عامر نے ان کی بے بسی اور بے حسی کو دیکھا تو خود کچھ کرنے کا عزم کیا سو جو کچھ عامر سے بن پڑا کر ڈالا پھر بعد میں ایسے ایسے الزامات کی بھرمار کہ اللہ کی پناہ ''دہشت گرد'' سب سے بڑا الزام کہ عامر کا

تعلق دہشت گردوں سے جوڑا گیا بنیاد پرستی کا طعنہ دیا گیا، راسخ العقیدہ کہا گیا گویا

کفر کے ایوانوں میں نام ہمارا چیدہ چیدہ

دہشت گرد، بنیاد پرست اور راسخ العقیدہ

ایک عام مسلمان تو ویسے بھی اگر کچھ نہ بھی کرے تو دہشت گرد ہے اور اگر وہ کچھ کر ڈالے (عامر کی طرح) پھر تو وہ...... عامر کو بغیر ثبوت دہشت گرد کہا گیا میں تو اس بات پر حیران ہوں کہ یہ دہشت گردی غازی علم دین شہیدؒ کے دور میں اتنی عام نہیں تھی ورنہ فرنگی انہیں بھی یہی خطاب دیتا تو عرض یہ کیا جا رہا ہے کہ یہ دہشت گرد ان کے ملک میں مقیم بھی تھا اور ساتھ ان کی یونیورسٹی میں زیر تعلیم بھی اور اگر یہ دہشت گرد انہیں اس موقع پر اپنی دہشت گردی نہ دکھاتا تو جرمنوں کو یہ تو معلوم نہ ہو سکتا کہ دہشت گرد ان کے ملک سے تعلیم حاصل کر کے چلا بھی گیا اس سے پہلے عامر صرف عامر تھا مگر

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا

تو نے آقا ﷺ خرید کر انمول کر دیا ہے

ہاں! ہاں! غیرت ایمانی اور جوش ایقانی کے حمیت دینی میں آتے ہی وہ عامر سے دہشت گرد بن گیا اگر ایسا ہی ہے تو پھر امت مسلمہ کا بچہ بچہ دہشت گرد ہے بنیاد پرست ہے راسخ العقیدہ ہے جو بھی اپنے نبی ﷺ سے پیار کرتا ہے ان کے ترانے الاپتا ہے ان کے عشق میں ڈوبا ہوا ہے ان کے رنگ میں رنگا ہوا ہے وہ دہشت گرد ہے تو اب مسلمان دہشت گرد ہیں میں بھی دہشت گرد تم بھی دہشت گرد، ہم سب کیا ہے دہشت گرد، روشن خیال لئے اور ماڈریٹ مسلمان تو بس دو چند ہوں گے۔

میں نے تاریخ کے اوراق کا مطالعہ کیا تو مجھے عامر عبدالرحمٰن بالکل غازی علم دین شہیدؒ، غازی عبدالقیوم شہیدؒ، عامر بن الاکوعؓ اور طلحہ بن عبیداللہ تمیمیؓ کی طرح لگے عامر اور غازی علم دین شہیدؒ اور غازی عبدالقیومؒ نے رسول خدا ﷺ کی خاطر مظلومیت کے ساتھ دشمن کے ہاتھوں

شہادت قبول کی عامر نے جرمنوں کے ہاتھوں اور غازی علم دین نے فرنگیوں کے ہاتھوں جب کہ حضرت عبیداللہ بن تمیمیؓ نے غزوہ احد میں اور حضرت عامر بن الاکوعؓ نے غزوہ خیبر میں آپ ﷺ پر نثار ہوکر جام شہادت نوش کیا دہشت گردی کے علاوہ عامر پر ایک الزام یہ بھی لگایا گیا کہ عامر نے خودکشی کر لی اور حضرت عامر بن الاکوعؓ پر بھی خودکشی کا الزام لگایا تھا حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے اور جھوٹ تھا ایک عاشق رسول ﷺ جب ناموس رسالت ﷺ کی حرمت کی خاطر نکلتا ہے اور گستاخ رسول پر حملہ آور ہوتا ہے تو اسے ضرور دکھ، اذیت، مصیبت اور بلاؤں سے واسطہ پڑتا ہے۔ وہ تشدد کا شکار بھی ہوتا ہے زخم بھی سہتا ہے

اذیت، مصیبت، ملامت اور بلائیں!

اک تیرے شوق میں ہم نے کیا کیا نہ دیکھا

عاشق رسول ﷺ کا دل اتنا کمزور نہیں ہوتا کہ وہ معمولی تکالیف یا جان لیوا مصائب و آلام کو دیکھ کر بڑبڑانے لگے بن بلانے لگے اور زندگی کے ہاتھوں تنگ آ جائے یا پھر خودکشی جیسے فعل حرام کا ارتکاب کرنے کا سوچنے لگے نازی جرمن یہ دجل وفریب سے مزین بھونڈے، خود ساختہ، جھوٹے اور فریب کارانہ ہتھکنڈے اپنے پاس رکھیں ہمارا تو ایمان ہے اور ہماری تاریخ ہے ہمارا اثاثہ ہے کہ عاشق رسول ﷺ کے جسم کے ٹکڑے بھی کر دو تو وہ عشق حبیب ﷺ کی لذتوں سے سرشار رہتے ہوئے اف تک نہ کرے گا۔ (انشاءاللہ)

لیکن ان ملعون کافروں کو کیا معلوم کہ ایمان کیا ہوتا ہے اس کے تقاضے کیا ہوتے ہیں اور یہ کہ ایک مسلمان کا تو ایمان ہی اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک وہ مرد صالح اپنے نبی اکرم ﷺ کی خاطر سرفروشانہ جان کی بازی نہیں لگا دیتا عامر نے شیطانی کارٹون چھاپنے والے ازلی جہنمیوں کے کرتوت دیکھ کر سوچا ہوگا کہ

میداں میں اتر آیا ہے للکار کے دشمن

یہ معرکہ گھر بیٹھے تو سر ہو نہیں سکتا

ہر دم جسے سرشار رکھے شوق شہادت
اس شخص کو طاغوت کا ڈر ہو نہیں ہوسکتا

عامر تو بڑا دلیر تھا بڑا بہادر انسان تھا بڑی اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک تھا بہت ذمہ دار تھا بہت پر جوش تھا بہت بڑا منصوبہ ساز تھا اس کی پلاننگ بے پناہ تھی اس نے مقصد کو پالینے کے لئے تن، من، دھن حتیٰ کہ جان کی بازی لگادی تو ایسے ہی نہیں لگائی کہ وہ کمزور تھا متزلزل تھا نہیں نہیں ہر گز نہیں وہ ڈرنے والا، گھبرانے والا نہیں تھا وہ طوفانوں سے ٹکرا جانے والا تھا دیارِ غیر میں رہ کر بھی وہ دشمن کے تعاقب میں رہا اس نے دفاعی جنگ کا آغاز نہیں کیا بلکہ اقدامی جہاد میں سرخرو ہوا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دعائیں فرمایا کرتے تھے یا اللہ! ہمیں دفاعی جہاد کی شہادت عطا نہ کرنا ہمیں اقدامی جہاد کی شہادت سے سرفراز فرمانا عامر نے اقدام کیا ہے وہ دشمن کے مورچے پر جا کر حملہ آور ہوا ہے اس نے اقدامی جہاد کی عظمت اور سعادت کو پالیا ہے اس کی والدہ خود کہتی ہیں "وہ بڑا سعادت منداور نیک بچہ تھا اس نے میرا دودھ حلال کر دیا ہے میرا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ میرے بیٹے نے وہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ مجھے اپنے بیٹے کی شہادت پر ناز ہے اس طرح اس کے والد محمد نذیر چیمہ بھی شاداں وفرحاں ہیں اس کی تینوں بہنیں، کشور، صائمہ اور سائرہ کی خوشیوں کا عالم ہی دوسرا ہے اس کے ماموں پروفیسر محمد اسلم مطمئن ہیں چچاؤں کی مسرتوں کا ٹھکانہ نہیں کزنوں کی شادمانیوں کے کیا کہنے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلام کے ایک ارب 40 کروڑ افراد کو اس جری، دلیر، نڈر، بہادر اور جانباز بیٹے کی سرفروشی کی ادا پر فخر ہے اب ایسا کون کمینہ، بخیل، نالائق اور جھوٹا ہوگا جو اس کی عظمت اور سعادت مندی کے اعتراف میں بخل سے کام لے گا"۔

ہاں کچھ زلہ ربا، کچھ ٹٹ پونجیے ایسے ضرور ہوں گے جو نازی جرمنوں کی ہاں میں ہاں ملا کر اپنے پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے فکر مند ہوں گے پرائے تو پرائے ہیں ان سے کیا شکوہ انہوں نے سازش کی اور ماورائے عدالت عامر کے قتل کا ارتکاب کیا وہ سفاک قاتل ہیں انہیں تو بہروپ کی ضرورت ہے وہ تو حیلے کریں گے، بہانے بنائیں گے، الزام لگائیں گے جھوٹ موٹ کہانیاں

گھڑیں گے افسانے رچائیں گے ڈرامے سجائیں گے مگر ان کی بدبختی دیکھئے کہ یہ روشن خیالی کے مارے ہوئے مرعوب لوگ بھی اگر، مگر، چونکہ، چنانچہ، ایسے، ویسے اور ادھر ادھر کی گردان سنا کر اصل کہانی کو غتر بود کرنے پر تلے ہیں مگر تاریخ لکھنے والے ذمہ دار مورخ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان ظالموں، قاتلوں، گستاخوں، شاتموں اور خاطیوں کی منافقانہ چالوں سے باخبر رہے اور ان کے چہروں پر پڑے ہوئے جعلی چہرے بے نقاب کرتا چلا جائے تا کہ دنیا کو معلوم رہے کہ مظلوم کون ہے؟ اور ظالم کون ہے؟ پرامن کون ہے؟ اور دہشت گرد کون ہے؟ سچا کون ہے؟ جھوٹا کون ہے؟ نفاق پر کون کھڑا ہے اور حق کس کے پاس ہے؟۔ دیکھئے یہ انصار برنی صاحب ہیں ان کا کہنا ہے کہ عامر نے خودکشی کی ہے وہ ذہنی خلجان میں مبتلا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون اس پر مزید حاشیہ آرائی بھی دیکھئے یہ پاکستانی سفیر کا بیان ہے اخبار میں چھپا ہے موصوف فرماتے تھے کہ عامر کی موت کا سبب واضح ہے اور اسے فی الحال خودکشی نہیں قرار دیا جا سکتا بیان میں فی الحال کے الفاظ دل پر کاری ضرب لگاتا ہیں برلن جانے والی ٹیم کی رپورٹ نے جھوٹ کا پردہ چاک کر دیا ہے عامر کی شہ رگ کٹی، ہاتھ اور پاؤں بندھے تھے اس نے خودکشی نہیں کی اسے قتل کیا گیا تھا سچ تو یہ ہے کہ اس رپورٹ کے آنے سے پہلے بھی شہید کے والدین، عزیز اقارب اور دوستوں یاروں میں سے کسی نے بھی تسلیم نہیں کیا تھا کہ وہ خودکشی جیسے فعل حرام کا ارتکاب کرسکتا ہے اور اب اس رپورٹ نے حق اور سچ کو عیاں کر دیا ہے الحمدللہ! عامر نے شہادت کا رتبہ حاصل کر کے امہ کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے اب ہم حکومتی اہلکاروں اور جرمنوں کے تنخواہ داروں سے کہیں گے کہ خدا کے لئے اپنی زبانیں بند کر لو تم آخر کس لئے ایسے بیانات دے رہے ہو؟ تو کیوں اپنی آخرت خراب کر رہے ہو؟ تم ہمارے دلوں پر کیوں زخم لگا رہے ہو؟ کیوں ان زخموں پر نمک پاشی کر رہے ہو؟ اب تو ایسے بیانات سے اجتناب کریں اگر آپ عامر چیمہ شہید کے کارنامے پر دو بول اچھے نہیں بول سکتے تو مہربانی فرما کر خاموش رہئے میں اپنی حکومت سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ عامر شہید اور غازی علم دین اور اس قبیلہ عشاق کے عظیم المرتبت افراد کے تذکرے نصابی کتب میں شامل کریں اور ان حقائق و واقعات کی تمام تر جزئیات کو نصابی کتب کا حصہ بنایا جائے تا کہ قوم کے یہ ہیرو تاریخ میں اپنا حصہ پا

سکیں اور امر ہو جائیں اور ہماری آئندہ نسلیں ان کے نام اور کام سے خوب اچھی طرح واقف ہو جائیں اگر اس طرح ہوتا ہے تو مجھے امید ہے کہ عامر شہید کی شہادت پر جو خوف، سکوت اور خاموشی ہمارے حکمرانوں کی طرف سے ہے اس پر جمہور عوام ان سے جواب طلب نہیں کریں گے صرف دو چار چوکوں اور روڈوں کے نام ان شہیدوں کے نام پر رکھ کر ہم ان سے وفا کا حق ادا نہیں کر سکتے ہمیں اس سے آگے بڑھ کر بہت آگے بڑھ کر کچھ کرنا ہے اس لئے کہ

ان شہیدوں کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خون جن کا حرم سے بڑھ کر

عوام کا بھی مطالبہ ہے حالات کا تقاضا بھی ہے وقت کی ضرورت بھی ہے اور لمحہ موجود کی پکار بھی ہے کہ

تم صفحہ امروز پر لکھ دو یہ لہو سے
یہ واقع بار دگر ہو نہیں سکتا

میرے پاس الفاظ محدود ہیں اور عامر چیمہ شہیدؒ اور غازی علم دین شہیدؒ کا رتبہ نامحدود عزت وشرف والا ہے عامر ذات رسول مقبول ﷺ پر قربان ہو کر امر ہو گیا ہے اب وہ مسلمانوں کی تاریخ کے افق پر طلوع ہو گیا ہے اس کی کرنیں صدیوں تک روشنی دیتی اور حق کے طلبگاروں کو سیراب کرتی رہیں گی کیونکہ

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے ادھر نکلے، ادھر ڈوبے ادھر نکلے

عامر چیمہ شہیدؒ کی ماں صدر مشرف سے سوال کرنا چاہتی ہے کہ اگر عامر ان کا بیٹا ہوتا تو کیا تب بھی وہ خاموش رہتے؟ لیکن حق یہ ہے کہ عامر ان کا بیٹا ہرگز نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ حکمرانوں کی اولاد جذباتی اور ایمانی نہیں بلکہ سیاسی اور کاروباری ہوا کرتی ہے عامر چیمہ شہیدؒ کا بوڑھا باپ

شہید کی تصویر کو سینے سے لگائے صدر مشرف کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہے کہ ان کا بیٹا دہشت گرد نہ تھا وہ ذمہ دار، فرض شناس، پاکباز اور پاک نگاہ کردار کا مالک تھا مگر صدر مشرف امریکہ کے خوف سے ٹس سے مس نہ ہوئے صدر بش ایک بد چلن انعان ہے اس کے باپ نے اسے امریکہ کا صدر بنوانے کے خواب کو سچ ثابت کرنے کے لئے اپنی عوام سے اپنے آوارہ بیٹے کے نیک ہو جانے کا جھوٹ بولا جب کہ آج اس کا بیٹا کسی کی سچائی پر بھی رحم کرنے کو تیار نہیں عامر چیمہ کی شہادت کے بعد دنیا بھر کی چیمہ برادری کو اپنے چیمہ ہونے پر فخر ہونے لگا ہے ایمان کی دولت نایاب ہے دشوار ہے، خطرناک ہے، پل صراط ہے اپنے والدین کے سامنے اف تک نہ کرنے والا ''جتاں دا پتر غیور پتر'' اللہ کے حبیب ﷺ کی شان میں گستاخی کیسے برداشت کر سکتا تھا جس وقت مشرکین برلن اس کی شہ رگ پر چھری چلا رہے تھے اس لمحے اس کے کانوں میں ایک سرگوشی سنائی دی ''میں جو تیری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں، عامر چیمہ آج میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ کٹ جانا مگر عشق رسالت ﷺ، قرب الٰہی، تسلیم و رضا و فنا اور اطاعت کا سودا ہرگز مت کرنا۔ اور

شمعیں جو بجھیں بجھنے دو، دل بجھنے نہ پائے
یہ شمع ہوئی گل تو اجالے نہ رہیں گے

غازی علم دین شہیدؒ کو بھی اپنے گھر سے دور شہید کیا گیا اور غازی عامر چیمہ شہیدؒ کو بھی اپنے گھر سے دور شہید کیا گیا غازی علم الدین شہیدؒ کے جنازے پر بھی ہر کسی کو فکر تھی کہ محروم نہ رہ جائے غازی عامر چیمہ شہیدؒ کے جنازے کے حوالے سے بھی ہر کسی کو فکر تھی کہ اس سعادت سے محروم نہ رہ جائے۔ غازی علم الدین شہیدؒ کا جنازہ بھی تاریخی جنازہ تھا اور غازی عامر چیمہ شہیدؒ کا جنازہ بھی تاریخی جنازہ تھا۔ غازی علم دینؒ شہادت کا رتبہ پا کر امر ہو گیا تو غازی عامر چیمہؒ بھی شہادت کا رتبہ پا کر امر ہو گیا۔ غازی علم دینؒ کا مرقد بھی زیارت گاہ خاص و عام ہے اور غازی عامر چیمہ شہید کا مرقد میں زیارت گاہ خاص و عام ہے وہاں بھی زائرین صبح و شام حاضری دیتے ہیں اور یہاں بھی زائرین صبح و شام حاضری دیتے رہتے ہیں اگر بغور دیکھا جائے تو کیا خوب قدر

مشترک ہے! اللہ اکبر! وہ دونوں اپنے چاہنے والوں کو مخاطب ہیں

من از سر نو جلوه دهم دار و رسن را

عمریست که آوازه منصور کهن شد

ہم ان کی داستان سنتے ہیں تو ایک عالم کیف اور بے خودی طاری ہو جاتی ہے اور عقیدت واحترام سے خود بخود نظریں جھک جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا مقام ومرتبہ اور بڑھائے۔

DIN
Lahore

خدا بیٹے کی شہادت قبول فرمائے: والد

''میرا بیٹا تو پیدا ہی اس عظیم قربانی کے لئے ہوا تھا میری دعا ہے کہ خدا میرے بیٹے کی اس عظیم قربانی کو قبول کر لے۔ میرے بیٹے کا مقدمہ اللہ کی عدالت میں جب زیر سماعت ہوگا تب میرا ہاتھ ہوگا اور حکمرانوں کے گریبان، غازی عامر چیمہ شہید پنجگانہ صوم وصلوٰۃ کا پابند اور تہجد گزار تھا ان خیالات کا اظہار جرمنی پولیس کے ہاتھوں شہید ہونے والے غازی عامر عبدالرحمٰن کے والد پروفیسر محمد نذیر چیمہ نے کیا انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ شہید ڈیڑھ سال قبل اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے جرمنی گیا وہ نیچی نگاہ رکھنے والا مرد مومن تھا انہوں نے کہا کہ جرمنی پولیس کا یہ کہنا غلط ہے کہ عامر چیمہ نے خودکشی کی ہے کیونکہ یہ سب جانتے ہیں کہ جرمن کی جیلوں میں کلوز سرکٹ کیمرے نصب ہونے کے ساتھ ساتھ جدید مواصلاتی نظام بھی نافذ ہوتا ہے اس لئے وہاں پر خود کو مارنا کتنا مشکل کام ہے انہوں نے کہا کہ پاکستانی حکومت کا کردار مایوس کن رہا ہے مقدمہ کی پیروی کرنے کے حوالے سے جواب دیتے ہوئے پروفیسر محمد نذیر چیمہ نے بتایا کہ جب ہماری حکومت نے ہی ہاتھ کھڑے کر دیئے ہیں تو میں غریب اور لاچار کیسے مقدمہ دائر کر سکتا ہوں مگر میرا انصاف خدا کرے گا وہ ان ظالموں سے ضرور حساب لے گا انہوں نے کہا کہ یہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ حکمرانوں نے پولیس انتظامیہ کی مدد سے مجھے اور میرے اہل خانہ کو یرغمال تو بنائے رکھا جبکہ وقتاً فوقتاً ہمیں حراساں بھی کیا جاتا رہا۔ لاہور ایئر پورٹ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے مرحوم کے

چچا عصمت اللہ نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ شہید عامر چیمہ کیس کی تحقیقات کروائے انہوں نے کہا کہ مرحوم بڑا نیک بچہ تھا اس نے کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا تھا انہوں نے کہا کہ عامر کے والد اس لئے ایئر پورٹ نہ آ سکے کیونکہ انکی طبیعت ناساز تھی عامر چیمہ کی بہنوں نے غم زدہ لہجے میں کہا کہ اللہ کریم نے ہمارے عامر بھائی کو اعلیٰ مرتبہ دیا ہے جس پر ہمیں فخر ہے جو ہماری سات پشتوں کو بخشوائے گا مگر ہماری خواہش کے مطابق حکمرانوں نے ہمارے عامر کو راولپنڈی دفن نہ کر کے ہمارے جذبات اور ہماری شہریت پر شک کیا ہے انہوں نے کہا کہ پوری دنیا میں مرنیوالے سے اس کی آخری خواہش ضرور پوچھی جاتی ہے ہمارے بھائی نے بھی اپنی آخری خواہش ظاہر کی تھی کہ اس کو سعودی عرب جنت البقیع میں یا پھر اولیاء کرام کے قبرستان میں دفن کیا جائے مگر حکمرانوں نے ایک نہ سنی اور ہمارے بھائی کو یہاں ساروکی دفن کر دیا انہوں نے کہا کہ ہم اپنے عامر کے جسد خاکی کو راولپنڈی لے کر جانا چاہتے ہیں اس خواہش کو غلط نہ سمجھا جائے انہوں نے بتایا کہ آج صبح جب ہم کو معلوم ہوا کہ ہمارے عامر شہید کا جسد خاکی گوجرانوالہ کے موضع ساروکی میں پہنچ رہا ہے تو حکمرانوں نے زبردستی ہمیں گھر سے نکالا اور ایک ڈی ایس پی کے ہمراہ ہمیں گوجرانوالہ لایا گیا اور راستہ میں ڈی ایس پی ہمیں شدید ذہنی تکلیف پہنچاتا رہا۔ (بحوالہ 11 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

عامر چیمہ وطن سے روانگی اور واپسی دونوں ہفتے کے روز ہوئیں

عامر چیمہ شہید کی آخری دفعہ وطن سے روانگی اور ان کے جسد خاکی کے وطن واپس پہنچنے کا دن ''ہفتہ'' ہے عامر عبدالرحمٰن چیمہ آخری دفعہ پاکستان سے ہفتہ 22 اکتوبر 2005ء کو تعلیم مکمل کرنے کے سلسلہ میں جرمنی گئے اور پھر وہاں پولیس کی حراست میں 4 مئی 2006ء کو سفاکانہ طور پر ذبح کر دیے گئے اور ان کا جسد خاکی گذشتہ روز 13 مئی بروز ہفتہ 2006ء کے دن ہی وطن واپس لایا گیا سبحان اللہ! کیا قدر مشترک ہے۔

عامر چیمہ کی بحکم سرکار ساروکی تدفین زیادتی ہے

عوامی راہنماؤں کا ردعمل

مختلف قومی وسیاسی جماعتوں نے عامر چیمہ کی میت کے حوالے سے ورثاء کے ساتھ رویئے پر تشویش کا اظہار کیا ہے علماء نے کہا کہ تدفین کا حق ورثاء کا ہوتا ہے اس ضمن میں کسی بھی قسم کی مداخلت کا کوئی جواز نہیں پاکستان مسلم لیگ (ن) کے چیئرمین راجہ ظفر الحق نے کہا کہ عامر چیمہ شہید کے والدین اور شہید کی بہنوں سب کی خواہش تھی کہ شہید کو راولپنڈی میں سپردِ خاک کیا جائے حکومت کا میت کو زبردستی ساروکی گاؤں لے جانا زیادتی ہے انہوں نے کہا کہ حکومت عامر چیمہ شہید کی نمازِ جنازہ اور تدفین کے لئے عوام کی ایک بڑی تعداد کے اکٹھا ہونے سے خوفزدہ تھی حکومتی رویئے کی مذمت کرتے ہوئے جماعت اسلامی شعبہ خواتین کی سربراہ سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس نے ساروکی میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حکومتی منفی رویئے کی وجہ سے عامر چیمہ شہید کا خاندان انتہائی رنجیدہ ہے بالخصوص شہید کی والدہ اور بہنیں حکومتی دباؤ اور مداخلت پر بہت پریشان ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت کو شہید کے والد کے دکھوں میں اضافہ کرنے کی بجائے ان کی معاونت کرنی چاہیے تھی اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ نے اعلان کیا ہے کہ عامر چیمہ شہید کے معاملے میں حکومت کے منفی طرز عمل کے خلاف پوری قوم احتجاج کرے گی حکومت منافقت ترک کرتے ہوئے عامر چیمہ کو شہید قرار دے پوری قوم کو عامر چیمہ کی شہادت پر فخر ہے شہید کی نمازِ جنازہ اور تدفین کے معاملات کے حوالے سے حکومت توہین میں ملوث ہوئی ہے جس پر پوری قوم سراپا احتجاج ہے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے مرکزی راہنما ممبر قومی اسمبلی خواجہ سعد رفیق نے کہا ہے کہ عامر چیمہ کی شہادت پاکستان میں آمریت کی گھٹن کا نتیجہ ہے آج پاکستان میں جمہوریت حکومت قائم ہوتی تو جرمن حکام کسی پاکستانی کا قتل کرنے سے پہلے ہزار بار سوچتے، دوران حراست عامر چیمہ کا قتل جرمنی اور پاکستان حکومتوں کی مجرمانہ غفلت کا شاخسانہ ہے وہ کسی مذہبی اور سیاسی

جماعت کے کارکن نہیں تھے لیکن ایک سچے عاشق رسول ﷺ کی حیثیت سے وہ ہم سب پر بازی لے گئے۔ خواجہ سعد رفیق نے مزید کہا کہ غازی علم الدین اور عامر چیمہ کی شہادت مسلمانوں کے لئے نشان منزل ہے عامر چیمہ شہید کے جنازے کو کندھا دینا اور اپنے ہیرو کی زیارت کرنا ہر مسلمان کا مذہبی اور شہری حق تھا عامر چیمہ نے ناموس رسالت ﷺ کے لئے جام شہادت نوش کر کے فوجی حکمرانوں کی روشن خیالی کا جنازہ نکال دیا ہے شان مصطفی ﷺ کی حفاظت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانا ہر مسلمان اپنے لئے باعث نجات اور باعث سعادت سمجھتا ہے روشن خیال حکمران اپنے غیر ملکی آقاؤں کے ڈر سے عامر چیمہ شہید کے بہیمانہ قتل کی مذمت اور پسماندگان سے اظہارِ تعزیت نہیں کر سکے تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ پاکستان تحریک انصاف لاہور کے صدر محمد شبیر سیال نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ عامر کے جسد خاکی کو ان کے والدین کی مرضی کے بغیر سپردِ خاک کیا گیا ہے جو کہ زیادتی کی انتہا ہے عامر چیمہ کی شہادت سے مسلمانوں کا سر فخر سے بلند ہوا ہے عامر چیمہ کی شہادت پر حکومت پاکستان کا رویہ قابل مذمت ہے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عامر چیمہ کی شہادت پر جرمن حکومت عامر کے والدین سے باضابطہ طور پر معافی مانگے اور شہید کے جسد خاکی کو اس کی وصیت کے مطابق سپردِ خاک کیا جائے آخر میں انہوں نے جنازے میں شریک زخمی ہونے والے افراد سے بھی گہری ہمدردی کا اظہار کیا جماعت الدعوۃ کے مولانا امیر حمزہ نے کہا کہ عامر چیمہ شہید کی نمازِ جنازہ کے ٹائم کے حوالے سے حکومت نے جان بوجھ کر کنفیوژن پیدا کی متحدہ مجلس عمل لاہور کے صدر و رکن قومی اسمبلی حافظ سلمان بٹ نے کہا کہ عامر چیمہ کے لئے پاکستان کے اعلیٰ فوجی و سول اعزاز کا اعلان کیا جائے جب کہ جماعت کے قائم مقام صدر سید منور حسن نے کہا کہ حکومت جرمن سفیر کو فوری طور پر پاکستان سے نکالے اور انہوں نے اعلان کیا کہ عامر چیمہ شہید کی غائبانہ نمازِ جنازہ دیگر شہروں میں بھی ادا کی جائے گی یاد رہے کہ عامر چیمہ کی نماز جنازہ میں کسی حکومتی یا قومی قابل ذکر شخصیات نے شرکت نہیں جب کہ مختلف مذہبی و سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے عام شہریوں اور مختلف سماجی تنظیموں کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مشرف نے اپنے خطاب میں عامر کا ذکر نہیں کیا

صدر جنرل پرویز مشرف نے شہید عامر چیمہ کے حوالے سے اپنے خطاب میں ایک لفظ تک نہیں بولا اور نہ ہی صحافیوں کے اصرار کے باوجود عامر کی شہادت سے متعلقہ سوالات کا جواب دیا یونیورسٹی آف پنجاب کی تقریب سے خطاب کے بعد صحافیوں نے ان سے بات کرنا چاہی تو وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گئے کہ چائے پر بات ہوگی صدر کے باہر نکلتے ہی سیکیورٹی والوں نے حصار بنالیا اور صدر اپنی گاڑی کا پردہ آگے کر کے یونیورسٹی سے چلے گئے

ساروکی میں نمازِ جنازہ کا فیصلہ کیسے کروایا گیا......؟

عامر چیمہ کی والدہ اور بہنوں کا شدید ردعمل

جرمن پولیس کی حراست میں تشدد سے شہید ہونے والے عامر نذیر چیمہ کے والد، والدہ اور ہمشیرہ نے ان کے آبائی گاؤں ساروکی چیمہ میں تدفین پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے ایک بار پھر کہا ہے کہ انتظامیہ نے زبردستی ان کے بیٹے کو مقامی قبرستان ساروکی میں دفن کیا۔ عامر نذیر چیمہ کی ہمشیرہ کشور کے مطابق انہیں پولیس کی نگرانی میں دو فلائنگ کوچوں میں بھر کر پنڈی سے زبردستی ان کے آبائی گاؤں ساروکی میں لایا گیا ہے عامر کی وصیت تھی کہ اسے جنت البقیع یا کسی بڑے قبرستان میں نیک لوگوں کے پاس دفن کیا جائے مگر حکومت نے جبراً عامر کی تدفین ان کے آبائی گاؤں کروائی ہے انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے ہمارے خاندان پر بہت دباؤ تھا جب کہ میرے والد کو دھمکیاں دی گئی ہیں ہم گذشتہ 30 سال سے راولپنڈی میں مقیم ہیں اس لئے ہماری خواہش تھی کہ عامر کی تدفین بھی پنڈی میں کی جاتی مگر حکومت نے جبراً عامر کے جسد خاکی کو ان کے آبائی گاؤں لا کر طے شدہ پروگرام سے پہلے تدفین کروا دی انہوں نے کہا کہ سرکاری اہلکار مسلسل میرے والد کے ساتھ ہیں اور انہیں شدید ذہنی اذیت دی جا رہی ہے انہوں

نے کہا کہ اگر حکومت ایک پاکستانی شہری کی جان نہیں بچاسکی تو اس کی وصیت کو پورا کر کے شہید کے خاندان کو دلاسا دیا جا سکتا تھا شہید کے والد نے بھی کہا کہ حکومت نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں ایک عام آدمی ہوں جس کا اکلوتا بیٹا شہید ہو چکا ہے میں حکومت کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہوں ہمارے اوپر بہت دباؤ ہے اور ہم انتظامیہ کے خلاف کسی قسم کی مزاحمت نہیں کر سکتے انہوں نے کہا کہ وزیر مملکت طارق عظیم نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ جہاں آپ طے کریں گے شہید کی تدفین وہیں کی جائے گی مگر آپ نمازِ جنازہ اپنے آبائی گاؤں میں کروالیں جس پر ہم نے حکومت کی بات مانتے ہوئے نمازِ جنازہ آبائی گاؤں میں کروانے کا فیصلہ کیا عامر نذیر چیمہ کی والدہ نے کہا کہ ان کے لئے یہ امر بہت تکلیف دہ ہے کہ ان کے بیٹے کی وصیت پوری نہیں کی گئی اور حکومت نے زبردستی اس کی تدفین آبائی گاؤں ساروکی کروائی ہے انہوں نے کہا کہ میری ایک ماں ہونے کی حیثیت سے پوری قوم سے اپیل ہے کہ وہ حکومت کے اس فیصلے کے خلاف سڑکوں پر نکلے اور ایک شہید کی ماں کو انصاف دلایا جائے انہوں نے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ اللہ نے میرے بیٹے کو شہادت کا رتبہ دیا مگر اس کے ساتھ حکومت کے رویئے پر افسوس بھی ہے کہ اس نے ہمارے ساتھ انتہائی غیر منصفانہ سلوک کیا ہے انہوں نے الزام عائد کیا عامر نذیر چیمہ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کے لئے آنے والے قافلوں کو روکا گیا ہے اور عملاً وزیر آباد کو مکمل طور پر سیل کیا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی ایک ڈی ایس پی کی زیر قیادت پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ قیدیوں کی طرح یہاں لایا گیا ہے ہم حکومت کے اس طرزِ عمل کی پرزور مذمت کرتے ہیں بعد ازاں شہید کی والدہ اور بہن نے کہا کہ ہم خوش ہیں کہ ہمارے عامر نے عشق رسول ﷺ میں قربانی دی انہوں نے کہا کہ میرا شیر جوان بیٹا اب اسلام کا شیر جوان بیٹا بن گیا ہے اور نبی ﷺ کی محبت پر قربان ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ غازی عامر نے اب واپس نہیں آنا لیکن میں مسلمانوں سے کہتی ہوں کہ وہ ان کافروں کا مقابلہ کریں عامر چیمہ شہیدؒ کی والدہ نے مزید کہا کہ ان کا بیٹا حضور ﷺ کے عشق میں موت پا گیا ہے میں بہت خوش ہوں کہ میرا جوان بیٹا اسلام پر جان وار گیا ہے عامر چیمہ شہید کی بہنوں نے کہا کہ ہمارا پیارا، بہادر اور اکلوتا بھائی اسلام پر قربان ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ عامر

شروع سے ہی بہت زیادہ مذہبی ذہن رکھتا تھا انہوں نے کہا کہ غازی علم دین شہید ان کی پسندیدہ شخصیت تھی وہ اکثر ان کا ذکر کیا کرتے تھے کہ کاش میں بھی کچھ ایسا کروں عامر شہید کی بہنوں نے کہا کہ عامر کو فوج میں جانے کا شوق رہا جس کی بڑی وجہ ان کے دل میں مچلنے والا جذبہ شہادت تھا وہ آرمی انجینئر کور میں سلیکٹ بھی ہو چکے تھے مگر پھر کسی وجہ سے نہیں جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ عامر کو شراب اور ہر طرح کی بری چیزوں سے سخت نفرت تھی اور وہ نماز کے بہت زیادہ پابند تھے۔

(بحوالہ 14 مئی 2006ء روزنامہ پاکستان لاہور)۔

(i) وزیر آباد، عامر چیمہ شہید کی تدفین کے موقع پر ان کی والدہ، بہنیں اور رشتہ دار خواتین کھڑی ہیں (فوٹو: پاکستان)

(ii) عامر چیمہ شہید کی نمازِ جنازہ کے موقع پر فرید احمد پراچہ، پروفیسر منور حسن اور دیگر کھڑے ہیں۔ (فوٹو: پاکستان)

(iii) عوام عامر چیمہ شہید کی قبر کا بوسہ لے رہے ہیں (فوٹو: پاکستان)

(iv) وزیر آباد، ساروکی میں عامر چیمہ کے گھر اہل خانہ نے میت اٹھا رکھی ہے (فوٹو: پاکستان ندیم احمد)۔

(v) جرمن پولیس کی حراست میں جام شہادت نوش کرنے والے عاشق رسول ﷺ عامر چیمہ شہیدؒ کی میت ''ساروکی'' لائے جانے پر لوگ پھولوں کی پتیاں نچھاور کر رہے ہیں دوسری طرف ان کی نمازِ جنازہ ادا کی جا رہی ہے جس میں پانچ لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ (اے ایف پی)

(vi) وزیر آباد، عامر چیمہ شہید کی تدفین کے موقع پر ان کے والد محمد نذیر چیمہ صحافیوں سے گفتگو کر رہے ہیں۔ (فوٹو: پاکستان)

(vii) جرمن پولیس کی زیر حراست شہید ہونے والے عامر چیمہ کا جنازہ اٹھایا جا رہا ہے بائیں جانب مرحوم کی تدفین کے لئے قبر کھودی جا رہی ہے (فوٹو: دن)

(viii) عامر چیمہ کی والدہ، بہنیں اور رشتہ دار خواتین سوگوار کھڑی ہیں (فوٹو: دن)

(ix) عامر چیمہ کے گھر کے باہر ہزاروں افراد جمع ہیں اور عامر کا دیدار کرنے کے لئے بے تاب

ہیں (فوٹو: دن)

(x) گورکن شہید عامر چیمہ کی آخری آرام گاہ تیار کر رہے ہیں (فوٹو: انصاف)

میرے بیٹے نے یورپ کو پہلا پتھر مارا ہے: والدہ

جماعت اسلامی حلقہ خواتین کا وفد جس میں ضلع لاہور کی عہدیداران اور ویمن کمیشن کی اراکین کلثوم عبداللہ، خالدہ اسلم اور معروف ادیبہ فرزانہ چیمہ شامل تھیں نے شہید عامر چیمہ کے جنازے میں شرکت کی انہوں نے مرحوم کی والدہ سے ملاقات کی ''وہ عزم اور حوصلے میں تھیں انہوں نے تعزیت کرنے والوں سے کہا کہ میرے بیٹے نے یورپ پر پہلا پتھر مارا ہے اب باقی لوگوں کو شہید کی تقلید کرنی چاہئے انہوں نے کہا کہ حرمت رسول ﷺ پر ہم سب کی جانیں قربان ہو جائیں تو بھی آخرت میں کامیابی کے لئے یہ قربانی کم ہے''۔ (بحوالہ 14 مئی 2006ء روزنامہ اوصاف لاہور)

عامر چیمہ شہیدؒ کی رسم قل

جرمن پولیس کی حراست میں شہید ہونے والے پاکستانی نوجوان عامر چیمہ شہید کی رسم قل 14 مئی بروز اتوار 2006ء 15 ربیع الثانی 1427ھ کو ان کے آبائی گاؤں ساروکی چیمہ میں ادا کی گئی جس میں ملک بھر سے بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی کیونکہ نمازِ جنازہ میں شرکت کے خواہشمند لوگوں کی بہت بڑی تعداد پروگرام تبدیل ہونے کے باعث آبائی گاؤں نہیں پہنچ سکی تھی رسم قل شریف کی تقریب میں ملک بھر سے 20 ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی اور اور قومی شخصیات میں نامور علماء ومشائخ سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی اور شہید کی قربانی اور جذبہ عشق مصطفیٰ ﷺ کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا گیا اجتماع کے آغاز میں قرآن خوانی، تلاوت قرآن اور نعت رسول مقبول ﷺ کا بھی اہتمام ہوا تدفین کے دوسرے روز بھی شہید ناموس

رسالت ﷺ کے مرقد پر عقیدت مندوں کا تانتا باندھا رہا ملک بھر سے مختلف مکاتب فکر اور شعبہ زندگی کے ہزاروں افراد تعزیت کے لئے ساروکی پہنچ رہے تھے لوگ فرط جذبات سے شہید کے والد پروفیسر محمد نذیر چیمہ کے ہاتھ چومتے رہے جب کہ کئی عقیدت مند قبر کی مٹی کو بھی تبرک کے طور پر ساتھ لے جاتے رہے قرآن خوانی کے بعد تلاوت ہوئی اور پھر نعت خوانوں نے بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ختم قل شریف کی محفل گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ساروکی چیمہ ضلع گوجرانوالہ میں ادا کی گئی ختم قل شریف کی تقریب میں سابق صدر مملکت محمد رفیق تارڑ، رکن قومی اسمبلی و مرکزی صدر جمعیت علماء پاکستان صاحبزادہ فضل کریم سمیت اراکان اسمبلی، مختلف مذہبی و سیاسی جماعتوں کی سرکردہ شخصیات، کارکنوں اور سرکاری افسران و مجلس تحفظ ختم نبوت کے ارکان نے شرکت کی۔ ضلعی انتظامیہ کی طرف سے اس موقع پر سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے تھے پولیس اور ایلیٹ فورس کے دستوں نے گراؤنڈ کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے رکھا تھا اور کسی ناخوشگوار واقعہ سے نبٹنے کے لئے سپیشل برانچ کے اہلکار بھی موجود تھے لوگ اس موقع پر عامر شہید کے والد سے گلے ملتے رہے اور دلاسا دیتے رہے جب کہ پروفیسر محمد نذیر درود شریف کا ورد کرتے رہے اور لوگوں کو صبر و استقامت سے کام لینے کی تلقین کرتے رہے۔

عامر شہید کے والد کا خطاب

اس موقع پر عامر چیمہ شہیدؒ کے والد محمد نذیر چیمہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''1992ء سے میرا بیٹا عامر مذہبی عادات واطوار اور رجحان میں زیادہ مبتلا ہو گیا تھا اور میں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ بچہ ایک دن عالم اسلام کے لئے کوئی بڑا کارنامہ انجام دے گا انہوں نے اس موقع پر کہا کہ میں اس شہادت کو سیاسی یا کوئی اور رنگ نہیں دینا چاہتا میں تو صرف اور صرف اللہ اور اس کے نبی ﷺ کی خوشنودی کا طالب ہوں اور جو حضرات اس سلسلہ میں جلسے یا کانفرنس کرنا چاہتے ہیں میں ان میں شمولیت نہیں کروں گا میں راولپنڈی واپس جا رہا ہوں انہوں نے کہا کہ میرا بیٹا خاموش خطیب تھا اس نے اپنا پیغام الفاظ نہیں عمل کے ذریعے دیا ہے میرا بیٹا عشق

رسالت ﷺ کی طرف شدت سے راغب ہوا وہ ہر وقت سرکار مدینہ ﷺ کے خیال میں ڈوبا رہتا تھا وہ سچا عاشق رسول ﷺ تھا اس نے ہمارا سر سات پشتوں سے فخر سے بلند کر دیا ہے۔“

روزنامہ ایکسپریس

گوجرانوالہ

21 ربیع الثانی 1427ھ 22 مئی 2006ء

عامر چیمہ شہید کی رسم دسواں، ہزاروں افراد کی شرکت

درس قرآن اور اجتماعی دعا، شرکاء کی سخت چیکنگ، ڈی پی او نے خود حفاظتی اقدامات کی نگرانی کی

عامر چیمہ کے والد کو جلسوں میں شرکت سے روک دیا گیا

شہید بیٹے کو زبردستی اس علاقے میں دفن کرایا گیا جسے میں عرصہ ہوا چھوڑ چکا ہوں، چوہدری نذیر

عامر شہید کی رسم قل، ہزاروں افراد کی شرکت، پورا علاقہ گھیرے میں رہا

رسم قل میں سابق صدر رفیق تارڑ، لیگی رہنما راجہ ظفر الحق سمیت متعدد اہم شخصیات شریک ہوئیں، حکومتی رویہ پر کڑی نکتہ چینی

عامر نے سات پشتوں کا سر فخر سے بلند کر دیا: والد، جماعت اہلسنت کی طرف سے شہید کا عظیم الشان مزار، لائبریری اور مسجد بنانے کی پیشکش

شہید کے گھر تعزیت کیلئے آنے والوں کا تانتا بندھا رہا، لوگ فرط جذبات میں عامر کے لواحقین کے ہاتھ چومتے اور مبارکبادیں دیتے رہے

شہید کی رسم دسواں راولپنڈی میں ادا کی جائیگی

شہادت پر جرمن حکومت سے بات کرینگے: سپیکر

عامر کی موت، شواہد اکٹھے کر رہے ہیں: شیرپاؤ

روزنامہ پاکستان

22 مئی 2006ء

سارو کی میں میزبانی کا اعزاز

گوجرانوالہ: شہید عامر عبدالرحمٰن چیمہؒ کے والد، والدہ اور بہن 14 مئی کو راولپنڈی چلے گئے جب کہ ان کی شادی شدہ بہنیں اور بہنوئی موضع سارو کی میں موجود رہیں اور آنے والے مہمانوں سے تعزیت وصول کرتی رہیں۔ شہید کی تمام آخری رسومات اسی آبائی گھر میں ہوئیں جب کہ شہید عامر عبدالرحمٰن چیمہ کے والدین 30 سال قبل اس مکان کو چھوڑ کر راولپنڈی شفٹ ہو گئے تھے۔ شہید ناموس رسالت ﷺ عامر عبدالرحمٰن چیمہؒ کا ختم دسواں راولپنڈی میں ان کے گھر 23 مئی کو سہ پہر چار بجے ہوا۔ یہ بات شہید کے والد پروفیسر محمد نذیر نے بتائی۔ ان کا کہنا تھا کہ بے شک سارو کی ہمارا گاؤں ہے مگر شہید نے اپنی جوانی اور بچپن راولپنڈی میں گزارے جہاں عزیز واقارب ہمارے منتظر تھے لہٰذا ان کی فرمائش پر ختم دسواں سارو کی کی بجائے ہمارے راولپنڈی والے گھر میں ہوا۔

صاحبزادہ علامہ پیر سید محفوظ مشہدی کا خطاب

اس موقع پر جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی راہنما پیر سید محفوظ مشہدی نے کہا کہ کافروں نے مسلمانوں کے خلاف اپنی دشمنی اور نفرت کے اظہار اور مسلمانوں کے ایمان پر حملہ کرنے کے لئے آنحضور ﷺ کی شان میں گستاخی اور اہانت آمیز خاکوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا ہے اور یہ سب کچھ ایسے وقت میں کیا گیا جب امت مسلمہ کی گردنوں پر مغرب نے اپنے ایجنٹوں کو مسلط کر رکھا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ متحد ہو کر بے دین حکمرانوں سے چھٹکارے کے لئے عملی طور پر میدان میں آئے انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ کی شہادت نے یہ

ثابت کر دیا ہے کہ امت مسلمہ کی ماؤں کی گود آج بھی غازی علم الدین جیسے شاہینوں سے ہری بھری ہے۔

جسٹس عبدالحفیظ چیمہ کا خطاب

جسٹس عبدالحفیظ چیمہ نے کہا کہ حکمران اپنی ایمانی طاقت کو چھپا کر خود ہی اپنی قدر و قیمت کم کر رہے ہیں حکومت نے عامر چیمہ کی نمازِ جنازہ کو بند کمرے تک محدود کر کے اللہ، رسول ﷺ اور امت محمدیہ کی ناراضگی مول لی ہے انہوں نے کہا کہ حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ بزدلی کی پالیسی ترک کریں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر جم جائیں۔

پیر افضل قادری کا خطاب

عالمی تنظیم اہل سنت کے صدر پیر افضل قادری نے کہا کہ عامر چیمہ نے گستاخ رسول ﷺ کے خلاف کارروائی کر کے امت مسلمہ کے زندہ ہونے کا ثبوت دیا ہے اور فرض کفایہ ادا کیا ہے انہوں نے حکمرانوں کی طرف سے مغرب کی خوشنودی کے لئے توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم کی شدید الفاظ میں مذمت کی انہوں نے عامر چیمہ شہید کو پندرھویں صدی ہجری کے ''شہید اعظم'' کے خطاب سے نوازا

دیگر شخصیات

اس موقع پر سابق صدر رفیق تارڑ، صاحبزادہ حاجی فضل کریم، صاحبزادہ نصیر احمد اویسی، مولانا پیرزادہ محمد اکرم رضا، مقبول احمد، ملک شہباز کلیار، مولانا قاری انصر القادری، ذبیح اللہ ملک، ملک وسیم شاید اولکھ، سابق ایم پی اے حاجی شوکت حیات چٹھہ، جسٹس (ر) افتخار احمد چیمہ، جماعت اہل سنت کے راہنما محمد خان لغاری، تنظیم المدارس کے مرکزی راہنما مولانا غلام محمد

سیالوی، ممتاز کالم نگار عرفان صدیقی سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ مولانا قاری انصر القادری اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا اور شہیدؒ کے جنازے میں شرکت نہ کرنے والے حکمرانوں پر تنقید کی۔

سابق صدر رفیق تارڑ کا خطاب

سابق صدر رفیق تارڑ نے اظہار خیال کرتے ہوئے شہید کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور حکومت کے متضاد اوقات جنازہ پر سخت تنقید کی۔

راجہ ظفر الحق صدر مسلم لیگ (ن)

مسلم لیگ (ن) کے چیئر مین راجہ ظفر الحق نے شہیدؒ کی قبر پر پھولوں کی چادر چڑھائی اور فاتحہ خوانی کی اور قل شریف کی محفل میں شرکت کی۔

مزار شریف، لائبریری اور مسجد کی اجازت

رسم قل شریف کے موقع پر دعائے خیر کرنے والے پیر افضل قادری نے شہید کے والد پروفیسر محمد نذیر چیمہ سے عامر شہید کی قبر کو مزار کی شکل دینے کی اجازت طلب کی ہے شہید کے والد پروفیسر محمد نذیر نے پیر افضل قادری کو ایسا کرنے کی اجازت دیدی۔ اب وہ وہاں مزار، مسجد، مدرسہ اور لائبریری تعمیر کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

صاحبزادہ فضل کریم کا عزم

مہمان خانہ کم پڑنے پر کرسیاں ہٹا کر دریاں بچھا دی گئیں حافظ آباد میں پارٹی کے ایک اعلیٰ سطح اجلاس میں صاحبزادہ فضل کریم نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے اعلان کیا کہ عامر شہید

کے سفاکانہ قتل اور حکومتی بے حسی کے خلاف مرکزی جمعیت علماء پاکستان آئندہ جمعہ کو ملک گیر یوم احتجاج منائے گی اس موقع پر جماعت اہل سنت کے راہنما فدا حسین شاہ نے مرکزی جمعیت علماء پاکستان میں شرکت کی۔ ساروکی میں عامر چیمہ کے ورثاء کو مبارکباد دینے کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔ انجمن طلبہ اسلام، اسلامی جمعیت طلبہ، جماعت الدعوۃ اور جماعت اہل سنت و جمعیت علماء پاکستان کے کارکنوں نے انتظامات کے حوالے سے خصوصی کردار ادا کیا۔

یہ کہانی اپنے آپ کو دہرا رہی ہے

عامر شہید کی دعائے قل میں شرکت کے لئے ساروکی جاتے ہوئے میں عجیب وغریب سی سوچوں میں کھو یا رہا زندگی کتنی کشش رکھتی ہے انسان اس کے لئے کیا کیا پاپڑ بیلتا ہے کیسے کیسے جتن کرتا ہے کن کن امتحانوں سے دوچار ہوتا ہے، کیسی کیسی فصیلوں پر کمندیں ڈالنے کی کوشش کرتا اور کن کن سنگلاخ چٹانوں سے جوئے شیر بہالانے کی سبیلیں تراشتا ہے ہر آن اس کے سر پر ایک دھن سی سوار رہی ہے کوئی مجھ سے آگے نہ نکل جائے، کوئی مجھ پر بازی نہ لے جائے، کسی کا قد مجھ سے بالا نہ ہو جائے، کوئی مجھ سے زیادہ نامور نہ ہونے پائے۔ اونچی مسند اور بلند منصب پانے کے لئے ہم کیسی کیسی معرکہ آرائیاں کرتے ہیں، کیسے کیسے ارفع نظریات کی بولی لگاتے ہیں، کیسے کیسے اصولوں کو منڈی کا مال بناتے ہیں، کیسی کیسی اخلاقی اقدار کو کوڑیوں کے مول لٹاتے اور کیسے کیسے سنگ آستاں کو اپنی سجدہ گاہ بناتے ہیں اقتدار و اختیار پر قابض رہنے کے لئے ذہن وفکر کی کیسی کیسی توانائیوں کو مہمیز کرتے ہیں، کیسے کیسے جادوگروں کو جاگیریں عطا کرتے اور کیسے کیسے بازیگروں کا سہارا لیتے ہیں۔

کوئی اچھی سی نوکری، کوئی بڑا سا گھر، ایک نئی نویلی گاڑی، آسائشیں، آرائشیں، اسباب، اثاثے، جائیدادیں، پلاٹ، پلازے، کارخانے، فیکٹریاں، کاروبار، نگر نگر کے تفریحی دورے، دولت، شہرت، نام، مقام، کیسے کیسے سراب ہیں کہ ہم مسلسل ان کے تعاقب میں رہتے ہیں نیلے آسمانوں کے اوپر عرش معلی پر بیٹھی ہستی ہماری اس سیماب پائی اور اضطراب پہ مسکراتی رہتی

ہے پھر اچانک ایک نا مطلوب گھڑی سر پر آ کھڑی ہوتی ہے کہیں دور رخصتی کا ناقوس بجتا ہے جاہ و جلال، کروفر، تخت و تاج، خدام ادب، نیزہ بردار، چوبدار، شاہی طبیب سب ہار جاتے ہیں۔ رگوں میں رواں لہو سرد پڑنے لگتا ہے زمانے بھر کو اپنی مٹھی میں لینے والی انگلیاں بے جان سے ہونے لگتی ہیں، نبضیں ڈوبنے لگتی ہیں اور پھر سارا تماشا ختم ہو جاتا ہے کوئی تاجدار زمانہ ہو، شہنشاہ عالم ہو، فاتح جہاں ہو، فقیر راہ یقین ہو، مفسر ہو، فقیہہ ہو، محدث ہو اور قطب زماں ہو سب کو ایک نہ ایک دن رخت سفر باندھنا پڑتا ہے اور جب بنجارہ لاد چلتا ہے تو سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاتا ہے موت ایک اٹل حقیقت ہے مگر عامر چیمہ جیسی موت کتنوں کو نصیب ہوتی ہے؟ مرد شریف پروفیسر نذیر احمد چیمہ نے کہا ہے کہ ''میت کو یہاں امانتاً دفن کیا گیا ہے'' غازی علم الدین شہید کی کہانی اپنے آپ کو دہرا رہی ہے تب علامہ اقبالؒ نے قومی عمائدین کے ساتھ ملکر ایک کردار ادا کیا تھا آج سیاست کی دکان چمکانے اور قبر کی مجاوری کرنے والے بڑھ چڑھ کر کرتب دکھا رہے ہیں لیکن شہید کی وصیت اور اس کے والدین کی خواہش کو عملی جامعہ پہنانے کی کوئی ٹھوس اور سنجیدہ کوشش نہیں ہو رہی ضرورت اس امر کی ہے کہ شہید کے والدین کے ساتھ مشاورت کے ساتھ بلا تاخیر ایک قومی کمیٹی تشکیل دی جائے جو حکومت پنجاب کے عمائدین اور ضروری ہو تو صدر مشرف سے مل کر میت کو راولپنڈی لانے کی کوشش کرے اگر ایسی کمیٹی دس دن پہلے بن جاتی تو عامر کے لواحقین یک وتنہا نہ ہوتے اور نہ حکومت من مانی کر سکتی۔

میں نے پروفیسر نذیر، عامر کی والدہ، عامر کی بہنوں اور عامر کے قریبی عزیزوں کو بہت دل گرفتہ پایا کہ بعض مذہبی گروہ عامر کی میت کو یرغمال بنانے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈوں سے کام لے رہے ہیں انہیں دکھ تھا کہ سوا ارب سے زائد مسلمانوں کے ہیرو اور پوری پاکستانی قوم کے دلوں میں دھڑکنے والے شہید کو گروہی اور مسلکی رنگ میں رنگ کر محدود اور متنازع بنایا جا رہا ہے۔ مجوزہ کمیٹی اس معاملے کو بھی اپنی تحویل میں لے کر غمزدہ خاندان کو گھیراؤ کی کیفیت سے نکال سکتی ہے سارو کی سے واپس آتے ہوئے میں سوچ رہا تھا کہ کیسے کیسے نام آور دنیا سے اٹھ جاتے ہیں تو ایک آنکھ بھی نم نہیں ہوتی اور کیسے کیسے گم نام اپنی آخری ہچکی کے ساتھ ہی کبھی نہ غروب ہونے

والا آفتاب جہاں تاب بن جاتے ہیں اور کروڑوں انسانوں کے دلوں میں خوشبو کی طرح رچ بس جاتے ہیں کیا یہ اسم محمد ﷺ کا اعجاز ہے.....؟

سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ **"ھو المعطی و انا القاسم"** وہ عطا کرنے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا، اقبالؒ نے کہا تھا! "دنیا میں جہاں کہیں روشنی ہے وہ مصطفیٰ ﷺ کے طفیل ہے یا مصطفیٰ ﷺ کی تلاش میں ہے۔"

ہم برصغیر کے مسلمانوں پر دوہری ذمہ داری ہے اور اس کا سبب عالی مرتبت ﷺ کا ایک فرمان ہے "ہند کے ساحلوں سے مجھے خوشبو آتی ہے"۔

علامہ اقبالؒ نے اس حدیث کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

میر عرب ﷺ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

اسلامی تہذیب کے بس دو ہی ستون ہیں اللہ اور اس کے آخری رسول ﷺ اگر ہم ان ستونوں کو منہدم کرنے کی اجازت دیں گے تو اپنی آخرت برباد کرلیں گے اور دنیا بھی۔ پھر اس کرہ خاک پر ہمارے وجود کا جواز ہی باقی نہیں رہے گا۔ عامر شہیدؒ کے مزار پر تا ابد نور برستا رہے اس کے جنازے میں شریک ہونے والے لاکھوں افراد مذہبی جنونی نہ تھے ان میں اکثر مذہبی جماعتوں کے ووٹر نہیں بلکہ نواز شریف اور بے نظیر کے حامی ہیں یہ الگ بات ہے کہ امتحان کے دوران یہ لوگ اللہ نہیں امریکہ کی طرف دیکھتے ہیں اور اس کے لئے خوار و زبوں ہیں ہم کب اپنے رب کی طرف دیکھیں گے عامر شہید کا مزار یہ سوال ہم سے پوچھتا ہے اور ہمیشہ پوچھتا رہے گا۔

پروفیسر رشید احمد انگوی نے عامر چیمہ شہیدؒ کے جنازہ میں شرکت کی وہ اپنے جذبات انگیز خیالات کا اظہار آزاد نظم کی صورت میں کرتے ہوئے کہتے ہیں

اے شہید حرمت رسول ﷺ

شہید اسلام کہوں

شہید حرمت رسول خیر الانام کہوں

محافظ حرمت اہل ایماں کہوں

ایمان و غیرت کا نشاں کہوں

خود ہی بتا تجھے کیا کہوں

لفظ نہیں کہ تجھ سے کلام کروں

تیرے جنازے کا یہ شریک

چاہتا ہے تجھ سے ایک انٹرویو

ذرا یہ تو بتا اے جوان خود آ گاہ

کہ جنازہ تیرا پنڈی میں کیوں نہ ہو سکا؟

عجب کیا بات نہیں کہ تابوت تیرا

لاہور سے یوں گزر گیا جیسے اجنبی ہو فضا

اور پھر گوجرانوالہ سے ایسے گیا

جیسے غیروں کا ہو کوئی محلہ

کہتے ہیں کہ میڈیا کا دور ہے آج

کہتے ہیں منٹوں میں بات ہوتی ہے عام

مگر سوال میرا تجھ سے ہے

جنازے تیرے کا کیوں نہ ہو سکا اعلان عام؟

باپ تیرا کہ "ابوشہید" ہے خوش نصیب ہے

ہر صاحب ایمان کی نگاہ میں عزیز ہے

اور ماں وہ شہید کی کیا کہنے

فرشتے قدم بوسی کرتے ہیں اس "ام شہید" کی

مگر اتنا تو بتا اے جاں فدا

ہاں اگر جنازہ تیرا پنڈی میں ہوتا

کیوں نہ یہ تاریخ کا لمحہ یادگار ہوتا

اور اہل لاہور کو شرف زیارت جو ملتا

تو اک زمانہ تیرا دیدار کرتا

مگر رب کریم کو شاید یہ منظور تھا

کہ عشاق تیرے ہوں سارو کی صف آراء

وگرنہ دنیا کیسے یہ منظر دیکھتی

کہ تپتی دوپہر میں انسانوں کا سمندر

اپنے گناہ بخشوانے کے لئے

تیرے جنازے میں یوں امڈ کے آیا

یہ ناکارہ بھی جنازے میں تیرے شریک تھا

مگر اس کے نصیب میں یہ تحریر تھا

کہ ہوش و حواس سے آزاد ہو کر

تیری جنازہ گاہ کی خاک پر تڑپتا رہے

صد شکر کہ تابوت تیرے کا دیدار ہو گیا

شہید کے جلوس کا شرکت دار ہو گیا

اے یورپ کی زمین پر غیرت کا نشاں

اے اہل حمیت و غیرت کے امام
مدت سے روح علم الدین بے قرار تھی
پھر نہ آئی ایسی کوئی روح حسین و جمیل
غازی شہید کو مبارک ہو آج
کہ تیرے پاس پہنچی ایک اور روح پاک
فرمان نبی ﷺ کے مصداق تم
جنت کے پھلوں سے ہو رہے ہو فیض یاب
موت تو تم کو آنی نہیں
مگر اس زندگی کے حقائق سے ہم بے خبر
اے عامر چیمہ شہید
تو کہ اکیسویں صدی کا جھومر تاریخ
وقت تیری یاد کو بھلا سکتا نہیں
عظمت تیری تا ابد کوئی مٹا سکتا نہیں
التجا ہے مالک کی وساطت سے تیرے حضور
ایک روز خواب میں بتا جا کہانی ساری
میں ایک تیرا ہم راز ہوں
راہ شہادت کا ادنیٰ سا طلبگار ہوں

15 مئی 2006ء بروز پیر 16 ربیع الثانی 1427ھ کے روزنامہ نوائے وقت لاہور نے اپنے ادارتی نوٹ میں لکھا

عامر شہید کی نمازِ جنازہ اور تدفین میں حکومتیں رکاوٹیں

جرمنی میں پولیس کی حراست میں شہید ہونے والے عاشق رسول پاکستانی نوجوان

عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کو گذشتہ روز وزیر آباد کے قریب آبائی گاؤں ساروکی میں سپردِ خاک کر دیا گیا ان کی نمازِ جنازہ میں محتاط اندازے کے مطابق 2 لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی جب کہ نمازِ جنازہ کے بعد بھی ہزاروں لوگ پہنچے اور انہوں نے شہید کی تربت پر فاتحہ خوانی کی شہید کا جسد خاکی لحد میں میں اتارا تو فضا نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت سے گونج اٹھی لوگ فرطِ عقیدت سے شہید کے والد کو چومتے رہے۔

جرمنی میں عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی پولیس کے زیر حراست شہادت اس امر کا ثبوت ہے کہ انسانی حقوق کی علمبردار یورپ میں بھی پولیس کا اندازِ تفتیش سراسر غیر انسانی اور ظالمانہ ہے اخباری اطلاعات کے مطابق عامر چیمہ پر دباؤ ڈالا جاتا رہا کہ وہ اپنے آپ کو ذہنی مریض تسلیم کر لے تاکہ دنیا کو یہ تاثر دیا جا سکے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی حرمت و ناموس ﷺ کا مسئلہ نہیں رہا بلکہ ایک ذہنی مریض کا نجی فعل ہے لیکن عامر چیمہ نے پولیس کا دباؤ قبول کرنے سے انکار کر دیا یہ اطلاعات بھی منظر عام پر آ چکی ہیں کہ عامر چیمہ چاقو لے کر جرمن اخبار ایکسل سپر نگر کے ایڈیٹر پر حملہ کرنے نہیں گیا تھا بلکہ اس کو سمجھانے گیا تھا کہ وہ آئندہ ایسے توہین آمیز خاکے شائع نہ کرے مگر اس کے احتجاج کو قاتلانہ حملے کا رنگ دے کر تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

دورانِ تفتیش جب ایک جرمن پولیس اہلکار نے رسول ﷺ اور دیگر انبیاء کرام کے بارے میں گستاخانہ اندازِ گفتگو اختیار کیا تو اخباری رپورٹوں کے مطابق عامر چیمہ شہید نے اس کے منہ پر تھوک دیا جس سے مشتعل ہو کر جرمن اہلکاروں نے شہید کو حیوانی انداز میں تشدد کا نشانہ بنا کر بیہوش کر دیا اور جسم کے کسی نازک حصے پر چوٹ لگنے سے ان کی سانسیں اکھڑ گئیں توقع ہے کہ ان سطور کی اشاعت تک تحقیقاتی رپورٹ منظر عام پر آ چکی ہوگی اور اگر یہ رپورٹ دیانتداری سے مرتب کی گئی ہے تو عامتہ الناس کو صحیح صورتحال کا علم ہو جائے گا۔

عامر چیمہ نے اپنی جان دے کر دنیا کو یہ باور تو کرا دیا ہے کہ ہر مسلمان رسول اللہ ﷺ کی حرمت و ناموس کے حوالے سے انتہائی حساس ہے اور مولانا ظفر علی خانؒ کے بقول یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ

نہ جب تک میں کٹ مروں خواجہ یثرب ﷺ کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

وہ رسول خدا ﷺ کو اپنی جان، مال، اولاد اور ماں باپ سے زیادہ عزیز جان کر ہی اپنے ایمان کا تحفظ کر سکتا ہے۔ اور راہ حق میں کسی ایک یا سب کی قربانی دے کر خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونے کی آرزو رکھتا ہے شہید کے والدین اور بہنوں کی طرح اہل پاکستان بھی اس لحاظ سے خوش نصیب ہیں کہ ماضی کی طرح اب بھی حرمت رسول ﷺ پر کٹ مرنے والے شخص کا تعلق انہی کی دھرتی سے ہے اور یہ ثابت ہو گیا ہے کہ پاکستان کا قیام جس نعرے پر عمل میں آیا تھا اسے عملی شکل دینے کی خواہش آج بھی ہر پاکستانی مسلمان کے رگ و ریشے میں مچل رہی ہے۔

عامر چیمہ شہید کے ساتھ ہٹلر کی اولاد نے جو سلوک کیا سو کیا وہ اپنی جگہ افسوسناک اور صرف جرمنی ہی نہیں پورے یورپ کے منہ پر کلنک کا ٹیکہ ہے مگر بدقسمتی یہ ہے کہ حکومت پاکستان نے بھی اس ضمن میں اپنی آئینی، قانونی، مذہبی اور اخلاقی ذمہ داری ادا کرنے سے گریز کیا ہے عامر شہید کی گرفتاری کے بعد حکومت پاکستان اور جرمنی میں پاکستانی سفارتخانے نے یہ زحمت بھی گوارا نہیں کی کہ وہ اپنے ایک شہری کی گرفتاری کی وجوہات معلوم کرنے کے علاوہ ایک قیدی کے طور پر اس کے حقوق کے تحفظ کا اہتمام کرتی۔ اصولاً حکومت اسے اپنی تحویل میں لے کر تفتیش کر سکتی تھی شہادت کے بعد بھی حکومت نے جرمن سفیر کو دفتر خارجہ میں اس وقت طلب کیا جب پورے ملک کو احتجاجی لہر نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور جب جرمن حکومت نے اسے خودکشی کا رنگ دینے کی کوشش کی تو حکومت پاکستان نے بھی لواحقین کو یہی اطلاع دے کر ان کے زخموں پر نمک پاشی کی میت کی آمد پر والدین اور دیگر لواحقین کا یہ شرعی حق تھا کہ وہ اپنی مرضی سے تدفین کرتے مگر حکومت پاکستان نے معلوم نہیں کسے خوش کرنے کے لئے میت کو اپنی تحویل میں لے کر ساروکی میں تدفین کا فیصلہ کیا حالانکہ جب شہید کے ورثاء راولپنڈی میں نماز جنازہ اور تدفین کا فیصلہ کر چکے تھے تو انہیں روکنے کا کوئی جواز نہیں تھا اگر ناموس رسالت ﷺ پر اپنی جان قربان کرنے والے ایک نوجوان کا

راولپنڈی یا لاہور میں جنازہ ہوتا اور لاکھوں مسلمان اس میں شریک ہوکر خراج عقیدت پیش کرتے تو اس سے حکومت کو کوئی خطرہ نہیں تھا اس سے پوری دنیا کو پاکستانی قوم کے ناموس رسالت ﷺ کے حوالے سے جذبات کا پتہ چلتا اور او آئی سی جنرل اسمبلی کے ذریعے مقدس شخصیات کی حرمت و ناموس کے حوالے سے جو قرارداد منظور کرانے کی کوشش کررہی ہے انہیں تقویت ملتی مگر حکومت نے نہ صرف زبردستی ساروکی میں نمازِ جنازہ اور تدفین کی کوشش کی بلکہ نمازِ جنازہ کا وقت تبدیل کر کے لاکھوں عاشقان رسول ﷺ کو نمازِ جنازہ میں شرکت کے ثواب سے محروم کردیا جس کا گناہ حکومت کی گردن پر ہے یہ بات ناقابل فہم ہے کہ حکومت نے شہید کے تابوت، نمازِ جنازہ اور تدفین کو ہائی جیک کیوں کیا جب کہ ایک طرف حکومتی عہدیداروں نے شہید کے والد کے پاس جا کر تعزیت بھی کی اور جرمن سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے معلومات بھی حاصل کیں۔

عامر چیمہ تو غازی علم الدین اور غازی عبدالقیوم شہید کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے خدا کے حضور پیش ہوگیا ہے لیکن اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت نے اس موقع پر ناقابل فہم انداز کار سے عوام کے دل چھلنی کردیئے ہیں ایک طرف میت کی وزیر اعلیٰ کے ہیلی کاپٹر میں روانگی اور کور کمانڈر گوجرانوالہ سمیت اعلیٰ سرکاری عہدیداروں کی طرف سے وصولی اور دوسری طرف لاہور ایئرپورٹ پر میت سے عوام کو دور رکھنے، پنڈی میں نمازِ جنازہ سے انکار اور ساروکی میں قبل از وقت نمازِ جنازہ اور نمازِ جنازہ میں کسی بڑی سرکاری شخصیت کی عدم شرکت، ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہیے!

یہی وجہ ہے کہ عوام کے ساتھ مرحوم کی بہنوں اور دیگر لواحقین کی طرف سے زبردست احتجاج جاری ہے شہید کے جنازے اور میت کے استقبال سے عوام کی ایک بڑی تعداد کو روکنے کی حکمت عملی سے حکومت کو کیا حاصل ہوا اس کے بارے میں ارباب اقتدار ہی بہتر جانتے ہیں شاید لاکھوں افراد کے اجتماع سے "روشن خیالی" کے پروپیگنڈے کو ضعف پہنچتا اور مسلمانوں کے دل و دماغ سے دین و ایمان کے علاوہ عشق مصطفیٰ ﷺ کی آخری رمق ختم کرنے کے کروسیڈی ایجنڈے میں رکاوٹ پڑنے کا اندیشہ تھا۔

عامر شہیدؒ کے جنازے میں دو لاکھ سے زائد افراد نے شریک ہو کر پوری پاکستانی قوم اور امہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا لیکن صرف پاکستان ہی نہیں دیگر مسلم ممالک کے مقتدر طبقے نے پرزور احتجاج نہ کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ امریکہ اور یورپ کے دست نگر ہیں اور انہیں اپنے ملک کے عوام کے جذبات واحساسات اور عقائد ونظریات سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن اس طرح نہ تو عامر چیمہ اور اس کے جرات مندانہ کردار کو امہ کے ذہنوں سے محو کیا جا سکتا ہے اور نہ عوام کے جذبات واحساسات کو سرد کرنے میں کامیابی ہو سکتی ہے گذشتہ روز چوہدری شجاعت حسین نے دعویٰ کیا کہ ان کی مسلم لیگ سرکاری جماعت نہیں بلکہ انہوں نے حکومت کے کئی فیصلے تبدیل کرائے۔

کاش! وہ وفاقی اور صوبائی حکومت کا یہ فیصلہ بھی تبدیل کراتے اور اپنے پڑوسی عامر چیمہ شہیدؒ کے لواحقین کے علاوہ 15 کروڑ پاکستانی عوام کی خواہشات کا احترام کرنے پر مجبور کرتے اس طرح حکومت اور وہ خود اپنے خدا اور رسول ﷺ کے سامنے روز قیامت اور عوام کے سامنے آج اس وقت سرخرو ہوتے مگر موجودہ روشن خیال حکومت کو شاید اس کی ضرورت نہیں وہ شاید نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں اور جزا کے ساتھ سزا بھی ہے۔

روزنامہ نوائے وقت کے ممتاز دانش ور اور شاعر جناب ظفر علی راجہ نے 14 مئی 2006ء کی اشاعت میں لکھا

عامر شہیدؒ.................ظفر راجا

یہ ہر سو وطن جو پھیلی ہوئی ہے
محبت یہ کیا ہے عطائے محمد ﷺ
مبارک تجھے، یہ شہادت کا رتبہ
خدا تجھ پہ، ہم سب، فدائے محمد ﷺ

جامعہ، نعیمیہ، گڑھی شاہو...... عامر چیمہؒ...... احتجاجی کنونشن

لاہور: جرمن حکومت عامر چیمہ کے قتل کو خودکشی کا رنگ دے کر اصل حقائق کو چھپا رہی ہے لیکن عامر چیمہ کی شہادت رنگ لائے گی۔ ان خیالات کا اظہار تحفظ ناموس رسالت محاذ کے زیر اہتمام جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں منعقد ہونے والے احتجاجی کنونشن میں علماء اہل سنت نے کیا۔ علماء نے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے زیر اہتمام نکلنے والی لاہور ریلی کے اسیران کو ابھی تک رہا نہ کرنے اور سانحہ نشتر پارک کے مجرموں کو گرفتار نہ کرنے پر حکومتی رویئے کی شدید مذمت کی کنونشن زیر صدارت مفتی محمد خاں قادری ہوا جس میں صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر ایم این اے نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جرمن حکومت اصل حقائق چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ کی شہادت رنگ لائے گی پنجاب کے حکمرانوں نے عامر چیمہ کے جسد خاکی کو اسلام آباد کی بجائے لاہور ایئر پورٹ پر زبردستی اتارا اور ان کے آبائی گاؤں پہنچا کر اپنی نگرانی میں تدفین کی انہوں نے تدفین کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حکمرانوں کی اسلام دشمنی کھل کر سامنے آ چکی ہے انہوں نے کہا کہ دور دراز سے آنے والے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کو راستے میں جگہ جگہ روکا گیا جس سے عاشقان مصطفیٰ ﷺ جنازے سے محروم ہو گئے اور جو لوگ وہاں پر پہنچے تو انہیں یہ کہہ کر زبردستی واپس کر دیا گیا کہ جنازہ پڑھا جا چکا ہے انہوں نے کہا کہ ہم موجودہ حکمرانوں کی اس غنڈہ گردی کی بھرپور مذمت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو اس لئے جیل میں ڈالا گیا ہے کہ سرفراز نعیمی نے حکومت کی طرف سے تمام عہدوں اور ہر قسم کی سرکاری مراعات لینے سے انکار کر دیا۔ جمعیت علماء پاکستان صوبہ پنجاب کے صدر مفتی ہدایت اللہ پسروری نے کہا کہ ناموس رسالت ﷺ کے گستاخوں کا جو لوگ ساتھ دے رہے ہیں وہ اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں ناموس رسالت ﷺ کے غدار ہیں انشاء اللہ نبی پاک ﷺ کے گستاخوں کو تحفظ فراہم کرنے والے دنیا اور آخرت دونوں مقامات پر ذلیل و رسوا ہوں گے انہوں نے کہا کہ پنجاب اور سندھ میں موجودہ حکمرانوں نے ایک منظم سازش کے تحت ایک مخصوص فرقے کی سرپرستی میں سواد اعظم

اہل سنت کو ٹارگٹ بنا رہے ہیں ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی نے کہا کہ امریکہ ہمارے دین میں مداخلت کر رہا ہے کنونشن سے محمد خان لغاری، مولانا نواز بشیر جلالی، حاجی امداد اللہ، بشیر نظامی، مولانا محمد وزیر القادری، سید خرم ریاض، علامہ محمد اعظم نورانی، مولانا سید عابد حسین گردیزی اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا جب کہ کنونشن میں مذمتی قراردادیں پیش کرتے ہوئے حکمرانوں سے مطالبہ کیا گیا کہ چودہ فروری کو لاہور میں توڑ پھوڑ، گھیراؤ، جلاؤ حکومتی ایجنسیوں اور پنجاب حکومت کی سرپرستی میں ہوا لہٰذا اصل مجرموں کو بے نقاب کرے۔ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی سمیت تمام اسیران کو فی الفور رہا کیا جائے ہمارا مطالبہ ہے کہ جرمن پولیس کے وحشی درندوں کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کروا کر عامر چیمہ کا کیس سرکاری خرچ پر لڑا جائے اور جرمن حکومت سے ہر قسم کے سرکاری تعلقات ختم کئے جائیں۔ سانحہ نشتر پارک کے مجرموں کو فی الفور بے نقاب کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ (بحوالہ 14 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

ناانصافی ہوگی اگر ہم یہاں ممتاز کالم نگار عرفان صدیقی کا 14 مئی 2006ء کا کالم نظر انداز کر کے گزر جائیں جس میں موصوف نے شہیدؒ کی آمد پر اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا۔

”دیکھو تو کون آیا ہے..........؟“

اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اس کا تابوت کس ہوائی اڈے پر اترا؟ اس کی میت کو کس نے کندھا دیا؟ اس کی قبر کہاں کھدی؟ اس کی نمازِ جنازہ کہاں پڑھی گئی؟ اس میں کتنے لوگ شریک ہوئے؟ اس کی تجہیز و تکفین میں کن عالی مرتبت ہستیوں نے شرکت کی؟ یہ سب کچھ ہم دنیا داروں کے لئے ہے وہ جو پیچھے رہ گئے وہ جنہیں دل بہلاؤں کی حاجت رہتی ہے عامر تو نورانی پروں والے فرشتوں کے جلوس ہفت افلاک سے بہت آگے نکل گیا اسے ان باتوں سے کیا غرض؟

لیکن جو کچھ ہوا وہ نہیں ہونا چاہئے تھا شہیدؒ کے والدین اور اس کی بہنوں کو اتنا حق

ضرور ملنا چاہئے تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی میت اپنی مرضی کے شہر میں وصول کرسکیں اپنی خواہش کے مطابق اس کی نمازِ جنازہ ادا کرسکیں اپنی آرزو کے مطابق اس کی تدفین کرسکیں انہیں پکڑ جکڑ کر مجبور نہیں کردینا چاہئے تھا کہ وہ حکومتی مصلحتوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیں دو دن قبل اطلاعات و نشریات کے وزیر مملکت طارق عظیم عامر شہیدؒ کے گھر تشریف لائے انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے دوٹوک اعلان کیا کہ عامر کی تجہیز و تکفین اس کے والدین کی مرضی و منشا کے مطابق ہوگی ان کا یہ اعلان جلی سرخیوں کے ساتھ پاکستان بھر کے اخبارات کی زینت بنا لیکن جمعہ کی شام مقامی انتظامیہ اور پولیس نے پروفیسر محمد نذیر چیمہ کے گھر کے آس پاس ڈیرے ڈال دیئے دل گرفتہ اور نڈھال باپ کے اعصاب پر ضربیں لگائی جانے لگیں خوفناک مناظر کی تصویر کشی ہونے لگی" یہاں توڑ پھوڑ ہوگیا تو کون ذمہ دار ہوگا؟ بم دھماکہ ہوگیا تو بے گناہوں کا لہو کس کی گردن پر ہوگا؟ پروفیسر محمد نذیر چیمہ کے پاس کسی سوال کا کوئی جواب نہ تھا اس میں کسی سے جرح کرنے، بحث میں الجھنے کا یارا نہ تھا گھر کی خواتین کو خبر ہوئی تو ایک کہرام مچ گیا عامر کی زندگی کے کتنے ہی شب و روز راولپنڈی میں گزرے وہ یہیں پلا بڑھا یہیں جوان ہوا یہیں تعلیم حاصل کی، یہاں کی ہواؤں میں سانس لیتا، یہاں کی گلیوں میں چلتا اور یہاں کی محفلوں میں کودتا رہا وہ آخری بار اسی بستی سے زندگی کے آخری سفر کو نکلا اور امر ہوگیا اس حرماں نصیب بستی کی گلیوں، گھروں، دیواروں اور چھتوں کو عامر کے تابوت کے آخری دیدار سے محروم کردینا دل چھلنی کردینے والی حرکت تھی اس حرکت کا کوئی جواز نہ تھا گذشتہ ایک ہفتے سے عامر کا گھر اور گردو پیش کی گلیاں دور و نزدیک سے آئے لوگوں سے بھری رہتی تھیں امن و امان کا کوئی مسئلہ پیدا نہ ہوا حکومت کے خلاف کوئی نعرہ نہ لگا۔ شیخ رشید احمد، طارق عظیم، مولانا فضل الرحمٰن اور قاضی حسین احمد کو یکساں فراخ قلبی سے خوش آمدید کہا گیا گہرے اضطراب اور شدید غم کے باوجود عامر کے اہل خانہ نے حکومت کی کوتاہیوں کو ہدف تنقید نہ بنایا میت راولپنڈی آجاتی اور لاکھوں لوگ بھی اس کی نماز جنازہ میں شریک ہوجاتے تو بھی کوئی افتاد نہ ٹوٹتی، راولپنڈی کے درودیوار، یہاں کی خاک اور یہاں کے لوگوں سے ان کا حق چھین لیا گیا یہ ہر اعتبار سے ایک ناروا، ایک دلآزار اور ایک ناپسندیدہ اقدام تھا وہ جو شہید کی میت

اوراس کے چاہنے والوں کی خواہشات کے درمیان دیوار بنے جب ان کی وردیاں اتر جائیں گی جب ان کے کروفر کا سورج غروب ہو جائے گا اور جب انہیں اپنی قبریں قریب آتی دکھائی دینے لگیں گی تو 13 مئی 2006ء کے دن کا دہکتا سورج ہر آن ان کے سروں پر آگ برساتا رہے گا۔

عامر عبدالرحمٰن شہیدؒ اسلامی جمہوریہ پاکستان نامی ریاست کے اس سلوک کا مستحق نہ تھا اگر وابستگان دربار میں اس تابوت کو کندھا دینے کا حوصلہ نہ تھا اگر ان کی روشن خیالی انہیں اس کے جنازے میں شرکت کی اجازت دینے سے گریزاں تھی اگر وہ اس کی قبر پر پھول چڑھانے کو ''اعتدال پسندی'' کے تقاضوں کے منافی خیال کرتے تھے اگر شہنشاہ عالم پناہ کے خوف سے شہید کیلئے تعریفی کلمات یا پیغام جاری کرنا ان کے لئے ممکن نہ تھا تو بھی اس کی میت کی آمد اور تجہیز و تکفین کے معاملات کلی طور پر شہید کے والدین اور راولپنڈی کے عوام پر چھوڑ سکتے تھے انہیں مطلوبہ ضمانتیں بھی فراہم کی جاسکتی تھیں شہید کی میت کے تقدس کا پاس ہر ایک کو تھا اور کوئی نہ تھا جو اس موقع کو حکومت کے خلاف غم وغصہ کے لئے استعمال کرتا البتہ اب پاکستان کے طول وعرض سے کسی کے ہاتھ ارباب اختیار کی دعاؤں کے لئے نہیں اٹھیں گے اور بہت سی پھیلی جھولیاں ان نوکر پیشہ لوگوں کے لئے نہ جانے کیا کیا کچھ مانگ رہی ہوں گی۔

جمعہ کی صبح میں لاہور جانے کے لئے اسلام آباد ایئر پورٹ کے لاؤنج میں بیٹھا تھا کہ میرا فون بجا اس کی آواز رندھی ہوئی تھی اور اس کے منہ سے نکلنے والا ہر لفظ کرب میں ڈوبا ہوا تھا وہ بولی ''میں عامر چیمہ کی بہن بول رہی ہوں دیکھئے ہمارے گھر پولیس آ بیٹھی ہے ہمارے والد صاحب کو پریشان کیا جارہا ہے ہمیں ڈرایا دھمکایا جارہا ہے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہمارے بھائی کی میت یہاں نہ آنے پائے دیکھیں ہم پچھلے دس دنوں سے اس کی راہ دیکھ رہے ہیں ہم اسے پنڈی کے قبرستان میں دفنانا چاہتے ہیں ان لوگوں کو خدا کا ڈر نہیں......'' میں جو کچھ کرسکتا تھا کیا لاہور پہنچ کر بھی رابطے میں رہا کوئی بڑا لیڈر عامر کے والدین کی مدد کو نہ پہنچا نہ کوئی رکن قومی اسمبلی، نہ وارثان منبر ومحراب، نہ صاحبان جبہ ودستار اور پھر شام گہری ہوتے ہی حرماں نصیب خاندان نے ریاستی رعونت کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔

ماں چیختی رہ گئی، بہنیں بلکتی رہ گئیں، باپ منت سماجت کرتا رہ گیا لیکن ریاست کو خطرہ تھا سو اس کی میت لاہور پہنچادی گئی ایئر پورٹ جانے والے راستوں کی کڑی نگرانی کی گئی میت کو ہیلی کاپٹر میں ڈال کر شہید کے آبائی گاؤں ساروکی پہنچا دیا گیا نمازِ جنازہ کے وقت کے بارے میں زبردست کنفیوژن پھیلا دیا گیا اخبارات، ٹی وی چینلز، اشتہارات، ذاتی رابطے سب الگ الگ کہانی سنا رہے تھے والدین نے آخری خواہش کے طور پر چاہا کہ نمازِ جنازہ چار بجے شام ادا کی جائے لیکن اہل سرکار کو یہ بھی قبول نہ تھا پھر دوپہر کے وقت اس کی نمازِ جنازہ پڑھادی گئی لیکن اس وقت اور اس حال میں بھی انسانوں کے ایک سمندر نے اسے الوداع کیا سمندر کی لہریں ساروکی جانے والے راستوں پر رات گئے تک متلاطم دریاؤں کا منظر پیش کرتی رہیں۔

غازی علم الدین شہیدؒ کو 31 نومبر 1929ء کو پھانسی دی گئی تو انگریزی سامراج کے کارندوں نے بھی یہی طرزِ عمل اختیار کیا تھا انہیں بھی ڈر تھا کہ شہید کے ورثاء اور عوام کی مرضی کے مطابق تجہیز و تکفین ہوئی تو قیامت آ جائے گی عوام تڑپتے رہ گئے اور شہید کو میانوالی جیل احاطے میں قبر کھود کر دفن کر دیا گیا اس پر عوام سراپا احتجاج ہو گئے اور ملک بھر سے مظاہرے پھوٹ پڑے تب علامہ اقبالؒ کی سربراہی میں اکابرین کا ایک وفد گورنر سے ملا تیرھویں دن میت کو میانوالی جیل کے احاطے سے نکال کر لاہور لایا گیا جہاں ان کی تدفین ہوئی لیکن آج تو کوئی علامہ اقبالؒ بھی نہیں، ہوتا بھی تو وہ آج کے سامراج کو کیسے سمجھاتا......؟۔

استاد کا مبارک خواب

محترم جناب محمد یحییٰ علوی صاحب گورنمنٹ جامعہ سکول فار بوائز راولپنڈی کے سابق استاد ہیں اور اس سکول میں عرصہ دراز تک عربی، اردو اور اسلامیات کی تدریس کر چکے ہیں موصوف عامر چیمہ شہید کے استاد بھی رہے ہیں۔ عامر چیمہ کی شہادت کے بعد آپ نے ایک مبارک خواب دیکھا جو خود اپنی زبانی نذر قارئین ہے:

''الحمدللہ میرا معمول ہے کہ ہر شب جمعہ کو کم از کم 5 سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر سوتا ہوں۔ 4 مئی کو نمازِ عشاء ادا کرنے کے بعد جب میں مسجد سے نکلا تو ایک دوست نے بتایا کہ پروفیسر محمد نذیر چیمہ صاحب کا بیٹا عامر جو گستاخ رسول (ﷺ) پر حملہ کے جرم میں جرمنی میں گرفتار تھا شہید کر دیا گیا ہے یہ خبر سن کر مجھے بہت صدمہ ہوا اور عامر کی یادیں دل میں بسائے میں نے اپنا معمول پورا کیا اور سو گیا۔ صبح سے کچھ دیر پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑے میدان میں بہت زیادہ قمقمے جگمگا رہے ہیں اور ہر طرف روشنی ہی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ اسی روشنی کو دیکھ کر مجھے یہ خیال ہوا کہ یقیناً یہ روشنی دنیا کی نہیں ہے اسی دوران میں نے دیکھا کہ اس روشن میدان میں ایک طرف ایک بلند اسٹیج سجا ہوا ہے اور اس پر حضور پر نور ﷺ تشریف فرما ہیں۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرات خلفائے راشدین رضوان علیہم اجمعین بھی موجود ہیں۔ اسی اثناء میں میدان کی دوسری طرف سے عامر شہید''شہید آتے ہیں اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آقا ﷺ کی طرف بڑھتے ہیں آقا ﷺ عامر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آغوش مبارک وا کر کے عامر کو پکارتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مرحبا! اے میرے بیٹے''

بس اسی لمحے قریبی مسجد سے اذان فجر بلند ہوئی اور میری آنکھ کھل گئی۔

ایک دوسری روایت یہ ہے

عامر شہید کے نیک دل اور پاکباز استاد کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور وہ تھم تھم کر رک رک کر پروفیسر محمد نذیر چیمہ کو اپنا خواب سنا رہے تھے ''میں نے خواب میں ایک بڑا ہی مقدس اور پاکیزہ اجتماع دیکھا ہر سو نور کے فوارے پھوٹ رہے تھے پتہ چلا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تشریف فرما ہیں کسی نے کہا کہ حضور ﷺ بھی قریب ہی ہیں لیکن آپ ﷺ کا رخ انور دکھائی نہیں دے رہا تھا پھر حضور ﷺ کی مشکبور آواز سنائی دی ''عامر آ رہا ہے'' صحابہ کبار کھڑے ہو گئے اور ایک خاص سمت دیکھنے لگے پھر رحمت دو عالم ﷺ نے بلند آواز میں پکارا ''حسنؓ حسینؓ'' دیکھو کون آیا ہے'' میں اسے تمہارے پاس بھیج رہا ہوں اس کا خیال رکھنا''۔

تم اس کا تابوت ساروکی لے جاؤ یا اس سے بھی دور کسی بستی پہنچا دو اس کے جسد خاکی کو کسی شاداب زمین کے حوالے کر دو یا چولستان کے ریگزاروں کی سلگتی ریت کے سپرد کر دو اسے کوئی فرق نہیں پڑتا اسے تو سرکار دو جہاں ﷺ نے جوانان جنت کے سرداروں کے حوالے کر دیا ہے لیکن تمہارا نام ان میں لکھ دیا گیا ہے جو خسارے میں رہتے ہیں اور میرا دل تو اس خسارے کا تصور کرتے ہوئے بھی لرز جاتا ہے"

روزنامہ پاکستان لاہور نے 14 مئی 2006ء کی اشاعت میں عامر چیمہ شہیدؒ مندرجہ ذیل ادارتی نوٹ لکھا

عامر چیمہ شہید: خدا رحمت کند ایں، عاشقان پاک طینت را

عامر چیمہ شہید کو ہفتے کی دوپہر ان کے آبائی گاؤں ساروکی نزد وزیر آباد سپردِ خاک کر دیا گیا عامر چیمہ کے والدین راولپنڈی میں رہائش پذیر تھے اور وہیں ان کی تدفین چاہتے تھے جسد خاکی کو ابتدائی پروگرام کے تحت 10 مئی کو راولپنڈی ہی پہنچائے جانے کا پروگرام طے تھا اس کے پیش نظر شہید کے جنازے میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کا پروگرام بنایا تھا ملک کی دینی جماعتوں نے بھی شہیدؒ کے پرتپاک استقبال کی تیاریاں کر لی تھیں اور جمعہ کے روز جرمنی پولیس کی قید میں ان کی ہلاکت کے خلاف ملک بھر میں یوم احتجاج بھی منایا گیا۔

لوگوں کے جذبات دیکھتے ہوئے میت کی آمد جنازے اور تدفین کے مقام اور پروگرام میں تبدیلی کر دی گئی اور یہ سب کام حکومت کی سطح پر ہوا سوال یہ ہے کہ ایک فرد کی لاش کی آمد اور اس کی تدفین کے پورے پروگرام کو حکومت نے اپنے ہاتھ میں کیوں لیا۔ کیا حکومت یہ چاہتی تھی کہ وہ شہید کے استقبال کا سارا ثواب خود کمائے اگر حکومت کے نزدیک شہید نے کوئی قابل قدر کارنامہ انجام دیا تھا جس کی وجہ سے اس کی تدفین کے عمل میں حکومت کی ہر سطح کے لوگ شریک ہو رہے تھے تو پھر ایسا کارنامہ دینے والے شہید کے استقبال کا حق عام آدمی کو بھی دینا

چاہیے تھا اگر شہید نے کوئی ''جرم'' کیا تھا تو حکومت کی طرف سے اس کے مکمل اعزاز سے استقبال اور باقی امور کی انجام دہی سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے شواہد کی رو سے حکومت کے نزدیک شہید نے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا تھا جہاں قاضی حسین احمد، منور حسن اور دیگر علماء کرام اور سیاستدان شہید کے والد سے تعزیت کے لئے گئے وہاں وزیراعظم شوکت عزیز کی طرف سے بھی کابینہ کے ایک رکن طارق عظیم نے بھی شہید کے والد سے اظہارِ تعزیت کیا اس طرح تاخیر سے ہی سہی حکومت پاکستان نے جرمن سفیر متعینہ اسلام آباد کو دفتر خارجہ طلب کر کے اس سے شہادت کی رپورٹ طلب کی تھی حکومتی ادارے ایف آئی اے کے اہل کار بھی شہید کے پوسٹ مارٹم کی نگرانی کے لئے جرمنی بھیجے گئے تھے ویسے جرمن سفیر نے اپنے طور پر اسلام آباد میں پریس کانفرنس میں دعویٰ کیا تھا کہ عامر چیمہ شہید کی موت تشدد سے نہیں ہوئی ان کا کہنا تھا پوسٹ مارٹم کیا جا چکا ہے لیکن یہ رپورٹ شہید کی تدفین کے بعد منظر عام پر لائی جائے گی۔

عامر چیمہ شہید کی عمر 28 سال تھی وہ ٹیکسٹائل کی اعلیٰ تعلیم کے لئے فرینکفرٹ گیا تھا اس دوران گذشتہ ڈنمارک اور دنیا کے کئی اخبارات کی طرف سے حضور پاک ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع ہونے لگے جرمنی کے ایک اخبار ڈائی ویلٹ نے بھی توہین رسالت (ﷺ) کا ارتکاب کیا تھا واقعات کے مطابق مارچ میں عامر چیمہ نے اس اخبار کے بیورو چیف ایکسل سپر نگلر کے دفتر میں گھسنے کی کوشش کی اس کے ہاتھ میں مبینہ طور پر ایک چاقو تھا اس پر اسے گرفتار کر لیا گیا اور اس کی تفتیش شروع ہوگئی 3 مئی کو جیل کی کوٹھڑی میں وہ مردہ پایا گیا تو جرمن حکام نے دعویٰ کیا کہ اس نے خودکشی کر لی ہے جب عالمی سطح پر جیل حکام کے اس دعوے کو چیلنج کیا گیا کہ جیل کی کوٹھڑی میں رسی کس طرح پہنچی تو ایک نیا موقف اختیار کیا گیا کہ شہید نے اپنے کپڑوں کو رسی کے طور پر استعمال کیا جرمن جیل حکام کو جب ایک اور سوال پیش آیا کہ کیا جیل کی کوٹھڑی میں نگرانی کے لئے کیمرے نصب نہیں تھے تو پھر یہ موقف اختیار کر لیا گیا کہ چونکہ وہ زیر تفتیش تھا سزا یافتہ نہیں تھا اس لئے اسے ایسی کوٹھڑی میں بند کیا گیا تھا جس میں کیمرہ نصب نہیں تھا عامر چیمہ شہید کا پوسٹ مارٹم کرنے میں سات دن کی تاخیر کی گئی وہ 3 مئی کو شہید ہوا اور پوسٹ مارٹم 10 مئی کو ہوا پاکستان

کی ایک این جی او کے سربراہ انصار برنی نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ پوسٹ مارٹم کے وقت اپنے ادارے کے ایک اور ڈائریکٹر کے ساتھ موجود تھے اور پوسٹ مارٹم سے ثابت ہوا تھا کہ موت کی وجہ تشدد نہیں بلکہ خودکشی ہے انصار برنی ٹرسٹ اچھی شہرت کا حامل ادارہ ہے مختلف ممالک میں پاکستانیوں پر مظالم کا پردہ چاک کرنے میں انصار برنی ٹرسٹ نے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں تاہم بہتر ہوتا کہ وہ اس نازک کیس میں سلطانی گواہ نہ بنتے خودکشی کے دعوے کا اصرار کر کے انصار برنی نے اپنی عزت میں اضافہ نہیں کیا۔

عامر چیمہ شہیدؒ کی میت 10 مئی کو راولپنڈی کیوں نہ لائی گئی اسے 13 مئی کو لاہور لانے کا پروگرام کیوں بنا؟ پھر اسے سرکاری ہیلی کاپٹر اور پولیس کی تحویل میں وزیر آباد کیوں پہنچایا گیا عامر چیمہ کا تعلق حکومت کے کسی محکمہ سے نہیں تھا کہ حکومت اس کی تجہیز و تکفین کی مکلف ہوتی وہ تو ایک عام نوجوان اور طالب علم تھا جرمن جیل میں شہادت سے ہمکنار ہو گیا حکومت نے اس عام سے نوجوان طالب علم کی نعش کو اپنے قبضے میں لینے کا فیصلہ کیوں کیا اور عام مسلمانوں کو اس کی تجہیز و تکفین میں شرکت کے ثواب سے محروم کرنے کی کیوں کوشش کی لاہور میں جسد خاکی کو وزیراعلیٰ کے ایک نمائندے نے وصول کیا اور گوجرانوالہ میں کور کمانڈر، ڈی سی او اور ڈی پی او نے میت کا استقبال کیا حکومت کا شکریہ کہ اس نے شہید کی اس قدر عزت افزائی کی لیکن اس غیر معمولی عزت افزائی سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ حکومت نے لاش کو ہائی جیک کیا ہے پاکستان میں اس سے پہلے ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دے کر ان کے جسد خاکی کو سرکاری اہتمام میں لاڑکانہ پہنچایا گیا تھا 1930ء میں انگریز استعمار کے دور میں بھگت سنگھ کی میت کو رات کی تاریکی میں فیروز پور ہیڈ ورکس پر دریائے نیلم کے کنارے انتہائی خاموشی سے جلا دیا گیا تھا 1962ء میں بھارتی حکومت نے بھگت سنگھ کی مڑھی کو یادگار میں تبدیل کیا اور اسے قیصر ہند کے نام سے منسوب کیا غازی علم الدین شہید کی میت کے ساتھ بھی یہی سلوک روا رکھا گیا تھا لیکن تاریخ گواہ ہے کہ نہ کسی کو یہ پتہ ہے کہ بھگت سنگھ کی میت کو آگ کس نے لگائی نہ کسی کو بھٹو کو تختہ دار پر لٹکانے والے اہلکاروں کا نام یاد رہ گیا ہے نہ غازی علم الدین شہیدؒ کے گلے میں پھانسی کا پھندہ ڈالنے والا تاریخ

کے صفحات میں کہیں نظر آتا ہے آج زندہ ہستیاں وہ ہیں جن کو گمنامی کے اندھیر میں دھکیلنے کی کوشش کی گئی غازی علم الدین شہیدؒ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عامر چیمہ نے حرمت رسول ﷺ پر اپنے آپ کو قربان کر دیا۔ ''خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را''

حکومت پاکستان نے اس سے قبل توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے احتجاج کو دبانے کی بھی ہر ممکن کوشش کی بلکہ لاہور میں آتش زنی کے جرم میں بغیر کسی عدالتی فیصلے کے ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔ ایم این اے سعد رفیق کو بھی اسی پاداش میں گرفتار کیا گیا لیکن ان کے خلاف جرم ثابت نہ ہو سکا مگر انہیں بدستور جیل میں بند رکھنے کے لئے نئے مقدمہ درج کروائے گئے ہیں یا پھر ان مقدموں کی فائل جھاڑ پونچھ کر نکال لی گئی ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والوں کا ایک ہی مقصد تھا کہ مسلم امہ کو اس قدر بے حس بنا دیا جائے کہ وہ اپنے پیغمبر ﷺ کی توہین کو بھی برداشت کر لے دراصل یہ مسلمان کی مسلمانی کو ختم کرنے کی ایک سازش تھی اور افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ مقصد ایک حد تک پورا ہو گیا ہے کم از کم مسلمان حکمرانوں نے اجتماعی طور پر اس اہانت آمیز واقعہ پر صدائے احتجاج کا حق ادا نہیں کیا عامر چیمہ کے سلسلہ میں حکومت نے پوری کوشش کر لی ہے کہ ایئر پورٹ پر اس کا استقبال کرنے والا کوئی ہجوم نہ ہو اس کے جنازے میں لاکھوں عوام کا سیلاب نہ امنڈ آئے اسے پاکستان کے ایک دور دراز چھوٹے گاؤں میں دوپہر کی شدید گرمی میں دفن کر دیا گیا لیکن حکومت یاد رکھے کہ عامر چیمہ شہید کی یاد لوگوں کے دل و دماغ سے محو نہیں کی جا سکے گی وہ امر ہے شہید زندہ رہتے ہیں عامر چیمہ نے ثابت کر دکھایا ہے کہ

نہ جب تک کٹ مروں خواجہ یثرب ﷺ کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

خدا اس کی قبر کو نور سے بھر دے! اور اس کے ایمان کی حدت سے ہمارے جذبات کو گرما دے۔ (آمین)

لاہور میں غائبانہ نمازِ جنازہ

لاہور: ناصر باغ لاہور میں عامر چیمہ شہیدؒ کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی گئی جس میں متحدہ مجلس عمل لاہور کے صدر حافظ سلمان بٹ، مولانا سیف الدین سیف، حمید الدین المشرقی سمیت دیگر مذہبی جماعتوں کے راہنما اور ہزاروں افراد نے شرکت کی جنازہ ایم ایم اے کے رکن قومی اسمبلی نوید احمد پراچہ نے پڑھائی ناصر باغ میں گرمی کے باوجود عوام شہید کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے دوپہر سے ہی ناصر باغ آنا شروع ہو گئے تھے ناصر باغ کے باہر پولیس کی بھاری نفری بھی تعینات تھی اور حکومت نے کسی بڑے احتجاج کو روکنے کے لئے پولیس کے مسلح اہلکار ناصر باغ سے گورنر ہاؤس تک تعینات کئے تھے اس موقع پر ایم ایم اے لاہور کے صدر حافظ سلمان بٹ نے شہید عامر چیمہ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ عالم کفر امت مسلمہ کے دل سے رسول اللہ ﷺ کی محبت امت مسلمہ کے دلوں سے نہیں نکال سکتا اور نہ ہی کوئی مسلمان توہین رسالت ﷺ کو برداشت کر سکتا ہے انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ نے جام شہادت نوش کر کے غازی علم الدین شہیدؒ ثانی کا درجہ حاصل کیا ہے انہوں نے کہا کہ حکومت نے ان کے جنازے میں رکاوٹیں پیدا کر کے اور اپنی بے حسی کا ثبوت دے کر ثابت کر دیا ہے کہ موجودہ حکمران غیروں کے سامنے باادب کھڑے ہیں لیکن حکمران سن لیں کہ امت مسلمہ ایک ہے اسے کوئی تقسیم نہیں کر سکتا انہوں نے مطالبہ کیا کہ شہیدؒ کے والد کو اعلیٰ فوجی اعزاز نشان حیدر اور سول اعزاز دیا جائے متحدہ مجلس عمل کے راہنما رکن قومی اسمبلی فرید احمد پراچہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں نے عامر چیمہ شہیدؒ کی گرفتاری پر سب سے پہلے قومی اسمبلی میں تحریک پیش کی تھی جرمنی میں پاکستانی سفارتخانے سے بات ہوئی تو وہ گرفتاری سے بھی لاعلم تھے انہوں نے کہا کہ حکومت وزارت خارجہ اور پاکستانی سفارتخانہ نے مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا اس موقع پر جماعت اسلامی لاہور کے جنرل

سیکرٹری امیر العظیم نے بھی خطاب کیا۔(بحوالہ 15 مئی 2006ء روزنامہ اوصاف لاہور)

اس دن روزنامہ اوصاف نے ادارتی نوٹ لکھتے ہوئے مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا۔

عاشق رسول ﷺ عامر چیمہ کی تدفین

جرمن پولیس کی حراست میں جاں بحق ہونے والے پاکستانی طالب علم شہید عامر چیمہ کی نمازِ جنازہ ہفتہ کے روز آبائی گاؤں ساروکی نزد وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں ادا کی گئی اور وہیں پر متوفی کو سپردِ خاک کر دیا گیا اس سے قبل عامر چیمہ شہیدؒ کی میت پی آئی اے کی فلائیٹ PK-764 کے ذریعے فرینکفرٹ سے لاہور لائی گئی تھی میت وزیر اعلیٰ پنجاب مانیٹرنگ سیل کے انچارج شجاع الدین خانزادہ نے وصول کی اور وزیر اعلیٰ کے خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے ساروکی پہنچائی گئی نمازِ جنازہ میں اہم سیاسی وحکومتی شخصیات سمیت درجنوں لوگ سخت گرمی کی وجہ سے نمازِ جنازہ کے دوران بے ہوش ہو گئے شہید عامر چیمہ کی میت کو ہیلی کاپٹر سے جنازہ گاہ تک لے جاتے وقت لوگوں نے شدید نعرہ بازی کی جب کہ کچھ دینی تنظیموں کے بینرز بھی موجود تھے جن میں شہید کے قاتلوں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

راولپنڈی کے رہائشی عامر چیمہ حصول تعلیم کے لئے جرمنی میں مقیم تھے جب کہ انہوں نے آنحضور ﷺ کے توہین آمیز خاکے چھاپنے والے ایک مقامی اخبار کے ایڈیٹر پر خنجر بدست ہو کر حملہ کر دیا تھا اس کی پاداش میں انہیں جیل میں ڈال دیا گیا اور جیل میں ہی ان کی پراسرار طریقے سے موت واقع ہوگئی جرمن حکام کے بقول عامر چیمہ شہیدؒ نے خودکشی کی ہے لیکن ابھی تک پوسٹ مارٹم رپورٹ جاری نہیں کی جاسکی اس لئے ان کی موت کی وجوہات سامنے نہیں آسکیں حکومت پاکستان نے تحقیقات کی غرض سے ایف آئی اے کا ایک وفد جرمنی روانہ کیا ہے جو واپسی پر اپنی رپورٹ پیش کرے گا مگر یہ ایک ستم ظریفی ہے کہ اس نوعیت کے واقعات کی سرکاری سطح پر کی جانے والی تحقیقات آج تک منظر عام پر نہیں آسکی ہیں اس لئے ملک بھر کی مذہبی جماعتیں برابر یہ مطالبہ

دہرا رہی ہیں کہ شہید عامر چیمہؒ کی شہادت کے حقائق منظر عام پر لا کر انٹرپول کے ذریعے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔ عامر چیمہ شیدؒ نے جن سے حضور کی توہین برداشت نہ ہو سکی اور اس کے مرتکب ہونے والے ایڈیٹر پر اپنے اسلامی جذبہ سے مغلوب ہو کر حملہ کر دیا بلاشبہ ان کا شمار اسلام کے ہیروؤں میں ہونے لگا ہے اور ان کی نمازِ جنازہ میں مخلوق خدا کا اتنا بڑا احتجاج اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ یہ پاکستان کی تاریخ کا ایک بڑا جنازہ تھا اس سے قبل امریکہ میں سزائے موت پانے کے بعد جب ایمل کانسی کی میت کوئٹہ لائی گئی تھی تو ایک لاکھ سے زائد افراد نے ان کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی تھی زندہ قومیں اپنے ہیروز کی نہ صرف قدر کرتی ہیں بلکہ ان کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے شہید عامر چیمہ کی بجائے اگر امریکہ کا کوئی باشندہ پاکستان میں مارا گیا ہوتا خدانخواستہ تو امریکہ اب تک ہم پر جنگ مسلط کر چکا ہوتا بلکہ اس کے قاتلوں کو پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالتا مگر اس پر پاکستانی حکام کی خاموشی کافی معنی خیز ہے حالانکہ حکومت کو چاہئے تھا کہ نہ صرف مذکورہ واقع پر احتجاج کرتی بلکہ مذکورہ واقعہ کو اقوام متحدہ میں اٹھایا جاتا ہے مگر ہمارے حکمرانوں نے جرمنی کو وارننگ دینا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ جس کے نتیجہ میں دنیا بھر میں پاکستان کی قدر و قیمت میں کمی واقعہ ہوئی ہے، ریاست کی اولین ذمہ داری اپنے تمام شہریوں کی جان و مال کی حفاظت ہے بالواسطہ طور پر یہ ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے جب کہ بیرون ملک مقیم پاکستانی جو باقاعدہ حکومت کی اجازت سے حصول علم یا باعزت روزگار کے لئے باہر جا چکے ہیں حکومت ان کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری سے بھی بری الذمہ نہیں ہو سکتی ہے دوسری جانب شہید عامر چیمہ کی میت وصول کرنے کے مرحلہ سے لے کر نمازِ جنازہ اور انہیں لحد میں اتارنے تک عوام کی کثیر تعداد میں شرکت اس بات کی غماز ہے کہ شہید عامر چیمہؒ پاکستانی عوام کا ہیرو ہے اس لئے حکومت کو چاہئے کہ عامر چیمہ کو مذہبی انتہا پسند ثابت کرنے کی بجائے جرمن سفیر کو ایوان صدر بلا کر آخری وارننگ دی جائے کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر قاتلوں کو گرفتار کر کے حوالے نہ کیا گیا تو سفارتی تعلقات منقطع کر لئے جائیں گے شہید عامر چیمہؒ جو کہ حصول تعلیم کے لئے جرمن میں مقیم تھے ان پر انتہا پسندی کا الزام بے سر و پا ہے بلکہ ایسے واقعات کی ذمہ داری بھی پاکستان

سمیت مسلمان حکومتوں پر عائد ہوتی ہے کہ جب یورپی ملکوں میں اخبارات آنحضور ﷺ کے گستاخانہ خاکے شائع کر رہے تھے تو اس وقت اگر مضبوط موقف اپنا کر توہین آمیز خاکوں کی اشاعت رکوانے کے لئے مغربی حکومتوں پر دباؤ ڈالا جاتا تو شاید ایسا کوئی واقعہ پیش ہی نہ آتا، مگر مسلم حکومتوں کا رویہ مغرب کے آگے ہمیشہ معذرت خواہانہ رہا ہے جس کے نتیجے میں مغرب کے حوصلے اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ وہ اب مسلمانوں کی نظریاتی اساس پر حملوں سے بھی باز نہیں آتے ہیں یہ ہماری کمزور کیفیت کا ایک ایسا مظہر ہے جس سے پہلو تہی ناممکن ہے جب کہ حکومتوں کے مقابلے میں مسلم عوام کے حوصلے انتہائی بلند ہیں جن کی دلی خواہش ہے کہ مسلم حکومتیں مغرب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کریں''۔

قومی حمیت یا جنس بازار

میں اس سوچ میں گم تھا کہ آخر ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ سولہ کروڑوں انسانوں کے ایک ایٹمی ملک پر کس نے منتر پھونک دیا ہے کہ اس کے حکمرانوں نے قومی حمیت کو جنس بازار بنا دیا ہے؟ اس کا ایک شہری 20 مارچ کو گرفتار ہوا اور 4 مئی کو پولیس تشدد کے سبب شہید ہو گیا؟ حکومت پاکستان کامل ڈیڑھ ماہ تک کیا کرتی رہی؟ اس پر لازم آتا ہے کہ وہ 44 دنوں کی پوری روداد قوم کے سامنے رکھے اور بتائے کہ اس نے ایک پاکستانی کو جرمنوں کے تشدد سے بچانے کے لئے کیا کیا؟ پاکستانی سفارتخانہ باخبر ہو چکا تھا تو حکومت پوری طرح کیوں متحرک نہ ہوئی؟ ایک ڈینیل پرل کسی کے ہاتھوں مارا گیا تو ہم نے کیسے کیسے نوحے نہ پڑھے؟ کیسے کیسے بین نہ کئے؟ امریکہ میں پاکستانی نسلی تشدد کا شکار ہو گئے ہم چپ رہے، یونان میں پاکستانیوں کو قطار میں کھڑا کر کے چھلنی کر دیا گیا اور ہم خاموش رہے، قندھار میں 18 پاکستانیوں کو بھون دیا گیا اور ہمارے لب سلے رہے، امریکہ پاکستان میں آ کر 19 پاکستانیوں کے پرخچے اڑا گیا اور ہماری قوت گویائی مفلوج رہی،

برازیل کا ایک شہری برطانوی پولیس کے ہاتھوں ہلاک ہوا تو وہاں کی حکومت نے تاجِ برطانیہ کو ہلا کر رکھ دیا۔ وزیر خارجہ کو ڈالروں کی بوری بھر کے جانا پڑا اور پوری قوم سے معافی مانگنا پڑی۔ پاکستانی ماؤں کی کوکھ سے جنم لینے والے بیٹوں کا لہو اتنا ارزاں کیوں ہو گیا ہے؟

پروفیسر محمد نذیر چیمہ نے دبے لفظوں میں کہا "یہاں کسی گورے کے کتے کو کانٹا بھی چبھ جاتا تو کمیشن بیٹھ جاتے اور معافیاں شروع ہو جاتیں"۔ مجھے رنج یہ ہے کہ ہمارا فارن آفس بھی خودکشی کی تھیوری میں شریک ہو گیا ہے۔ ان لوگوں میں سے کیا توقع رکھ سکتا ہوں۔

اگر عامر نے کچھ نہیں کیا اور وہ برلن پولیس کے تشدد کا لقمہ بن گیا تو بھی وہ معصوم اور شہید ہے اور اگر اس نے وہ کچھ کیا جو برلن پولیس بتا رہی ہے تو......!

یہ وہ مقام ہے جہاں جنید و بایزیدؒ بھی اپنی سانسوں پر قابو نہیں رکھ سکتے۔ سو میرا قلم اس جوان رعنا کے درجات بلند کی رفعتوں کے تذکرے سے قاصر ہے۔ 13 مئی کو جب اس کا تابوت لاہور کے ایئر پورٹ پر اترے گا تو مجھے معلوم نہیں کہ کون اس کا استقبال کرے گا لیکن مجھے یقین ہے کہ جب اس کی نرم و لطیف روح آسمانوں کے زینے طے کرتی سب سے متبرک منطقوں میں پہنچے گی تو جانے جنت کے کون کون سے جھروکوں سے کون کون سی ہستیاں اسے خوش آمدید کہیں گی اور جانے کن کن دریچوں سے سدا بہار گلابوں کی شبنمی پتیاں نچھاور ہو رہی ہوں گی۔

روزنامہ پاکستان لاہور نے 15 مئی 2006ء کو ادارتی نوٹ لکھتے ہوئے درج ذیل تاثرات کا اظہار کیا

عامر شہید کا سفر آخرت

شکوک و شبہات کا ازالہ کیا جائے

جرمن پولیس کی حراست میں شہید ہونے والے عامر چیمہ کی پوسٹ مارٹم رپورٹ ان کی تدفین کے بعد جاری کرنے کا اعلان کیا گیا تھا، رپورٹ کو فوری طور پر جاری نہ کرنے میں کیا مصلحت تھی؟ اس پر غور کیا جائے تو طرح طرح کے وسوسے ذہن میں پیدا ہوتے ہیں شہید کے

جسد خاکی کو جس عجلت سے بذریعہ ہیلی کاپٹر لاہور سے گوجرانوالہ اور پھر ایمبولینس کے ذریعے ان کے آبائی گاؤں ساروکی پہنچایا گیا، اس پر بھی طرح طرح کے شکوک وشبہات کا پیدا ہونا فطری امر ہے، بات صرف یہ نہیں ہے کہ حکومت کو لاء اینڈ آرڈر کے بگاڑ کا خدشہ تھا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق راولپنڈی پولیس کے اعلیٰ افسران نے دو گھنٹے تک شہید کے ورثاء پر دباؤ ڈالا کہ اس کی تدفین راولپنڈی میں نہ کی جائے۔ شہید کی بہنوں نے الزام لگایا ہے کہ ساروکی میں تدفین کے لئے ان پر سخت دباؤ ڈالا گیا، خود شہید کے والد نے گذشتہ روز اخبار نویسوں کے سامنے کہا کہ انہیں سخت اور ناقابل بیان دباؤ کا سامنا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہی پولیس صدر سے لے کر وزیراعظم تک اور گورنروں سے لے کر وزرائے اعلیٰ تک کے جلسے جلوسوں میں امن وامان کو یقینی نہیں بناتی۔ شہید کا جنازہ راولپنڈی میں ہوتا تو لازمی طور پر لوگوں نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کرنا تھی لیکن کیا بڑے جنازے صرف اس لئے نہ کیے جائیں کہ پولیس کو امن وامان کی ڈیوٹی نہ دینا پڑے۔ پولیس کا فرض صرف حکومتی زعماء کو سلامتی فراہم کرنا نہیں بلکہ عام شہری کی حفاظت کے اقدامات کرنا بھی اس کی آئینی اور بنیادی ذمہ داری ہے۔ اس لحاظ سے راولپنڈی میں جنازے کو روک کر پولیس نے اپنی بنیادی اور آئینی ذمہ داری سے گریز کی راہ اختیار کی ہے۔

ساروکی میں تدفین کے لئے بھی پولیس نے دباؤ ڈالا کہ فوری طور پر جنازہ پڑھایا جائے۔ آخر دوپہر کی کڑی دھوپ میں جنازہ پڑھنے پر اصرار کیوں کیا گیا اور اس کے لئے گرمی کی شدت میں کمی کا انتظار کیوں نہ کیا گیا۔ یہ خبریں بھی شائع ہوئی ہیں کہ ایک طرح سے جسد خاکی کو حفاظتی تحویل میں لے لیا گیا تھا ان تمام اقدامات سے عام آدمی کو شک گزرتا ہے کہ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ اس شک کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ شہید کا پوسٹ مارٹم دوبارہ کیا جائے اور پاکستانی ڈاکٹر اس فریضے کو انجام دیں جو اللہ کو حاضر ناظر جان کر اور پیشہ وارانہ دیانت داری کو ملحوظ رکھتے ہوئے پوسٹ مارٹم کرسکیں وار بلا کسی رکاوٹ اپنی رپورٹ جاری کریں۔ اس رپورٹ کی روشنی میں جرمن حکومت کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے بارے میں قدم اٹھایا جاسکتا ہے۔ پاکستان کے ایک نوجوان طالب علم کی جرمن پولیس کی حراست میں شہادت کوئی معمولی بات نہیں

کہ اس پر صبر و شکر کا گھونٹ پی کر بیٹھ جائیں۔

روزنامہ پاکستان لاہور کے قطعہ نگار مصباح الایمان صدیقی نے 15 مئی کی اشاعت میں لکھا ہے کہ

ارمان .... مصباح الایمان صدیقی

وہ عاشقِ رسول (ﷺ) تھا جاں سے گزر گیا
زہد و ورع سے بھی وہ بڑا کام کر گیا
خود تو امر ہوا ہی، مگر اس کا یہ عمل
کتنوں میں ایسی موت کا ارمان بھر گیا

شہیدانِ ناموسِ رسالتؐ کا پیغام

ناموسِ مصطفیٰ پہ دل و جان وار دو
گستاخ کو جو دیکھو بلا خوف مار دو
شان و شکوہِ خواجۂ گیہاں پہ مر مٹو
حسن و جمالِ ملت بیضا نکھار دو
ہر شاتم و لعین کا گھربار پھونک دو
اس پاک سرزمین کا نقشہ سنوار دو
دل سے کبھی تو فرضِ عقیدت ادا کرو
سر سے کبھی تو قرضِ محبت اتار دو
عشقِ رسولؐ مخزنِ کیف و نشاط ہے
دشتِ دل و نظر کو پیامِ بہار دو
سرکارؐ کے وقار پہ آئے نہ کوئی حرف
عمرِ عزیز بس اسی دھن میں گزار دو

(فیض الرسول فیضان

اہل سنت کے ممتاز مدرس اور شعلہ بیان خطیب : ڈاکٹر محمد آصف اشرف صاحب کی جانب سے عامر چیمہ شہیدؒ کے لئے منظوم خراج عقیدت

شہادت ہی شہادت ہے

نبی ﷺ کے نام پر مٹنا شہادت ہی شہادت ہے
فضائے جیل میں رہنا عبادت ہی عبادت ہے
ہم اس عشق کے قائل نہیں جو دید سے بڑھ کے
ہمیں تو نام نامی بھی حرارت ہی حرارت ہے
بدن کی بوٹی بوٹی ہو زباں کڑوی نہیں ہوتی
نبی ﷺ کے نام میں ایسی حلاوت ہی حلاوت ہے
لگا کر جان کی بازی بتایا ہے یہ عامر نے
جو ان کی راہ میں پگھلے سلامت ہی سلامت ہے
سلام عزم ہے بارہ ربیع کے سب شہیدوں کو
کہ ان کا خون مسلک کی صداقت ہی صداقت ہے
رسول اللہ ﷺ کے عشاق سے ٹکراؤ کی حرکت
یہ بولہبی عزائم کی شرارت ہی شرارت ہے
جبر کی تند ہواؤں میں خدا ہے حامی و ناصر
ہمیں شاہ مدینہ ﷺ کی حمایت ہی حمایت ہے
اے آصف کلمہ حق کی صدا اپنی ڈیوٹی ہے
سزا اس جرم کی جو ہو سعادت ہی سعادت ہے

ازقلم:۔ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں کے منہ پر طمانچہ

سیالکوٹ: اہلحدیث یوتھ فورس کے صدر فیصل افضل شیخ اور سیکرٹری ڈاکٹر عتیق اختر بٹ نے کہا ہے کہ عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی شہادت ہمارے لئے مشعل راہ ہے ناظم یونین کونسل ہندل چوہدری طاہر محمود ہندلی نے کہا ہے کہ چیمہ کی شہادت انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں کے منہ پر طمانچہ اور عشق مصطفیٰ ﷺ کی فتح ہے غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ نے گستاخ رسول (ﷺ) پر حملہ کر کے غازی علم الدین شہیدؒ کی یاد تازہ کرتے ہوئے امہ کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے جسٹس لائرز فورم کے صدر چوہدری وسیم نبی گھمن نے کہا کہ دیارِ غیر میں حرمت رسول ﷺ پر قربان ہونے والے سچے عاشق رسول ﷺ عامر عبدالرحمٰن چیمہ نے ثابت کر دیا ہے کہ نوجوانان اسلام اپنے آقا حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی اور شاتم رسول (ﷺ) کو برداشت نہیں کر سکتے۔ (بحوالہ 15 مئی روزنامہ نوائے وقت لاہور)۔

خواہش کے مطابق تدفین کی اجازت نہ دینا غیر اخلاقی ہے

ظفروال: شہید عامر چیمہ کے ورثاء کو ان کی خواہش کے مطابق تدفین کی اجازت نہ دینا غیر اخلاقی اور قابل مذمت فعل ہے حکومت کا قوم کے ہیرو کے ساتھ نامناسب رویہ تاریخ کے بدترین واقعات میں سے ہے ان خیالات کا اظہار ناظم خدمت خلق جماعت اہل سنت صوبہ پنجاب کے مولانا محمد سرور سلہریا نے علماء کے وفد سے خطاب میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ کی شہادت نے پوری امت مسلمہ کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ (بحوالہ 13 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

ڈاکٹر سرفراز نعیمی اور 25 ساتھیوں پر مقدمہ کی فرد جرم عائد

کے سلسلہ میں نکالے گئے جلوس کے دوران ہنگاموں سے متعلق ایک کیس میں فرد جرم عائد کر دی ہے یہ مقدمہ تھانہ گڑھی شاہو میں درج ہوا ہے مقدمہ میں ملوث افراد نے صحت جرم سے انکار کیا عدالت نے 20 مئی کو استغاثہ کی شہادت طلب کر لی ہے سرفراز نعیمی اور ان کے دیگر تقریباً 30 ساتھیوں کے خلاف تھانہ سول لائن میں ہنگاموں سے متعلق درج مقدمہ میں گذشتہ روز فرد جرم عائد نہ ہوسکی کیونکہ بعض ملزمان عدالت میں حاضر نہ تھے اس کیس کی سماعت 19 مئی کو ہوگی۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ اور گوجرہ میں غائبانہ نمازِ جنازہ

مغربی جرمنی کی جیل میں پولیس کے ہاتھوں شہید ہونے والے عاشق رسول مقبول (ﷺ) عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی نمازِ جنازہ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور گوجرہ میں ادا کی گئی۔ متحدہ مجلس عمل کے زیر اہتمام عامر چیمہ شہیدؒ کی غائبانہ نمازِ جنازہ گذشتہ شام میونسپل کمیٹی باغ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ادا کی گئی جس میں جماعت الدعوۃ کے ضلعی امیر حافظ ناصر محمود، جماعت اسلامی کے ضلعی امیر ڈاکٹر کیپٹن زاہد ستار، متحدہ مجلس عمل کے ضلعی صدر ڈاکٹر سلیم ظفر چوہدری، ضلعی جنرل سیکرٹری میاں عبدالباسط ایڈووکیٹ، تحصیل صدر ڈاکٹر خلیل احمد، مرکزی جماعت اہلحدیث کے ضلعی امیر ڈاکٹر مفتی محمد اسلم خان، پاکستان پیپلز پارٹی سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے صدر چوہدری ذوالفقار علی زلفی اور سٹی جنرل سیکرٹری رانا خالد محمود سمیت مختلف دینی تنظیموں کے کارکن اور جماعت اہل سنت گوجرہ کے زیر اہتمام جامع مسجد غلہ منڈی میں ختم قل شریف ہوا جس میں قرآن خوانی ونعت خوانی وختم شریف بھی ہوا حاضرین اہل سنت نے شہید کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے سچا عاشق رسول ﷺ قرار دیا۔ علاوہ ازیں رکشہ ویلفیئر ایسوی ایشن گوجرہ، جماعت اسلامی اور جماعت الدعوۃ کے زیر اہتمام گورنمنٹ ڈگری کالج گوجرہ میں شہید عامر چیمہ کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی گئی جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی نمازِ جنازہ قاری سیف اللہ نے پڑھائی علاوہ ازیں گجرات میں عامر چیمہ شہید کے ایصال ثواب کے لئے نمازِ ظہر کے بعد اسلامیہ ڈگری کالج اور قرآن کمپلیکس میں پروفیسر مظہر قادری نے دعا کرائی جب کہ دیگر مساجد، جامع مسجد فاروق اعظم،

جامعہ صادق الامین مدنی رحمانی مسجد، مدینہ بازار میں بھی دعائیں کی گئیں۔

عامر نے بیداری کی لہر پیدا کردی ہے

وزیر آباد: عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی شہادت نے ملت اسلامیہ میں بیداری کی لہر پیدا کر دی ہے اور غیر مسلموں کو پیغام دیدیا ہے کہ رسول اکرم (ﷺ) کی ذات ہر مسلمان کو اس کی جان سے بھی عزیز اور محبوب ہے امت مسلمہ کا ہر فرد ناموس رسالت ﷺ پر سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ضلعی سیکرٹری جنرل پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے عامر چیمہ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کے بعد ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ کی شہادت تحصیل وزیر آباد کے مسلمانوں کے لئے اعزاز اور سعادت ہے انہوں نے عامر چیمہ کے جنازے اور تجہیز و تکفین کے معاملے میں حکومت کی سردمہری کی شدید مذمت کی اور عامر چیمہ کی شہادت کی غیر جانبدارانہ تحقیقات اور جرمنی سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا مطالبہ کیا۔

شہید ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے

پھالیہ: متحدہ مجلس عمل کے زیر اہتمام عاشق رسول (ﷺ) غازی عامر چیمہ کی غائبانہ نمازِ جنازہ میں پھالیہ کے غیور عوام نے بھرپور شرکت کی لوگ دھاڑیں مار کر روتے رہے۔ تفصیلات کے مطابق متحدہ مجلس عمل پھالیہ کے صدر محمد ضیغم کی اپیل پر تحفظ ناموس رسالت ﷺ پر قربان ہونے والے عامر چیمہ کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی گئی جس میں ہزاروں کی تعداد میں افراد نے شرکت کی شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے صدر متحدہ مجلس عمل پھالیہ محمد ضیغم نے کہا کہ شہید

عامر نے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی عزت رکھ لی ہے

نارووال: محمد عامر چیمہ نے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لئے جان کا نذرانہ دے کر ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی لاج رکھ لی ہے اور ان کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے ان کی شہادت نے مسلمانوں میں عشق رسول ﷺ کی نئی لہر پیدا کر دی ہے ان خیالات کا اظہار مولانا محمد اشرف مانگوں ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت پاکستان ضلع نارووال نے صادق آباد میں 35 ویں سالانہ کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ کی شہادت نے عالم کفر پر واضح کر دیا ہے کہ مسلمان ناموس رسالت ﷺ کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کے لئے تیار ہیں انہوں نے جرمن پولیس کی تشدد آمیز کارروائیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے یورپی ممالک کی بوکھلاہٹ قرار دیا۔ مولانا قاضی محمد یعقوب رضوی نے کہا کہ عامر چیمہ کی خون کی سرخی دنیا میں اسلامی انقلاب برپا ہونے کا پیغام دے رہی ہے جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان ضلع نارووال کے امیر الحاج محمد عبدالغفور لون رضوی نے مطالبہ کیا ہے کہ تمام اسلامی ممالک جرمن حکومت کی ظالمانہ کارروائی کے خلاف زبردست احتجاج کریں۔ صاحبزادہ محمد داود رضوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکمرانوں نے شہید کے جنازے سے بیوفائی کی ہے انہوں نے مظفر وارثی کے الفاظ میں دعائیہ کلمات کہتے ہوئے اجازت چاہی۔

الگ الگ موجوں کو بہتا دریا کر
اپنے ملک سے امریکہ کو چلتا کر
کھلم کھلا جنگ تو آخر ہونی ہے
دنیا بھر کے مسلمانوں کو اکٹھا کر

(بحوالہ 16 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

عامر کی شہادت نے اہل مغرب کے چہرے کو داغدار کر دیا ہے

لاہور: متحدہ مجلس عمل کے مرکزی راہنما اور جماعت اسلامی پاکستان کے نائب امیر لیاقت بلوچ نے کہا ہے کہ حقوق انسانی کی پامالی اور قانون سے ماوراء انسانی قتل نے اہل مغرب کے چہرے کو داغدار کر دیا ہے قانون، جمہوریت اور انسانی حقوق کے علمبرداروں نے مسلمانوں کے متعلق دوہرے معیار اختیار کیے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں کشمیر کمیٹی کے دورے کے اختتام پر جرمنی جاؤں گا اور جرمنی وزارت داخلہ، داخلہ امور اور پارلیمانی کمیٹی کے چیئرمین سے ملاقات کر کے عامر چیمہ شہیدؒ کی ہلاکت پر احتجاج کروں گا یورپی ممالک کے شہید میڈرڈ، بارسلون، پیرس، ٹولیڈو میں پاکستانی کمیونٹی کے جلسوں اور فیڈریشن آف پاکستان ایسوسی ایشنز کے عشائیہ سے خطاب کرتے ہوئے جرمن میں عامر چیمہ کی پولیس حراست میں قتل کی شدید مذمت کی اور کہا کہ اہل مغرب توہین آمیز خاکوں پر اہل مغرب سے معافی مانگیں ورنہ مذہبی جذبہ کے مجروح ہونے پر مغرب میں مسلم نوجوان شاتمین رسول (ﷺ) کے خلاف احتجاج کا قانونی اور بنیادی حق رکھتے ہیں پی پی اور مسلم لیگ کا لندن میں میثاق اور معاہدہ قابل قدر ہے لیکن بعض لندن میں فیصلے پاکستان کے سیاسی حالات کو تبدیل نہیں کر سکتے تمام جمہوری اور سیاسی جماعتوں اور قیادتوں کو انتخابات سے پہلے عوامی تحریک کے ذریعے جنرل مشرف کو اقتدار سے ہٹانا ہوگا۔

عامر چیمہ شہید کی امانتاً تدفین

راولپنڈی: تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی خاطر جان کا نذرانہ دینے والے عامر چیمہ کے والد محمد نذیر چیمہ نے واضح کیا ہے کہ عامر شہید کو ساروکی میں امانتاً سپرد خاک کیا گیا ہے مناسب وقت پر اس کے جسد خاکی کو موزوں جگہ پر منتقل کیا جائے گا ہم نے کسی جماعت یا گروپ

شہادت ہمیں بیداری کا درس دیتی ہے

عامر چیمہ کی شہادت ہمارے لئے مشعل راہ ہے جو ہمیں پیغمبر اسلام ﷺ کی عزت و ناموس کی خاطر جانوں کے نذرانے پیش کرنے اور خواب غفلت سے بیداری کا درس دیتی ہے ان خیالات کا اظہار ایک تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شباب ملی گوجرانوالہ کے صدر حافظ ذیشان نے کیا اجلاس میں نائب صدر حافظ حسن علی، شیخ محمد اسلم، محمد اشرف، محمد عرفان ایوب فاروقی، اشرف بھٹی اور محمد بابر بٹ نے شرکت کی۔ اجلاس کے شرکاء نے حکومت پاکستان بالخصوص جنرل پرویز مشرف سے مطالبہ کیا کہ جرمنی کے ساتھ سفارتی و سیاسی تعلقات ختم کئے جائیں اور عامر چیمہ کے قاتلوں کو حاصل کر کے ان کے خلاف پاکستان کی عدالت عظمیٰ میں مقدمہ چلایا جائے۔

عامر تمام مسلمانوں کا ہیرو ہے جان دے کر امر ہو گیا

جلالپور جٹاں: جرمن پولیس کی حراست میں شہید ہونے والے عاشق رسول (ﷺ) عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ کی غائبانہ نمازِ جنازہ پر خطاب کرتے ہوئے جماعۃ الدعوۃ کے ضلعی امیر عبدالرحمٰن نے کہا کہ عامر چیمہؒ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ سچا عاشق رسول ﷺ ہے انہوں نے کہا کہ عامر دنیا بھر کے مسلمانوں پر فوقیت بازی ہی نہیں لے گیا کہ عالم اسلام کا ہیرو ہے جو جان دے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے امر ہو گیا ہے جماعت اسلامی کے ضلعی جنرل سیکرٹری ڈاکٹر طارق سلیم نے کہا کہ عامر چیمہ شہیدؒ نے ہمیں یہ پیغام دیا ہے کہ جلسے، جلوس، نعرے لگانے اور سڑکوں پر ٹائر جلانے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا جب تک عشق رسول ﷺ کو عملی طور پر نہ اپنایا جائے۔ عامر کی شہادت ہمارے لئے مشعل راہ ہے مجلس عمل جلالپور جٹاں کے صدر قاری لیاقت علی نقشبندی نے کہا کہ حکومت کی بے حسی اور سرتوڑ کوشش کے باوجود عامر شہید کی نمازِ جنازہ

دباؤ کا نتیجہ ہے اس حوالے سے قاضی حسین احمد اور مولانا فضل الرحمٰن کے کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے گفتگو کرتے ہوئے مزید کہا کہ شہید بیٹے کی نمازِ جنازہ کے حوالے سے حکومتی اقدام سراسر دھوکہ دہی پر مبنی ہے انتہائی عجلت میں مقرر وقت سے سوا تین گھنٹے پہلے قبل نمازِ جنازہ ادا کر کے تدفین کر دی گئی جس کی وجہ سے ہزاروں، لاکھوں افراد نمازِ جنازہ کی سعادت حاصل نہ کر سکے۔ ایک سوال کے جواب میں میں انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ کی شہادت تک کے تمام عرصہ کے دوران کسی حکومتی شخصیت نے خود نہ ہم سے رابطہ کیا اور نہ ہمدردی کی اور نہ ہی تعاون کا یقین دلایا انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہماری حکومت جرمنی سے یہ پوچھے کہ دوران حراست اگر ایک شخص نے خود کشی بھی کی ہے تو جیل انتظامیہ کہاں تھی اس وقت ڈیوٹی پر موجود اہلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ عامر پر عائد الزامات کے حوالے سے ہمیں توقع نہیں تھی کہ جرمن حکومت اسے ابدی نیند سلا دے گی کیونکہ ہماری اطلاع کے مطابق جرمن حکومت نرم خو اور یورپی جج فرشتہ ہوتے ہیں جو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہیں ہم سمجھتے تھے کہ ان الزامات پر جرمن حکومت زیادہ سے زیادہ اسے ڈی پورٹ کر دے گی۔

جنازہ پڑھانے کی وضاحت

علاوہ ازیں پروفیسر محمد نذیر چیمہ سے مصطفائی تحریک کے سید مظفر علی زیدی نے ملاقات کی تو ان کے استفسار پر فرمایا کہ عامر کی نمازِ جنازہ میں نے نہیں بلکہ کرنل سرفراز نے پڑھائی تھی جنہیں میں راولپنڈی سے جاتے ہوئے اپنے ساتھ لے کر گیا تھا انہوں نے بعض اخبارات میں عامر چیمہ شہید کی رسم دسواں سے متعلق دی گئی تاریخ پر کہا کہ ابھی ہم نے اس سلسلہ میں کوئی تاریخ مقرر نہیں کی۔

میں لاکھوں لوگوں کی موجودگی نے حکومت کے منہ پر طمانچہ مارا ہے۔ غائبانہ نمازِ جنازہ میں امیر جماعت اسلامی شیخ ظہور احمد، شباب ملی کے ضلعی صدر چوہدری احسان اللہ وڑائچ، نائب صدر جواد بٹ، تحصیل صدر نعمان اصغر میر، تحصیل نائب صدر بابر بٹ، سٹی گجرات کے صدر طیب میر، سٹی جلالپور جٹاں شباب ملی کے صدر چوہدری عدنان وڑائچ، جنرل سیکرٹری سہیل عمران، پرنس شاہد لطیف بھٹہ کے علاوہ ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

شہید دنیا کیلئے عشق رسول ﷺ کا نمونہ بن گئے ہیں

ہیڈ مرالہ: مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل گجرات کے جنرل سیکرٹری محمد اسماعیل سجاد نے کہا ہے کہ شہید عامر چیمہ نے رسالت مآب ﷺ سے محبت وعقیدت کا حق ادا کر دیا ہے اور دنیائے اسلام کے لئے عشق رسول ﷺ کا نمونہ (رول ماڈل) بن گئے ہیں۔

لیگی وفد کی عامر چیمہ کی قبر مبارک پر حاضری

سیالکوٹ: مسلم لیگ (ن) کے صوبائی راہنما و سابق ایم پی اے محمد منشاء بٹ اور شجاعت علی پاشا نے درجنوں ساتھیوں سمیت سارو کی چیمہ میں شہیدؒ ناموس رسالت ﷺ عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ کی قبر مبارک پر حاضری دی اور مرحوم کے لئے مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی۔ بعد ازاں وفد نے شہید کے والد پروفیسر نذیر احمد چیمہ سے ملاقات کر کے اظہار تعزیت کیا۔

حکمرانوں نے ثابت کر دیا کہ وہ امریکی ایجنٹ ہیں

پیر محل: عامر عبدالرحمٰن چیمہ نے جان کا نذرانہ دے کر غیر مسلموں پر ثابت کر دیا ہے کہ کوئی بھی مسلمان اپنے پیارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتا۔ ان خیالات کا اظہار امیر جماعت اسلامی کمالیہ اور سابق امیدوار صوبائی اسمبلی طارق محمود فاروقی نے کیا۔ انہوں

نے الزام عائد کیا کہ حکمرانوں نے شہید کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ صرف اور صرف امریکی ایجنٹ ہیں لیکن لوگوں نے جس طرح ان کی شہادت پر عقیدت کے پھول نچھاور کیے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں نماز جنازہ میں شرکت کر کے حکومت پر عدم اعتماد کر دیا ہے انھوں نے بتایا کہ ہماری سلامتی میں ایران کو خصوصی اہمیت حاصل ہے اگر امریکہ نے ایران کو اپنا نشانہ بنایا تو ہم چاروں طرف سے دشمنوں کے گھیرے میں آ جائیں گے۔

عامر کی شہادت نے مسلمانوں کو سربلند کر دیا ہے

جھنگ: اہلحدیث یوتھ فورس کے سیکرٹری جنرل شیخ شاہد اقبال نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ عاشق رسول ﷺ عامر عبدالرحمن چیمہؒ نے امت مسلمہ کی طرف سے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے اہل پاکستان کے سر فخر سے بلند کر دیے ہیں انھوں نے مزید کہا کہ ہم عامر شہیدؒ کے جذبہ حب رسول ﷺ کو سلام پیش کرتے ہیں کیونکہ وہ غازی علم الدین شہیدؒ ثانی ثابت ہوئے ہیں انھوں نے کہا کہ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کی طرف سے عامر شہید کی شہادت قبول فرمائے اور ان کی لحد پر رحمت کی برکھا برسائے۔ (بحوالہ 17 مئی 2006 روزنامہ نوائے وقت لاہور)

صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر ایم این اے

کی عامر چیمہ شہیدؒ کی قبر پر حاضری

تلکسوی منڈی: عامر چیمہ نے ناموس رسالت ﷺ کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے غازی علم الدین شہید کی یاد تازہ کر دی ہے ان کی شہادت سے پورے عالم اسلام کا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے شہید عامر چیمہ کا خون ... [illegible]

ساتھ دے رہے ہیں ان خیالات کا اظہار جمعیت علماء پاکستان کے سینئر نائب صدر صاحبزادہ ابوالخیر ڈاکٹر محمد زبیر ایم این اے نے ایک پریس کانفرنس منعقدہ جامع مسجد حضرت عبداللہ شاہ گکھڑ میں کیا جس کی صدارت پروفیسر عبدالرحمٰن جامی نے کی انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ شہیدؒ صحیح معنوں میں عاشق رسول ﷺ تھا اور اس کے عاشق رسول ﷺ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ہزاروں علماء اکرام اور ائمہ دین نے اس کے جنازہ میں شرکت کی ہے اس کی شہادت کو خودکشی کا رنگ دینا سراسر ظلم وزیادتی کے مترادف ہے حکومت کو چاہئے کہ وہ بطور احتجاج جرمن حکومت سے سفارتی تعلقات منقطع کرتے ہوئے اپنے سفیر واپس بلائیں انہوں نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل جنرل پرویز مشرف کی موجودگی میں کسی بھی الیکشن میں حصہ لینے کے بارے میں سوچ رہی ہے سانحہ نشتر پارک کراچی پر تبصرہ کرتے ہوئے صاحبزادہ ابوالخیر نے کہا کہ حکومت پرامن جماعت اہل سنت کے ساتھ انصاف نہیں کر رہی ایک ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک دہشت گرد گرفتار نہیں ہوئے انہوں نے الزام عائد کیا کہ سانحہ نشتر پارک میں ایم کیو ایم ملوث ہے اس کے ہاتھوں کسی بھی شخص کی جان، مال اور عزت محفوظ نہیں۔ (بحوالہ 17 مئی 2006ء روزنامہ پاکستان لاہور)۔

عامر چیمہ شہید نے پرچم اسلام کو بلند کیا: صاحبزادہ ابوالخیر

علی پور چٹھہ: غازی عامر عبدالرحمٰن شہید کی نبی پاک ﷺ کی عقیدت میں پیش کی جانے والی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار حیدرآباد (سندھ) سے ایم این اے صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر سینئر نائب صدر جمعیت علماء پاکستان نے عامر چیمہ کی ساروکی رہائش پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ شہید کی نمازِ جنازہ میں لاکھوں عاشقان رسول کی شرکت سے حکمرانوں کی آنکھیں کھل گئی ہیں لیکن اگر یہی جنازہ راولپنڈی میں ہوتا تو تقریباً دس لاکھ مسلمانوں کی شرکت متوقع تھی انہوں نے کہا کہ عامر نے شہادت کے رتبے پر فائز ہو کر اسلام کی روح کو زندہ اور پرچم اسلام کو بلند کیا ہے اس موقع پر مفتی ہدایت اللہ صدر جمعیت علماء پاکستان پنجاب، میر شبیر احمد ہاشمی ڈپٹی سیکرٹری جنرل جے یو پی ڈاکٹر جاوید اعوان،

ڈاکٹر جاوید اختر اور رشید احمد رضوی بھی موجود تھے۔

حکومت قاتلوں کو سزاء کیلئے کردار ادا کرے

لاہور ہائیکورٹ بار

لاہور: ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ عامر چیمہ شہیدؒ کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے اپنا کردار ادا کرے ہائی کورٹ بار کے صدر میاں اسرار الحق کی زیر صدارت بار کی جنرل باڈی کے اجلاس میں جرمنی کے حکام کے اس دعوے کو قطعی بے بنیاد قرار دیا گیا کہ عامر چیمہ نے جیل میں خودکشی کی ہے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے میاں اسرار الحق، میاں اسماعیل قریشی اور عبدالرشید قریشی نے کہا کہ عامر چیمہ نے وہی کیا جو ایک مسلمان کا فرض ہے جب کہ جرمنی پولیس نے انسانی حقوق کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے عامر چیمہ کو دوران حراست اذیتیں دے کر شہید کر دیا۔ اجلاس میں سینئر ایڈووکیٹ رشید مرتضیٰ قریشی کے انتقال پر تعزیت بھی کی گئی۔

عارف والا: حکومتی رویہ کیخلاف وکلاء کی ہڑتال

عارف والا: عامر چیمہ شہیدؒ کے ساتھ اظہار یکجہتی اور حکومتی رویہ کے خلاف گذشتہ روز وکلاء نے بار کے صدر چوہدری سعید گجر اور دیگر وکلاء امتیاز علی خان، شیخ ابرار احمد، رائے ممتاز احمد، نصر اللہ بھنگو، نعیم اکبر خان، فخر حیات وٹو، رائے رفیق احمد کھرل، رانا امان اللہ، ظہیر اسلم گجر، ظفر اللہ بھنگو، رانا اعجاز رسول، راؤ محمد ایوب اور چوہدری محمد امجد نے عامر چیمہ شہیدؒ کی میت کو شایان شان طریقہ سے نہ دفنانے پر شدید مذمت کی اور دعائے مغفرت کی۔ (بحوالہ 19 مئی 2006ء

سارو کی میں نمازِ جمعہ کا بڑا اجتماع بر مزار عامر چیمہ شہیدؒ

مولانا ثاقب رضا مصطفائی کا یادگار خطاب

گوجرانوالہ: حرمت رسول ﷺ پر فدا ہونے والے عامر چیمہ شہید کے ایصال ثواب کے لئے سارو کی میں ایک عظیم الشان اجتماع ہوا اور اجتماعی طور پر شہید کے درجات کی بلندی کیلئے دعائے مغفرت کی گئی اجتماع اور نمازِ جمعہ میں شرکاء کی تعداد سات آٹھ ہزار کے قریب تھی اجتماع کی صدارت پیر سید شبیر احمد شیرازی نے کی جب کہ مہمانانِ خصوصی صاجزادہ پیر سید ضمیر الحسن شاہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ نوپٹانوالی، پیر سید امجد شاہ آستانہ عالیہ نور پور سیداں اور پروفیسر محمد رضا ثاقب رضا مصطفائی ناظم اعلیٰ تحریک رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ تھے۔ مولانا محمد رضا ثاقب رضا نے اپنے خطاب میں کہا کہ ثابت ہوگیا ہے کہ مسلمان کو بڑی سے بڑی فرعونی طاقت بھی جھکا نہیں سکتی عامر چیمہ نے شہادت قبول کر کے اہل مغرب کی روشن خیالی اور انسان دوستی کے تمام دلفریب اور جھوٹے دعوؤں کا پول کھول دیا ہے دیگر مقررین نے بھی عامر شہید کو اپنی تقریروں میں خراج تحسین پیش کیا۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ علاقہ کی خواتین ہر روز بھاری تعداد میں شہیدؒ کی قبر پر جا کر دعائے مغفرت کر رہی ہیں اور قبر کی مٹی کو تحفہ اور عقیدت کے طور پر اپنے ساتھ لے جا رہی ہیں پولیس کی بھاری نفری نے علاقہ کو گھیر رکھا تھا لوگ عامر چیمہ کی قبر پر پھول چڑھاتے اور فاتحہ خوانی کرتے ہے۔

گکھڑ کی مساجد میں عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا جامع مسجد ٹھکیداراں والی کے خطیب مفتی علام نبی جماعتی، جامع مسجد حضرت پیر عبداللہ شاہ کے خطیب پروفیسر عبدالرحمٰن جامی، جامع مسجد بوہڑ والی کے خطیب قاری حماد الزہراوی اور علامہ زاہد الراشدی چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم پاکستان نے کہا کہ عامر چیمہ نے ثابت کر دیا ہے کہ مسلمان عشق رسول ﷺ میں جان کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا
نہ ایک جاں دو جہاں فدا
۷۸۶
۹۲
الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا
کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں
پندرھویں صدی کے غازی علم الدین شہید
عظمت و ناموس رسالت ﷺ پر نذرانہ جان پیش کرنیوالے
سرزمین ساروکی کے عظیم سپوت
غازی عامر عبدالرحمن چیمہ
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کی شہادت کے عظیم
سلام عقیدت پیش کرنے کیلئے
مزار پُرانوار پر
اجتماعی حاضری
اجتماعی خطبہ جمعۃ المبارک
مورخہ ۱۹ مئی ۲۰۰۶ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۱۱ بجے تا ۲ بجے دوپہر
بمقام: گراؤنڈ گورنمنٹ ہائی سکول ساروکی
زیر صدارت
شبیر احمد شیرازی
خصوصی خطاب
حضرت مولانا علامہ پیرزادہ
محمد رضا ثاقب مصطفائی
خطاب انشاء اللہ ایک بجے دوپہر شروع ہوگا۔
موضوع: تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور غازی عامر چیمہ رحمۃ اللہ علیہ
زیر نگرانی
چوہدری اسد منیر چیمہ
ناظم یونین کونسل ساروکی
مقامی علماء کرام
ڈاکٹر محمد عارف سیفی
مولانا قاری عطاء الرحمن
مولانا قاری احمد خان
مولانا قاری ظفر اقبال
مولانا حاجی محمد اسلم
خصوصی آمد
ضمیر الحسن شاہ
آستانہ عالیہ
امجد حسین شاہ
آستانہ عالیہ

نوشہرہ ورکاں میں غائبانہ نمازِ جنازہ

متحدہ مجلس عمل تحصیل کے زیرِ اہتمام نوشہرہ ورکاں میں ٹینکی والی گراؤنڈ میں عامر چیمہ شہیدؒ کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی گئی نمازِ جنازہ میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی معروف عالم دین مولانا محمد اسحٰق گولڑوی نے غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی۔

جامعہ جلالیہ رضویہ پھالیہ میں سید محفوظ مشہدی کا خطاب

جامعہ جلالیہ رضویہ رانجھا ٹاؤن اور کٹھالہ شیخاں میں شہید کے ایصال ثواب کے لئے خصوصی محافل کا اہتمام کیا گیا اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی راہنما پیر سید محفوظ مشہدی نے کہا کہ عامر چیمہ شہیدؒ نے پوری امت مسلمہ کے سر فخر سے بلند کر دیئے ہیں اسلامی جمعیت طلبہ سمڑیال کے زیرِ اہتمام عامر چیمہ شہیدؒ کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔

حافظ آباد میں اجتماع

حافظ آباد میں اہل سنت کی تمام مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں عامر چیمہ شہید کی شہادت اور تدفین کے سلسلہ میں حکومتی ناروا سلوک کے خلافِ یوم احتجاج منایا گیا اس موقع پر مقررین نے عامر چیمہ شہید کو عالم اسلام کا ہیرو قرار دیتے ہوئے زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ (بحوالہ 20 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

عامر کی شہادت کو قومی دن کے طور پر منایا جائے

مفتی سرفراز نعیمی

لاہور: اتحاد تنظیمات المدارس کے جنرل سیکرٹری اور جامعہ نعیمیہ لاہور کے مہتمم اعلیٰ

ڈاکٹر مولانا محمد سرفراز نعیمی نے کہا ہے کہ مرکزی حکومت 14 فروری کے ہنگاموں اور سانحہ نشتر پارک کراچی کے حادثے کی تہہ تک پہنچنا چاہتی ہے تو اس کے سرے وزیراعلیٰ پنجاب، وزیراعلیٰ سندھ اور گورنر سندھ کے ہاؤس میں مل جائیں گے جب تک یہ افراد اپنے عہدوں پر فائز رہیں گے تمام حکومتی انکوائریاں حمود الرحمن کمیشن کی طرح سرد خانے میں ڈالی جاتی رہیں گی جیل میں مجھے کئی بار حکومتی عہدوں کی پیشکش کی گئی مگر میں نے انکار کر دیا حکومت مجھ پر لگائے گئے الزامات میں سے ایک بھی ثابت نہیں کر سکی اگر کسی بھی غیر ملکی تعلق کا ثبوت ہے تو عدالت میں ثابت کر کے مجھے سزا دلوائی جائے وہ گذشتہ روز جامعہ نعیمیہ لاہور میں رہائی کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے اس موقع پر مولانا رفیق احمد نعیمی، خالد حبیب الٰہی ایڈووکیٹ اور دیگر بھی موجود تھے مولانا سرفراز نعیمی نے کہا کہ مجھ سے قید کے دوران 14 فروری کے حادثے اور خاص طور پر نواز شریف سے تعلقات کی نوعیت کے بارے سوالات کئے جاتے رہے اور میرے ساتھ مذموم کڑیوں کو جوڑنے کی کوشش کی جاتی رہی اور تحریک کو غلط رنگ دینے کی ناپاک کوشش کی جاتی رہی ہے جب کہ ہمارا موقف یہ تھا کہ اگر حکومت کے پاس کسی بھی قسم کے غیر ملکی تعلق کا کوئی ثبوت ہے تو چونکہ مقدمات قائم ہو چکے ہیں اس لئے وہ عدالت میں ثابت کر کے سزا دلوائے لیکن خدا کی رحمت سے عدالت میں ضمانت کے حصول تک وہ ایک الزام بھی ثابت نہ کر سکی جس بناء پر عدالت کے لئے ضمانت قبول کرنے کے سوا کوئی رستہ نہ تھا انہوں نے کہا کہ تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ غیر مسلم ممالک میں خاکوں کو شائع کرنے کی بناء پر شروع ہوئی تھی حکومت کا فرض تھا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اس پر فوری احتجاج کیا جاتا لیکن بدقسمتی سے موجودہ حکمران سیکولر ذہن کے حامل ہیں اس لئے انہوں نے اسے کوئی حیثیت بھی نہیں دی انہوں نے کہا کہ حکومتیں زندہ انسانوں سے خوف کھاتی ہیں لیکن موجودہ حکومت لاشوں سے بھی خوف زدہ ہے لوگوں کو نامعلوم کر کے امریکہ کے حوالے کرنے اور کوٹ لکھپت جیل کی بجائے اس کی لاش [illegible]

دی جائے۔(بحوالہ 21 مئی 2006ء روزنامہ پاکستان لاہور)

رسم دسواں آج راولپنڈی میں ہوگی

حافظ آباد عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ کی رسم دسواں آج 21 مئی صبح دس بجے ان کی رہائش گاہ ڈھوک کالا خان نزد حشمت علی کالج راولپنڈی میں ادا کی جائے گی اس موقع پر شہید کی روح کو ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی وقرآن خوانی بھی کی جائے گی رسم دسواں میں ملک کی اہم مذہبی اور سیاسی شخصیات کے علاوہ عوام کی کثیر تعداد شرکت کرے گی۔(بحوالہ 21 مئی 2006ء روزنامہ پاکستان)

خدا کے سامنے زمین جرمنی گواہ ہو

خدا کے سامنے زمینِ جرمنی گواہ ہو

کہ عامر شہید جیسا نوجواں

جو پاک سرزمین پر حرمت رسول ﷺ کا امین تھا

جو تیری سرزمین پہ حرمت رسول ﷺ کا امین تھا

جو عزت نبی ﷺ کا پاسباں تھا، سوز عشق کا نقیب تھا

وہ حرمت رسول ﷺ کا علم لئے

گواہی دے رہا تھا اپنے جذبہ خلوص

کی، محبت رسول ﷺ کی

بتا رہا تھا ساری کائنات کو

ہر ایک ذی وجود، رنگ و نسل، قوم و ملک

جسم و جاں

ہر ایک شے سے ماورا ہے ایک ذاتِ مصطفیٰ ﷺ

کہ جس کے واسطے یہاں

کروڑ دو کروڑ نو جواں، ادھیڑ لوگ ناتواں

ضعیف بوڑھے، بچے، مائیں، بہنیں، رشتے ناتے

سب یہاں وہاں

رگوں میں جن کی خون بن کے

عشق مصطفیٰ ﷺ رواں

دلوں کی دھڑکنوں میں جن کی مصطفیٰ ﷺ ہی مصطفیٰ ﷺ

بتاؤ اہل غرب کو!

سناؤ سارے ظالموں کو

یہ ترانہ خودی، یہ نعرہ وجود زندگی

یہ سارے لوگ لمحہ لمحہ، لحظہ لحظہ، سانس سانس

یہ بات جان لو، سمجھ سکو تو مان لو

یہ ایک اس کی موت، موت کب ہے

بلکہ ساری امت نبی ﷺ کے حق میں

اک نئی حیات کی نوید ہے

وہ صبح عشق مصطفیٰ ﷺ طلوع کے قریب ہے

(حکیم سرو سہار پنوری) بحوالہ 21 مئی 2006ء روزنامہ پاکستان لاہور)

ڈسکہ میں غائبانہ نمازِ جنازہ

ڈسکہ: شہید عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی غائبانہ نمازِ جنازہ 21 مئی بروز اتوار 6 بجے شام گورنمنٹ ہائی سکول بمبانوالہ کی گراؤنڈ میں جمعیت اہلحدیث کے تحصیل ڈسکہ کے سربراہ حافظ عبدالغفار نے پڑھائی۔

ناموس رسالت ﷺ کے لئے جان دینا قابل فخر ہے

تصور الحسن گیلانی

ظفروال، تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لئے جان قربان کر دینا قابل فخر اور سرمایہ آخرت ہے غازی علم دین شہید کی پیروی میں عامر چیمہ کی شہادت نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے لئے بھی باعث فخر ہے ان خیالات کا اظہار پیر سید تصور الحسن گیلانی نے سلہریا ہاؤس ظفروال میں شہید ناموس رسالت عامر چیمہ کی یاد میں تعزیتی ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تحریک اویسیہ پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ علامہ پیر محمد تبسم بشیر اویسی نے کہا کہ عامر چیمہؒ کی شہادت نے پوری امت مسلمہ کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ صوبائی ناظم خدمت خلق جماعت اہل سنت

علامہ محمد سرور سلہریا نے کہا کہ وقت کے حکمران اس عظیم سپوت کا جنازہ ایوان صدر میں پڑھاتے تاکہ یہود و ہنود پر واضح ہو جاتا کہ غلامان رسول ﷺ اپنے پیارے نبی ﷺ کی شان میں ایک حرف بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اس موقع پر صوفی محمد یعقوب اور صاحبزادہ فیض رسول نے بھی خطاب کیا۔

عامر چیمہ کی یاد میں تعزیتی ریفرنس

گجرات: یونیورسٹی آف گجرات اور اس سے متعلقہ کالجز میں تعزیتی ریفرنس ہوا جس میں عامر چیمہ شہیدؒ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا، گورنمنٹ مرغزار کالونی، گورنمنٹ ریلوے روڈ کالج، چوہدری اختر علی، مس قاریہ پروین، چوہدری محمد عنایت وڑائچ، چوہدری عنصر چیمہ کے علاوہ دیگر نے خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ غازی عامر چیمہ شہید سچے عاشق رسول ﷺ تھے انہوں نے کہا کہ شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے۔ (بحوالہ 21 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)۔

عامر نے دو شہیدوں کا رتبہ حاصل کیا

گوجرانوالہ: حضور ﷺ کے دامن سے ناطہ جوڑ کر عامر چیمہ شہید نے نہ صرف اپنا بلکہ سارو کی چیمہ کا نام روشن کر دیا۔ ان خیالات کا اظہار وریال چٹھہ میں عامر شہید سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے قاری اختر محمود خاں مجددی نے کیا۔ اس موقع پر اعجاز چٹھہ بھنہ خشت والے، مولانا امتیاز احمد سلطانی، ڈاکٹر اسلم رضا، قاری عطاء محمد، سعید احمد چٹھہ، اور حافظ سیف اللہ نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ عامر چیمہ نے شہیدوں کا رتبہ حاصل کیا ہے کیونکہ ایک تو حصول علم کی راہ

کے ذریعے حاضرین نے مطالبہ کیا کہ معاملہ کی انکوائری رپورٹ فوری طور پر شائع کی جائے کیونکہ نام نہاد جرمن ڈاکٹروں نے مبینہ طور پر شہادت کو خودکشی کا رنگ دینے کی کوشش کی جس کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے عامر چیمہ کو شہید کرنے والوں پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے اگر ایسا نہ کیا گیا تو کملی والے کا عشق دل میں لے کر جانے والے کی روح ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

(i) وریال چٹھہ میں غازی عامر چیمہ شہیدؒ کی یاد میں تقریب سے قاری اختر محمود خان، امتیاز احمد سلطانی ودیگر خطاب کررہے ہیں۔ (فوٹو: روزنامہ جناح لاہور)

عامر نے غازی علم الدین کے جانشین کا کردار ادا کیا ہے

کاموئکی: عامر چیمہ کی شہادت عاشقان رسول ﷺ کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے ان خیالات کا اظہار ناظم یونین کونسل 163 چوہدری محمد اشرف نے اپنے بیان میں کیا۔ انہوں نے عامر چیمہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہر دور میں گستاخ رسول (ﷺ) کے انجام کے لئے جانشین غازی علم الدین شہیدؒ پیدا ہوتے رہیں گے عامر چیمہ نے صحیح معنوں میں غازی علم الدین کے جانشین کا کردار ادا کیا ہے جس پر پوری امت کو ان پر فخر ہے۔ (بحوالہ 21 مئی 2006ء روزنامہ جناح لاہور)

عامر چیمہ شہید نے پرچم اسلام کو بلند کیا

علی پور چٹھہ: غازی عامر عبدالرحمٰن شہید کی نبی پاک ﷺ سے عقیدت میں پیش کی جانے والی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی ان خیالات کا اظہار حیدرآباد سندھ سے ایم این اے صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر سینئر نائب صدر جمعیت علماء پاکستان نے عامر چیمہ کی ساروکی کی رہائش گاہ پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ شہید کی نمازِ جنازہ میں لاکھوں عاشقان رسول ﷺ کی شرکت سے حکمرانوں کی آنکھیں کھل گئی ہیں لیکن اگر یہی جنازہ راولپنڈی

میں ہوتا تو تقریباً دس لاکھ مسلمانوں کی شرکت متوقع تھی انہوں نے کہا کہ عامر نے شہادت کے رتبے پر فائز ہو کر اسلام کی روح کو زندہ اور پرچم اسلام کو بلند کیا ہے اس موقع پر مفتی ہدایت اللہ صدر جمیعت علماء پاکستان پنجاب، شبیر احمد ہاشمی ڈپٹی سیکرٹری جنرل جے یو پی، ڈاکٹر جاوید اعوان، ڈاکٹر جاوید اختر اور رشید احمد رضوی بھی موجود تھے۔ (بحوالہ 17 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

عامر چیمہ کی رسم دسواں: ہزاروں افراد کی شرکت

راولپنڈی: عاشق رسول غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی رسم دسواں انتہائی عقیدت و احترام سے منائی گئی۔ تفصیلات کے مطابق گذشتہ روز عامر عبدالرحمٰن چیمہ کی رسم دسواں کا اجتماع ہوا جس کے لئے حشمت علی کالج گراؤنڈ میں قرآن صبح آٹھ بجے شروع ہوئی۔ ضلعی ناظم راولپنڈی راجہ جاوید اخلاص سمیت زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی خواتین کے لئے ایک باپردہ انتظام کیا گیا تھا قرآن خوانی کے بعد درس قرآن اور دعا کا خصوصی پروگرام ہوا اس پروگرام کا آغاز حافظ عبدالقدیر نے تلاوت قرآن پاک سے کیا ممبر پنجاب بار کونسل ثناء اللہ زاہد ایڈووکیٹ نے حضور اکرم ﷺ کی شان میں ہدیہ عقیدت پیش کیا۔ عامر چیمہ شہید کی رسم دسواں کی تقریب میں شہید کے والد محترم پروفیسر محمد نذیر چیمہ، مجلس عمل کے راہنماؤں ڈاکٹر کمال شمس الرحمٰن سواتی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے پروفیسر حبیب الرحمٰن عاصم کے علاوہ ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ پروفیسر حبیب الرحمٰن عاصم نے شہادت کے موضوع پر ایمان افروز درس قرآن دیا جس کے بعد پروفیسر محمد نذیر چیمہ نے اپنے بیٹے کی شہادت پر روشنی ڈالی آخر میں مولانا عبدالمجید ہزاروی نے خصوصی دعا کروائی بعد ازاں عامر چیمہ شہید کے آبائی گھر میں خصوصی لنگر کا اہتمام کیا گیا۔ قبل ازیں رسم دسواں کے موقع پر سخت ترین حفاظتی انتظامات کئے گئے

بھی موجود تھیں گورنمنٹ حشمت علی کالج راولپنڈی کے درمیان گیٹوں سے سخت چیکنگ کے بعد لوگوں کو اندر جانے دیا گیا۔اس موقع پر پولیس نے مری روڈ پر شو آف پاور بھی کیا۔

عامر چیمہ کے والد کو جلسوں میں شرکت سے روک دیا گیا

سرگودھا: وزارت داخلہ نے جرمنی میں توہین رسالت ﷺ کے مرتکب اخبار کے ایڈیٹر پر حملہ کرنے والے عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کے والد چوہدری چوہدری محمد نذیر کو مختلف مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے احتجاجی جلسوں میں شرکت سے روک دیا ہے رابطہ کرنے پر عامر عبدالرحمٰن چیمہ کے والد چوہدری محمد نذیر چیمہ نے بتایا کہ مجھے گرفتاری کا خوف ہے اس لئے میں خود بھی جلسے جلوسوں میں شرکت نہیں کرنا چاہتا کیونکہ حکومت کب کیوں اور کیسے کر رہی ہے مجھے کچھ پتہ نہیں ہے میرے بیٹے کو راولپنڈی میں دفن کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور زبردستی ساروکی جسے میں عرصہ سے چھوڑ چکا ہوں دفن کر دیا گیا۔ (بحوالہ 22 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

عامر کی قبر پر فاتحہ خوانی کرنیوالوں کی آمد کا سلسلہ

وزیر آباد: عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کی قبر پر ملک کے طول وعرض سے روزانہ عقیدت مندوں کی حاضری بڑھ رہی ہے جب کہ ساروکی کے لوگ شدید گرمی کے موسم میں وہاں آنے والوں کی خدمت مدارت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے۔منڈی بہاؤالدین، جہلم، سرگودھا، پھالیہ، جھنگ، ٹوبہ، لاہور اور سیالکوٹ کے مختلف وفود آ کر عامر چیمہ کی قبر پر پھولوں کے گلدستے تزئین و آرائش کردہ کتبے چڑھاتے ہیں جب کہ بعض عقیدت مند دعا کے وقت آنسوؤں کی لڑیاں بھی نچھاور کرتے ہیں۔ پروفیسر محمد نذیر چیمہ اجتماعی دعا اور ختم قل کے بعد راولپنڈی چلے گئے تھے شہید کی دادی سردار بی بی نجف آواز میں پوتے کی قبر پر مزار بنوانے کا ارادہ ظاہر کرتی رہتی ہیں واضح رہے کہ شہید کی بہنیں یہ عندیہ دے چکی ہیں کہ وہ شہید کو راولپنڈی میں دفن کرنا چاہتی تھیں یہاں

ہماری مرضی کے خلاف دفن کیا گیا ہے ساروکی کے نوجوان محمد مشتاق بتاتے ہیں کہ لحد میں اتارتے ہوئے شہید کے تابوت سے معطر مہک اٹھ رہی تھی عامر چیمہ شہید کے والد پروفیسر محمد نذیر چیمہ کو خصوصی اہمیت دی جارہی ہے جب کہ خاندان کی قدر و منزلت میں بھی غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے مخیّر اور صاحب ثروت لوگ قبر پر تبرکات کی تقسیم بھی سعادت خیال کر رہے ہیں اور عوام الناس اور گرد و نواح اور دور دراز سے دو دو چار چار کی ٹولیوں کی شکل میں حاضری دے رہے ہیں بعض افراد شہید کے ختم چہلم کے سلسلہ میں لواحقین سے رابطے میں ہیں جرمنی میں مقیم تحصیل وزیر آباد کے بعض افراد اپنے اہل خانہ کو عامر شہید کے بارے میں طرح طرح کے واقعات گوش گزار کر رہے ہیں جس سے شہید کے خاندان کی مقبولیت میں اضافہ کے ساتھ شہید کی روایات زبان زد عام ہیں۔

عامر چیمہ کیس: سینٹ کی انسانی حقوق کمیٹی کا ازخود نوٹس

اسلام آباد: سینٹ کی انسانی حقوق کمیٹی کے چیئرمین سینٹر ایم ایس ظفر نے جرمنی میں پولیس تشدد سے شہید ہونے والے عامر چیمہ کے معاملے کا ازخود نوٹس لے کر معاملے پر غور کے لئے 25 مئی کو کمیٹی کا اجلاس طلب کیا ہے جب کہ اجلاس میں یہ معاملہ زیر غور آیا۔ (بحوالہ 19 مئی 2006ء روزنامہ ایکسپریس گوجرانوالہ)

عامر کی شہ رگ کٹی

اور

ہاتھ پاؤں بندھے تھے

اسلام آباد: سینٹ کی انسانی حقوق کی فنکشنل کمیٹی میں عامر چیمہ کی ہلاکت کی تحقیقات

کے لئے جرمنی جانے والی تحقیقاتی ٹیم کے سربراہ ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ایف آئی اے طارق کھوسہ نے انکشاف کیا ہے کہ یہ بات اب تک واضح نہیں کہ عامر چیمہ کی ہلاکت خودکشی سے ہوئی ہے یا اسے تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا جرمنی کی جیل میں جاں بحق ہونے والے عامر چیمہ کی گردن کی ہڈی نہیں ٹوٹی تھی جب کہ اس کی شہ رگ کٹی ہوئی تھی جرمن حکام نے پاکستانی تحقیقاتی ٹیم کو جرمن جیل کے سیل میں عامر چیمہ کے ساتھی قیدی سے پوچھ گچھ اور واقعہ کی تحقیقات سے متعلق دستاویزات اور متعلقہ افسران سے بھی بات چیت کرنے کی اجازت نہیں دی۔ پاکستان کی تحقیقاتی تیم نے ابھی تک عامر چیمہ کی مبینہ ہلاکت کی تحقیقات مکمل نہیں کیں۔ جرمن حکام کو تحقیقات سے متعلق 130 اہم سوالات بھیجے گئے ہیں ان کے جواب پوسٹ مارٹم کرنے والے سرجن کی رپورٹ اور جرمن پراسیکیوٹر کی رپورٹ کے بعد ہی پاکستان ٹیم اپنی تحقیقات رپورٹ مکمل کرے گی اور حالات کو مدنظر رکھ کر عامر کے دوبارہ پوسٹ مارٹم کرنے یا نہ کرنے کی سفارش کی جائے گی۔ سینیٹر ایس ایم ظفر کی زیر صدارت سینٹ کی فنکشنل کمیٹی کا اجلاس پارلیمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں سینیٹر رضا ربانی، پروفیسر خورشید احمد، لطیف کھوسہ، خالد رانجھا، ڈاکٹر سعد، حمید اللہ جان آفریدی، عباس کمبلی، سیکرٹری وزارت خارجہ ریاض محمد خان، سیکرٹری داخلہ سید کمال شاہ اور عامر چیمہ کی ہلاکت کی تحقیقاتی ٹیم کے سربراہ ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ایف آئی اے طارق کھوسہ اور دیگر نے شرکت کی۔ سیکرٹری خارجہ ریاض محمد خان نے کمیٹی کو بتایا کہ وزارت خارجہ کو عامر چیمہ کی حراست کے واقعہ کا علم قومی اسمبلی میں ڈاکٹر فرید احمد پراچہ کی طرف سے 10 اپریل کو پیش کئے گئے توجہ دلاؤ نوٹس کے بعد 13 اپریل کو ہوا۔ عامر چیمہ اور عامر چیمہ کے کسی عزیز نے جرمنی میں پاکستانی سفارتخانہ اور پاکستان میں وزارت خارجہ سے رابطہ نہیں کیا۔ پاکستانی سفارتخانے نے جرمنی میں زیر حراست عامر چیمہ سے رابطہ کی کوشش کی مگر جرمن پولیس نے بتایا کہ وہ سفارتخانہ سے رابطہ نہیں کرنا چاہتا۔ بعدازاں 21 اپریل کو پاکستانی سفارتخانہ کے منسٹر خالد عثمان سے عامر کی فون پر بات کرائی گئی۔ عامر نے بتایا کہ وہ برلن میں متعلقہ اخبار کے دفتر میں چھری لے کر محض ڈرانے کے مقصد سے گیا تا کہ وہ آئندہ گستاخانہ خاکے شائع کرنے کی جسارت نہ کرے اور اس کا مقصد

ایڈیٹر کو قتل کرنا نہیں تھا میں نے اس بارے اپنا اعترافی بیان دے دیا ہے اس پر سینیٹر رضا ربانی نے سیکرٹری خارجہ سے سوال کیا کہ کیا پاکستانی سفارتخانہ نے عامر چیمہ سے حراست کے ابتدائی دنوں میں سفارتخانہ سے رابطہ نہ کرنے کی وجہ معلوم کی تھی؟ اس پر سیکرٹری خارجہ نے بتایا کہ انہیں اس بات کا علم نہیں تاہم وہ اسے چیک کر کے بتا سکتے ہیں۔ رضا ربانی نے دوبارہ سوال کیا کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ عامر چیمہ سے اعتراف جرم رضا کارانہ بنیادوں پر لیا گیا ہے کیا فون پر گفتگو کے موقع پر عامر کے اردگرد لوگ موجود نہیں تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عامر چیمہ سے انفرادی طور پر ملنے کی کوشش کی گئی؟ اس پر سیکرٹری خارجہ نے بتایا کہ تاحال جرمن حکام سے متعدد سوالات کئے جارہے ہیں انہوں نے بتایا کہ عامر چیمہ جرمنی میں اپنے ایک دوست کاشف شہزاد کے ہمراہ مقیم تھا اس پر رضا ربانی نے سوال کیا کہ کیا عامر کو عدالت میں پیش کیا گیا تھا؟ تو سیکرٹری خارجہ نے کہا کہ ابھی اس کی تاریخ طے کی جارہی تھی کہ عامر کی موت واقع ہوگئی۔ کمیٹی کے ارکان نے سیکرٹری خارجہ کی طرف سے جرمن سفارتخانہ کی طرف سے عامر چیمہ کی امداد کے بارے میں کئے گئے سوالات کے جوابات پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اس پر چیئرمین فنکشنل کمیٹی ایس ایم ظفر نے سیکرٹری خارجہ کو ہدایت کی کہ وہ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں وزیر خارجہ کے ہمراہ آئیں اور تمام متعلقہ سوالات کے جواب لے کر آئیں۔ اس موقع پر چیئرمین کمیٹی کی ہدایت پر سیکرٹری داخلہ سید کمال شاہ نے کمیٹی کو بتایا کہ ہمیں سات مئی کو واقعہ کی تحقیقات کی ہدایت کی گئی جس پر ہم نے دو مختلف تحقیقاتی اداروں کے سینئر افسران پر مشتمل ٹیم تشکیل دی ان افسران میں ایف آئی اے کے ایڈیشنل ڈی جی طارق کھوسہ اور ڈی آئی جی انویسٹی گیشن پنجاب تنویر احمد شامل تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیں آٹھ مئی کو عامر چیمہ کی طرف سے اردو میں لکھے گئے خط کی باترجمہ کاپی موصول ہوئی اس پر ہم نے کوئی چیز کاٹے بغیر عامر کے والد نذیر چیمہ سے بات کی ہم نے احتیاطی طور پر وزارت خارجہ کے ذریعے

دس مئی کو جرمنی پہنچے جہاں عامر چیمہ کا پوسٹ مارٹم ان کے سامنے ایک جرمن سرجن نے کیا جرمن حکام نے ہماری دورکنی تحقیقاتی ٹیم سے کہا کہ آپ کا صرف ایک رکن ہی پوسٹ مارٹم کا عمل دیکھ سکتا ہے میری موجودگی میں پوسٹ مارٹم کے دوران عامر چیمہ کے جسم کے تمام حصوں کی تصاویر لی گئیں۔ عامر کے جسم پر تشدد کے نشانات نہیں تھے تاہم اس کی شہ رگ کٹی ہوئی تھی اور اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اس کی گردن کے گرد رسی کے نشانات موجود تھے تاہم اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹی نہیں تھی انہوں نے بتایا کہ ہماری درخواست پر ہمیں عامر کا جیل سیل بھی دکھایا گیا جس کی چھت پر پنکھا موجود نہیں تھا تاہم جرمن حکام کے مطابق عامر نے دیوار کے اوپر لگی کھڑکی کی سلاخوں سے خود کو پھانسی دی تھی۔ طارق کھوسہ نے بتایا کہ انہوں نے جرمن حکام سے عامر چیمہ کے سیل میں موجود دوسرے قیدی سے ملنے کی اجازت مانگی جو جرمن حکام نے مسترد کر دی انہوں نے بتایا کہ ہم نے جرمن حکام سے سفید رنگت کی رسی کی سیل میں دستیابی کی وجہ سمیت متعدد سوالات کیے مگر جرمن حکام نے ان کا جواب نہ دیا بعد ازاں ہم نے انہیں تحریری طور پر تمیں سوالات بھیجے یہ سوالات انہیں وزارت خارجہ کے ذریعہ بھی بھیجے گئے ہیں لیکن تا حال نہ تو ہمیں ان سوالات کا جواب دیا گیا ہے اور نہ ہی ہمیں جواب دینے نہ دینے کا کوئی عندیہ دیا گیا ہے اس موقع پر سینیٹر لطیف کھوسہ نے دریافت کیا کہ کیا عامر چیمہ کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی اور اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹی ہوئی تھی تو طارق کھوسہ نے کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں تھی اس پر لطیف کھوسہ کا تبصرہ تھا کہ یہ خودکشی تو نہیں لگتی۔ یہ بات واضح ہے کہ عامر کی موت کسی اور وجہ سے ہوئی ہے اس پر طارق کھوسہ نے کمیٹی کو بتایا کہ ہم نے اب تک کی ابتدائی رپورٹ مین واقعہ کا کوئی حتمی نتیجہ نہیں نکالا ہمیں جرمن سرجن کی رپورٹ اور جرمن پراسیکیوٹر کی رپورٹ کا انتظار ہے ہم تمام صورتحال کو دیکھنے کے بعد ہی اس پر اپنی رائے کا اظہار کریں گے اور تحقیقاتی ٹیم کی حتمی رپورٹ آنے کے بعد ہی اس پر مزید بات ہو سکتی ہے کمیٹی کے ارکان نے طارق کھوسہ کی زیر قیادت تحقیقاتی ٹیم کی کارکردگی کی تعریف کی اور تحقیقاتی ٹیم اور وزارت خارجہ کو دس روز میں تحقیقات مکمل کر کے دوبارہ قائمہ کمیٹی کو رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی۔

عبدالرحمٰن چیمہ کے ختم چہلم کے سلسلہ میں اجلاس

گجرات: غازی ناموس رسالت غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ کے ختم چہلم کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کے مزار اقدس موضع ساروکی چیمہ میں ایک اجلاس پیر افضل قادری مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت منعقد ہوا جس میں مفتی عنصر القادری، شہید کے چچا چوہدری بشیر احمد چیمہ، چوہدری منظور احمد چیمہ، خطیب امریکہ علامہ محمد عظیم قادری، صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری گوجرانوالہ، حاجی محمد اسلم جنجوعہ، مقصود چوہدری، صاحبزادہ ثناء اللہ، حاجی محمد سعید قادری، پروفیسر بشیر مرزا گجرات اور ساروکی سے کارکنان نے شرکت کی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ غازی عامر چیمہ شہید کا ختم چہلم 18 جون بروز اتوار صبح 8 بجے شروع ہوگا جس میں ملک بھر سے ممتاز علماء ومشائخ، خطابات ارشاد فرمائیں گے اور 12 بجے دن دعائے خیر ہوگی قبل ازیں شبینہ قرآن ہوگا۔ (28 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

عظمت ناموس رسالت ﷺ پر مسلمان کا بچہ بچہ کٹ مرنے کو تیار ہے

ٹوبہ ٹیک سنگھ: جامعہ مسجد اکبری ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منعقدہ تقریب میں مغربی جرمنی کی جیل میں شہادت پانے والے پاکستانی جوانسال طالب علم عامر عبدالرحمٰن چیمہ کو ان کی شاندار قربانی پر زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مختلف علماء اکرام نے کہا کہ عامر چیمہ کی یہ عظیم قربانی رائیگاں نہیں جائے گی اور عصمت ناموس رسالت ﷺ کی خاطر امت مسلمہ کا بچہ بچہ کٹ مرنے سے گریز نہیں کرے گا تقریب کی صدارت جماعت اہل سنت کے صدر صاحبزادہ فیض الرسول صدیقی نے کی جب کہ تقریب سے حافظ شمس الزماں قادری، مولانا حبیب الرحمٰن ہاشمی، مولانا محمد قاسم، قاری محمد رفیق اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں کہا

کے عملی طور پر یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ مسلمان توہین رسالت ﷺ کو کسی قیمت برداشت نہیں کر سکتے اور اس کی خاطر اپنی جان کا قیمتی نذرانہ پیش کرنا مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا اعزاز ہے تقریب میں عامر چیمہ شہید کو ان کی شاندار قربانی پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی گئی۔

عامر تیری عظمت کو سلام

پیر محل: ایک نوجوان محمد احسن نے اپنا موٹر سائیکل پر شہید عامر چیمہ کا ایک پوٹریٹ بنا کر لگا رکھا ہے جس پر تصویر کے ساتھ لکھا ہے کہ ”عامر تیری عظمت کو سلام، رہتی دنیا تک تیرا نام زندہ رہے گا“۔ نوجوان محمد احسن نے بتایا کہ یہ میری طرف سے شہید کو خراج تحسین پیش کرنے کا اظہار ہے جس نے اپنی جان قربان کر کے پوری امت مسلمہ کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ (بحوالہ 20 مئی 2006ء روزنامہ نوائے وقت لاہور)

عقیدت مندوں کی حاضری میں اضافہ

وزیر آباد: عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید کی مرقد پر پولیس دن رات ڈیوٹی دے رہی ہے جب کہ عقیدت مندوں کی حاضری میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور خواتین قرآن حکیم تلاوت کرتی رہتی ہیں۔ گذشتہ روز ٹوبہ ٹیک سنگھ سے تین بسوں پر مشتمل قافلہ آیا جس نے تین دیگیں تقسیم کیں اور فاتحہ خوانی کی۔ جب کہ تھانہ احمد نگر کی پولیس سارو کی قبرستان میں دن رات قبر کی نگہداشت کر رہی ہے۔

نوائے وقت کے ممتاز کالم نگار محترم اجمل نیازی عامر چیمہ شہیدؒ کے مزار پر فاتحہ خوانی کیلئے تشریف لے گئے۔ اس حوالے سے انہوں نے اپنے احساسات کو الفاظ کا جامعہ پہناتے ہوئے مندرجہ ذیل تاثرات کا اظہار کیا۔

عامر شہید کی قبر اور پاکستانی سیاست

ڈوبتا ہوا سورج زندہ تر قبر کے ارد گرد بچوں، عورتوں، مردوں اور بزرگوں کو دن کا آخری خراج تحسین پیش کر رہا تھا۔ عامر چیمہ شہید کی بارونق قبر پر فاروق عالم انصاری سابق میئر گوجرانوالہ محمد اسلم بٹ، ارشاد احمد عارف، شاہ حسین گیلانی اور میں آس پاس پھیلی ہوئی وسعت اور ویرانی کو دیکھ رہے تھے جہاں ہر وقت عشق رسول ﷺ میں بھیگی ہوئی حیرانی بکھرتی نکھرتی رہتی ہے۔

ساروکی اب ایک عظیم بستی بن چکی ہے۔ اس بستی میں رہنے والے اپنے اس اعزاز کے راز سے ابھی واقف نہیں وہ ہم راز ہونے اور اہل راز ہونے کے فرق کو نہ جانتے ہوئے بھی مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں چھوٹی بستیوں کے لوگ آپس میں رشتہ دار ہوتے ہیں۔ عامر بھی ہر عورت کو بچپن میں ماسی، پھپھی کہا کرتا تھا وہ اپنے بچوں کے ساتھ یہاں موجود ہوتی ہیں وہ کسی پیر کی قبر پر چراغ جلانے جاتے ہوں گی مگر یہاں پہلے آتی ہیں۔ یہاں تڑپتی آنکھوں کا میلہ لگا ہوا ہے بستی کے بہت سے لوگ ہمارے پاس آ گئے اور ہم سب قبر کے سرہانے بیٹھ گئے ہم چپ تھے تو بھی ہماری باتیں ایک دوسرے کی سمجھ میں آ رہی تھیں۔ عامر چیمہ شہید کا چچا منظور چیمہ وہاں موجود تھا۔ اس کے چہرے پر دیہاتی بانکپن تھا۔ اس نے نظر نہ آتی ہوئی پریشانی اور نظر آتی ہوئی بے نیازی سے کہا کہ اب تک کوئی سرکاری آدمی نہیں آیا جب کہ عام لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔ سب لوگوں کی آواز اس کے مضبوط لہجے میں مل گئی۔

یہاں سے صرف چار پانچ کلومیٹر دور حامد ناصر چٹھہ کا گاؤں احمد نگر ہے وہ ہمارے ہی ووٹوں سے ایم این اے بنتا ہے اور پھر ہر دور میں کسی نہ کسی سرکاری حیثیت پر پہنچتا ہے۔ نواز شریف، بینظیر بھٹو اور جنرل پرویز مشرف کا پورے کا پورا وفادار ہوتا ہے ممکن نہیں کہ یہ مغرور اور

بھی اس بستی کے بہت سے لوگ اسے ووٹ دیں گے۔ نمائندہ ترین شخص کی قبر پر ایک غمزدہ آدمی نے کہا کہ ہم ووٹ دیں یا نہ دیں اسے سرکار ہر بار جتوا دیتی ہے وہ اپنے حکمران کے ڈر سے نہیں آیا اور حکمران اپنے ''حکمران'' کے ڈر سے نہ آئے۔ ڈرے ہوئے لوگ خدا سے نہیں ڈرتے۔

حامد ناصر چٹھہ نے اپنے بیٹے فیاض چٹھہ کو دوسری بار گوجرانوالہ کا ناظم بنوایا ہے موروثی سیاست کی گندگی اور بندگی نے ہمیں شرمندگی اور درندگی کے حوالے کر دیا ہے اور زندگی ہم سے روٹھ گئی ہے۔ فیاض چٹھہ جنازے میں تھا مگر وہاں تو اس کی ''ڈیوٹی'' لگی ہوئی تھی یہ واقعہ پوری پاکستانی قوم کے لئے عالمی طور پر اجتماعی عزت افزائی بن سکتا تھا۔ اسے ہم نے قومی توہین کا نمونہ بنا دیا۔ یہ قبر پنڈ سے پنڈی کب پہنچے گی؟

عامر شہید کی میت کو وقار کی علامت بنایا جا سکتا تھا اس کا شاندار استقبال ہوتا۔ وہ اپنی اقلیم عشق کا سربراہ ہے لوگ اس کی قبر کو عقیدت سے سلام کرتے ہیں اس طرح وہ اپنے اندر عشق رسول ﷺ کی شمع کو تیز کرتے ہیں مگر دکھ ہے کہ اس کی قبر کو 21 توپوں کی سلامی کیوں پیش نہ کی گئی۔ وہ سرکاری ہیلی کاپٹر میں یہاں پہنچایا گیا۔ یہاں لوگوں کو شمار کرنا مشکل تھا۔ منظور چیمہ نے بتایا کہ تین لاکھ سے زیادہ لوگ تھے مگر فیاض چٹھہ کے ''بہترین انتظامات'' کی وجہ سے افراتفری تھی۔ بدنظمی کی انتہا کے باوجود لوگ اپنے دل کے انتظام کے پابند تھے۔ لاؤڈ سپیکر خراب کر دیئے گئے کہ لوگ عظیم تر شہید کے عظیم والد کی آواز ہی سن لیتے وہ صبر و استقامت کے کوہ گراں کی طرح وہاں سب سے زیادہ نظر آنے والے انسان تھے۔ سی این اے کی میٹنگ میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے بتایا کہ بغیر لیڈر کے ناموس رسالت ﷺ کی تحریک کو سب سے زیادہ نقصان قاضی حسین احمد کے اس بیان سے پہنچا کہ یہ تحریک جنرل پرویز مشرف کے خلاف ہے اور تب تک ختم نہیں ہوگی جب تک وہ اقتدار سے الگ نہیں ہو جاتے وہ تو اقتدار میں ہیں مگر قاضی صاحب کی تحریک حسب معمول ختم ہو گئی ہے وہ ایسی تحریک کا تصور نہیں کر سکتے گرفتار تو نعیمی صاحب اور انجینئر سلیم اللہ ہوئے جب کہ تحریک کو اپنی مرضی کا موڑ قاضی صاحب نے دے دیا۔ رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی اب وہ ستمبر میں دھرنا دیں گے اس کا انجام بھی ایسا ہی ہوگا۔ عمران خان کی تحریک انصاف کے یوم

تاسیس پر یہ اعلان کرنے وہ جا سکتے ہیں کوئی نیا اعلان کرنے ہی وہ عامر شہید چیمہ کی قبر پر آ جاتے۔ وزیراعظم بننے کی خواہش اور کوشش میں غلطاں عمران خان کو بھی ساتھ لے آتے۔

جنرل پرویز مشرف کی طرف تحریک ناموس رسالت کا رخ موڑنے والے قاضی کی ضد میں اب بھی جنرل صاحب ساروکی آ پہنچیں اور انہیں پریشان کر دیں اور سب دوسروں کو حیران کر دیں وہ اپنے ساتھ شکت عزیز کو نہ لائیں مگر طارق عزیز کو ضرور لائیں کہ ان کا تعلق سے علاقہ سے ہے۔ اس علاقہ سے تعلق گجرات کے چوہدری صاحبان کا بھی ہے چوہدری پرویز الٰہی کو ضرور آنا چاہئے تھا مگر انہیں پرویز مشرف کی خدمت میں حاضری سے فرصت اور باس سے اجازت ملے تو وہ ادھر کا رخ بھی کریں ویسے بھی کہتے ہیں کہ "خدا نیڑے کہ گھسن" گجرات کے وزیر تعلیم میاں عمران مسعود تقریبات میں تو بھاگے ہوئے جاتے ہیں یہاں بھی تقریب ہو سکتی تھی قبر کے وصال سے نہال پھولوں کی خوشبو میزبانی کے فرائض سرانجام دے رہی تھی اس علاقہ کے عظیم سپوت محمد رفیق تارڑ دوسرے دن ہی یہاں آئے۔ بستی کے لوگ ان کی تحسین کر رہے تھے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر ہونے کا حق وہ اب تک ادا کر رہے ہیں۔

ارشاد عارف نے تاثرات کے رجسٹر میں لکھا......

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کن ایں عاشقان پاک طینت را

فاروق عالم انصاری: لہو جو ہے شہید کا وہ قوم کی زکوٰۃ ہے۔

محمد اسلم بٹ نے لکھا کہ پنجاب نے دو زندہ لوگ پیدا کئے...... غازی علم دین شہید اور عامر چیمہ شہید۔ ساروکی کے لوگوں اور چیمہ فیملی کو اس پر فخر کرنا چاہئے۔ نورانی چہرے والے بٹ صاحب گوجرانوالہ کے سچے نمائندے ہیں۔ میں نے عزیزم شاہ حسن گیلانی کی آنکھوں میں لکھے

اب تو طارق کھوسہ کی سرکردگی میں تفتیشی ٹیم کے مطابق جرمن حکومت کا خودکشی کا الزام غلط ہے جرمن تفتیشی ٹیم کے سربراہ کی طرف سے معافی مانگنے کے مطالبے پر عامر شہید نے اس کے منہ پر تھوک دیا تھا عشق رسول ﷺ کے لئے قربانی کی کہانی میں معافی کا کیا گزر ہے۔ غازی علم دین شہید نے سزائے موت کے فیصلے کے بعد رحم کی اپیل نہیں کی تھی۔ عامر شہید کو انتقام کا نشانہ بنایا گیا ہے خودکشی کا الزام اس کے علاوہ ہے۔ حکومت پاکستان اس سلسلہ میں اپنے لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں ہے؟

عامر چیمہ نے گستاخ رسول کو جہنم واصل کر دیا تھا

لاہور: امیر اسیران ناموس رسالت ﷺ مفتی ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے انکشاف کیا ہے کہ غازی عامر چیمہ شہید نے گستاخ رسول کو جہنم واصل کر دیا تھا لیکن مغربی میڈیا جان بوجھ کر اس بات کو چھپا رہا ہے جسے پاکستانی میڈیا کو اجاگر کرنا چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے منہاج القرآن علماء کونسل کے زیر اہتمام ماڈل ٹاؤن میں ''اسیران ناموس رسالت ﷺ'' کے اعزاز میں استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر انجینئر سلیم اللہ خان عبوری صدر پاکستان عوامی تحریک و امیر منہاج القرآن صاحبزادہ فیض الرحمن درانی، ڈاکٹر رحیق احمد عباسی، علامہ رضائے مصطفیٰ، سابق صدر پریس کلب ناصر نقوی، ڈاکٹر ظہور احمد اظہر اور علامہ امداد اللہ قادری نے بھی خطاب کیا جب کہ تقریب میں علامہ خادم حسین رضوی، علامہ محمد طاہر تبسم، علامہ محمد ارشد نعیمی، سید مختار اشرف رضوی، سید عابد حسین گردیزی اور مولانا امداد اللہ قادری کے علاوہ دیگر افراد نے خصوصی شرکت کی۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے کہا کہ حکمران سمجھتے تھے کہ عاشقان رسول ﷺ کو جیلوں میں ڈال کر ڈرایا جا سکتا ہے لیکن انہیں یہ معلوم نہیں کہ عاشقان رسول ﷺ ناموس رسول ﷺ پر جان بھی قربان کرنے سے نہیں گھبراتے جس کی ایک مثال عامر عبدالرحمن چیمہ شہیدؒ کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عامر شہید نے دنیا کو بتا دیا کہ یہ مسئلہ سرحدوں کا نہیں بلکہ عالمی مسئلہ ہے۔ جے یو پی کے سربراہ انجینئر سلیم اللہ خان نے کہا کہ ہمارے حکمرانوں نے اپنا دینی تقاضا پورا کرنے کی بجائے کفر کا ساتھ دیا اور ہمارے دلوں سے روح محمد نکالنے کے لئے کوشاں ہیں۔ عامر چیمہ شہید نے ان کی سرزمین پر جا کر انہیں جہنم واصل کر کے غازی علم دین شہید کی طرح نئی تاریخ رقم کی لیکن حکومت پاکستان جرمن حکومت سے ان کی شہادت بارے نہیں پوچھ سکی۔

گستاخ رسول کو قتل کرنا اللہ کا حکم ہے

چوہدری محمد نذیر چیمہ

وزیرآباد: عامر چیمہ شہیدؒ کے والد محترم چوہدری محمد نذیر چیمہ نے کہا کہ گستاخ رسول کو قتل کرنا اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے، عامر چیمہ نے اس حکم کو عبادت اور عشق رسول ﷺ کا تقاضا سمجھتے ہوئے شاتم رسول پر حملہ کیا جس کے نتیجہ میں وہ شہادت کے عظیم منصب پر فائز ہوگیا۔ وہ وزیرآباد کے نوجوانوں کی طرف سے مقامی ہال میں شہید ناموس رسالت کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے جس کی صدارت چوہدری مختار احمد چیمہ ایڈووکیٹ نے کی۔ انہوں نے کہا کہ گستاخان رسول کو قتل کرنے کی ایک لمبی تاریخ ہے مگر عامر چیمہ نے دیارِ غیر میں یہ معرکہ سر کر کے یورپ کے منہ پر ایسا زوردار تھپڑ مارا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ مسلمان کسی بھی حالت میں اپنے نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا۔ اس موقع پر سابق وفاقی وزیر دفاع کرنل غلام سرور چیمہ صدر بار ایسوی ایشن چوہدری اعجاز احمد چیمہ، چوہدری مستنصر علی گوندل، چوہدری ارشاد احمد چیمہ، پیرزادہ محمد اکرم رضا، مولانا محمد الیاس چشتی، چوہدری محمد اکرم چیمہ، چیئرمین پریس کلب مرزا تقی علی، حافظ نیر احمد، حافظ عمر فاروق، محمد فیاض فیضی مجددی سمیت متعدد احباب نے شہید کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر عامر چیمہ شہید کے بارے میں بنائی گئی خصوصی سی ڈی کا افتتاح چوہدری محمد نذیر چیمہ نے کیا جب کہ عامر شہید کی مختلف ذاتی اشیاء کی نمائش بھی کی گئی۔

عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ کا ختم چہلم

18 جون 2006ء بروز اتوار بمقام ساروکی چیمہ بوقت صبح 8 تا 1 بجے منعقد ہوا جس میں ملک بھر سے علماء، مشائخ اور قومی راہنماؤں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ ہزاروں افراد شہید کو ایصال ثواب پہنچانے اور اس بابرکت اجتماع سے فیض اٹھانے کے لئے جوق در جوق شریک اجتماع ہوئے۔ اجتماع کے انتظامات کے سلسلہ میں شہید مرحوم کے اہل خانہ اور پیر محمد افضل قادری ان کے معاونین نے اہم کردار ادا کیا۔ ملک بھر سے آنے والے علماء، مشائخ اور قومی راہنماؤں نے قرآن خوانی اور نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد عامر عبدالرحمٰن چیمہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے زبردست الفاظ میں تقاریر فرمائیں۔ اجتماعی دعا کے بعد لنگر کا عام انتظام تھا۔ ٹھنڈے پانی کی سبیلیں جگہ جگہ لگی ہوئی تھیں۔ ملک کے کونے کونے سے آنے والے زائرین عامر چیمہ شہید کے مشکبو تذکروں سے لبریز واقعات اور تقریریں سننے کے بعد جذبہ عشق رسول ﷺ سے مامور ہو کر واپس اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

شہید ناموس مصطفیٰ ﷺ ہے

(غازی عامر چیمہ شہید)

لہو سے اپنے دمک رہا ہے تمام آنگن مہک اٹھا ہے
گلاب جو بام پر کھلا ہے نظر نظر میں وہ بس گیا ہے
شہید ناموس مصطفیٰ ﷺ ہے

دھیان دے دل کی جو صدا پر سفر کرے جادہ بقاء پر
خرد کو سو رشک اس قضا پر نبی ﷺ سے نسبت کا یہ صلہ ہے
شہید ناموس مصطفیٰ ﷺ ہے

جنون کی تقدیر لکھنے والا لہو سے تنویر لکھنے والا
وہ عشق تعبیر لکھنے والا جو دھڑکنوں میں سما گیا ہے
شہید ناموس مصطفیٰ ﷺ ہے

وہ خاص خاصان کبریائی شہید ناموس مصطفائی ﷺ

وہ با یقیں سایہ ارم میں کھڑا ہوا دامن کرم میں
نبی ﷺ کی ہے چشم محترم میں یہ رب رحمٰن کی عطا ہے
شہید ناموس مصطفیٰ ﷺ ہے

شرف یہ پنڈی کی ہے زمیں کا کہ ایک باسی تھا وہ یہیں کا
محبّ وہ سچا تھا شاہ دیں ﷺ کا انہی کی حرمت پر مر مٹا ہے
شہید ناموس مصطفیٰ ﷺ ہے

یہ عامر با صفا کی آمد برنگ رحمت گھٹا کی آمد
زسوئے طیبہ صبا کی آمد ہر ایک لب پر یہی صدا ہے
شہید ناموس مصطفیٰ ﷺ ہے

فروغ غم سے ہر آنکھ تر ہے یہ اس کی آمد کا ہی اثر ہے
بدل گیا رنگ بام و در ہے ادب سے پر شہر کی فضا ہے
شہید ناموس مصطفیٰ ﷺ ہے

زہے مقدر یہ شاد کامی ابد ابد فائز المرامی
قبول ان کی بھی ہو سلامی جو دشت غربت کا قافلہ
امین ناموس مصطفیٰ ﷺ ہے

مصنف کی دیگر شاہکار تحریریں

تذکرہ۔ الشاہ محمد سعید سلیمانیؒ	(طبع شدہ)
تذکرہ۔ اکرم رضوی شہیدؒ	(طبع شدہ)
آیئے! جہاد پر چلیں	(طبع شدہ)
اطاعت امیر اور ہماری ذمہ داریاں	(طبع شدہ)
خون کی پکار (چیچنیا کے جہاد پر تاثراتی تحریر)	(طبع شدہ)
امریکی سامراج اور عالم اسلام	(طبع شدہ)
جماعتی زندگی اور ہماری ذمہ داریاں	(طبع شدہ)
یجی قیادت (نورانی میاں پر تاثراتی تحریر)	(طبع شدہ)
افغانستان میں مسلمانوں کا قتل عام	(طبع شدہ)
سیرت رسول عربی ﷺ اور اسلامی انقلاب	(طبع شدہ)
آغا خان بورڈ کی تعلیمی دہشت گردی	(طبع شدہ)
حقوق زوجین	(طبع شدہ)
غازی عامر عبدالرحمن چیمہ شہیدؒ (احوال وخدمات)	(طبع شدہ)
جمعیت علماء پاکستان کی فکری بنیادیں	(زیر طبع)
تذکرہ۔ تاجدار ملتان مولانا حامد علی خانؒ	(زیر طبع)
قیادت کا فقدان اور نفاذ نظام مصطفی ﷺ	(زیر طبع)
مولانا سید حبیبؒ اور اردو صحافت	(زیر طبع)
شیطانی کارٹونوں کی اشاعت اور مقدس جنگ کا آغاز	(زیر طبع)
یہودیت کے 110 سال	(زیر طبع)

واحد تقسیم کار

مکتبہ فکر اسلامی C/O المرکز الاسلامی 1۔ کالج روڈ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

contect No: 0333-8477255